نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف



اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز

(۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون - صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعۂ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴- جون ۱۹۰۹ء مجھ کو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اونکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا انعام صلۂ تالیف عطا کیا جائے (دیکھو مراسلۂ معتمد فینانس نشان (۱۰۹۳) مورخہ ۱۶-ابان ۱۳۱۹ف موسومۂ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ)

(۵) حیدر آباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وطبابت وامور عامہ) کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الماسہ سکۂ محبوبیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ اسوقت تک تقریباً الٰہ سکۂ محبوبیہ۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے مین نے مصارف کے ایک خفیف سے حصہ کا بار اپنی ذات پر اٹھا کر جملہ نسخہای مطبوعہ کو

مع حقِّ تالیف کتاب بلاکسی معاوضہ کے پبلک کے لئے وقف کردیا ہے۔ معزز
ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور کمال اہتمام کے ساتھ
چھ مہینے میں ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے
توقّع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وھو علیٰ کلّ شیٍٔ قدیر

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نایطی

(خان بہادر شمس العلماء) (عزیز جنگ بہادر)

طبع اول

۵۰۰ جلد

آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال و امثال فارسی زبان و مقولہای عجم ملتزم

باسناد متقدمین و متاخرین مسلمۃ الاستناد و برای ہر یک لفظ

ترجمہ با محاورۂ زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

(جلد چہارم)

مؤلفۂ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب سرکار آصفیہ

(الف مقصورہ)

سنہ ۱۳۲۸ ہجری مطابق سنہ ۱۳۱۹ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

وقف

وقف

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الحمد للہ کہ نوبت بہ آغاز چارمی جلد این کتاب رسید چار تا کتب دیگر است کہ ورای ہفتاد کتب متذکرۂ جلد ہای ماضیہ در ماخذ این داخل شدہ۔

(۱) تحفۃ السّعادت۔ خجستہ یادگار محمود ابن شیخ ضیا ست کہ در سنہ نہصد و شانزدہ ہجری نبوی در فارسی زبان تالیفش کرد کہ مخصوص بزبان فارسی و عربی است و نیز خالی از لغات ترکی ہم بحث کند۔ و بر سہ صد و بست و دو صفحات شامل۔ چاپ نشد۔ حالا نایاب است۔

(۲) حدائق البلاغہ۔ از تالیفات شمس الدین فقیر تخلص است در فن بلاغت کہ در فارسی زبان تالیفش کردہ ما در تعریفات صنائع و بدائع ازین رسالۂ مختصر مددی گرفتہ ایم۔ در مطبع منشی نولکشور و مطابع دیگر ہم چاپ شدہ است از آن بدست می آید۔

(۳) قوانین دستگیری۔ نتیجۂ دیدہ ریزی مولوی غلام دستگیر مرحوم مدراسی است کہ در فارسی زبان جامع قواعد فارسی است و ورای آن چیزہای دیگر را ہم متعلق بہ فن ادب فارسی جمع

کرده است بخیال ما خیلی مفید و مستند است کتابیست مبسوط و محتوی بر شش صد و چهل و چهار صفحه در سنه هزار و دو صد و شصت و شش هجری تالیفش کرده و در مطبع مولائی حیدرآباد حلیه انطباع در بر کشیده حالا کم یاب است نسخه های بسیار در کتب خانه نواب صولت جنگ بهادر امیر حیدرآباد دکن موجود -

(۴) کشّاف اصطلاحات الفنون - مؤلّفه محمّد علی بن شیخ علی تهانوی که در سنه هزار و دو صد و هفتاد و هشت هجری در عربی زبان چاپ شده ما در تعریف بعض اصطلاحات مددی ازین می گیریم کتابیست خیلی مبسوط در دو جلد و هزار و پانصد و شصت و دو صفحات شامل نسخه مطبوعه اش از ایشیاتک سوسایتی کلکته بقیمت مناسب بدست می آید -

نشان سلسله	نشان سلسله [illegible]	نام کتاب	نشان مخصوص	نشان سلسله	نشان سلسله [illegible]	نام کتاب	نشان مخصوص
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۷۱	تحفة السعادت	تحفه	۳	۷۳	قوانین دستگیری	دستگیری
۲	۷۲	حدائق البلاغت	حدائق	۴	۷۴	کشّاف الاصطلاحات	کشّاف

(۱) **انخکوش** | بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ مرادف انخکوک است
که می آید - بفتح اوّل و کاف عربی بمعنی زردآلوی نارسیده و بقول برہان - - -

(۲) **انخکوک** | بر وزن مفلوک زردآلوی نارسیده و بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ و

(۳) **انخکوکش** | مرادف (انخکوش) صاحب جامع بر نمبر (۲) قانع و صاحب شمس
نسبت نمبر (۲) بصراحت نوشته که بکاف تازیست و گوید که عربیست و صاحب انند
ہرسه را فارسی قرار دہد و ہمچنین صاحب سراج و سروری نسبت (۲) فرماید که ہر دو کاف آن
تازیست (حکیم اسدی ؎) زفیروزه و از زمرّد دگر ٭ نماینده انخکوک نورس ببر ٭ (شیخ آذری
؎) تلخ و ترشست و بعض دگر ٭ اندر انخکوک و دانه اش بنگر ٭ مؤلف گوید که (کوک
بقول برہان بمعنی گنبدی آمده پس عجبی نیست که فارسیان (اخ) را که بمعنی خوش
است بالفظ (کوک) مرکب کرده برای زردآلو که میوهٔ مدوّر است نام نہاده باشند
و این کنایه باشد و در نمبر (۳) شین زائد باشد که بقاعدهٔ فارسی می آید و عجبی نیست که (انخکو
مخفف (انخکوک) باشد که بزیادت شین (انخکوش) شد والله اعلم (اردو) دیکھو آلوی
زرد - اس کا ترجمه زردآلوی خام - کچا زردآلو (مذکر)

انخگر | بقول بہار بکاف فارسی بوزن اختر انگشت افروخته فرماید که گره و لاله
از تشبیہات اوست مؤلف گوید که تخم ہم (میر محمد افضل ثابت ؎) ثابت زسوز
عشق دلم وانمی شود ٭ گرد ملال در گره انخگر من است (ابوطالب کلیم ؎) گرم رو
رنگ مکان گیر دور اثنای سلوک ٭ لالهٔ انخگر آب ار میرسد نیلوفر است ٭ (ظہوری ؎)

تخم ز اخگر نه فشان سینه اگر کاشتهٔ ؛ راحت انبار کند دل مگر از خرمن داغ ؛ و بقول صاحب
برهان و جامع و هفت (۱) پارهٔ آتش رخشنده را گویند و بعربی جمره خوانند و (۲) کنایه از مادهٔ
عشق و عاشقی هم صاحب شمس و رشیدی با بهار متفق و صاحب سروری در معنی اول با
برهان همزبان - صاحب ناصری گوید که اگر چه در برهان بمعنی پارهٔ آتش است ولیکن
تحقیق آنست که انگشت افروخته باشد یعنی زغالی که آنرا روشن کنند و آتش گیرد - و
خان آرزو در سراج فرماید که آنچه رشیدی انگشت افروخته گفته خطاست زیرا که اخگر پاره
ایست از آتش خواه از انگشت باشد یا از هیزم - صاحب مؤید الفضلا نوشته که انگشت
افروخته و سوزان باشد و بحوالهٔ فرهنگ قواس فرماید که بمعنی آتش - مؤلف عرض
کند که ما را فی الجمله با برهان اتفاق است اگر چه طرز بیانش هم کاشف حقیقت نیست
بتحقیق ما اخگر چیزیست که از آتش روشن در هوا می جهد و شک نیست که آن در حقیقت پارهٔ
آتش است و صلاحیت آن دارد که در چیز دیگر آتش افگند ولیکن بعد از آن که بصورت
اخگر جدا شود دیر نماند و افسرده شود فارسیان این را زائیدهٔ آتش گفته اند چنانکه حکیم سنائی
گفته (ـه) دل اوست انگشت و کین تند آتش ؛ ز انگشت و آتش چه زاید جز اخگر ؛
آنانکه اخگر را انگشت افروخته گفته اند خطا کرده اند که نه تخصیص با انگشت دارد و نه با هیمه
یا چیز دیگر - هر چیز که صلاحیت (آتش گرفتن) دارد جزء آتش گرفته آن که سبک و بلطافت
در هوا بپرد - اخگر است و اگر همین جرم لطیف در خاکستر پنهان باشد هم او را اخگر گویند -
چنانکه صائب گفته (ـه) در سیه خانهٔ افلاک دلی روشن نیست ؛ اخگری در ته خاکستر

این گلخن نیست ؛ (ظہوری ؎) خسی در آتش او پیکر من ؛ دل من اخگر خاکستر من ؛ بخیال ما این مرکب است از آخ وگر - صاحب برہان بر جشن سدہ اگر گفتہ که جشنی است که فارسیان در روز دہم بہمن ماہ کنند ودران روز آتش بسیار افروزند این جشن را ہوشنگ بن سیامک بہم ساتید بواسطۂ آنکہ روزی باصدکس بطرف کوہی رفت ناگاہ ماری قوی جثّہ بنظرش درآمد چون ہرگز مار ندیدہ بود تعجّب شد وسنگی برداشت وبجانب مار انداخت آن سنگ خطا شدہ بر سنگ دیگر خورد وآتش از ان سنگ بجست وبرخس وخاشاک افتادہ مار را بسوخت چون درآن زمان ہنوز آتش ظاہر نشدہ بود ہوشنگ باہمراہان از پیدا شدن آتش خرّم وشادان گردید وجشنی عظیم کرد (انتہی) فارسیان (راخ) درحالت شادمانی وخوشی و درمحلّ آفرین گویند وبمعنی خوش ہم آمدہ کہ گذشت (وگر) در فارسی کنندہ وسازندہ بمعنی فاعلیّت آمدہ (کذا فی البرہان) پس معنی لفظی اخگر خوش کنندہ باشد وبلحاظ واقعات تاریخی کہ بالا گذشت ہمین شرارہ باعث آن جشن شد وفارسیان اخگر نام کردہ باشند واللہ اعلم ونسبت معنی دوّم عرض میشود کہ استعارہ باشد وبس (اردو) (۱) اخگر - فارسی - اردو مین مستعمل (بقول امیر (مذکر) انگارا - چنگاری (ناسخ ؎) پارہ ہاے دل سوزان مری آنکھون مین نہین ؛ نکلے ہین روزن مجمر سے یہ اخگر باہر ؛ (۲) عشق کی چنگاری (مونث) شرر عشق (مذکر) کہ سکتے ہین

(۱۶۲۱) اخگر افتادن	استعمال - بمعنی بیرون	جستن شرر وسرزدن اخگر باشد چنانکہ

ظهوری گوید (ـــه) ازین سوزی که در غم
جگردارم نمیدانم ؛ که گاه گریه از مژگان چرا
اخگرنمی افتد ؛ (اردو) چنگاریان جھڑنا ۔

(۱۲۴۱) **اخگراندازی کردن** | مصدر اصطلاحی
از قبیل دانه انداختن بر زمین باشد یعنی ظاہر
کردن و پیدا کردن اخگر چنانکه ظہوری گوید
(ـــه) اشک ریزان تو افگنند آتش در
جگر ؛ کو سمندر تا برایش اخگراندازی کنند ؛
(اردو) چنگاریان برسانا ۔ چنگاریان
جھاڑنا ۔ چنگاریان نکالنا ۔

(۱۲۴۲) **اخگر برآوردن** | استعمال ۔ پیدا کردن
و بیرون آوردن اخگر باشد (ظہوری ـــه)
ز اشکی که بر شعله دامن کشید ؛ تف سینه اخگر
برآورده ام ؛ (اردو) دیکھو اخگر اندازی
کردن ۔

(۱۲۴۳) **اخگر بر سراب شکستن** | مصدر اصطلاحی
یعنی اخگر از سراب پیدا کردن و کنایه باشد
از کار عجیب و غریب و ناممکن کردن ۔
(انوری ـــه) گوہر خنجر چو شد لعل بخون
گفته ؛ لعب ہوا بر سراب اخگر آذر شکست
(اردو) دیکھو (آتش از آب افروختن
و آب از آتش برآوردن) پانی مین آگ
لگانا ۔ بقول صاحب آصفیه ناممکن بات
کر دکھانا ۔ اعجاز دکھانا (معروف ـــه) آگ
پانی مین اب لگائی ہے ؛ دیکھیئگا ذرا اسے میر اخر

اخگر در پیراہن کردن | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب بحر بمعنی بی آرام و بیقرار
کردن مؤلف گوید که اگرچه سندی پیش نشد
ولیکن این کنایه درست است که چون
شراره در پیراہن افتد پیرہن پوش بیقرار
شود و آرام از دست دہد از ہمین معنی
حقیقی کنایه باشد (اردو) بے قرار کرنا
چھاتی مین آگ لگانا (میر ـــه) معشوقون
کی گرمی بھی اسے میر قیامت ہے ؛ چھاتی مین

گلے لگ کر تک آگ لگاتے ہین ؛ صرف (آگ لگانا) بھی بے قرار کرنے کے معنون مین مستعمل ہے (اسیر ع) دیتا ہے مزے بہا گ کیا کیا ؛ دیپک نے لگائی آگ کیا کیا ؛ دیکھو آگ لگانا ۔ امیر اللغات)

انگردمیدن استعمال ۔ بمعنی پیدا شدن (۱۲۶۵)
انگر باشد چنانکہ ظہوری گوید (ع) شعلہ میگردد نگاہ از گریہ ہای آتشین ؛ می فشانم دانہ اشکی و انگری دمد ؛ (اردو) چنگاریان نکلنا ۔

انگرزائیدن (مصدر اصطلاحی) بمعنی (۱۲۶۶)
پیدا شدن انگر و شرارہ باشد سند این انکلام حکیم تبریزی بر لفظ انگر گذشت (اردو) شرارے نکلنا ۔

انگرستان استعمال ۔ بقول بہار و آنند معروف مؤلف گوید کہ جائیکہ انگر و شرارہا بکثرت باشد از قبیل گلستان و نیستان مخفی مباد گلستان، بکسر اول بر وزن نشان جای انبوہی و بسیاری چیزہاست (برہان) (ظہوری ع) می تواند شعلۂ آہم پر پروانہ شد ؛ کو سمندر تا بگویم انگرستان نوی ؛ (اردو) وہ جگہ جہان چنگاریون کی کثرت ہو ۔ مؤنث ۔

(۱۲۶۷) **انگرشدن** استعمال ۔ بمعنی قرار یافتن انگر باشد ظہوری (ع) لالہ و غنچہ چرا شعلہ و انگر نشوند ؛ دوری از گلخن ما باز بروی چمن است ؛ (ولہ ع) در گلستان بر گل صحبت نشینم از غبار ؛ نفس انگر شد تف آہم صبا را گرم کرد ؛ (اردو) انگر ہونا ۔ شرارہ بنجانا ۔

(۱۲۶۸) **انگرفشاندن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بر آوردن انگر باشد و در سند ظہوری کہ بدست آمد انگر بمعنی دوم مستعمل کہ بجای خورش گذشت (ع) بجای خود نفشاندیم شعلہ و انگر ؛ در آتشیم ازین جوش خام حیف حیف ؛ (اردو) چنگاریان نکالنا ۔ شرر افشان ہونا ۔

(۱۰۲۰) **اخگر گریستن** (مصدر اصطلاحی) یعنی بر آوردن شرارۂ عشق از چشم و کنایہ باشد از گریۂ اشک گرم و اشک خونین کردن چنانکہ ظہوری گوید (ع) اگر جہان من گرد د سمندر ؛ بگریم از برایش اخگری چند (اردو) اشک گرم۔ اشک خونین برسانا ۔ آنکھون سے چنگاریان جھاڑنا اس کا لازم (آنکھون سے چنگاریان اڑنا)

(۱۰۲۱) **اخگری دانستن** (مصدر اصطلاحی) یعنی خبردار و واقف بودن از طریقہ بر آوردن آن شرر چنانکہ ظہوری گوید (ع) فسردگان بہ تمنّا پزی عجب جوشند ؛ شرار شعلۂ دل باید اخگری داند ؛ (اردو) شررافشانی سے واقف ہو رہنا ۔ اردو مین مستعمل ہے (دیکھو امیر اللغات)

اخگل بقول صاحبان برہان و سراج و جہانگیری و رشیدی و ہفت بفتح اول و ضم کاف فارسی و سکون ثانی و لام دانۂ گندم و جو را گویند یعنی خس ہای سر تیز کہ بر سر خوشۂ گندم و جو می باشد صاحب سروری فرماید کہ ہمین را داس و داسہ ہم گفتہ اند و صراحت نہ کردہ است کہ کاف فارسی است و صاحب ناصری این را بذیل اخگر آوردہ و اخگم را کہ بکاف عربی است بعد این ذکر کردہ و صراحت نفرمودہ کہ بکاف فارسی است و مثناً ہمزبان برہان ۔ صاحب جامع فرماید کہ بمعنی دوم داس باشد و برداس بر نمبر (۲) نوشتہ کہ خارہای بلندی کہ در سر خوشۂ گندم و جو بود و صراحت کاف فارسی کردہ و صاحب شمس گوید کہ صاحب نسخۂ قدیم سامی بفتح الف و کاف فارسی آوردہ (اخکل) آوردہ مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ این مرکب است از داخ (اگل) کہ بمعنی (اگل خوش) باشد بتقدیم صفت و در خوشۂ گندم و جو ہمین یک چیز است

کہ آنرا گل گندم وجو خوانند۔ (اردو) بال۔ بقول آصفیہ گیہون وغیرہ کا خوشہ سِٹّہ (مونث) اور سِٹّا پر فرماتے ہین کہ جوار کی پونڈی۔ جوار کا خوشہ۔ بھٹّا (مذکر) ہم کہتے ہین کہ بقول آصفیہ بال یا سِٹّا عام ہے جس مین داس داخل ہے۔ اردو مین اسکے لئے خاص لفظ ہمکو نہین ملا۔ دکن مین اسکو (بالی کا طرّہ) کہتے ہین۔ صاحب تذکیر و تانیث نے لفظ (بال) پر لکھا ہے کہ اسکو بالی بھی کہتے ہین۔ ہمارا خیال ہے کہ غلطی عام کی وجہ سے بال یا بالی خوشہ کو کہنے لگے ورنہ یہ دونون لفظ فی الحقیقت انجگل کا ترجمہ ہین اس لئے کہ گیہون اور جو اور مکّا کا پھول بھی چیز ہے جو بالون سے مشابہ ہے اور خوشہ سے پہلے اسی کا ظہور رہوتا ہے۔ اور فی الحقیقت یہی پھول ہے اور اسکے بعد خوشہ مین جو دانے پیدا ہوتے ہین وہ اسی پھول کے پھل ہین۔ ہمارے اس خیال کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ صاحب ساطع نے لفظ بال پر لکھا ہے کہ بال وہ ریشہ ہے جو خوشہ پر ہوتا ہے (سنسکرت)

اخگوژنہ | بقول صاحب جامع بکاف فارسی بر وزن (دہ سوزنہ) تکمۂ کلاہ وجامہ وغیرہ وصاحب رشیدی ہم بکاف فارسی ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ ما صراحت کامل بر اخکوبہ کردہ ایم و ازماخذ ہم بحثی۔ (اردو) دیکھو اخکوبہ۔

(۱) **اخلاص داشتن** | استعمال (۲) باضافت اخلاص بمعنی محبت خالص داشتن (۱۴۶۱)

(۲) **اخلاص قلبی داشتن** | مخفی مباد کہ اخلاص لغت عرب است بقول صاحب منتخب پاک وخالص کردن دوستی وعبادت بی ریا وسمعت کردن (الخ) و دوینجا

بمعنی حاصل بالمصدر و قلب ہم لغت عرب است بمعنی دل پس یای نسبت بر و زیادہ نمودہ با مصدر داشتن استعمال کردہ اند چنانکہ صاحب سرگذشت آوردہ (نثر) ہمہ بزرگان بخاطر خوبیہای پدر رم اخلاص قلبی مین دارند" (اردو) (۱) اخلاص رکھنا۔ بقول امیر محبت و دوستی رکھنا خصوصیت رکھنا (میر حسن ؎) خون ہو کر بہے طرف تیرے ؛ تجھسے رکھتی تھی دل جگر اخلاص ؛ ہم عرض کرتے ہین (۲) دلی محبت رکھنا) کہ سکتے ہین۔

(۱۲۴۲) **اخلاق آمدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی واقع شدن خوش خوئی است چنانکہ انوری گوید (؎) عمر نوحت باد و شغلت فارغ از طوفان عزل ؛ گرچہ اخلاق ترا اخلاق کنعان آمدہ است ؛ مخفی مباد کہ اخلاق لغت عرب است بفتح اول و بقول صاحب منتخب جمع خلق بمعنی خویہا (الخ) فارسیان این را بمعنی خوش خوئی استعمال کنند (اردو) اخلاق (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر۔ مذکر۔ خلق کی جمع اردو مین بیشتر بجای واحد بولا جاتا ہے۔ انسانیت ملنساری۔ مروّت۔ آوبھگت (ناصر ؎) ہم کیا اجی وم بھر تماشا آفاق تمہارا ؛ ایجان ہمین یاد ہے اخلاق تمہارا ؛ ہم عرض کرتے ہین کہ (اخلاق آمدن) کا ترجمہ۔ اخلاق پیدا ہونا۔

اخلکندر بقول صاحب ناصری وانند بازیچۂ اطفال مؤلف گوید کہ ہمان (خلکندر) کہ گذشت ما صراحت ماخذ و تعریف کامل این در آنجا کردہ ایم مخفی مباد کہ (کندر) بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث بمعنی ظرف گلی باشد۔ مرادف (کندو) بوام کہ ذکرش و بیان ماخذ ہمہ در آنجا گذشت پس (اخلکندر) مرادف (اخلکندو) است (اردو) دیکھو (خلکندو)

اخلکندو | بفتح اوّل ولام وکاف وسکون ثانی ونون ودال ابجد مضموم بواو زده ہمان (اخلکندو) است کہ گذشت صاحبان برہان ورشیدی وجہانگیری وہفت وجامع ذکر این کردہ اند و ما ہمدر آنجا ذکر این وصراحت ماخذ کردہ ایم (اردو) دیکھو خلکندو

اخلکندہ | بقول صاحب شمس بفتح الف ولام وکاف تازی وضمّ دال وسکون نون بازیچۂ مدوّر با دستۂ کہ از مس یا چوب سازند وسنگریزہا دران کنند وبجنبانند تا طفلان بدان مشغول شوند چنانکہ فخری گوید (ع) بسان طفلگان از اخلکندہ ؛ مؤلّف گوید کہ ہمان (اخلکندو) کہ گذشت دیگر کسی ذکر این نکردہ است کہ صاحب شمس از برای این ہم ہمان سند شمس فخری پیش کرد کہ ذکرش بر (اخلکندو) کردہ ایم وعرض کنیم کہ از تحقیق ماخذ کہ بر (اخلکندو) گذشت متحقّق شد کہ جزء لاینفک این (کندو) باشد و (کندہ) بمعنی کندو نیامدہ و از اہل تحقیق کسی با صاحب شمس نیست وسندی کہ از کلام شمس فخری پیش کردہ است در مصرع ثانی آن (اخلکندو) را بتحریف (اخلکندہ) نقل کردہ است وای بر تحقیق کہ ہمان یک شعر استادی را مدّعیان بر چہار لغت (اخلکندو) و (اخلکندو) و (اشکلندو) و (اخلکندہ) بہ تحریف لفظی بکار خود گرفتہ اند و ما صراحت کافی بر لفظ اخلکندو کردہ ایم کہ از دیوان شاعر مغفور صرف (اخلکندو) ثابت می شود واین سند ہمانست و بس و (اخلکندہ) چیزی نیست مگر تحریف (اردو) دیکھو اخلکندو ـ

اخلور | بقول صاحب برہان وہفت وانند بالام بر وزن مخمور خرنوب نبطی باشد وآن میوہ ایست سرخ بسیاہی مائل بشکل گردہ گوسپند وآنرا بشیرازی (کورز) گویند وآن میوۂ

کبر باشد با سرکه پرورده کنند و خورند و صاحب محیط بر کوزر به زای معجمه سوم گوید که ثمر خرنوب است و بر خرنوب فرماید که بضم اول و سکون رای مهمله وضم نون و سکون واو و بای موحده چار نوع است شامی نبطی - مصری و هندی و بر خرنوب نبطی گوید که این را بفارسی گرده و چیک و چیلاک و در شام و مغرب ینبوت نامند و ثمر این شبیه به گرده کوچک یسرد و خشک در دوم و گویند در سوم و بقول شیخ در خشکی و تخفیف و برودت شدید تر و بی لذع و تخم آن بسیار قابض و منافع بسیار دارد مؤلف گوید که (خلو) بر وزن نمو نام ثمری است که بقول بعض شبیه شفتالو ست و در اقسام آلو شفتالو را بحیثیت هیئت و رنگش با گرده گوسفند شباهت کلی است پس عجبی نیست که فارسیان الف وصلی در اول این آورده اخلو کردند و بمناسبت الف ضمه اول را بفتح بدل کرده خای معجمه را ساکن کردند و در آخر آن رای مهمله زیاده کردند - بجز این چیزی دیگر بفهم مانمی آید و صاحبان تحقیق خصوصاً صاحب محیط اخلور را ذکر نکرده و هیچ بر نکشود که این لغت کدام زبان است (اردو) ایک میوه جو بکرے کے گرده کے مشابه ہوتا ہے - سرخ رنگ مائل بسیاہی - ہماری راے مین وه شفتالو ہے یا مشابه بہ شفتالو - افسوس ہے کہ ہمکو اسکا اردو ترجمہ اطباسے نہ ملا -

اخلوک | بقول صاحب ہفت قلزم بفتح اول و سکون خا و ضم لام بواو رسیده و کاف زرد زردآلوی نارسیده را گویند و ہمین لفظ بکاف سوم بہمین معنی بجای خودش گذشت و تا ذکر ماخذش ہم ہمره آنجا کرده ایم - اگرچه درینجا شاهدی دیگر بر دعوای صاحب ہفت نیست وسندی ہم پیش نشد ولیکن اگر لام سوم را بقول صاحب ہفت قلزم معتبر داریم اصل این

خلوست بر وزن غلو بضم اوّل کہ بقول برہان بمعنی آلوست و آن میوہ ایست معروف شبیہ بشفتالو (الخ) فارسیان کاف تحقیر بوجہ نارسیدگی آن دریا خرز یادہ کردہ باشند و الف وصلی درابتدا واللہ اعلم (اردو) دیکھو اخکوک۔

اخم | بقول بہار وانند بالفتح چین و شکن کہ برروی و پیشانی افتد (ملا طغرا ۵) میکند نازک و لان را صحبت بد خولول ؛ فرو را چین بجبین از اخم روی مسطر است ؛ خان آرزو در چراغ فرماید کہ بالفتح و سکون خا و میم چینی کہ بر پیشانی وابر و افتد و بزیادتی ہای مختفی ہم آمدہ مؤلف گوید کہ خم بمعنی کج و کجی است و چینی کہ برابرو یا جبین می افتد بمقابلۂ حالت غیر آن فی الجملہ بر سطح راست کجی پیدا کند بخیال ما میرسد کہ فارسیان الف وصلی در اوّل این آوردہ (اخم) کردند و فتح خای معجمہ را بالف دادہ خارا ساکن ساختند و بمعنی مطلق چین و شکن آوروند (اردو) چین (فارسی- اردو میں مستعمل) بقول آصفیہ (مونث) شکن- بل- چینت- بٹ- جھرّی- (آتش ۵) خود بخود دیکھ دل شیدا کو ہے اندوہ وملال ؛ کس جبین کے لئے درکار ہے چین تھوڑی سی ؛

اخمہ | بفتح اوّل و سکون خای معجمہ و فتح سین مہملہ و میم مفتوح و ہای ہوز ساکن بقول صاحب سراج کہ بر (اخمہ) ذکر کند مرادف آنست و بمد و دہ نیز مؤلف گوید کہ در ممدودہ باشین معجمہ (آخشمہ) ہم گذشت- صاحبان جہانگیری و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و صاحب ناصری بر آخمہ نوشتہ کہ (اقسما) معرّب آنست و صاحب شمس و مؤیّد بر (آخمہ) ذکر این فرماید کہ در فرہنگی بمعنی بخش و گونہ آمدہ و صاحب جامع آوردہ

که مخفف ہمان (آخمہ) کہ در ممدودہ گذشت بخیال ما این مرکب است از (خ) و (س) وہای نسبت۔ آخ بمعنی خوش گذشت وتس بفتح اوّل بای بندی کہ خلاص ازان مشکل ودشوار باشد وبمعنی دیوانگی ہم (کذا فی البرہان) پس (خمہ) چیزی باشد منسوب بہ بند خوش وکنایہ از شراب چو و ارزن و برنج وامثال آن کہ چون انسان را عادت بشراب خواری شود بندی را ماند کہ خلاص ازان دشوار است ما این را اصل دانیم وانچہ در ممدودہ گذشت نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی وانچہ بشین معجمہ در ممدودہ گذشت یعنی (آخشمہ) عجمی نیست کہ آن مرکب باشد از (آخ) و (شم) و ہای نسبت شم بقول برہان بمعنی نفرت وفریب وخدعہ وپریشان وبیہوش باشد ونیز در عربی بمعنی بو آمدہ پس (اخشمہ) منسوب بخوش بو وبقول می کشان کنایہ از شراب یا منسوب بہ چیز خوش فریب بقول مخالفان شراب کنایہ از شراب باشد وممدودہ بعوض مقصورہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی (اردو) دیکھو آخمہ۔

اخمہ | بقول صاحب غیاث بالفتح بمعنی چین وشکنج مؤلف گوید کہ مرادف ہمان اخم است کہ گذشت وہای زائد وآخرمندان این در اصطلاح ما بعد می آید (اردو) دیکھو اخم۔

(اخمہ رو) اصطلاح۔ بقول صاحب بحر (۱) کسی کہ چین بہ جبین یا برابرو داشتہ باشد ومجاز (۲) مطلق ترش رو را گویند بہار گوید کہ بمعنی ترش رو واین مجاز است و بالفظ کردن مستعمل (ملاحظہ اس) نباید چو بر صفحہ خط ازا نکو بہ چو مسطر بکاغذ کند اخمہ رو۔ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ دو اسم جمع افادہ بمعنی فاعلی کردہ است یعنی جبین

و روی پرشکن دارنده- آنچه صاحب بحر نمبر (۲) را
مجاز نمبر (۱) گفته- ادّعای ما بر عکس آن است
یعنی نمبر (۲) حقیقی است و نمبر (۱) مجاز آن بخیال
ما ازین پیش کرده بهار مصدر . . . .
(ب) اخمه کردن رو | بکسر نون بمعنی پرشکن

را گردن و ترش کردن رو پیدا می شود (اردو)
(الف) (۱) چین بجبین - ابرو مین گره ڈالا ہوا -
تیوری پر بل ڈالا ہوا - تیوری چڑھایا ہوا (۲)
ترش رو - (ب) تیوری پہ بل ڈالنا چین
بجبین ہونا -

اخنوخ | بقول صاحب برہان و شمس و مؤیّد با نون بروزن مطبوخ (۱) نام ادریس پیغمبر است و بضمّ اوّل ہم گفته اند و بعضی گویند (۲) نام نوح پیغمبر- صاحب سروری و شمس و (دری و پہلوی) این را بمعنی اوّل آورده و صاحب جہانگیری در دستور پنجم خاتمۂ کتاب بذیل لغات غریبه ذکر این کرده ہم بر معنی اوّل قانع و از حکیم اسدی سند آرد (ع) کجا نامش اخنوخ دانی ہمی ٭ وگر نامش ادریس خوانی ہمی ٭ صاحب ناصری گوید که نام نامی پیغمبر ادریس است که او را دریای سوّم خوانند یعنی معلّم و مدرّس ثالث زیرا که دریای اوّل حضرت آدم و دوّم حضرت شیث بود و بعد از دو صد سال از فوت آدم او بر خلق مبعوث و دوختن و نوشتن از و ظاہر شد و فرماید که نامۂ پارسی در مخاطبات با نفس خود از حدیده ام که بابا افضل الدین کاشی ترجمه اش کرده و بالآخر صراحت کند که این لغت عبریست و (ادریس) عربی و لا او رمزی پارسی - صاحب شمس که این را لغت عرب نوشت و صاحب مؤیّد بذیل فارسی ذکر کرد کسانی بیش نباشد (اردو) (۱) ادریس علیه السلام کا نام (۲) نوح علیه السلام کا نام زبان عبرانی مین اخنوخ ہے (مذکّر)

اخواستی بقول صاحب برہان باءا ومعدوله بروزن (نخواستی) بمعنی غیرارادی باشد چه خواستی ارادی است بزبان استاوساتیر- خان آرزو در سراج آورده که این را از دساتیر که کتاب اوّلین پیغمبر عجم است نقل کرده اند والف اول برای نفی باشد صاحب ناصری گوید که این الفی است - بقانون دساتیر که افادهٔ ضد کند چنانکه اجتبان بمعنی مجتبان (که گذشت) شمس العلماء آزاد مغفور در سخندان پارس ہم ذکر این کرده است وما بر لفظ اجتبان بحثی کرده ایم بالجمله (خواستی) از مصدر خواستن دیای نسبت منسوب به خواہش است یعنی حاصل بالمصدر (خواستن) بروزن ماضی (خواست) آمده بمعنی اراده چنانکه "خواست خدا برین بود" یعنی ارادهٔ خدا (کذا فی البرہان) پس یای نسبت براو آورده خواستی کردند بمعنی ارادی وقوّت خواستی بمعنی قوّت ارادی باشد وچون الف نفی در اوّل زیاده کردند اخواستی شد بمعنی غیرارادی (اردو) غیرارادی - قوّت ارادی وه قوت ہے جو منسوب باراده ہو- اور اس کی ضد غیرارادی یعنی ناخواسته -

اخی بقول صاحب برہان وسراج وجامع وہفت بروزن صفی (۱) کاری وچیزی را گویند که قابل تحسین باشد و (۲) صاحب مروّت را نیز گفته اند ودر عربی بمعنی برادر من صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع صاحب شمس گوید که لغت عربی است بمعنی برادر من ودر عرف صاحب مروّت را گویند مؤلف گوید که معنی اوّل مرکّب است از اخ ویای نسبت وبمعنی دوّم مجاز از معنی حقیقی عربی (اردو) (۱) وه کام یا وه چیز جو قابل تعریف ہو (۲) صاحب مروّت -

(الف) **اخیروس** | بقول برہان وہفت و انند باسین بی نقطہ بر وزن پر یروزگندم دشتی یعنی گندم خودرو را گویند عصارۂ آن را با گوگرد و نطرون بیا میزند و در گوش چکانند درد گوش را نافع بود- وہمچنین - - - - - - - - - - - - - -

(ب) **اخینوس** | با نون (۱) بر وزن و معنی اخیروس باشد وبعضی گویند کہ (۲) نباتیست کہ در نزدیک آبہای روان و ایستادہ روید ثمروی دراز و سیاہ و کوچک می باشد و آنرا در دوا ہای چشم و گوش بکار برند نافع باشد صاحب جامع ہر دو را بہر دو معنی مرادف قرار دہد صاحب جہانگیری در دستور پنجم خاتمۂ کتاب بذیل لغات غریبہ ذکر الف کردہ صاحب شمس بر (الف) قانع وصاحب محیط ذکر الف فرمودہ گوید کہ بفتح اول وکسر ثانی وسکون تحتانی وضم رای مہملہ وسکون واو وسین مہملہ نباتیست غیر گندم صحرائی - نبت آن کنار آبہا شبیہ بگیاہ ارزن وثمر آن سیاہ و ریزہ وگل آن سفید - در ادویۂ چشم وگوش مستعمل وبا قوت مجففہ ومحللہ وقابضہ است و آنرا (اضینوس) ہم گویند وہمین را خمرونیہ وخود رو نامست وبہندی پالک وبر اسفاناخ نوشتہ کہ بیونانی سوناخیوس وسوماقون وسوناخیون وسومافیون وبرومی ابرقیا وبفارسی اسفناج واسپاناج واسپاناک وبہندی پالک گویند وآن بقلہ مشہور است بقدر شبر - برگ آن ذی شعب دراز - بستانی وبریست سرد وتر ور آخر اول وگویند معتدل درگرمی وسردی وتری وازین جہت محرور ومبرود را موافق وآن برای ابدان یابسہ وصاحبان وسواس وصداع را غذای نیک است ونافع - منافع بسیار دارد - صاحب مخزن ذکر الف کردہ بمعنی دوم قانع وصراحت کند کہ این ورای گندم خودرو باشد مؤلف گوید

که چند آنکه هستیم الف و ب هرد و دراو رفارسی زبان نیافتیم و محققین دیگر زبانها واہل طب ہم ازین ساکت اند و صاحب محیط ہرد و را بمعنی دوّم آورده که بالاندکو رشد (اردو) پالک - بقول آصفیه (ہندی) اسم مذکر ایک قسم کے ساگ اور اوسکے بیج کا نام -

اخیون | بروزن مجنون - بقول صاحب برہان که برد اخبون به بای موحده) ذکرکرده مرادف اخبون است صاحبان ہفت وجامع ہم ذکر این کرده اند و ما ہمدرانجا اشارهٔ این ہم کرده ایم که بقول صاحب محیط لغت یونانی است صاحب سوا السبیل گوید که این اسم عربی زگاوزبان است نام دوائی که بیونانی این را (خیان) خوانند ما بر لفظ (اخبون) که با بای موحده گذشت تصحیح این ہم کرده ایم (اردو) دیکھو (اخبون)

الف مقصوره با دال مهمله

ادا | بقول غیاث بالفتح (۱) رسانیدن و (۲) گذاردن و (۳) بیان کردن فرماید که این مصدر نیست مگر بمعنی مصدری آید و بفارسی (۴) خوبی حرکات معشوق و رمز و (۵) بمعنی آواز نیز می آید بہا نسبت معنی اوّل و دوّم وسوّم صراحت کند که بیان کردن چیزی چون حکایت و فقره و خدمت و زر و قرض و مانند آن ونسبت معنی چہارم گوید که رمز و اشاره مستعمل فارسیان است - صاحب منتخب نوشته که این لغت عربی است غیر مصدر بمعنی مصدری چون نبات بمعنی رویانیدن ورستنی وعطا بمعنی دادن و دہش وکلام بمعنی بیان وسخن کردن (الخ) الحاصل فارسیان این را با مصادر فرس مرکب ہم کرده اند که صراحت آن در ملحقات کنیم (انوری ۵۲) وانکه قدر دراوای خدمتش آگند پ موی کشان گردن نیال وتمکین بالہ (وله ۵۳)

وزادای رواتِ شاعراو ؎ گوش چون درج دُرِّ منثور است ؎ مخفی مبادکہ مقصود صاحب غیاث از معنی پنجم اشارۂ باشد کہ سندش در (اداادا دستن) می آید (اردو) (۱) ادا (عربی۔اردو مین مستعمل) بقول امیر۔بمعنی بی باق جیسے ” قرض ادا ہوگیا “ (۲) ادا بمعنی عمل مین لانا جیسے ” ایک رسم ادا ہوگئی “ ” نماز وقت پر ادا ہوئی “ (۳) ادا۔بمعنی بیان جیسے ” مطلب ادا کرنا (۴) ادا بمعنی ناز و انداز معشوقانہ (داغ ۵۴) مشہور ہے زمانہ مین دونون کی لاگ ڈانٹ ؎ میری فغان ہوئی کہ تمھاری ادا ہوئی ؎ (۵) دیکھو آواز۔امیر نے اسی معنی کے متعلق لفظ آوا کو بمعنی اشارہ و قرینہ استعمال کیا ہے۔جیسے ادا فہم۔ادا شناس۔

اداادا بقول برہان بروزن مبادا بلغت بربری نوعی از مازریون است و آن سفید و سیاہ می باشد۔سفید آن را (اداادای ابیض) گویند و بعربی (تشخیص) و سیاہ او را (اداادای اسود) نامند و خانق النمر و قاتل النمر ہم۔استسقا را نافع است۔صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ اسم (تشخیص) است و بر تشخیص فرماید کہ بکسر ہمزہ و سکون شین معجمہ و کسر خای معجمہ و سکون یای تحتانی و صاد مہملہ لغت عربی است و نیز بعربی آسد الارض و بہ بربری اداادا و بیونانی خامالاون یعنی مختلف الالوان و بعجمی باندلس بشکراین نامند و معروف بشوف العلک است جہت آنکہ از ان صمغ مانند مصطکی بعمل می آید و زنان بجای مصطکی استعمال می نمایند و بقول صاحب اختیارات درخت کرمدانہ وگویند آن نوعی از مازریون سیاہ است و بعضی گویند کہ دوای بربریست کہ بہندی سنگم گویند قاتل درندگان است۔گرم و خشک در سوم گویند در چہارم و گفتہ اند کہ سفید آن۔گرم و خشک در اول دوم و سیاہ آن گرم و خشک در آخر سوم تا چہارم

اجتناب این در استعمال داخلی واجب است بسبب سمّیتی که در وستسودرا دویه ضمادات محللّه وملیّنه وجالیه داخل می شود گویند که خوردن یک مثقال از بیخ سفید آن جهت رفع جنون وصرع وتوحّش نافع - تریاق این خرزهره (اردو) بقول صاحب محیط بکنکم - ایک سمّی دوا کا نام

ادادادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که آفریدن وخلقت کردن ناز وکرشمه باشد واین متعلّق به معنی چهارم است که بر لفظ اداگذشت (صائب ؎) آنکه صد شیوه بآن چشم سخنگو داده است ؛ چه اداها که بآن گوشهٔ ابرو دادست ؛ (اردو) ادا بخشنا - ادا خلقت کرنا - ادا سکھانا

(الف) **ادادان** | استعمال - صاحب آصفی

(ب) **ادادانستن** | ذکر (ب) کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که اشاره شناس بودن باشد (الف) اسم فاعل ترکیبی از (ب) چنانکه صائب گوید (ؔ) هرچه در خاطر عاشق گذرد می دانی ؛ خوش ادایابی وادافهم وادادان شدهٔ ؛ مؤلّف گوید که این متعلّق به معنی پنجم است که صراحت آن بر لفظ اداگذشت پس ازهمین مصدر است - - - - - - - - - - -

(ج) **ادادانی** | حاصل بالمصدر (ب) بمعنی اشاره شناسی چنانکه انوری گوید (ؔ) گرچه بعضی شایگان است از قوافی باش گو ؛ عفو کن وقت ادادانی ندارم بس ادات ؛ (اردو) (الف) اداشناس (ب) ادا پہچاننا (ج) اداشناسی - امیر نے (الف) کے متعلق فرمایا ہے کہ ایما یا اشارے یا قرینے سے عندیہ پہچاننے والا جسکو ادافہم بھی بولتے ہین (فقرهٔ امیر الف) یہ صاحب بڑے ہی اداشناس ہین فوراً تاڑ جاتے ہین " (مومن غ) مین روش دان حکم رجیبی ؛ مین ادافہم سیرکیوانی ؛ مومن کے کلام مین (ادادانی) بھی مستعمل ہے (ع) کہتے ہین

اسپناز ادا دانیون ہین ہم ؎

ادادیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مشاہدۂ ناز و کرشمه کردن باشد (وحشی بافقی ؎)

چه اداها که ندیدم چه اداها که نکردند
بنده اش من که عجب بنده نواز آمده بود ؎

(اردو) ناز و انداز معشوقانه کا مشاہدہ کرنا ـ

ادار بقول صاحب سروری (۱) بضمّ همزه گرما باشد (۲) بالفتح حساب - دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و نه سندی پیش شد بخیال ما (ادار) بمعنی اوّل ماخوذ باشد از (آذار - بمدوده و ذال معجمه) که نام ماہی است از شهور رومی که در گرما واقع شود بقول بهار مطابق ماه ہندی چیت و بقول ما با اردی بهشت و مارچ[۴] تطابق دارد که در همین ماه آغاز گرما می شود پس فارسیان بقاعدۀ خود ذال معجمه را بدال مهمله بدل کردند و بکثرت استعمال ممدوده بمقصوره بدل شد و (ادار) بمعنی گرما استعمال کرده باشند و نسبت معنی دوّم عرض میشود که (ادار) مخفّف (اداره) باشد که در محاورۀ معاصرین عجم بمعنی دفتر و محکمه و کارخانه آمده که بجایش مذکور شود و ما خدشۀ همدر آنجا عرض کنیم الحاصل (ادار) را بمعنی حساب گرفتن قابل غور است عجبی نیست که صاحب سروری به تسامح واو را بدال مهمله پنداشته زیراکه (اوار) و (اواره) بواو بمعنی حساب می آید نتیجۀ تحقیق ما آنست که بمعنی اوّل بدال مهمله باشد و بمعنی دوّم به واو (اردو) (۱) گرما - بقول آصفیّه - فارسی - (اردو میں مستعمل) مذکّر - سرما کا نقیض - تابستان - گرمی کا موسم (۲) حساب - مذکّر - بقول آصفیّه عربی (اردو میں مستعمل) گنتی - شمار - سیاق ـ

۴ - ماه انگلیسی ـ

(۱) ادارات | بکسر اول بقول صاحب رہنمای سہولت بمعنی محکمۀ دفتر چنانکه ناصر الدین شاه قاجار در سفرنامۀ خود ذکر این کرده وصاحب روزنامه ---------

(۲) ادارات دولتی | را باضافت (ادارات) بمعنی انتظام ملکی وسلطنت آورده بخیال ما اصل این (اداره) لغت عربی است بمعنی گردانیدن وگرد کردن (کذا فی المنتخب) پس معاصرین عجم این را بقاعدۀ عربی جمع کرده (ادارات) کرده باشند وبمعنی دفاتر ومحکمات وانتظامات ملکی استعمال کرده باشند تسامح صاحبان رہنما وروزنامه باشد که در عرض معنی واحد را استعمال کردند (اردو) (۱) دفاتر (۲) انتظامات ملکی - مذکر -

ادراقی | بقول صاحب برہان وانند وہفت با رای بی نقطه بروزن قراداقی بلغت رومی دوائی است واز جملۀ سموست وزہر مجموع حیوانی باشد که دنبال داشته باشند ہمچو مار وعقرب وسگ وگرگ ومانند آن وبا ذال نقطه دار ہم بنظر آمده ـ کلف وجرب را نافع است وبعضی گویند یونانی است وبفارسی کچله گویند وبه عربی قاتل الکلب وخانق الکلب. صاحب محیط ذکر این بذال معجمه کرده گوید که بفتح ہمزه وذال معجمه والف وفتح رای مہمله والف ثانی وکسر قاف وسکون یای تحتانی و (اذراقی) بحذف الف ثانی لغت سریانی است بعربی خانق الکلب وبفارسی فلس ماہی ودر انگریزی نکس وامیکا وبهندی کچله وآن تخمی است مدوربیا تلخ ودر آخر سوم گرم وخشک ودر ان حدت قویۀ سمیه وسم حیوانات دم دار - در اطلیه استعمال کنند وبخوردن نمی دہند مگر بعد شکستن حدت آن وشرب آن بعد اصلاح بتبدیل مزاج ردی بارد بسبب ی حار جیدی می کند

واصلاح آن بطبخ در سرگین گاوی شود۔ منافع کثیره دارد (اردو) کُچلا۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مذکّر۔ ایک زہریلے پہل کا نام جس کے کھانے سے کتّا مرجاتا ہے اور انسان کے حق مین بہی مقدار سے زیادہ کھانا زہر قاتل ہے ہندی مین کاگ پہل بہی کہتے ہین

(۱) ادارہ | بکسر اوّل وفتح رای حطّی بقول صاحب بول چال دفتر و محکمہ و کارخانہ و بقول (رہنمای سہولت) مطلق محکمہ۔ صاحب انند گوید کہ این لغت عرب است بالکسر بمعنی گردانیدن وگرد کردن **مؤلّف** گوید کہ معاصرین عجم مجازاً بمعنی خاص استعمال کردہ اند وبقاعدۂ خود تای مدوّرہ را بہ ہای ہوّز بدل کردند۔ ناصرالدین شاہ قاچار استعمال این بہمان معانی فرمودہ کہ ہر دو محقّقین بالا ذکرش فرمودہ اند و از ہمین است ۔۔۔۔

(۲) ادارۂ شرقیۂ وزارت خارجیّہ | (اصطلاح) بمعنی (ایسٹرن فارن آفس) کہ در انگلیسی زبان نام محکمہ ایست کہ کاروبار بلاد مشرقی وبیرونی بدان متعلّق است صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامہ مذکور ذکر این کردہ است (اردو) (۱) دفتر۔ بقول صاحب آصفیہ مذکّر۔ کچہری۔ محکمہ۔ (۲) وہ دفتر جس سے ممالک خارجیۂ شرقی کا تعلّق ہو۔ مذکّر۔

ادارین | بقول صاحب برہان و ہفت بر وزن خراطین بلغت ژند و پاژند ہر چیز زشت وبد را گویند و بدین معنی بجای حرف ثانی رای قرشت ہم بنظر آمدہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ بخیال ما این ماخوذ است از دار کہ نام چوبی است کہ مجرمین قابل قتل را بدان آویزند و بکشند کہ بسنسکرت آن را سوَلی گویند مردم این را زشت ترین اشیا دانند۔ پس الف وصلی در اوّل ویا و نون نسبت در آخرش آوردہ بمعنی منسوب بہ دار و برای ہر چیز زشت

و بد استعمال کروند (اردو) بُری چیز (مؤنث)

(الف) ادا ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف
کل معانی ادا کردن است کہ می آید (حزین اصفہانی
سہ) ادا سازد بخاموشی لب او گفتگویش را٭
نیارد در گریبان غنچہ پنہان کردہ بویش را٭ بخیال
ما ازین سند مصدر اصطلاحی - - - - - - -
(ب) ادا ساختن گفتگو | بمعنی گفتن و بیان
کردن پیدا شود و متعلق بہ معنی سوم لفظ ادا کہ گذشت
(اردو) (الف) ادا کرنا۔ بقول امیر (ب) ادا کرنا بمعنی
کہنا (فقرۂ امیر) اور اسے بچے نے سیر تمام مطلب
کس خوبی سے ادا کیا۔ (آتش سہ) ہکلا کے
مجھ سے بات جو اس دلربا نے کی٭ کس حسن سے
ادا اسے تکرار نے کیا٭
(۱) ادا شدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
(۲) ادا شدن شکایت | بمعنی بیان شدن
شکایت است چنانکہ ولی دشت بیاضی گوید
(سہ) زبسکہ در دل من محبت آمیز است٭
بطرز شکر ادا می شود شکایت تو٭ مخفی مباد کہ این
متعلق است بہ معنی سوم لفظ ادا کہ گذشت و
ہمچنین است - - - - - - - -
(۳) ادا شدن فرض | از قبیل ادا شدن
نماز متعلق بہ معنی دوم لفظ ادا کہ بجایش مذکور
شد چنانکہ حزین اصفہانی گوید (سہ) نشد از من
ادا یک بار فرض و سنتی امّا٭ قضا ہرگز نکردم
اشک و آہ صبحگاہی را٭ (اردو) (۱) ادا ہونا
(۲) شکایت بیان ہونا (۳) فرض ادا ہونا۔
(۱) ادا فہم | استعمال۔ صاحب
(۲) ادا فہمیدن | آصفی ذکر نمبر (۲)
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی فہمیدن
اشارات باشد و این متعلق است بہ معنی پنجم
لفظ ادا کہ بجایش گذشت و نمبر (۱) اسم فاعل

ترکیبی از همین مصدر است بمعنی (ادا دان) که گذشت سند این از صائب بر (ادادان) مذکور شد صاحب انند هم ذکر نمبر (۱) کرده (اردو) دیکھو (۱) ادا دان و (۲) ادا دانستن ـ

اداک | بقول برهان وجهانگیری وناصری وهفت و انند بر وزن هلاک جزیره و خشکی میان دریا را گویند صاحب جامع گوید که این مخفف (آداک) است که جزیرهٔ دریا ست صاحب فرهنگ فدائی فرماید که مرادف (آبخست) باشد (میرزا نصرالله خان فدائی اصفهانی ـه) سرم از خون دیدگان بیرون ؛ همچو اندر میان بحر اداک ؛ مؤلف گوید که ماخذ این (داغ) لغت ترکی زبانست بمعنی کوه و تودهٔ بلند ریگ (کذا فی کنز) فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی در اول این آوردند و غین را بقاف و بعده بکاف بدل کرده اداک بمعنی جزیرهٔ استعمال کردند پس این اصل است و بمد و ده (آداک) نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی که گذشت آنانکه (آداک بمد وده) را اصل گیرند و این را مخفف آن بخیال شان واو بجای دال باشد که (آو) بمعنی آب که گذشت و (اک و آک) هر دو بمعنی آفت و مصیبت پس (آو اک) جائیکه در آن آفت و مصیبت آب باشد یعنی جزائر را و اہما اندیشهٔ غرقابی است (اردو) دیکھو آبخو است ـ

(الف) ادا کردن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که (۱) بمعنی بیان کردن و این متعلق است به معنی سوم لفظ ادا که بجایش گذشت (شانی مشهدی ـه) از دهانش شمهٔ کردم ادا خنده شد وگفت ؛ شانی بار رفته رفته نکته دانی می شود (انوری ـه) از آیتی که زبدهٔ تائید صنع است در شان ملک خوب ادا کرد روزگار ؛ (۲) بمعنی

ناز و کرشمہ کردن کہ متعلق بہ معنی چہارم لفظ ادا باشد کہ بجایش مذکور شد (صائب ؎) یک ادای نمکین در ہمہ عمر نکرد ÷ یا رب این بخت مرا تہمت شوری کہ نہاد ÷ (۳) بمعنی خواندن و این من وجہٍ متعلق است بمعنی سوم لفظ آواز (انوری ؎) القصہ بعد از ان کہ بپرسید مر مرا ÷ گفتا چہ حاجت است بگویم بود صواب ÷ گفتم بگوی گفت من از گفتہای خود ÷ آوردہ ام چو زادۂ طبع تو سحر ناب ÷ تا بی ملامت این را فردا کنی ادا ÷ اندر حریم مجلس دستور کامیاب ÷ مخفی مباد کہ ورای این ہر سہ معانی ہم می آید چون (ادا کردن) را بسوی چیزی مضاف کنند چنانکہ بملحقات عرض می شود (اردو) (۱) ادا کرنا۔ بمعنی بیان کرنا۔ دکھو ادا ساختن (۲) ادا کرنا بمعنی حرکات معشوقانہ کرنا (ناسخ ؎) جب وہ مسجد مین ادا کرتے ہین ÷ سب نماز اپنی قضا کرتے ہین ÷ (۳) پڑھنا۔

(۱۲۹۳) **ادا کردنِ بوسہ** (مصدر اصطلاحی) بکسر نون بمعنی بوسہ دادن و این من وجہٍ متعلق است با معنی اول لفظ (ادا) چنانکہ حافظ شیرازی فرماید (؎) سہ بوسہ کز دو لبش کردۂ وظیفۂ ما ÷ اگر ادا نہ کنی قرضدار من باشی ÷ (اردو) بوسہ دینا۔ چومنا۔

(۱۲۹۴) **ادا کردن ثنا** استعمال۔ بکسر نون بمعنی ثنا کردن است و این متعلق است بہ معنی سوم لفظ (ادا) کہ گذشت (صائب ؎) اول ثنای عشق ملیحان ادا کنند ÷ آری طعام را نمک ابتدا کنند ÷ (اردو) حمد و ثنا کرنا۔

(۱۲۹۵) **ادا کردن حق** (مصدر اصطلاحی) بکسر نون (۱) بمعنی حق کسی کہ بر ذمہ باشد ادا نمودن و خود را بری الذمہ کردن از قبیل ادا کردن وام و (۲) بمعنی کردن کاری بآئین بہین چنانکہ باید و شاید (ظہوری گوید ؎) لب اگر وقف دعا نتوان کرد ÷ حق دشنام ادا نتوان کرد

رولہ ســه) حق آتش نفس نکرد ادا؛ درحق خود ادا ئے
وارم؛ (اردو) (۱) کسی کا حق ادا کردینا جیسے " جو کچھ اونکا حق تھا مین نے اُسکو ادا کردیا" (۲) کسی کام کا حق ادا کرنا جیسے " آپ نے بہی نگرانی کا حق ادا کیا" یعنی جیسی چاہیئے تھی اور جسقدر ممکن تھا خدمت کی (غالب ســه) جان دی دی ہوئی اسی کی تھی؛ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا؛ صاحب آصفیہ نے (حد کرنا) پر فرمایا ہے کہ ایسی بات کرنی کہ اس سے آگے ناممکن ہو۔

(١٣٧٤) **ادا کردن خطبہ** | (استعمال) بکسر نون بمعنی خواندن خطبہ باشد و این من وجہ متعلق است بمعنی سوم لفظ (ادا) کہ گذشت (انوری ســه) بر منبری کہ خطبۂ مدحش ادا کنند؛ بوسد ز فخر پایہ آن منبر آفتاب؛ (اردو) خطبہ پڑھنا۔

(١٣٧٥) **ادا کردن سجدہ** | استعمال۔ بکسر نون بمعنی سجدہ کردن از قبیل ادا کردن نماز است و این متعلق بمعنی دوم لفظ (ادا) باشد کہ گذشت (ظہوری ســه) ای کردہ ادا سجدۂ ابروی تو محراب؛ تقبیل نمازیکہ بیاد تو قضا نیست؛ (اردو) سجدہ کرنا سجدہ ادا کرنا۔

١٣٧٦ **ادا کردن شکر** | استعمال۔ بکسر نون بمعنی شکر کردن و شکر گذاردن و شکر گذار شدن است و این متعلق است بمعنی دوم لفظ ادا کہ گذشت (صائب ســه) کنم چگونہ ادا شکر بیخودیہا را؛ کہ از شکنجۂ ہستی خلاص ساخت مرا؛ (ظہوری ســه) ز بویت انچہ با مغز مہ صبا کرد؛ بہ بیہوشی توان شکرش ادا کرد؛ (اردو) شکریہ ادا کرنا شکر گزار ہونا۔

١٣٧٧ **ادا کردن غم** | استعمال۔ بکسر نون بمعنی ظاہر کردن غم و بیان کردن آن و این متعلق است بہ معنی سوم لفظ (ادا) کہ گذشت چنانکہ میرزا معز فطرت گوید (ســه) بگریہ کرد ادا دل غم نہانی را؛ دعای ما برسانید بیزبانی را؛ (اردو) اظہار غم کرنا۔

ادا کردن فقره | استعمال - بکسر نون بمعنی نقش چنانکه طالب آملی گوید (ع) سر بسر مو بر اندامش زمستی در سماع آمد * چو طالب پیش هرکس فقرهٔ شوقی ادا کردم * (اردو) کہنا۔

ادا کردن وام | استعمال - بکسر نون - از بار قرض سبکدوش شدن باشد و این متعلق است بمعنی اول لفظ (ادا) که گذشت (ظهوری ع) وامهای نگاه پنهان را * بنگه گونهٔ ادا کردی * (اردو) قرض ادا کرنا - بے باق کرنا بھی کہتے ہیں

اداک نما | اصطلاح - بقول صاحب فرہنگ فدائی مانند آبخست نما و شبه الجزیره مؤلف گوید که جزیره نما هم گویند بمعنی مقامی که شاک آب جزیره باشد یعنی اقلاً در هر سه سمت او آب باشد (اداک بمعنی جزیره گذشت و (نما) صیغهٔ امر است از نمودن و درینجا (اداک نما) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ظاهر کنندهٔ جزیره یعنی چیزیکه همچو جزیره می نماید (اردو) جزیره نما - بقول آصفیه - اسم مذکر - ٹاپوسا - وہ خشکی کا قطعہ جو تقریباً چاروں طرف اور عموماً تین طرف پانی سے محیط ہو۔

ادا نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف ادا کردن است که گذشت (نثر عالی شیرازی) حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی بر سجاده بودند که محراب نمایان شد سجدهٔ شکر ادا نمودند * مخفی مباد که بلحاظ سند پیش کردهٔ صاحب آصفی این مرادف ادا کردن سجده باشد (اردو) دیکھو ادا کردن و (ادا کردن سجده)

ادانوش | اصطلاح - بقول صاحب بحر و هفت و جامع و برهان با نون بر وزن فراموش نام شخصی است که برسالت و ایلچی گری پیش عذرا آمده بود و عذرا از قهر و خشم چشم او را بانگشت کند - صاحب سروری از کلام عنصری سندی آورده (ع) بروجبت عذرا چو شیر ژند * بزد دست و چشم ادانوش کند * مؤلف گوید که اصل این دانوش است که ماخذش هم در آنجا مذکور شود

فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اوّلش آوردہ ادانوش کردند (اردو) ادانوش۔ ایک ایلچی کا نام ہے جو عذرا کے پاس بھیجا گیا تھا اور عذرا نے حالت غصّہ مین اُس کی آنکھین نکال ڈالین۔ (مذکّر)

ادا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف (ادا دانستن) است کہ گذشت و آدا یاب اسم فاعل ترکیبی از ہمین مصدر است سند این از کلام صائب ہمانجا مذکور (اردو) دیکھو ادا دانستن۔

(۱۸۲۲) **ادای داشتن** استعمال بمعنی مدیون بودن و وام بر ذمۂ خود داشتن باشد و سند این از کلام ظہوری بر ادا کردن حق گذشت (اردو) باقیدار رہنا۔ قرضدار رہنا۔

ادب بقول بہار بالتحریک نگاہداشتن حدّ ہر چیزی و بمعنی طور پسندیدہ مجاز است و بالفظ خوردن و دادن و کردن مستعمل از عالم گوشمال خوردن (الخ) مؤلف گوید کہ این لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب بفتحتین بمعنی طور پسندیدہ و فرہنگ و دانش و نگاہداشت حدّ ہر چیزی و آداب بالمد جمع آن انچہ بہار (معنی اوّل الذکر را اصل قرار دادہ) معنی آخرش را مجاز قرار می دہد درست نیست بلکہ ہر سہ معنی بیان کردۂ صاحب منتخب حقیقی است فارسیان این را بمعنی طور پسندیدہ استعمال کنند و با مصادر متعدّدۂ فرس ترکیب سازند کہ در ملحقات آید (جامی ؎) ادب تاجیست از لطف الٰہی ؛ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی ؛ (انوری ؎) ایا بپای تو نازان فلک بدست ادب ؛ و یا بسوی تو ناظر قضا بعین رضا ؛ (ولہ ؎) بدرگہ تو فلک را گذر بپای ادب ؛ بجانب تو قضا را نظر

ہبین رضاست ؛ (اردو) ادب (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مذکر - ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا - حفظ مراتب - لحاظ - تہذیب - شائستگی (آتش ﷺ) ادب تا چند اے دست ہوس قاتل کے دامن کا ؛ سنبھل سکتا نہین اب روش سے بوجھ اپنی گردن کا ؛ (ظفر ﷺ) سر محفل ہر اک کو بیگنہ دشنام دیتے ہین ؛ ادب اچھا سکھایا ہے ظفر انکو ادیبون نے ؛

ادب آب حیات آشنائیست (مثل) این مصرعیست معروف کہ صورت مثل گرفتہ گویند کہ مال جامی است صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ میان آشنایان نوبت بہ تمسخر و بے ادبی رسد کہ قاطع محبت باشد - گویند کہ در آشنائی شرط ادب نگاہداشتن آشنائی را دیر قائم دارد (اردو) دکن مین کہتے ہین " بے ادب بے نصیب " " ادب گھٹی رنجش ڈلے " " ادب کی قدر ادیب جانتے " یہ سب امثال ادب کے فضائل مین کہے جاتے ہین اور خود فارسی مثل بھی دکھنیون کی زبان پر ہے اُس موقع پر استعمال کرتے ہین جب کہ دو دوست آپس مین بے تہذیبی کے ساتھ دل لگی اور تمسخر کرنے لگین -

(الف) **ادب آموختن** استعمال - صاحب

(ب) **ادب آموختہ** آصفی ذکر الف

(ج) **ادب آموز** کردہ از معنی ساکت

مؤلف گوید کہ تعلیم ادب دادن و گرفتن باشد کہ آموختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ و (ب) بقول بہار بمعنی شاگرد و متعلم و مانند آن چون خادم پیش مخدوم و نوکر پیش آقا و بمعنی استاد و معلم نیز ہست مؤلف عرض کند (ب) اسم مفعول (الف) باشد بمعنی کسی کہ تعلیم ادب حاصل کردہ باشد (میر خسرو ﷺ) آنکہ زنجینش خمی کمتر است ؛

با ادب آموختگان خم تراست ؛ و (ج) ادب آموز بقول بہار بمعنی استاد و معلم و متعلم نیز۔ ما عرض کنیم کہ بقاعدۂ فرس بمعنی معلم و شاگرد ہر دو باشد کہ اسم فاعل و مفعول ترکیبی است از (الف) مگر در محاورۂ فرس اکثر برای معلم مستعمل است (عرفی ے) ہمین نفس ادب آموز قدسیان جبریل ؛ دریچۂ حرم قدس را بدیدہ کشاد ؛ صاحب بحر گوید کہ معلم و اتالیق را ادب آموز گویند (اردو) (الف) ادب دینا۔ ادب سکہانا۔ ادب سکہنا (فقرۂ امیر) اس کو ایسا ادب دو کہ گھر کے کام مین اسکا جی لگے'' (داغ ے) بیٹھے تاوک کی طرح اُٹھے قیامت کی طرح ؛ یہ ادب جس نے سکھایا وہ ادیب اچھا ہے ؛ (فقرۂ امیر) ادب سیکھو قرینہ سے گفتگو کیا کرو'' (ب) ادب سکھا ہوا۔ باادب (ج) ادب آموز۔ بقول امیر ادب سکھانے والا۔ اور ادب سیکھا ہوا (ناسخ ے) عارفون کو ہر در و دیوار ادب آموز ہے ؛ طوق گردن کشی ہے انحنا محراب کا ؛ (آتش ے) ادب آموز ہے ہر ایک ذرہ اپنے وادی کا ؛ نہین ممکن کہ گرد اڑکے پڑے رہرو کے دامن پر ؛

(۱۲۸۳) **ادب آموز شدن** | استعمال بمعنی معلم تربیت یافتن و ادب آموزی کردن چنانکہ صائب گوید (ے) چشم دیوانہ نگاہان ادب آموز شد است ؛ این چہ شرم است کہ با لیلی صحرائی ماست ؛ (اردو) ادب آموز بننا۔ معلم ہونا۔

(الف) ادب آموز کرد | استعمال صاحب شمس

(ب) ادب آموز کردن | ذکر (الف) کردہ گوید کہ

(ج) ادب آموزہ کرد | بیکون با بلند قدر و نام آور شد و (ب) بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان و شمس بلند قدر کردن و نام آور گردانیدن و (ج) بقول ہفت بمعنی بلند قدر و نام آور گردانیدہ مؤلف گوید کہ (ب) اصل است (ادب آموز کردن) و (ادب آموزہ کردن) ہر دو باشد و ہای ہوز در (آموزہ) زائد است اگرچہ معنی لفظی این تعلیم یافتہ قرار دادن است ولیکن کنایۃً بمعنی بلند قدر و نام آور گردانیدن آمدہ کہ نام آوری

بلندی قدر نتیجهٔ تعلیم یافتن است والف وج ماضی
طلق (ب) باشد وانچه صاحب شمس نسبت الف
عنی لازم گرفته خطاست که مصدر کردن تقاضی
عنی متعدیست (ا ر د و) (الف وج) نام آور
یا (ب) نام آور کرنا ۔

دب آموزی | استعمال ۔ زیادت یای
مصدری بر (ادب آموز) بمعنی اتالیقی و معلمی باشد
بمعنی شاگردی هم ۔ حاصل بالمصدر (ادب آموختن)
چنانکه عرفی گوید (ﮧ) زبان به بند و نظر باز کن
منع کلیم ؛ کنایت از ادب آموزی تقاضائی
ست ؛ (ا ر د و) معلمی ۔ استادی ۔ اتالیقی
شاگردی ۔ (مونث)

(الف) **ادب آوازه** | (اصطلاح)
(ب) **ادب آوازه کرد** | (الف)
(ج) **ادب آوازه کردن** | بقول
صاحبان بحر و رشیدی و جامع واند بمعنی بلند آوازه
صاحب برهان گوید که این کنایه باشد صاحب
سراج باتفاق معنی بالا فرماید که در بعد این معنی شکی
نیست صاحب جهانگیری در دستور دوم خاتمهٔ
کتاب ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی است یعنی شهرت ادب دارنده پس کسی که
شهرت ادبش باشد (جامی رع) ادب تاجیست
از لطف الهی ؛ آنرا کنایتهٔ (بلند آوازه) گفتن
بعید نباشد که بلندی ادب مسلم است اشتباه خان آرزو
بعید از آوازهٔ اوست (نظامی ﮧ) نام نظامی
بسخن تازه کن ؛ گوش فلک را ادب آوازه کن ؛
یعنی نظامی را بلند شهرت کن در گوش فلک ۔
(ب) بقول صاحب شمس بمعنی (بلند قدر و نام آور
شد) **مؤلف** گوید که تسامح اوست که این ماضی
است از مصدر (ج) و متعدی باشد پس معنی این
(بلند آوازه گردانید) است (ج) بقول بحر
مرادف (ادب آموز کردن) که نام آور کردن
باشد سند این همان است که از کلام نظامی در
(الف) گذشت (ا ر د و) (الف) نام آور

(فارسی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ خداوند
نام و آوازہ - نامور اسی کا مخفف ہے (ب) نامور
کیا (ج) نامور کرنا -

(الف) **ادب از آستین بگریخت** (مقولہ) (۱۲۸۵)

فارسیان این مقولہ بجائی استعمال کنند کہ مقصود
شان از بیان این باشد کہ (ما بی اختیار شدیم) چنانکہ
عرفی گوید (ﮬ) شوق دیدار حملہ آورد ؛ ادب
از آستین ما گریخت ؛ عرض می شود کہ ازین مقولہ
مصدر اصطلاحی - - - - - - - - - -

(ب) **ادب از آستین گریختن** بمعنی
بی اختیار شدن و از خود رفتن پیدا می شود و این
کنایہ باشد کہ چون کسی ادب مخاطب ملحوظ ندارد
علامت بی اختیار شدن اوست (اردو) (الف)
بے قابو ہوگیا (ب) بے قابو ہوجانا - صاحب آصفیہ نے
(بے قابو) پر لکھا ہے کہ بے اختیار - اپنے
بس سے باہر -

ادب از دست دادن (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بی ادب شدن و کنایتہً مرادف (ادب
از آستین گریختن) باشد کہ گذشت صاحب آصفی
ذکر این کردہ بحوالۂ بہار فرماید کہ ماخذ از ہمان
(دست دادن چیزی) است و مثلہ (از کف دادن
وبہار از ین ساکت سندش از مظہر دہلوی است
(ﮬ) ادب کی می دہم از دست در حرفیکہ من
گویم ؛ زمین بوسم برنگ خامہ اول چون سخن
گویم ؛ مؤلف گوید کہ صاحب آصفی در تعریف
این تسامح کردہ است زیرا کہ (دست دادن)
کنایہ از حاصل شدن است و عہد بستن و بیعت
کردن ہم البتہ این متعلق است از مصدر اصطلاحی
(از دست دادن) کہ بجائیش مذکور شود (اردو)
ادب ہاتھ سے دینا - بے ادب ہونا بے قابو ہونا -

(۱۲۸۶) **ادب باشیدن** استعمال - مرادف ادب
بودن است سند این از کلام ہمام تبریزی -
ہمدر انجا می آید (اردو) دیکھو ادب بودن -

ادب بودن استعمال - پابند ادب

بودن و ادب ملحوظ داشتن باشد صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندش از
ہمام تبریزیست (ص) با آنکه برشکستی چون زلف
خویش ما را ؛ گفتن ادب نباشد پیمان شکن
نگار را ؛ بخیال ما این سند ادب باشیدن (است
نه ادب بودن) و برای این سندی از انوری
بدست آورده ایم (ص) مر ادب نبود خاصه
در مقام ثنا ؛ حلیم گفتن کوه ار چه وصف اوست
قدیم ؛ (اردو) ادب ملحوظ رکھنا۔

(الف) ادب پروردن | مصدر اصطلاحی

(ب) ادب پرورده | صاحب آصفی
ذکر (الف) کرده از معنی ساکت مؤلف گوید
که بمعنی ادب آموختن است و (ب) اسم مفعول
آن - بہار ذکر (ب) کرده گوید که بمعنی شاگرد و
متعلم و مانند آن چون خادم پیش مخدوم و نوکر
پیش آقا - پس تعمیمی که در معنی بہار راست با تخصیص
معنی بیان کرده ما قابل غور است (صائب)
ادب پرورده عشقم نیاید خیرگی از من ؛ نسوزد آتش
می پرده شرم و حجابم را ؛ (اردو) (الف) ادب سکھنا
سکھانا - (ب) ادب سکھا ہوا۔

ادب پیشه | اصطلاح - بیای چهارم فارسی
بمعنی کسی که شغل ادب دارد و ادب کار و کاسب
ادب - اسم فاعل ترکیبی باشد که در اسم جمع شده
افاده معنی فاعلی کرده است و مراد از شخص با ادب
است که حد مخاطب نگاهدارد یعنی صاحب ادب
چنانکه عرفی گوید (ص) بعشق ساده رسد محرمی به
عقل فضول ؛ کجاست قرب ادب پیشه و کجا
گستاخ ؛ (اردو) با ادب - صاحب ادب
کہہ سکتے ہیں - باتمیز - (فارسی - اردو میں مستعمل)
بقول آصفیه - شایسته - خوش اطوار - مؤدب
علم مجلس جاننے والا۔

ادب خانه | اصطلاح - بقول صاحب بحر
(و خان آرزو - در چراغ) مکان ضرور رفع قضا (به
خانه) که بعربی مستراح گویند و بقول بہار شوخیها

وطهارت خانه که آنرا استراح وبیت الخلا نیز گویند
(حکیم شرف الدین شفائی سه) کهنه جاروب ادنجاست
محمود است این ❊ یا دم لاش خرما بکس شمعون است ❊
(میر یحیی شیرازی در هجو اکول سه) ندهد حصه تا نقیان
را ❊ در ادب خانه می خورد نانرا ❊ (محمد قلی سلیم
سه) چند پاس ادب کسی دارد ❊ انجمن نیست
این ادب خانه است ❊ معاصرین عجم هم در روزمره
خود استعمال این می کنند صاحب بول چال هم
ذکر این کرده است (اردو) پاخانه - (فارسی
اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه - ذکر
جای ضرور - بیت الخلا -

ادب خوردن | (مصدر اصطلاحی) صاحب
آصفی ذکر این کرده فرماید که از عالم گوشمال خوردن
است مؤلف گوید که معنی ادب آموختن باشد
که خوردن بمعنی گرفتن ومتاثر شدن و یافتن آمده
(خسرو سه) اگه نخوردی ادب روزگار ❊
صحبت یاران بغنیمت شمار ❊ (اردو) ادب
سیکهنا - دیکهو ادب آموختن -

ادب دادن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده حواله دهد به (ادب ازدست
دادن) که گذشت واز کلام مظهر سند آرد
که همان جا مذکور شد مؤلف گوید که تسامح اوست
آن چیز دیگر است واین چیز دیگر بخیال ما معنی
ادب عطا کردن یعنی بخلقت کسی صفت ادب
آفرین باشد چنانکه خسرو گوید (سه) زن که
خدایش ادب نفس داد ❊ سر دهد وتن نه دهد
در فساد ❊ (اردو) ادب عطا کرنا جیسے "
خداوند کریم نے انکی فطرت مین ادب عطا
کیا ہے" یعنی انکو با ادب پیدا کیا ہے - وہ
فطرتاً صاحب ادب ہین -

ادب داشتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که با ادب
وصاحب ادب بودن است (حافظ شیرازی
سه) هزار عقل وادب داشتم من ای خواجه ❊

کنون که مست وخرابم صلای بی ادبیست ٭ -
(اردو) باادب ہونا- صاحب ادب ہونا-
ادب ملحوظ رکھنا- ادب سے واقف رہنا-

ادب دانستن | استعمال- صاحب آصفی
ذکر این کرده ازمعنی ساکت مؤلف گوید که واقف
بودن از آداب است چنانکه طالب آملی گوید
(ے) بآواز بلند اظهار دردی می کنم طالب ٭
چو ابروی بتان آداب سرگوشی نمی دانم ٭
(اردو) آداب سے واقف ہونا-

ادبستان | استعمال بکسر بای موحده بقول
بهار مکتب ونسبت دبستان فرماید که بحذف همزه
مخفف این است مؤلف گوید که ستان بکسر
اول جای انبوهی وبسیاری چیزها همچو گلستان پس
جائیکه ادب بکثرت است ادبستان باشد که کنایه
ازمکتب ومدرسه وتعلیم گاه است مخفی مباد که دبستان
بفتح اول بقول صاحب برهان درفارسی زبان
بمعنی نگاهداشتن آمده (الخ) مقصودش خر مجال مصدر
نباشد یعنی (نگاهداشت) پس جائیکه نگاهداشت
بسیار می شود کنایه از تعلیم گاه اطفال باشد که آنرا
دبستان نام کردند ودرین صورت در ادبستان
الف وصلی است (اردو) مدرسه (عربی- اردو
مین مستعمل) بقول آصفیه مذکر- جای درس پڑھانے
کی جگه- مکتب- دبستان-

(الف) ادب سنج | استعمال-
(ب) ادب سنج بازاروکوی | (الف) بقول (۷۸۲۱)
(ج) ادب سنجیدن | بهار بمعنی ادب
آموخته واز ملا طغرا سند آرد که در تعریف اهل سخن
گفته صاحب آنند گوید که بمعنی ادب آموز است
ونیز شاگرد ٭ (ے) ولیکن ادب سنج بازاروکوی ٭
بجاے انا الحق انا العبد گوی ٭ صاحب آصفی
بسند همین شعر ذکر (ج) کرده ازمعنی ساکت
مؤلف گوید که (ج) بمعنی ادب دانستن است
و(الف) از (ج) اسم فاعل ترکیبی ولیکن بخیال
ما درکلام ملا طغرا (ادب سنج بازاروکوی) کنا

باشد از آواره و در بازار و کوی گردش کنند یعنی
کسی که از حال و اندازهٔ بازار و کوی خبر دارد
(اردو) (الف) ادب سیکها ہوا (ب) دیکھو
آواره نمبر (۱) (ج) ادب سیکھنا ـ

(الف) ادب شناختن | استعمال ـ صاحب

(ب) ادب شناس | آصفی ذکر الف

کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که معنی دانستن
و آگاه بودن از ادب است و (ب) اسم فاعل
ترکیبی از (الف) و فارسیان اکثر استعمال (ب)
کرده اند (جناب اصفهانی ؎) ادب شناس
ترا ز من کسی نباشد لیک ؛ غرور رندگیم ساخته
با و گستاخ ؛ (اردو) با ادب ـ صاحب ادب
ادب شناس بهی که سکتے هین ـ

(الف) ادب طراز | اصطلاح ـ بقول بهار

و مانند استاد و معلم باشد صاحب آصفی بندا این
مصدر ....

(ب) ادب طرازیدن | را قائم کرده است

و از معنی ساکت مؤلف گوید که طرازیدن
بمعنی پیراستن و آراستن آمده پس آنکه خصائل
بد را دفع و تعلیم محاسن اخلاق کند ادب آموز
است پس ادب طرازیدن ـ ادب آموختن
و ادب آموزی کردن باشد (فیضی ؎) بچند
ادب طراز دیرین ؛ انگیخت حدیث تلخ و شیرین
(اردو) الف و ب دیکهو ادب آموز ـ
و ادب آموختن ـ

(۱۲۵۱) ادب طلبیدن از کسی | استعمال ـ بمعنی

خواستن از کسی که ادب کند چنانکه عرفی گوید
(؎) ادب ز من طلبد شوخ آشنا رویی
که از تبسم او می شود حیا گستاخ ؛ (اردو) ادب
چاهنا ـ ادب کی توقع رکھنا ـ

ادب کار | اصطلاح ـ بقول بهار و آنند

مرادف ادب سنج یعنی ادب آموخته (بیدل
؎) آبیار ما ادب کاران گداز خجلت است
چشم ما مشکل که بر رخسار جانان بشگفد ؎ مؤلف

گوید کہ این اسم فاعل ترکیبی است کہ دو اسم جمع
شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است پس ادب کار
(کار ادب کنندہ) مراد از با ادب و مؤدب
باشد (اردو) مؤدب با ادب۔

ادب کدہ | استعمال۔ بقول صاحب آنند
بفتح کاف عربی بمعنی مطلق جای ادب ابیدل
ﺳﻪ) درین ادب کدہ جز سر ہیچ جا مگذ از
تمام خاک دل افتادہ است پا مگذار ؛ (اردو)
ادب کی جگہ (مؤنث)

ادب کردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱)
بمعنی حقیقی است یعنی حد مراتب نگاہداشتن و (۲)
مطیع کردن باشد چنانکہ صائب گوید ﺳﻪ)
بہمواری ادب کن خصم سرکش را کہ خاکستر ؛ نبری
زیر دست خویش می گرداند آتش را ؛ و (۳)
تادیب کردن و ادب دادن (ولہ ﺳﻪ) نہ
امروز است سودای جنون را ریشہ در جانم ؛
بچوب گل ادب کردی معلم در دبستانش ؛ (ظہوری
ﺳﻪ) بہا باغ ہجر دلم را ہزار جای ادب کن ؛
بدست رشک ولی تاب گوشمال ندارد ؛ (عرفی
ﺳﻪ) نیشتی گرفتہ سینۂ خود ریش می کنم ؛ تا راست
فرصتم ادب خویش می کنم ؛ (اردو)
(۱) ادب کرنا۔ بقول امیر لحاظ اور پاس کرنا
حفظ مراتب کا خیال کرنا امیر ﺳﻪ) عمامہ لیکے
شیخ کہیں میکدے سے جا ؛ بس مجنون نے
حد سے زیادہ ادب کیا ؛ (۲) مطیع کرنا بقول
آصفیہ زیر کرنا مغلوب کرنا۔ تابع کرنا (۳) تادیب کرنا
صاحب آصفیہ نے تادیب پر تنبیہ اور چشم نمائی کا ذکر کیا ہے

ادب گاہ | استعمال۔ بقول بہار بکاف
فارسی مطلق جای ادب ابیدل ﺳﻪ) شاہی
نخوری بازی جاہ شطرنج ؛ مغرور نگردی بسیاہ
شطرنج ؛ شاہ آن باشد کہ در ادب گاہ نیاز ؛
از شہ گفتن رمد چو شاہ شطرنج ؛ (اردو) ادب
کی جگہ (مؤنث) ادب کا مقام۔ (مذکر)

ادب نگاهداشتن | استعمال - بمعنی ملحوظ داشتن ادب باشد چنانکه صائب گوید (ے) اگرچه ظلمت شب پرده پوش بی ادبی است ؛ تو بی ادب ادب خود نگاهدار محتسب ؛ (اردو) ادب ملحوظ رکھنا۔

ادب ورزیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی حاصل کردن تعلیم ادب است (حافظ شیرازی ے) حافظا علم و ادب ورز که در مجلس شاه ؛ هرکرا نیست ادب لائق صحبت نبود (۲) ادب اختیار کردن و با ادب پیش آمدن (عرفی ے) از رنگ و بو و درم و لی در روضه بهر باغبان ؛ با یاسمن و رزم ادب تعظیم شمشادش کنم ؛ (اردو) (۱) دیکھو ادب آموختن (۲) دیکھو ادب کردن کے پہلے معنی ادب سے پیش آنا بھی کہ سکتے ہیں۔

(۱) **ادرار** | بکسر اوّل - بقول بهار پیوسته بخشش کردن و فارسیان بمعنی راتبه و وظیفه استعمال کنند چنانکه - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

(۲) **ادرار خوار** | بمعنی راتبه خوار (خواجه جمال الدین سلمان ے) ملک احسان ترا بمد چون سحاب ادرار خوار ؛ خرمن فضل ترا صد چون عطارد خوشه چین ؛ مؤلف گوید که ادرار لغت عرب است صاحب منتخب هم نوشته و این اسم فاعل ترکیبی است از مصدر - - - - - - -

(۳) **ادرار خوردن** | (اردو) (۱) راتبه - وظیفه (۲) وظیفه خوار راتبه خوار - تنخواه دار (۳) تنخواه پانا

ادرار معیّن کردن | استعمال - بمعنی مقرر کردن وظیفه باشد چنانکه سعدی شیرازی در گلستان آورده ؎ یکی را از بزرگان در حق این طائفه حسن ظنّی بلیغ بود و ادراری معیّن کرد (اردو) وظیفه مقرر کرنا۔

درافیس | بقول برہان و ہفت و انند بروزن مقناطیس یونانی چیزیست شبیه به کف
که در دریا برو و برو اطراف نی جمع می شود و مانند کف دریا سوراخ سوراخ می باشد
و بعربی زبد البحر گویندش صاحب محیط بر کف دریا گوید که بیونانی فرنیون و برومی قلوس
پلاسیوس و بہندی سمندر پھین نامند و آن جسمی است مرکب از اجزای ارضیه کثیفه و
اجزای ہوائیه لطیفه مجتمع با رطوبت دریا با متزاج تام چنانکه جسمی حجری می شود و بسبب
تحریک امواج در کنارہای بحر قلزم بر روی سنگہا مجتمع و متکوّن می گردد گرم و خشک
در سوم و گویند سفید آن گرم در سوم و خشک در دوم منقّی ارساخ یعنی پاک کننده چرکی
و جالی و محرق است و منافع بسیار دارد (اردو) سمندر جھاگ - بقول آصفیه (مذکر)
سمندر پھین وہ کف جو دریای اعظم کے کنارون پر جم جم کر خشک ہو جائے - اور دوا
وغیرہ مین کام آتے ہین - کف دریا - تیسرے درجه مین گرم و خشک -

ادراک | بالکسر - بقول بہار دیدن و دریافتن و رسیدن کودک ببلوغ و رسیدن
میوه و مانند آن بکمال نضج و پختگی با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید که لغت عربست و
فارسیان بمعنی دریافت - استعمال و بامصادر متعدد و فرس مرکب ہم کنند که در ملحقات
آید (انوری ؎) چو ادراک تو بر خاطر حرام است ؛ گرفتم شعر من سحر حلال است ؛
(وله ؎) نہان و پیدا گفتی که معنی است دقیق ؛ ورای قوت ادراک در لباس سخن ؛
(اردو) ادراک - (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مذکر - غیر محسوس چیز کا پانا -
دریافت کرنا - عقل - فہم (امیر ؎) دیا عقل و ادراک اس نے ہمین ؛ کیا خاک سے پاک

اس سنے ہمین ؛

ادراک رسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ رسیدن قوت فہم و دریافت و رسیدن عقل باشد چنانکہ سعدی شیرازی گفتہ س) نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد ؛ نہ فکرت بغور صفاتش رسد ؛ (اردو) عقل پہنچنا -

ادراک صحبت نمودن | مصدر اصطلاحی بکسر کاف عربی (۱۲۵۱)
بمعنی صحبت یافتن باشد بیان مفصل این بانا سند برادراک نمودن می آید (اردو) صحبت پانا

ادراک کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی فہمیدن و دریافت کردن باشد صائب س) چشم ازان حسن جہانگیر چہ ادراک کند ؛ در حبابی چہ قدر جلوہ کند دریائی ؛ (ولہ س) معنی بی لفظ را ادراک کردن مشکل است ؛ برفگن زنہار از چہرۂ نازک نقاب ؛ (ظہوری س) عشق در آینۂ حسن تو ادراک کنم ؛ پیشتر گردیدہ دل از زنگ ہوس پاک کنم ؛ (اردو) سمجھنا - اردو مین اسکا لازم ادراک ہونا مستعمل ہے (نوازش س) تجھے برسون ہوے ناوک لگائے او کمان ابرو ؛ ابھی تک دل مین کچھ کچھ درد کا ادراک ہوتا ہے ؛ (امیر اللغات - لفظ ادراک پر)

(۱۲۵۲) **ادراک منہزم شدن** | استعمال بمعنی ناکام شدن و نرسیدن ادراک باشد چنانکہ انوری گوید (س) صدری کہ چون سخن ز سخنہای او رود ؛ ادراک منہزم شود و عقل مبتذل ؛ (اردو) ادراک نہ پہونچ سکنا - عقل نہ پہنچ سکنا

ادراک نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف ادراک کردن است کہ گذشت (نثر حزین اصفہانی) ادراک صحبت بسیاری از علما و حدا آن ہو

نمودہ" بخیال ما از ین سند آصفی مصدر (۲)	پیدا می شود (اردو) (۱) دیکھو (ادراک کردن)
ادراک صحبت نمودن) بمعنی صحبت یافتن (۲) صحبت پانا۔	

ادرام بقول صاحب برہان و رشیدی و جہانگیری و سراج و ہفت بروزن بدنام ادرکش را گویند و آن ورقشی است کہ نمد زین و تکلتو را بدان دوزند صاحب جامع باتفاق برہان گوید کہ ادرم کش ہم گویند و بقول صاحب ناصری بحذف الف و ادرم ہم آمدہ مؤلف گوید کہ (ادرم) بدون الف دوم بہمین معنی آمدہ کہ می آید پس فارسیان بقاعدۂ خود قبل حرف آخر الف زائد آوردہ (ادرام) کردہ باشند چنانکہ سکبسر را سکبسار و ستمگر را ستمگار کردند مخفی مباد کہ در لفظ گر و گار اختلاف است بعضی ہر دو را مرادف یکدیگر گرفتہ اند و بعضی گر را مخفف گار و برخی گر را اصل قرار دادہ اند و گار را بزیادت الف مرادف آن چنانکہ صاحب قانون دستگیری در بیان الف زائد نوشتہ (کہ بحث کاملش بہ لفظ الف آید) و ہمچنین فارسیان تر را بزیادت الف تار کردہ اند چنانکہ صاحب دستگیری ذکر آن کردہ است بعضی بر آنند کہ (ادرم) بدون الف دوم بدین معنی نیامدہ ما بر (ادرم) بحث کنیم کہ ماخذش متقاضی این معنی است و این ہم ممکن است کہ اصل این (آدرم) بہ ممدودہ گیریم کہ بمعنی افزاری است زین گران را بکثرت استعمال ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد و بقاعدۂ فارسی قبل حرف آخر الف زائد آوردہ ادرام کردند (اردو) دیکھو آدرفش۔

ادرخش بفتح اول و سکون دال مہملہ و فتح راے قرشت بقول صاحب انند کہ بعضی (آدرخش) را ممدودہ نوشتہ بمعنی درخش است کہ برق باشد جمیع محققین این را ممدودہ ذکر

کردہ اند ولیکن ما را با صاحب انند اتّفاق است کہ اصل این آذرخش است بضمّ اول وثانی بمعنی برق کذا فی البرہان) فارسیان الف وصلی دراوّل این آوردہ آنرا مفتوح خوانند و دال مہملہ را ساکن وانچہ در مد وده گذشت نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد (اردو) برق (عربی اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیّہ (مؤنّث) بجلی -

ادرس | بقول صاحب بول چال بکسر اوّل وسکون ثانی وکسر رای مہملہ وسین غیر منقوطہ سپاس نامہ وتشکّر نامہ باشد مؤلّف گوید کہ ناصرالدین شاہ قاچار در روزنامۂ سفر ذکر این کردہ جز این نیست کہ این مفرّس (ایڈرس) لغت انگلیسی است وآن کاغذی است کہ چون شاہ یا از نائبین شاہ یا حکّام ذوی الاقتدار بشہری رسند رعایای شہر شکرانۂ ورود شان سپاس حسن انتظام بواسطہ آن ادا کنند وبضمن آن امور قابل انتظام را ہم عرضہ دہند و در موقع رخصت حاکم از عہدہ ونیز بتقاریب خاص ہم ہمین قسم سپاسنامہ پیش کشیدہ میشود معاصرین عجم این را در روزمرّہ خود بر زبان دارند (اردو) سپاسنامہ (فارسی-اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیّہ (مذکّر) ایڈرس - وہ تحریری شکریہ جو کسی حاکم کے رخصت یا تبدیل ہوتے وقت اس کی کارگذاری کے منّت پذیر ہونے مین دیتے ہین - ہم عرض کرتے ہین کہ موقع ورود یا خاص تقاریب مین بھی سپاسنامہ پیش کیا جاتا ہے اور آجکل اردو مین بھی ایڈرس کا لفظ مستعمل ہے جو انگریزی زبان کا لفظ ہے -

ادرفن | بقول صاحب برہان وناصری وہفت وجہانگیری ورشیدی وشمس وسراج بافای سعفص بروزن قلمزن نام علّتی است کہ در پوست بدن آدمی بہم میرسد وآنرا داد میگویند

وبعربی توبا خوانند صاحب جامع گوید که مرض بریون واگریون است که بعربی توبا گویند مؤلف گوید که اتفاق محققین فرس برین است که این لفظ فارسی زبان است و ماخذ این ہیچ بر نکشود بجز این که بہ خیال ما مرکب است از (دَر) و (فن) که در معنی توت است نام میوۂ که پوست آن دانہ دار باشد وفن لغت عرب بمعنی حال وگونه ونوع از چیزی پس مرضی را که جلد انسان را دانہ دار و ناہموار کند ونشانہای آن بر پوست انسان بہ سیاہی وسرخی مشابہ بہ توت نماید آنرا فارسیان (درفن) نام نہادند والف وصلی در اوّلش آوردہ (ادرفن) کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) داد۔ بقول آصفیہ (ہندی) مذکر۔ وہ پھنسیوں کے چھتے جو فساد خون سے جسم پر ہو جاتے اور نہایت کھجلاتے ہین یعنی توبا۔ ہم عرض کرتے ہین کہ داد بقول صاحب ساطع زبان سنسکرت کا لفظ ہے۔ توبا کا ترجمہ۔

ادرک بقول صاحب برہان وجامع (۱) بفتح اوّل وثالث وسکون ثانی وکاف زنجبیل تر را گویند وبہندی نیز بہمین نام خوانند و (۲) بکسر اوّل وثالث آلوچہ را گویند وآلوی گیلی وجیلی وآلوی کشتہ نیز خوانند سرد وتر است ومسہل صفرا وتشنگی را فرونشاند فرماید که بفتح اول وکسر ثالث در عربی امر بدریافتن است یعنی دریاب (از مصدر ادراک) خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ فرماید که چون مسموع است که در ولایت زنجبیل تازہ بہم نمیرسد پس لفظ مذکور ہندی الاصل باشد صاحب سخندان آوردہ که این را در سنسکرت (آدرک) بمدودہ گویند وفارسیان بمقصورہ (ادرک) کردہ اند وبہ تحقیق مؤلف چنانکه صاحب ساطع نوشتہ۔ (ادرک) بمقصورہ ہم لغت سنسکرت باشد صاحب محیط فرماید که بلغت عربی اسم

آلوچہ کہ بقول گیلانی بیشوق و آلوی کوہی است و بلغت ہندی اسم زنجبیل رطب وگویند قسمی ازان است و بعض گویند کہ این دوائی دیگر است لیکن در حدت و مرارت و شکل مشابہ بدان و آنرا ادآ میز گویند و در سنسکرت (آرورک) بمعنی مدام تری دارندہ و (اوروک) کہ اسم محض است و آمر و گلم یعنی افزایندۂ عمر و (شرنگی پر) بمعنی پشت و پناہ و آن بیخے است مشہور۔ ساق گیاہش پرگرہ و بر ہر گرہ برگی رستہ گرم است و گران وگویند گرم و خشک در سوم وگویند گرم در سوم و خشک در اول ۔ ملین و مسخن دماغ۔ دافع نزلہ۔ مشہی طعام و ہاضم۔ منافع بسیار دارد۔

(اردو) (۱) ادرک ۔ بقول امیر (فارسی) ایک قسم کی خوشبو جڑ اس کا مزاج گرم و خشک ہے ۔ محرک اشتہا ۔ مقوی معدہ و جگر۔ کاسر ریاح ۔ اکثر کھانے کی چیزون مین پڑتی ہے اور خشک ہوجانے پر سونٹھ کہلاتی ہے ۔ گرم ملکون اور ہندستان کے سب حصون مین اسکی کاشت ہوتی ہے اس کا مربا بھی بنتا ہے ۔ مصرانی ۔ یونانی ۔ انگریزی دواؤن مین بھی مستعمل ہے (مونث) (۲) دیکھو آلوچہ۔

اورکوچ بقول صاحب شمس بضم اول و فتح دوم بمعنی خلق است صراحت کند کہ این لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد تحقیق ما قاصر است کہ صاحب شمس این لغت را از کجا پیدا کرد ۔ سندی پیش نکرد تخیال ما میرسد کہ (اورکاج) لغت ترکی را کہ بضم اول و فتح وا و بمعنی موانست است (کذا فی المؤید) صاحب شمس بہ تسامح درینجا قائم کرد و وا و را دال مہملہ فہمید و (کاج) را کوچ ۔ چنانکہ فارسیان (زبان) را (زبان) گویند و ای بر تحریف (اردو) خلق (ع) مذکر ۔ ملنساری ۔

ادرم بقول صاحب برہان وجامع وہفت بروزن اُدہم نمدزین و تکلتوی اسپ را گویند صاحب جہانگیری از حکیم نزاری سند آورده (ســـ) میان زینش پالان کرده درم بیک ضربت دو نیمه زد چو ادرم ❊ **مؤلف** گوید که ہمین لفظ در ممدوده گذشت که بمعنی (۱) نمدزین و (۲) اسلحه ہیچو کارد و شمشیر و غیر ذلک و (۳) افزاری است که نمدزین بدان دوزند بخیال ما ممدوده نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است واصل آن (ادرم۔ مقصوره) باشد ولیکن حیف است که محققین فرس درینجا بر یک معنی قناعت کرده اند بجز صاحب ناصری که بر لفظ (آدرام) ذکر این معنی سوّم ہم کرده است بخیال ما اصل بمقصوره باشد و این لفظ در وضع شده ۔ الف وصلی در اوّل و میم زائد در آخر آورده (ادرم) کرده باشند و در بقول برہان حاصل بالمصدر دریدن و عجبی نیست که از ہمین مادّه که در معنی در است فارسیان بزیادت الف وصلی در اوّل و میم زائد در آخر (ادرم) بمعنی اسلحه گرفته اند که ہر چیز را می درد و ہم چنین افزاری را نام نہادند که نمدزین را در وقت دوختش سوراخ می زند که این سوراخ ہم نوعی از دریدن است پس معنی دوّم و سوّم حقیقی باشد و معنی اوّل مرادیست و این نتیجۂ عدم غور بر ماخذ است که بممدوده برای ہر سه معنی مذکوره مستعمل و به مقصوره صرف بمعنی اوّل ۔ واللہ اعلم ۔ مخفی مباد که صاحب قواعد فارسی میم زائد را ذکر کرده است را (د و) دیکھو آدرم ۔

(الف) **ادرکش** استعمال ۔ بقول برہان وسراج وہفت و اننددیفتح کاف وسکون شین نقطه دار بمعنی ادرام است که در فش تکلتو دوزی باشد مؤلف گوید

که این مرکب است از لفظ (ادرم) و (کش) اسم
فاعل ترکیبی از مصدر ----------
(ب) ادرم کشیدن | که به معنی تکلتو دوختن
باشد و معنی حقیقی (ادرم کش) تکلتو وزنده مراد
از همان افزار آهنی است که ذکرش بر لفظ ادرم
بر نمبر (۳) گذشت (اردو) دیکھو آدرفش --

ادرمه | بقول صاحب برهان وجامع
وسراج وهفت و انند بر وزن سرمه (۱)
نمدزین و تکلتو را گویند صاحب شمس باتفاق
اهل لغت گوید که (۲) بمعنی توت هم مؤلف
عرض کند که ما بر لفظ (ادرم) ذکر کرده ایم که
معنی حقیقی آن افزاریست که نمدزین بدان دوزند
پس فارسیان های نسبت بر لفظ (ادرم) زیاده
کرده بمعنی اول استعمال کرده اند یعنی منسوب
و دوخته شده به ادرم و نسبت معنی دوم
عرض میشود که کسی از محققین با صاحب
شمس اتفاق ندارد اگرچه (در) بفارسی
زبان بمعنی توت آمده است و بزیادت
الف وصلی آنرا (ادر) هم توان گفت ولیکن
(ادرمه) توت را اصلا نگویند تا محی بیش نباشد
(اردو) (۱) دیکھو آدرم کے پہلے معنی (۲) (توت)
(عربی اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه مذکر
ایک درخت اور اُسکے پهل کا نام جسکو شهتوت بهی کهتے
هین اسکے پتو نسے ریشم کے کیڑے کی پرورش هوتی هے

ادرنگ | بقول صاحب برهان بروزن بدرنگ بمعنی محنت ورنج و هلاکت باشد و
بعربی دمار خوانند - صاحب جهانگیری گوید که این را (آدرنگ) و (درنگ) نیز خوانند صاحب
سراج بذکر معنی بالا گوید که بحته نیز گذشت پس این مخفف آن باشد صاحب هفت بصراحت
معنی بالا نوشته که کاف فارسی است - بخیال ما اصل این (درنگ) است که بمعنی مذکور می آید
فارسیان الف وصلی در اولش آورده دال را ساکن کردند و انچه مقصوره به ممدوده بدل شد

نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است (اردو) دیکھو آدرنگ کے پہلے معنی۔

ادریس بقول صاحب برہان ومہفت واتند بکسر اوّل بر وزن برجیس - نام پیغمبری مشہور - گویند از جہتہ درس گفتن بسیار بدین نام علم شد واو را مثلث النعمہ خوانند ونعمای ثلثہ او پادشاہی وحکمت ونبوّت بود واو حیات جاوید یافت واکنون در بہشت می باشد وبقول صاحب مؤیّد مشتق است از (دروس) کہ معنی آن ناپدید شدن نشان باشد وقیل از بسیاری درس ہم ادریسش گفتند - الحاصل این لغت فارسی زبان است وفارسیان ادریس را (اورمزد) گفتہ اند کہ بجایش آید وبر لفظ اخنوخ ہم مذکور - (اردو) دیکھو اخنوخ۔

ادریس خانہ اصطلاح - بقول صاحب برہان وبحر ورشیدی وجامع وسراج کنایہ از بہشت صاحب جہانگیری در دستور دوّم خاتمۂ کتاب ذکر این کردہ است مؤلف گوید کہ گویند کہ ادریس پیغمبر علیہ السّلام حالا در بہشت اقامت گزین است ازینجاست کہ بہشت را ادریس خانہ نام کردند (اردو) بہشت (فارسی - اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مؤنّث) جنّت - فردوس

ادّعا بقول صاحب منتخب لغت عرب است بالکسر وتشدید دال بمعنی دعوی کردن واعتراف نمودن فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر وبا مصادر فرس استعمال کردہ اند وصاحب روزنامہ ہم ذکر این کردہ وصاحب سرگذشت ہم این را آوردہ کہ در ملحقات آید (اردو) ادّعا (عربی - اردو میں مستعمل) بقول امیر - مذکّر - دعوی کرنا - مؤلف عرض کرتا ہے کہ بمعنی دعویٰ بھی مستعمل ہے (بجر ۵) رہن اسکا جو نہین ہے تو نہو کیا پروا ہے ادّعا

چشم سخن گو کو ہے گویائی کا نشہ (منیر سلمہ) کس آفتاب کے پرتو سے جام چاند سے ہین پہ فلک
کو شیشون سے آج ادعای ہمسری ہے ٭

(۱۲۹۴) **ادعا داشتن باکسی** استعمال - بمعنی خواہش داشتن چنانکہ صاحب سرگذشت آوردہ "ہنوز ادعای ہم بامن دارد" (اردو) چاہنا -

(۱۲۹۵) **ادعا کردن** استعمال - بمعنی دعوی کردن چنانکہ صاحب سرگذشت گوید "وقتی مملکت پدرت را ادعا کنی" (اردو) دعوی کرنا -

(الف) **ادعیہ** لغت عربی است بقول غیاث و اتند بفتح اول و سکون دال و کسر عین و فتح تحتانی جمع دعا ست فرماید کہ تحتانی را مشدد خواندن خطاست و صاحب آزاد صراحت کند کہ این جمع قلت است بروزن افعلہ (انتہی) فارسیان ----------

(ب) **ادعیہ ماثورہ** را بہ اضافت (ادعیہ) بمعنی دعاہائیکہ از رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منقول است استعمال کردہ اند صاحب بحر ہم ذکر این کردہ اگرچہ ماثور بمعنی مطلق نقل کردہ شدہ باشد ولیکن درینجا بمعنی اصطلاحی است و فارسیان این ہر دو لفظ مرکب عربی را در فارسی ہم بہمین معنی استعمال کنند (اردو) (الف) دعا کی جمع دعائین (مونث) (ب) ادعیہ ماثورہ (مذکر) - وہ دعائین جو جناب رسول خدا (صلعم) سے منقول ہین -

(۱۲۹۶) (الف) **ادغالی** (الف) راکسی ذکر نکردہ (ب) بقول صاحب انند بحوالہ ظفرنامہ
(ب) **ادغانی** بالکسر قومی است کہ در قدیم الایام قطع طریق - پیشہ داشت و دوستان آشفتہ و پریشان می پیچید حضرت صاحبقرانی استیصال آن کرد ذکی ندیم سلمہ) تو گر خوش

بیجا نی غارت وبها توانی کرد؛ چه مطلب همچو گل دستار ادغانی بسر پیچی؛ بهار بضمن لفظ پیچان ذکر این کرده است مؤلف گوید که اگرچه هردو محققین هندی نژاد درین لفظ بجای حرف پنجم نون نوشته اند و در سند خود هم (ادغانی) بنون آورده و از یک نسخهٔ مطبوعهٔ ظفرنامه هم همچنین یافته شد امّا بخیال ما لفظ صحیح (ادغالی - بلام پنجم) باشد که ذکرش بر الف کرده ایم زیرا که اِدغال بکسر اوّل لغت عرب است بمعنی خیانت کردن و در آوردن چیزی را که تباه کند و در جای درختناک در آمدن و پنهان شدن در ان و تباهی آوردن در کاری (کذا فی منتهی الارب) پس فارسیان بزیادت یای نسبت در آخر قومی را نام نهاده باشند که قطاع الطریقی می کرد تا زک خیالان تحقیق پسند دانند که لزوم تحقیق ماخذ هر یک لفظ (الف) را که از کم التفاتی اهل تحقیق معدوم شده بود بوجود آورد (اردو) (الف) ادغالی یا (ب) ادغانی ایک قوم کا نام تھا جو رہزنی کیا کرتی تھی - عہد میمنت مہد صاحبقرانی یعنی تیمور کے زمانے مین اس کا استیصال ہوا - ہماری تحقیق مین (الف) صحیح ہے -

ادغر | بقول صاحب برہان وہفت بفتح غین نقطه دار بر وزن صرصر بمعنی بادگیر است صاحب جهانگیری فرماید که این مرادف بادغر باشد مخفی مباد که بادگیر (۱) دریچه و روزنی را گویند که برای باد در خانه سازند و (۲) خانهٔ که از هر چهار طرفش بادگیر بجهت وزیدن باد ساخته باشد و این مجاز است صاحب سراج فرماید که ادغر بمعنی بادگیر است لیکن بدین معنی بادغرد و بادغرد باشد چنانکه بیاید و بر (بادغر) و (بادغرد) فرماید که خانهٔ تابستانی است و صراحت کند که مکانی را گویند که (بادگیر) داشته باشد و بحوالهٔ سامانی گوید که (بادغر) مرکّب است از (باد) و (غر) که

مغیّر گر) است ومعنی ترکیبی این (بادگر) باشد یعنی حامل باد (رانح) که بحث کاملش بجای خود آید مؤلف عرض کند که از صراحت بالا حقیقت (رغ) درین لفظ متحقق شد که مبدّل (دگر) باشد که فارسیان کاف فارسی را بغین معجمہ بدل کنند چنانکه گلوله را غلوله کردند - حالا باید که از حقیقت (اد) که جزو اوّل این لفظ است واقف شویم عجبی نیست که (اد) بحذف بای موحده مخفف (باد) باشد که بمعنی ہواست اندرین صورت (ادغر) مرادف (بادگر) است یعنی دارندهٔ ہوا و صاحب ہوا یا (اد - بالضم) را بمعنی برو بالا گیریم که بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است پس (اُدغر) مبدّل (اُدگر) بمعنی صاحب بلند و بالا باشد یعنی چیزی که بربلندی واقع است که کنایه از دریچہ ہواست بیش ازین از دریافت ماخذ این قاصریم واللّٰه اعلم - (اردو) (۱) وه روشن دان یا دریچہ جو ہوا کی غرض سے مکان مین بنایا جاتا ہے جو سطح مکان سے کسی قدر بلندی پر ہوتا ہے (۲) وه مکان جس مین چارون طرف متعدد روشن دان یا دریچے بغرض ہوا بنائے گئے ہون - (مذکر)

ادقچہ | بقول صاحب غیاث بفتحتین وسکون قاف وفتح جیم فارسی وسکون ہای ہوّز لغت ترکی است نوعی از آرایش پلنگ خواب امرا وآن چادری باشد سفید برابر پلنگ که بر چہار طرف آن پارچهٔ رنگین بعرض نیم درعه بطوری دوزند که وقت گسترون آن پایهٔ پلنگ بدان پوشیده نشود و بر آن پارچهٔ رنگین بکلابتون انواع نقش ونگار دوزند چون آن را برپلنگ گسترده بالای آن توشک وچادر کشند آن پارچهٔ منقش از چہار طرف درمیانهٔ ہر چہار پایهٔ پلنگ متصل

فرش زمین آویزان باشد صاحب انند هم زبان غیاث است عجب است که محققین ترکی
ازین ساکت اند مخفی مباد که (دق) در فارسی زبان بفتح اوّل و سکون ثانی نوعی از پارچهٔ
قیمتی (کذا فی البرہان) و (چه) بقول کلمهٔ که افادہ معنی تصغیر کند چون در آخر کلمه در آرند
همچو باغچه وطاقچه پس (دقچه) بمعنی پارهٔ از پارچهٔ دق که ثمین باشد عجبی نیست که چادر زرین
توشک را در چار طرف پارهای دق می دوختند تا حصّه که خارج از توشک نمایان باشد
خوش نماید و مجموع آن را (دقچه) نام کرده باشند و زیادت الف وصلی در اوّلش ادقچه شد و
آنچه صاحب غیاث انند نوشته است تفنّن طبع و جدّت پسندی زمانیان باشد که بجای
پارهای (دق) صنّاعی دیگر بکار می برند بعض معاصرین عجم این را بزبان دارند و در هند هم
مروّج است و محققین اردو زبان هم این را لغت ترکی دانند و بخیال ما مرکب فارسی است
صاحب ساطع این را لغت هندی گوید بمعنی پارچه که دران چیزها می بندند و می برند پس
عجبی نیست که این وضع شد برای محفوظ کردن توشک و بالین پلنگ که چون از پلنگش بردارند
در ادقچه محفوظ کنند و چون بر پلنگ کنند ادقچه را زیر آن بگسترانند و آن حاشیهٔ قیمتی که در اطراف
ادقچه می دوزند معنی خیز است که در هر دو حالت وجود آن باعث زیب و زینت باشد بخیال
ما این لغت هندی نیست بلکه اہل ہند از فارسیان گرفته اند - (اردو) ادقچه بقول امیر ترکی
مذکر - پلنگ کی ایک پرتکلف سپید چادر جس کے حاشیہ پر کارچوبی یا کلابتونی کام بنا ہوتا ہے
یہ چادر پلنگ پوش اور توشک کے نیچے بچھائی جاتی ہے جس کا حاشیہ دار کنارہ قریب آدھ
گز کے نیچے لٹکتا رہتا ہو (میرحسن ؎) سراسر ادقچے زری باف کے ٭ کہ تھے رشک آئینہ صاف کے ٭

ادک | بقول صاحب برہان وسراج وجامع ومفت بفتح اوّل وضم ثانی وسکون کاف فرج زنان وحیوانات دیگر که آن موضع جماع ایشان است صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند این را آورده بتحقیق ما این مرکب است از (اود) وکاف تصغیر (اود) در ترکی زبان آتش وسم را گویند (کذا فی کنز) فارسیان واو علامت ضمہ را که بقاعدهٔ رسم الخط ترکی بود حذف کرده کاف تصغیر در آخر آوردند بمعنی آتش صغیر شد یعنی آتش پاره واستعاره کردند از فرج یا اینکه بر آخر لفظ (اد) که بلغت سنسکرت بمعنی تر و بالا آمده (کذا فی القاطع) کاف تصغیر زیاده کرده بمعنی چیزی گرفتند که اندکے بالائی و بلندی دارد وکنایه باشد از کس یا اینکه (اداک) بمعنی جزیره گذشت پس بحذف الف دوّم (ادک) را مخفف آن واستعارةً فرج را هم توان گفت که در تمام جسم حیوان مقام تعلّق حقیقی همین است چنانکه در محیط بحر جزیره مخفی مباد که حذف الف بقاعدهٔ فارسی جائز است چنانکه (ماه ومه) و (گاه وگه) و (راه وره) والله اعلم (اردو) فرج (عربی اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیه (مؤنّث) عورت کا اندام نہانی - اور فرج کے حقیقی معنی دو چیزوں کی بیچ کی کشادگی - رخنه - شگاف -

ادگر | بقول ضمیمهٔ برہان بفتح اوّل وکاف فارسی ترجمه قیاس است وصاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ گوید که بمعنی پیمانه ومشابهت آمده هر دو محققین از سند ساکت صاحب انند صراحت کرده است که این لغت فارسی است مؤلف گوید که این مرکب باشد از لفظ (اد) و (گر) واد بزبان سنسکرت بمعنی حد ونهایت آمده (کذا فی القاطع) وگر لغت فارسی است بمعنی دارنده وصاحب وکننده وسازنده پس معنی لفظی (ادگر)

صاحب حد و نہایت باشد کنایہ از مقیاس کہ معنی پیمانہ ہم ہمین است ولیس ہر دو محققین
در تعریف معنی صراحت کافی نکردہ اند چہ قیاس و مشابہت نوشتہ اند تحقیق ما مقیاس است
(اردو) ناپ - بقول صاحب آصفیہ اسم مونث - ماپ - پیمانہ - کیل -

ادم بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین و سکون میم (فارسی) بمعنی لعل
دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ و نہ سندی پیش شد و ماخذ این ہیچ بفہم نمی آید بجز این کہ
ادم لغت عربی را کہ بالفتح بمعنی خون است فارسیان الف وصلی در اول او آوردہ استعارہ
بہ لعل کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) لال - مذکر - ایک قسم کا بڑا یاقوت سرخ رنگ
(لعل) اسی کا معرب ہے -

ادمان بقول صاحب (دری وپہلوی) بالفتح قریہ ایست در ہمدان مولد اثیر ادمانی است
دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ہیچو ایران و توران درین ہم الف و نون نسبت باشد
عجبی نیست کہ درہمین قریہ معدن لعل باشد کہ فارسیان لعل را (ادم) گفتہ اند واللہ اعلم
(اردو) ادمان ایک قریہ کا نام جو ہمدان مین واقع ہے - مذکر -

ادمن بقول برہان وجامع وسراج وشمس وہفت ورشیدی بفتح اول ومیم وسکون
ثانی ونون مشک خالص را گویند وبعربی اذفر خوانند صاحب ناصری کہ از اہل زبان
است سندی آوردہ (سیف ۵) صدری کہ نسیم خلق او عطرش اقطاع دہ مشک
ادمن ؛ مؤلف را با محققین بالا اختلاف است بخیال ما (ادمن) بمعنی خالص است
و از سند سیف ہم (مشک ادمن) بمعنی مشک خالص پیدا است پس مجرد (ادمن) را بمعنی

مشک خالص گرفتن محتاج سند دیگر باشد سیما بدین وجہ کہ بتحقیق ما (ادمن) مرکب است از (آد) و (من) آد بمدودہ بزبان سنسکرت بمعنی اصل است (کذا فی الساطع) و من بقول صاحبان اند و غیاث کلمۂ نسبت باشد پس چیزیکہ منسوب باصل است خالص باشد ممدودہ را فارسیان بمقصورہ بدل کردہ باشند کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است حاصل این است کہ (ادمن) بمعنی خالص باشد کہ صفت مشک تواند شد نہ بمعنی مشک خالص (اردو) خالص (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ۔ صاف۔ اصل۔ بے ملاؤ۔ بے غش۔

ادنیٰ | بفتح اوّل و مقصورہ در آخر لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب بمعنی نزدیکتر و زبون تر۔ بر تقدیر اوّل از (دنو) و بر تقدیر ثانی از (دنارت) است آنا در ضمیمۂ برہان مذکور است کہ در استعمال فرس ترجمۂ غلط آمدہ۔ سندی پیش نشد (اردو) غلط (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ صحیح کا نقیض۔ غیر صحیح (ممنون ۵) شاید کہ شوقنامہ مراد ہ پڑھے تمام ؛ نام آج اپنے خط پہ ہے مین نے لکھا غلط ؛

ادوار | بکسر اوّل بقول صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نام شاہ انگلستان باشد مؤلف گوید کہ مفرّس (ایڈورڈ) بہردو دال ہندی (اردو) ایڈورڈ۔ شاہ انگلستان کا نام۔

ادوای | بقول صاحب برہان و ہفت واند بر وزن یکتای بلغت ژند و پاژند بمعنی آواز باشد و بعربی صدا گویند۔ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمہ ذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ بخیال ما ماخذ این ہمان (آواز) است کہ در ممدودہ گذشت فارسیان اند و الف کہ

در زمانهٔ قدیم برای ممدوده بکتابت می آمد- الف دوّم را بقاعدهٔ خود به دال مهمله بدل کردند چنانکه (زآن و دبان) و زای معجمهٔ آخر را به یا بدل ساختند چنانکه (آواز) و (آوای) و این قاعدهٔ تبدیل را صاحب قوانین دستگیری ذکر کرده است پس نتیجهٔ تبدیل همین دو حرف است که (آواز) (اد وای) شد حالا در روزمرهٔ معاصرین عجم (اد وای) متروک است

(اردو) دیکھو آواز-

(الف) ادوس | بقول برہان وجہانگیری وجامع و اننند بفتح اول وضمّ ثانی وسکون واو (۱) کسی را گویند که بسبب علّتی چشم او تاریکی کند و شبکور را نیز گفته اند وبقول ناصری شبکوری وضعف چشم- خان آرزو در سراج آورده که این لغت عربی است وبفتح واو باشد- صاحب شمس هم این را عربی گفته صاحب رشیدی بهمین معنی - - - - - - -

(ب) ادوک | (بکاف عربی در آخر نوشته وصاحب شمس تائیدش این را لغت فارسی گفته مؤلف گوید که بخیال ما این مرکّب باشد از (آد) و (اوک) که هر دو لغت سنسکرت است (اد) بالفتح مخفف (آد) بمعنی نصف و (اوک) بالضم بمعنی لغزش وخطا باشد کذا فی القاطع عجبی نیست که فارسیان مرکّب این هر دو لفظ یعنی (اد اوک) را بمعنی نیم لغزش وکنایه از شب کور گرفته باشند که از لیل ونهار لغزش او صرف در شب است وبکثرت استعمال الف دوّم حذف شد وبقاعدهٔ فرس اسم فاعل ترکیبی است که دو اسم جمع شده افادهٔ معنی فاعلی کرده است والف معرّب (ب) باشد چنانکه خان آرزو (الف) را لغت عرب گفته (واللہ اعلم) (اردو) (الف وب) (۱) وہ شخص جسکی آنکھوں کو کم دکھائی دے-

وہندی آنکھون والا-شب کور (بقول صاحب آصفیہ (فارسی) رتوندیا- وہ شخص جسکو رات کو دکھائی نہ دے-(۲) شبکوری-

ادوی بقول صاحب برہان وجامع وہفت بفتح اول وکسر ثالث وسکون ثانی وتحتانی مجہول داروئیست کہ آنرا اگرترکی گویند و (وج) نیز خوانند وبعضی برانند کہ ترجمۂ آن بعربی (صبر) است وبقول صاحب سراج نام این بعربی (وج) وبہندی (بچ) باشد-صاحب محیط برلفظ بچ فرماید کہ اسم ہندی (وج) است وبفارسی این را اگرترکی اگویند وبزبان سنسکرت (وساو وچہتہ) و (چیلا) بیخ گیاہی است کہ درآبہای روید دو نوع است و سرد ونوع نزد ہندیان تلخ وتیزوگرم ومشہی طعام ومنقّی ومصفّی گلو ودافع خلہ وفساد وباد وبلغم ومنافع بسیار دارد وبرلفظ (وج) بہ واو وجیم عربی فرماید کہ این را زنجبیل العجم نیز خوانند وبیونانی (اقورون) وبقول دیسقوریدوس (اوردون) کہ آن (اوردان) است وبلاطینی (اکرس) وبترکی (اکر) وبفارسی (برج) و (کارونک) وبہ رومی (اقارون) (اگرترکی) ودرکشمیری (وائی) ودرپنجابی (ورک) ودرگجراتی (لیتی-لنہی) وبہندی (بچ) نامند-بقول شیخ و گیلانی خشک دراول ودوم وگویند گرم وخشک درسوم وبعضی گرم درسوم وخشک دروسط دوم نوشتہ اند صاحب انند صراحت کند کہ این لغت فارسی زبان است (انتہی) (ماخذ) این ہیچ بفہم مانمی آید بجز اینکہ فارسیان از زبان سنسکرت گرفتہ اند کہ (دُوی) بمعنی دو باشد و الف نفی بقاعدۂ سنسکرت در ابتدای لفظ (دوی) آوردہ اند یعنی چیزی کہ ثانی ومقابل ندارد واین قسم الف درفارسی قدیم ہم یافتہ می شود کہ ذکرش بر (اجنبان) کردہ ایم الحاصل

بلحاظ منافع کثیرہ این را بی مثل گفتن مبالغۂ جائز است (اردو) بچ - بقول آصفیہ (ہندی) ایک مشہور کڑوی جڑ کا نام جسے عربی مین (وج) فارسی مین (برج) کہتے ہین دوّم درجہ مین گرم و خشک ہے -

ادویۂ گرم | بقول صاحب بحر عجم باضافت (ادویہ کہ جمع دوا است حوائج دیگ را گویند از فلفل و دارچینی و زیرہ و مانند آن - صاحب مؤید بحوالۂ (رسالہ علمی) ذکر این کردہ است و در ضمیمۂ برہان ہم یافتہ می شود یعنی لفظی این دواہائیکہ مزاجاً گرم باشد و اصطلاحاً مخصوص بحوائج دیگ است کہ دیگ افزار ہم خوانند (اردو) گرم مصالح - بقول صاحب آصفیہ (مذکر) ابازیر - توابل - وہ خوشبودار چیزین جو طعام مین ڈالی جاتی ہین - جیسے لونگ - الائچی - زیرہ - دارچینی - سیاہ مرچ جسکو فارسی مین دیگ افزار کہتے ہین -

ادہا | بقول خان آرزو در سراج بفتح اوّل و سکون دوّم و ہای بالف کشیدہ ورزش نمودن و مشق کردن - دیگر کسی ذکر این نکرد معلوم میشود کہ مقصود صاحب سراج حاصل بالمصدر است از مصدر عربی (داہیہ) کہ بمعنی بلای سخت است (ادہی) اسم تفضیل باشد بمعنی اشد (کذا فی منتہی الارب) پس عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود یای آخر را بصورت الف نوشتہ بمعنی ورزش و مشق استعمال کردہ باشند اما سندی باید کہ پیش نشد (اردو) ورزش - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث - کسرت - ریاضت - جسمانی مشق - مشق - بقول منہ (عربی) مؤنث کسی کام کی مداومت - مزاولت - ممارست -

(الف) ادہجا | بقول صاحبان برہان و ناصری دہفت وانند بہای ہوز و جیم عربی

بر وزن بد لقا بوتۂ پرخاریست کہ چون بر جائی بچسپد جدا کردن ازان بسیار دشوار باشد خان آرزو در سراج این را بہمین معنی (ادہما) با میم بعوض جیم آورده صاحب جہانگیری و جامع باتفاق برہان این را مرادف (اجہره) گوید کہ گذشت صاحب ضمیمۂ برہان ذکر ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) ادہجاره | کرده گوید کہ مرادف (ادہجا)ست بخیال ما (الف) مخفف (ب) باشد و ماخذ (ب) ہیچ نفہم ما نیامده بجز اینکہ مرکب باشد از (اده) بالفتح کہ لغت سنسکرت ست (۱) بمعنی نیم و (۲) بفتحتین بمعنی زیر و تحت و (جار) بروزن وار در سنسکرت بمعنی حریف زن و زہر و سم (کذا فی السّاطع) پس فارسیان بر (ادہجار) ہای نسبت زیاده کرده باشند کہ بمعنی (۱) منسوب بہ نصف سم باشد یا حریف ذیلی و کنایہ باشد از بوتۂ پرخاری کہ بر دامن جامہ بچسپد وایذا و تکلیف رسان است ہمچو نیم سم کہ قاتل نیست ولیکن ایذا و تکلیف ده باشد یا حریف ذیلی کہ اگرچہ تحت قدرت است ولیکن دشمن (واللہ اعلم) اندرینصورت بمعنی دوّم باید الف را بروزن (طرب زا) گیریم و (ب) را بروزن (قلم کاره) انچہ خان آرزو الف را (ادہما) بہ میم نوشتہ است تسامح یا غلطی کتابت بیش نیست (اردو) دیکھو اجہره ـ

(الف) ادہم | بقول صاحب غیاث بالفتح بمعنی سیاه ـ و اسپ سیاه و مار سیاه و بند آہنی و نام پدر ابراہیم بلخی کہ ولیّ کامل بود ـ لغت عربی است صاحب منتخب معنی سوم را ترک کرده گوید کہ اثر و نشان کہنہ ہم صاحب مؤید بر معنی دوم و پنجم قانع در استعمال فرس بمعنی دوّم اکثر یافتہ می شود و فارسیان شب را تشبیہ بہ ادہم می دہند و ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) ادہم شب | باضافت ادہم شب را گفتہ اند چنانکہ انوری گوید (مـ ۵) اے شہب

روز و او ہم شب را ؛ پشیہ لیسیدن لگام تو باد ؛ (اردو) (الف) ادہم - بقول امیر سیاہ زنگ کا گھوڑا (بحر ۵) سمجھے رہے آپکو شہسوار برکاب ؛ طے منزل ہستی ہوئی جاتی ہے شتاب ؛ دو گھوڑوں کی چوکی ہے سپے عمر رواں ؛ ابلق ہے شیب اور ادہم ہے شباب ؛ (ب) ادہم شب اردو مین کہ سکتے ہین -

ادیان | بقول صاحب برہان سراج وہفت بروزن ہذیان چار پای دوندہ را گویند مرادف (ادیون) کہ می آید صاحب رشیدی وجہانگیری گوید کہ چارپای درندہ کہ فربہ باشد وبقول ناصری چارپای روندہ صاحب جامع با ناصری اتفاق دارد بخیال ما ماخذ این (ادی) بضم اول وفتح دوم است کہ در سنسکرت کوہی را گویند کہ مطلع خورشید باشد وبمعنی طالع وبلند شوندہ (کذا فی الشاطع) پس فارسیان ہم از زیادت الف ونون را مدور آخر آن چون (ازشاد شادان) کنایہ گرفتہ اند از چارپایئکہ روندہ ودوندہ باشد کہ در دشت رو دو دو دو برکوہ بلند شود - آنانکہ چارپای درندہ نوشتہ اند تسامحی بیش نباشد کہ در مادہ این لفظ حرکت است نہ درندگی وجز این نیست کہ روندہ ودوندہ) را غلطی کتابت فرہنگ رشیدی وجہانگیری (درندہ) کرد (اردو) دوڑتا ہوا - چلتا ہوا چارپایہ (مذکر)

ادیش | صاحب انند گوید کہ بفتح اول وبیای معروف بمعنی آتش وآدیش بالمد صحیح است صاحب کشف اللغات بمدودہ ومقصورہ ہردو نوشتہ مؤلف گوید کہ آدیش بمد بجای خودش گذشت کہ صاحبان تحقیق آن را مبدل (آتیش) گفتہ اند کہ بقاعدۂ فا تای فوقانی بدال بدل شدہ مخفی مباد کہ اصل (آتش) (تش) باشد بکسر اول کہ در زبان

سنسکرت بمعنی گرمی و حرارت است و از همین است (تِشنا) بکسر اوّل که بقول صاحب ساطع
در سنسکرت بمعنی تشنگی و عطش آمده صاحب برہان بر لفظ (تش) گوید که بالفتح بمعنی آتش با
و بالکسر بمعنی تشنگی (الخ) ما عرض کنیم که برہان بر تحقیق خود که بر لفظ (آدیش) گذشت
غوری نکرد که خود او در اینجا (آتش) را بکسر تا صحیح قرار داده و تحتانی (آتیش و ادیش) را
علامت کسرۂ تا و دال نوشته تا دلالت کند بر کسرۂ ماقبل و صاحب قانون دستگیری ہم صراحت
فرموده که چون خواہند که الف اشباع در آورند لحاظ بر حرکت ماقبل کنند یعنی اگر ماقبل کسور باشد
بعوض الف اشباع یای تحتانی آورند چون آتش و آتیش (الخ) پس متحقق شد که اصل این
(تش) بکسر اوّل ست نه بالفتح - فارسیان الف وصلی بر (تش) آورده (اتش) کردند و تا
فوقانی به دال مهمله بدل شده (ادِش) قرار یافت و چون بلحاظ کسرۂ تا و دال الف اشباع
را بیا بدل کرده بر وزن یاده کردند (اتیش) و (ادیش) شد ہرگاه لب و لہجۂ مقامی مقصوره
بمد و ده بدل کرد (آتیش و آدیش) گردید و چون یای علامت کسره را حذف کردند (آتش
و آدش) باقی ماند - پس انچه صاحب انند (آدیش) بمد و ده را صحیح قرار دہد و بالمعنی (ادیش
مقصوره) را غیر صحیح داند دعوی او بی دلیل است صاحب کشف درست گوید که (ادیش
بمد و ده و مقصوره ہر دو آمده چنانکه صراحت کافی بالا گذشت (اردو) دیکھو آتش کو پہلے مع

(الف) ادیم | بقول برہان و ہفت بر وزن ندیم (۱) بمعنی چرم و پوست باشد و بعضی
(۲) بلغار را ادیم گویند و آن پوستی باشد خوشبوی و موج دار و رنگین - گویند که از مالش ستا
سہیل آن رنگ بہم میرسد صاحب سراج باتفاق برہان گوید که (۳) بمعنی رخ ہم - و (دیم) مخفف

وبقول جهانگیری (۴) بمعنی روز و مخففش دیم و در عربی نوع پوست و (۵) روی زمین - صاحب ناصری فرماید که مرادف دیم بمعنی روی - صاحب جامع آورده که آدیم بمعنی روی باشد و در عربی نوعی از پوست و روی زمین هم - صاحب رشیدی بر معنی سوم قانع و گوید که مرادف دیم است صاحب مؤید بذیل لغات عربی ذکر این کرده بر معنی اول و دوم قناعت کند و بهار هم ذکر همین دو معنی کرده (شیخ شیراز ۲ه) بر همه عالم همی تابد سهیل ٭ جای انبان می کند جائی ادیم ٭ مؤلف گوید که این لغت عربی است بقول صاحب منتخب بالفتح پوست یا پوست سرخ یا پوست دباغت کرده و طعام یا نانخورش و نام اسپی و موضعی - و ادیم الارض بمعنی روی زمین و ادیم السما ظاهر آن و ادیم النهار - روشنی روز یا اکثر آن و ادیم الضحیٰ اول چاشت (انتهیٰ) پس بخیال ما معنی اول و دوم خود در عربی زبان موجود است و معنی سوم قابل غور که از مجرد لفظ ادیم پیدا نمی شود تا آنکه آنرا اضافت بسوی چیزی نکنند همچو ---

(ب) ادیم زمین) که بمعنی روی زمین است (سعدی ۳ه) ادیم زمین سفرهٔ عام اوست ٭ برین خوان یغما چه دشمن چه دوست ٭ و نسبت معنی چهارم عرض می شود که صاحب جهانگیری از (ادیم النهار) پیدا کرده است از مجرد لفظ آدیم معنی روز پیدا نمی شود و تسامح صاحب جهانگیری باشد و همچنین معنی پنجم ترجمهٔ (ادیم الارض) است نه مجرد لفظ ادیم - بالجمله بتحقیق ما معنی اول حقیقی باشد و معنی دوم مجاز آن باقی هر سه معانی درخور آن نیست که آنرا معنی مجرد لفظ ادیم قرار دهیم که بحالت ترکیب با لفظ دیگر بطور مجاز پیدا می شود فتامل و از همین قبیل است ---

(ج) ادیم طائفی) که کنایه باشد از نعلین چنانکه جامی گوید (ه) ادیم طائفی در زیر پا کن ٭ (۱۱۹۶)

شتراک از رشتۂ جا نہای ماکن ۞ (اردو) (الف) (۱) چمڑا - بقول آصفیہ (ہندی) مذکر - کھال - چرم - جلد - پوست حیوانات - اوہوڑی (۲) دباغت کیا ہوا رنگا ہوا چمڑا - مذکر (ب) روے زمین کہہ سکتے ہین - مذکر (ج) نعلین - بقول صاحب آصفیہ عربی - مذکر - دو نون جوتیان - جوتون کا جوڑا -

ادیم بیکران اصطلاح - بقول صاحب بحر و مؤید باضافت ادیم شفق باشد دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نہ شد مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این چرم رنگین وسیع وکشادہ وکنایہ باشد از شفق کہ جسمی بسیط سرخ بہ نظر می آید (اردو) شفق (عربی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مؤنث) صبح اور شام کی سرخی مگر اردو مین شام کی سرخی کو زیادہ کہتے ہین (ذوق ؎)

ہے آج جو یون خوشنما نور سحر رنگ شفق ؎
پرتو ہے کس خورشید کا نور سحر رنگ شفق ؎

ادین خراس خراب اصطلاح - باضافت خراس - بقول صاحب شمس کنایہ از فلک است - صاحب برہان (خراس خراب) را کنایہ از آسمان کردہ و خراس بمعنی آسیای بزرگ است (کذا فی البرہان) و ادین بکسر اول بروزن سین بقول برہان نام فرشتہ ایکہ بمحافظت قلم مامور است و بقولش در عربی بمعنی عادت وکیش (الخ) پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اول این آوردہ (ادین) کردند و (ادین خراس) اسم فاعل ترکیبی باشد کہ دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کند و خراب صفت خراس باشد یا صفت ادین بمعنی خصلت و عادت دارندۂ آسیای بزرگ کہ خراب است یعنی دور زنندہ ہمچو آسیای بزرگ کہ خراب باشد کنایہ از فلک ولیکن اندرین صورت بقاعدۂ فارسی خراس را بر لفظ ادین مقدم کردن ضرور بود و درین جا خلاف قیاس واقع - دیگر کسی از محققین

ذکر این نکرد و سندی پیش نہ شد و بزبان معاصرین ہم متروک۔ صاحب شمس ذمہ دار است و ما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) دیکھو آسمان۔

| ادیون | بقول برہان و سراج و ہفت بروزن گردون بمعنی ادیان است کہ چار وای

دونده باشد صاحب رشیدی و جہانگیری چار وای ورنده را گفتہ کہ فربہ بود و بقول جامع چار پای رونده مؤلف گوید کہ بر لفظ (ادیان) صراحت ماخذ کردہ ایم و درین لفظ الف و نون بقاعدۂ تبدیل قُرس بہ واو بدل شد چنانکہ دریکسان ویکسون ودہان ودہون (کذا فی دستگیری) و نسبت اختلاف دونده ورونده و ورنده رای خود بر لفظ (ادیان) ظاہر کردہ ایم کہ بلحاظ ماخذ دونده صحیح باشد (اردو) دیکھو ادیان۔

الف مقصورہ با ذال معجمہ

| اذار | بقول صاحب بول چال معاصرین عجم ماہ مارچ را گویند کہ انگلیسی ماہ سوم است مؤلف گوید کہ ہمان (آذار) کہ در ممدودہ گذشت یعنی نام ماہ اول بہار از سال رومیان۔ بکثرت استعمال خصوصاً در روزمرۂ معاصرین ممدودہ بمقصورہ بدل شد پس بفتح اول باشد صاحب غیاث بر آذار گوید کہ نام ماہ رومی است کہ مطابق آن ہندی چیت است (اردو) مارچ سال عیسوی کے تیسرے مہینے کو معاصرین عجم نے (اذار) کہا ہے۔ مذکر۔

| اذاراقی | صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ بفتح اول و ذال نقطہ دار و رای مہملہ بہر دو الف کشیدہ و وقف بہ تحتانی بقول بعض لغت یونانی است و بقول بعض رومی و آن دوائی باشد کہ بفارسی کچلہ گویند و از جملۂ سموم است خصوص گرگ و سگ را در حال می کشد و در عربی

خانق الکلب و قاتل الکلب گویند صاحب سوار السبیل این را (اذارقی) گوید بدون الف دوم و فرماید که در یونانی زبان این را (اذارخیا) خوانند به زای هوّز دوم و خای معجمه (الخ) پس عجبی نیست که این معرب باشد و عربان کتابت حرف دوم را بذال معجمه بدل کرده باشند و حرف ششم را بقاف و بدین وجه که لفظ زبان غیر است نمیتوان گفت که در اصل آن حرف دوم زای معجمه بود یا حرف ششم خای معجمه بخیال ما این قسم الفاظ را بعوض قاف خانق بشتر یا بالعکس آن حکم مساوات دارد که در رسالهٔ غیر عربی امتیاز خ و ق و ز ذ و ز نیست مخفی مباد که همین لفظ به دال مهمله بجای خودش گذشته است و این تبدیل بقاعدهٔ فرس جائی است که ذال معجمه را بدال مهمله بدل کنند چنانکه استاذ را استاد کردند (اردو) دیکھو ادارقی

اذری | بفتح اوّل بقول صاحب سوار السبیل منسوب به (آذربیجان) که نام شهریست مؤلف گوید که به کثرت استعمال ممدوده بمقصوره بدل شده باشد و از (آذربیجان) آذر بایجان مراد است که گذشت پس (اذر) مخفف (آذربایجان) و یای نسبت بر او آورده کسی یا چیزی را نام نهاده که منسوب بآنست دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد ما بر لفظ آذر از ماخذش بحثی کافی نکرده ایم بنا بر علیه همدرینجا تلافی مافات می کنیم صاحبان تحقیق گفته اند که (آذر - بذال معجمه) در اصل آدر - بدال مهمله بود و این از کتاب ژند منقول است و ذکر این بر (آذر) هم گذشت پس فارسیان بقاعدهٔ خود دال مهمله را بذال معجمه بدل کردند چنانکه از نبید نبیذ حالا بر لفظ (آدر) غور کنیم که بدال مهمله آمده ماخذ این جز این بخیال ما نمی آید که بزبان سنسکرت (آدر) بمعنی تعظیم و تکریم است (کذا فی الساطع) پس فارسیان که آتش پرست بودند آتش را

بہ ہمین معنی (آور) نام کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) آذربائیجانی وہ چیز یا وہ شخص جو شہر آذربائیجان سے منسوب ہو۔

اذن | بقول صاحب منتخب بالکسر بمعنی دستوری دادن وگوش داشتن و بالضم گوش ومرد سخن شنو۔ بقول صاحب آصفی معروف مؤلف گوید کہ فارسیان این را بمعنی دستوری و اجازت استعمال کنند و بامصادر فرس ہم مرکب سازند (نثر صاحب حکایت) خواجہ بیرون رفتہ فراش فرستادہ اشخاص مفصلہ را حاضر نمودہ بعد از اذن ورود تعظیم وسجود بعمل آوردہ سر صدفرمان می ایستد " (اردو) اذن (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر۔ مذکر۔ اجازت حکم (برق سہ) نہین امکان مین ہے اذن سے ہلے پتا بھی ؛ جسکو مختار کیا آپنے مجبور رہا ؛

(الف) **اذن دادن** | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی دستوری و اجازت دادن وعطا کردن است (حزین اصفہانی سہ) پاسخ چہ دادمش خردم اذن داد وگفت ؛ میدان زتست گوی سخن زن باقتدار ؛ مؤلف گوید کہ در روزمرۂ معاصرین عجم ------

(ب) **اذن یافتن** | ہم شنیدہ ایم کہ بہ معنی حاصل کردن دستوری واجازت است (اردو) (الف) اجازت دینا (ب) اذن لینا۔ بمعنی اجازت حاصل کرنا۔ (اسیر سہ) قصد سجدہ جو تہین پای صنم پر ہے اسیر ؛ اذن لو پہلے برہمن سے جبین سائی کا ؛

الف مقصورہ بارای مہملہ

ار | بقول صاحبان برہان ورشیدی وجہانگیری وہفت وسروری بفتح اوّل وسکون ثانی

(۱) ارّهٔ درودگری باشد و (۲) حرف شرط بمعنی اگر که آن کلمهٔ شرط است یا مخفف (اگر) و (۳)
کنجاره که ثفل دانهٔ روغن گرفته باشد و بترکی مرد را گویند که مقابل زن است صاحب جامع
باتفاق برهان نسبت معنی سوم صراحت کند که نخاله وثفل کنجد و دانهای دیگر که روغن ازو کشیده
شده باشد صاحب (پهلوی ودری) وناصری بر معنی اوّل ودوّم قانع وخان آرزو در سراج
باتفاق هر سه معانی برهان فرماید که در هندی بمعنی دشمن - (فردوسی ۵ل) چو خستو نیاید نه بندد
کمر * ببرّم میانش بترّنده اره * (حکیم سنائی ۵۲) کم مباش از برهمن در حق ارمونی * کز پی
تصدیق باطل تن ببرّد برهمن * مؤلف گوید که (آرا) بمدوده بزبان سنسکرت همان آله
را نام است که بفارسیش (ارّه) گویند که چوب وغیر ذلک را ببرد و (ار) بالفتح در سنسکرت
بمعنی دشمن وعدوست (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست که فارسیان لفظ (ارّه) از لغت سنسکرت
(آرا) وضع کرده باشند و (ار) مخفف آن باشد و بدین وجه که این آله هر چیز را ببرّد آنرا عدوی
هر شی هم توان گفت که به های نسبت (اره) بدون تشدید رای مهمله بمعنی منسوب به دشمن باشد
وبعضی از محققین (ارّه) را لغت ترکی گفته اند چنانکه صاحب خزانه آورده ولیکن لغات ترکی
ازین ساکت وصاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را فارسی گفته بخیال ما جز این نیست
که اهل سنسکرت (آرا) از (ار) وضع کرده اند وفارسیان (ارّه) از (آرا) ساخته اند که تبدیل
الف به های هوّزی شود چنانکه (یاسا ویاسه) وبکثرت استعمال ممدوده بمقصوره بدل شد و نسبت
تشدید رای مهمله عرض میشود که عجبی نیست که (ارّه) مرکّب باشد از لفظ (ار) که بمعنی دشمن
گذشت و (ره) بمعنی رسم وقاعده هم (کذا فی البرهان) پس (ارره) بمعنی رسم وقاعدهٔ دشمن باشد

رای مہملہ را که ہر چیز را ببرد و دو نیم کند و بشگافد پس عجبی نیست که کثرت استعمال بقاعدۂ ادغام

نسبت مشدد کردہ باشند یا اینکہ بر لغت (ارّ) که در عربی زبان بمعنی راندن و جماع کردن است ہای نسبت

آوردہ (ارّہ) آلتی را نام نہادند که حرکتش مشابہ حرکت جماع و بمعنی راندن ہم من وجہ درواست

باقی حال شک نیست که ارّہ مخفف (آرّہ) باشد بمعنی اوّل و مخفّف (اگر) بمعنی دوّم و مخفّف

انگار بمعنی سوم (اردو) (۱) آرا۔ صاحب امیر اللغات فرماتے ہین کہ اسکی اصل لفظ

(ارّہ) معلوم ہوتی ہے جو فارسی ہے اور بعض کا خیال ہے کہ (آر) سے بنا ہے کیونکہ

(آر) نوکدار چیز ہے اور آرا وسمین بھی دندانے ہوتے ہین۔ لوہے کا ایک خمدار آلہ

تلوار سے مشابہ جسمین نیم کی پتی کی طرح دندانے ہوتے ہین اور دونون سرون پر لکڑ لگا

ہوتا جسکو دو آدمی دونون طرف پکڑ کر موٹی لکڑیان چیرتے ہین (ناسخ سے) دلائی یاد

مجھے تو نے قامت دلدار ⁂ کرین ترے لئے اے سرو تیز آرے دانت ⁂ بقول

امیر (ارّہ) بھی اردو مین مستعمل ہے (مذکّر) (آتش سے) دریا سے حسن چہرہ ہے

اس شوخ و شنگ کا ⁂ مژگان نہین ہین ارّہ ہے پشت نہنگ کا ⁂ مؤلّف عرض

کرتا ہے کہ آرا یا آرّہ کے لئے خمیدگی لازم نہین ہے اور نہ خوانخواہ دونون جانب

دو دستون کی ضرورت ہے اور نہ موٹی لکڑیون سے اسکو تخصیص ہے چیرنے کے لئے

مستعمل ہے (۲) اگر حرف شرط (دیکھو اگر) (۳) کھل۔ مونث۔ تل یا ترے وغیرہ کا پھوک (آصفیہ)

(الف) ارابچی	(الف) بقول بہار آنکہ مردم را برارابہ سوار کردہ ببرد (سیفی سے) ہر جا کہ
(ب) ارابہ	آن ارابچی سن کند گذر ⁂ ہمچون ارابہ در پئی اسپش روم بسر ⁂ زد بے

که برارابه سوارند دلبران ؛ در دلبری است از همه این شوخ بیشتر ؛ ونسبت (ب) فرماید
که بروزن قرابه گردون چوبی که بران بار کنند وبعضی در رسم الخط (عرابه) بعین نویسند و این
غلط عام است وصحیح (عراده) بعین ودال مهملتین باشد (انتهی) میرزا عبدالقادر تونی
گوید (سه) ارابه پی توپ بردن بجنگ ؛ چو موجی که آرد بساحل نهنگ ؛ صاحبان برهان و سراج
ووارسته نسبت (ب) فرمایند که گردون را گویند و صاحب جامع گوید که گردان معروف وبقول
شمس (عربی) چرخی که بران سوار شوند ویا چیزها را بران بار کنند که بهندیش (گاری) خوانند
مخفی مباد که گردون بمعنی چرخی است که دور می زند ومجازاً عجله راهم گفته اند مؤلف عرض
کند که (ارابه) لغت ترکی است صاحب کنز که محقق ترکی زبان است ذکر این کرده و (ارابچی) لفظ
مرکب ترکی زبان باشد بمعنی ارابه ران که (چی) در ترکی بیای معروف بمعنی دارنده آمده -
(اردو) (الف) گاڑی بان - گاڑی وان - بقول آصفیه (مذکر) کوچوان گاڑی چلانیوالا
گاڑی ہانکنے والا - ارابچی - (ب) گاڑی - بقول آصفیہ (ہندی) مؤنث - آدمیوں کے
سوار ہونے اور اسباب لاد کر لیجانے کا پہیوں دار چھکڑا - بہلی - ارابہ - عجلہ - بقول میر (ارابہ
فارسی اردو مین مستعمل - مذکر - چھکڑا (رشک سه) تونے چاہی بار برداری جو جیسے کیلئے
بھر و مہ بہلی سے گردون ارابہ بن گیا ؛

ارابه ساز استعمال - بقول بهار آنکه گردون ها را بسازد مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است از مصدر (ارابه ساختن) بمعنی ارابه سازنده اگرچه بسندی پیش نه شد مگر در روزمرهٔ معاصرین عجم شنیده ایم (اردو) گاڑی بنانے والا - مذکر -

ارابه‌کش | استعمال - بفتح کاف عربی
ل صاحب انند مرادف (ارابچی) که گذشت
ی پیش نکرده از کلام ظهوری سندی بدست
رده ایم که بهار نقلش بذیل لفظ (ارابه) کرده
ـه) قلعه قاف توتیا گردد ؛ درره گوش
ابه کشان ؛ گردد از نقل توپخانه تو ؛ اژدها

زار عرصهٔ میدان ؛ بخیال ما (ارابه‌کش) اسم فاعل
ترکیبی است از مصدر - - - - - - - - -

(۲) ارابه کشیدن | و مراد از آدمیان یا
گاوان یا اسپان ارابه کشنده باشد نه (ارابچی) صاحب
انند غوری نفرمود (اردو) (۱) گاڑی کھینچنے والا-
انسان ہو یا جانور (۲) گاڑی کھینچنا -

ع
) اراجیف | بقول بهار بجیم تازی بروزن احادیث بحواله کنز اللغات چیزهای دروغ
ع ارجاف بالکسر - صاحب منتخب بر ارجاف فرماید که در چیزی شروع کردن و چیزهای
دروغ افگندن و بالفتح چیزهای دروغ و جمع آن اراجیف - خان آرزو در چراغ فرماید
فارسیان بمعنی سخنهای بی اصل استعمال کرده اند و گوید که از اهل زبان بتحقیق رسیده و از کلام
سلیم سند آرد (ع) بهر سو میدویدی چون اراجیف ؛ وارسته گوید که بمعنی خبرهای واهی
ت (ظهوری ـه) نبودیم مرد اراجیف عقل ؛ خبر را ز خود بیخبر ساختیم ؛ صاحب تحقیق
رده که این لفظ عربی است بمعنی اخبار فتنه و فساد نه فارسی چنانکه بعضی گمان برده اند
مؤلف عرض کند که از کلام ظهوری می کشاید که فارسیان - - - - - - - -

) اراجیف عقل | بصفت کسی آورده اند که اشاعت اخبار فتنه و فساد کند و سخن های
بی اصل را مشهور نماید - اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) اخبار بے اصل و فتنہ و فساد
اس شخص کی صفت جو بے اصل خبروں کی شہرت دے اور فتنہ و فساد کی باتیں مشہور کرے -

ارا وند بقول صاحب شمس بالفتح بزبان پہلوی دجلہ را گویند کہ رود باشد و (اروند) بحذف الف مثلہ - صاحب (پہلوی و دری) این را ننوشت و دیگر کسی از محققین ہم ذکر این نکرد بخیال ما صاحب شمس تسامح کردہ است کہ (اراوند) را کہ بہ وا و چہارم است بہ دال مہملۂ چہارم آوردہ ذکر ماخذش بجای خودش کنیم (اردو) دیکھو اراوند - واو چہارم کے ساتھ -

ارادہ لغت عربی است بکسر اوّل و فتح دال مہملہ و در آخر تای مدوّرہ باشد فارسیان بقاعدۂ خود آنرا بہ ہای ہوز بدل کردند - بقول صاحب منتہی الارب بمعنی خواستن فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قصد و خواہش استعمال کنند و با مصادر فرس مرکب ہم کہ در ملحقات آید (اردو) ارادہ (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مذکر - بمعنی قصد - عزم (آتش ؎) جب سے شیطان کا احوال سنا ہے مین نے ؛ پاے بت پر بھی ارادہ ہے جبین سائی کا ؛

ارادہ نمودن استعمال - بمعنی قصد و خواہش کردن چنانکہ عرفی گوید (؎) کسی ارادۂ جولان عافیت نمود ؛ کہ زخم تیر بلا پای در رکاب نخورد ؛ (اردو) ارادہ کرنا خواہش کرنا (ناسخ ؎) ہے بجا نزدیک والے مجھ سے گر واقف نہین ؛ میرے شہرے نے کیا ہے ابا رادہ دور کا ؛ (۱۲۹۸)

ارارین بقول صاحب ہفت قلزم و برہان کہ بر لفظ (ادارین) ذکر کردہ بفتحتین و کسر رای مہملۂ دوم مرادف (ادارین) کہ گذشت بمعنی ہر چیز زشت و بخیال مؤلف - این مرکب است از (رار) کہ بزبان سنسکرت بمعنی ستیزہ و عربدہ آمدہ فارسیان الف وصلی در اوّل این و (یا و نون نسبت) در آخر آوردہ (ارارین) کردند بمعنی منسوب بہ ستیزہ و عربدہ و مجازاً

بمعنی زشت و بدگرفتند (اردو) دیکھو (ادارین) -

ارضی خالصۂ دیوان | اصطلاح - باضافت ارضی وکسرۂ ہای ہوّز مرکّب توصیفی است بقول صاحب بول چال درروزمرّۂ معاصرین عجم زمین خاصِ شاہی را گویند وصاحب رہنمای سہولت بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکراین کردہ فرماید کہ بمعنی مطلق زمین شاہی است مؤلف گوید کہ دراصطلاح مالگزاری عجم بدون لفظ (دیوان) ارضی خالصہ ہم بہمین معنی معروف است و در دفاتر دیوان ولکن مجرّد لفظ خالصہ ہم بہمین معنی مستعمل این مرکّب است از (ارضی) کہ بلغت عرب جمع ارض بمعنی زمین ہا ست و (خالصہ) صفت آن کہ بقاعدۂ عربی بلحاظ جمع موصوف - مؤنّث واقع شدہ و خالص ہم لغت عرب است بمعنی سادہ و نیامیختہ بچیزی - پس ارضی خالصہ زمین ہای خالص است (ورای) اقطاع وجاگیر و دیگر عطیّات ارضی شاہی کہ متعلّق بدیوان است یعنی متعلّق بدفتر حساب شاہی نجی مباد کہ ممالک محروسۂ شاہی شامل باشد بر خالصۂ شاہی و عطیّات پس این حصۂ اوّل آن است (اردو) خالصہ - (عربی اردو مین مستعمل - بقول صاحب آصفیہ وہ سرکاری ملک یا زمین جس مین کسی اور کا حق نہ ہو - سرکاری زمین -

(۱) **اراقوا** | بقول برہان وہفت وانند بفتح اوّل و قاف و واو بالف کشیدہ بلغت رومی نام تخمیست بشکل مدوّر و برنگ سیاہ و بغایت صلب و درمیان گندم و عدس بسیار می باشد و آنرا بشیرازی سیہک خوانند و آرد آنرا با سرکہ و آب بسرشتہ بر ورمہای گرم و صلب ضماد کنند نرم سازد و صاحب محیط این را بدون الف آخر اراقو نوشتہ صراحت کند کہ گیلانی اسم یونانی این ----------

(۲) اراقیا | گفته تخمی است که در کشت گندم و عدس بسیار می باشد و آنرا بفارسی چکلک
وسلیک وسیهک وسیاهک نامند و بهندی کیٹلا گویند محلل وملین است ضماد آن تحلیل
اورام کند و ازالهٔ درد نماید ردی الغذا و نفاخ و مورث قولنج ریحی است مصلح آن سرکهٔ
ممزوج بشیرینی (اردو) لفظ (اراقیا) صاحب محیط نے کیٹلا لکھا ہے اور صاحب ساطع
نے کیٹلا پر درخت خاردار اور نوعی از رستنی پر قناعت کی ہے بہرحال یہ لفظ زبان سنسکرت
کا ہے بلحاظ تعریف فارسی ایک تخم کا نام جو گول اور سیاہ ہوتا ہے اور گیہوں اور مسور میں پایا جاتا ہے

ارامونی | بقول برہان وانند با میم بر وزن فلاطونی بلغت یونانی لاله را گویند و آن باغی
وصحرائی هردو می باشد و بعربی شقائق النعمان خوانند و نوعی دیگر هم هست که آنرا (آذریون)
گویند (اردو) لاله - بقول آصفیه (فارسی) مذکر - ایک قسم کے سرخ مشہور پھول کا نام

اَرّان | بقول صاحب برہان وہفت وانند به تشدید ثانی بر وزن پرّان (۱) نام ولایتیست
از آذربایجان که گنجه و بردع از اعمال آنست گویند معدن طلا و نقره در آنجاست و بی تشدید
هم گفته اند و (۲) خار را نیز گویند که بدان دست و پای و محاسن خضاب کنند صاحب سراج
بذکر معنی اوّل گوید که انچه بمدّه گفته اند خطاست چنانکه گذشت و نسبت معنی دوم فرماید که
صحیح ارقان است بقاف بلکه رقان بدون الف کما فی الصراح پس عربی باشد صاحبان
ناصری و رشیدی و جامع و جهانگیری و سروری بر معنی اوّل قانع (خاقانی سلـه) از فتح اران
نام را زیور زده ایّام را ؛ فتح عراق و شام را وقتی مسمّا داشته ؛ (شفروه در هجو مجیر بیلقانی
گفته سلـه) شهری که به از هزار ارّان باشد ؛ کی لایق هجو تو گران جان باشد ؛ و نسبت معنی

دوم عرض می شود کہ عجبی نیست کہ فارسیان از لغت عربی (رقان) قاف را حذف کردہ الف
وصلی در اولش آوردہ باشند درین صورت بمعنی دوم بدون تشدید باشد بر وزن (نمان) و
باشد کہ بلحاظ کان طلاکہ در زمین این دیار است آنرا استعارۃً (اران) نام نہادہ باشند کہ
زر سرخ با رنگ حنا تشبیہ دارد یعنی چنانکہ رنگ سرخ در حنا مخفی است ہمچنان زر سرخ ہم
دران سرزمین پنہان است و آنچہ بمدودۂ اول ممدودہ گذشت نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی باشد
یا اینکہ ہمین ولایت را اہل سنسکرت (آرا) نام نہادہ باشند (کذا فی الساطع) و فارسیان نون زائد
بر و آوردہ (آران) کردند چنانکہ پاداش را بنون زائد پاداشن گفتند (اردو) (۱) ایک ولایت
کا نام فارسی مین (اران) اور (اران) ہے (۲) مہندی ۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم
مؤنث سبز پتے جن سے ہاتھوں مین رنگ آجاتا ہے ۔ حنا ۔ مؤلف کی راے مین
ہاتھون کی تخصیص غیر ضروری ہے ۔

اراوند بقول صاحب برہان و ہفت بر وزن دماوند (۱) بمعنی حسرت و آرزو و (۲)
نام دجلۂ بغداد و (۳) بمعنی فر و شان و شوکت و (۴) نام کوہی است در نواحی ہمدان مشہور
بالوند خان آرزو در سراج این را اصل قرار دہد و (اروند) کہ می آید مخفف آن صاحب جامع
و جہانگیری گوید کہ مرادف (اروند) باشد ۔ صاحب مؤید بمعنی دوم و چہارم قانع مؤلف
عرض کند کہ بتحقیق ما (اروند) بدون الف دوم اصل است چنانکہ از ماخذ آن ثابت می شود
یعنی اروند نام شخصی است کہ در کوہی آسودہ و آن کوہ را بنامش موسوم کردہ اند و در
(اراوند) الف زائد بعد رای مہملہ بقاعدۂ فارسی است (چون مہار و ماہار) در (چپ و چاپ)

محققین فرس ہر قدر معانی کہ بر لفظ (اروند) نوشتہ اند آن ہمہ معانی را بالاستیعاب درین جا نقل نکردہ اند وسبب آن جزین نباشد کہ استعمال این بالف زائد با ہر چہار معانی متذکرۂ بالا مخصوص باشد وتعلق ہر یک معنی با این لفظ باعتبار ماخذ بر (اروند) ذکر کنیم انشاءاللہ درین جا ہمین قدر کافی است کہ بالف دوم زائد مرادف (اروند) باشد کہ می آید (اردو) دیکھو اروند

اراہ | بقول برہان بفتح اول وثانی بالف کشیدہ وہای ساکن بلغت رومی مصطکی را گویند وآنرا بعربی علک رومی خوانند طبیعت آن گرم وخشک است ودر بعض نسخ برہان رای دوم قبل ہا زائد باشد یعنی (ارارہ) ولیکن از سلسلۂ ردیف الفاظش می کشاید کہ غلطی کتابت بیش نیست - حیف است کہ صاحب انند پیروی ہمان کتابت غلط کردہ وبر (ارارہ) بہر دو رای مہملۂ مفتوح) نقل بیان برہان نمودہ بہ تحقیق ما لغت صحیح (اراہ) است نہ (ارارہ) - کذا فی ہفت) صاحب محیط گوید کہ (اراہ) مصطکی است وبر مصطکی فرماید کہ بعربی علک رومی وبسریانی کیا وبرومی سندہی والمیکہ وبانگلیسی میشک وبفارسی کندر رومی وکیہ وبیونانی سخینوس وسخینا گویند ابن ماسویہ گفتہ کہ آن قطعہای صمغ مانند نخود وعدس برنگ زرد وسفید شبیہ بکندر است گویند کہ صمغ درختی است دو قسم باشد (۱) رومی سفید رنگ و (۲) قبطی مائل بسیاہی بقول گیلانی طبعاً گرم وخشک در آخر دوم ونزد بعضی خشک در سوم وشیخ الرئیس گفتہ کہ گرم وخشک در دوم است ودر تجفیف وتسخین کمتر از (کندر) وبقول گیلانی سیاہ در تجفیف قوی تر از سپید منافع بسیار دارد (اردو) مصطکی - بقول صاحب آصفیہ (عربی) مؤنث - مشہور مصطگی - ایک قسم کا زرد گوند - علک الروم - مزاجاً دوسرے درجہ میں

حار یابس۔بعض نے گرم بھی لکھا ہے۔مفید ہاضمہ وجاذب رطوبات و ماغیّہ۔

ارباب بفتح اول لغت عربی است۔بقول صاحب منتخب ربّ بالفتح وتشدید بای موحّدہ خداوند وپروردگار ویار وبرادر بزرگ وارباب جمع آن۔بہار گوید کہ جمع رب و (۱) فارسیان بمعنی مہتر ورئیس استعمال کنند چنانکہ (عبداللہ طاہر سلطان) گوید (رباعی) دردِ نیش کسی نہ ایم وارباب کسی ؛ مارا نبود چشم براسباب کسی ؛ لخت جگری وآب چشمی داریم ؛ برنان کسی نہ ایم وبرآب کسی ؛؛ وآرستہ فرماید کہ اہل ولایت رئیس دہ را گویند باغماض نظر از معانی جمع (فرقتی ہمدانی ع) دل خون گشتہ کہ ارباب دہ عشرت بود ؛ روزگاریست کہ در مزرع غم برزگر است ؛ مؤلف گوید کہ وآرستہ تسامح کردہ است کہ بسند این شعر ارباب را معنی (رئیس دہ) گرفتہ استعمال فرس مجرّد بمعنی رئیس وخداوند باشد مارا با بہار اتفاق است وچیزی نیست بجز این کہ فارسیان جمع را بمعنی واحد استعمال کردہ اند واین از برای فرط بزرگی ممدوح است چنانکہ در افعال ہم کہ (بفرما) را (بفرمائید) گویند۔صاحب تحقیق بر (ارباب دہ) سندی از امیر علاء الدولہ قزوینی (صاحب تذکرۃ الشعرا) آوردہ (فقرہ) امینی حسن سنجر تام دارد واز ارباب زادہای مشہد است ؛؛ وصاحب شمس گوید کہ (۲) مرادف اصحاب است بمعنی یاران بخیال ما بدین معنی ہم استعمال این ترکیب فارسی است چنانکہ در ملحقات آید مخفی مباد کہ فارسیان جمع این بمعنی اوّل بالف ونون جمع (اربابان) آوردہ اند وبہار بر (ارباب دہ) ذکر این ہم کردہ است واز طاہر نصیر آبادی کہ در احوال زائر ہمدانی نوشتہ سندی آوردہ (نثر) پدرش حاجی اتید از اربابان آن ولایت است ؛؛ (اردو) (۱) رئیس (عربی)

اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مذکّر) سردار۔ معزز۔ پیشوا۔ چودھری۔ مقدّم (۲) ارباب بقول امیر (عربی) رب کی جمع۔ بمعنی صاحب ومالک **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ اردو مین بحالت ترکیب بمعنی جمع مستعمل ہے نہ بمعنی واحد (کیف ــہ) بوسہ سیب ذقن دو گے جو یک کیا ہوگا ؛ اکثر ارباب کرم باغ لٹا دیتے ہین ؛

(۱۲۹۹) **ارباب احتیاج** (اصطلاح) باضافت ارباب مرکب از دو لغت عربی است وبقاعدۂ فارسی مرکب اضافی بمعنی صاحبان حاجت وکنایہ از گدایان نیز (صائب ــہ) ارباب احتیاج اگر آبروی خویش ؛ گرد آوری کنند بہ از عقد گوہر است ؛ (اردو) ارباب حاجت۔ اردو مین کہہ سکتے ہین فقرا۔ حاجتمند لوگ۔ مذکّر۔

(۱۳۰۰) **ارباب بصیرت** (اصطلاح) باضافت ارباب مرکب از دو لغت عربی است وبترکیب اضافی فارسی بمعنی صاحبان دانائی وبینائی دل کنایہ از دانایان (صائب ــہ) تنگ در دیدۂ ارباب بصیرت گہر است ؛ خاک در پلۂ میزان قناعت شکر است ؛ (اردو) ارباب بصیرت۔ اور اہل بصیرت۔ عقلمندون اور داناؤن کے لئے کہہ سکتے ہین (مذکّر) امیر نے (اہل نظر) پر اسکا ذکر کیا ہے (رشک ــہ) اے رشک اہل علم کو نقطہ کتاب ہے ؛ اہل نظر کو ذرّہ ہے شرح آفتاب کی ؛

(۱۳۰۱) **ارباب تجرّد** (اصطلاح) باضافت ارباب۔ مرکب است از دو لغت عربی وبقاعدۂ فارسی مرکب اضافی بمعنی مجردان از علایق دنیوی وعیال باشد چنانکہ صائب گوید (ــہ) ز ارباب تجرد نیست بر دل بار عالم را ؛ سبکروحی فزون از حل عیسیٰ گشت مریم را ؛ (اردو) ارباب تجرد۔ اردو مین کہہ سکتے ہین یعنی وہ لوگ جو حالت تجرد مین ہین

اور بال بچون اور علائق سے پاک ہون مجرّد لوگ صاحب آصفیہ نے لفظ مجرّد پر لکھا ہے کہ بے زن وفرزند جس کے لڑکا نہ بالا۔ وہ شخص جو دنیا سے الگ ہوگیا ہے (مذکّر)

ارباب تظلّم استعمال۔ باضافت ارباب مرکب فارسی است از ہر دو لغت عربی۔ بمعنی مظلومان و دادخواہان چنانکہ عرفی گوید (ؔ) عرفی این غمزہ بلائیست کہ در روز جزا ٭ نشتری بر دل ارباب تظلّم زیزد ٭ (اردو) مظلوم دادخواہ لوگ۔ ارباب تظلّم بھی کہ سکتے ہین (مذکّر) (اسم)

ارباب محبّت اصطلاح۔ باضافت ارباب۔ مرکب است از ہر دو لغت عربی زبان و ورای معنی حقیقی بقول صاحب بحر اہل منطق۔ صاحب غیاث درست گوید کہ این کنایہ باشد (اردو) وہ لوگ جو منطق دان ہون منطقی۔ ارباب منطق بھی کہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے لفظ منطقی پر فرمایا ہے کہ علم منطق سے واقف۔ مذکر

ارباب حقیقت (اصطلاح) باضافت ارباب مرکب از ہر دو لفظ عربی است بقاعدۂ فارسی بمعنی صاحبان حقیقت وحقیقت آگاہان کنایہ از اہل تصوّف (عرفی ؔ) آشنای شان من و اپیتر از بیگانگیست ٭ بسکہ ارباب حقیقت بو الفضولم دیدہ اند ٭ (اردو) حقیقت جاننے والے۔ اہل تصوّف۔ اہل اللہ۔ اہل باطن اہل دل (مذکّر) (میرحسن ؔ) بہت ہین گرچہ اہل اللہ اس جا ٭ ولے جاگہ جو بد ہو تو کرین کیا ٭ (ظفر ؔ) لطف کلام تیرا جانے ہین اہل باطن ٭ کھلتین نہین ظفر یہ بے کشف ال باتین ٭ (منیر ؔ) مرا کلام ہو مقبول اہل دل یارب ٭ ترے کرم سے بس اتنا امیدوار ہون مین (اسم)

ارباب خرابات (اصطلاح) باضافت ارباب مرکب است از ہر دو لفظ عربی زبان بقاعدۂ فارسی۔ مخفی مباد کہ خرابات بقول منتخب

بمعنی ویران و ویران شدن است فارسیان
خرابات راکہ بروزن جمع است بمعنی قمارخانہ
ومیخانہ وامثال آن استعمال کنند کہ این قسم مقامات
رازمانۂ سابق دور از معمورہ می ساختند تا محتسبین
راموقع دار وگیر بدست نیاید پس (ارباب خرابات)
کنایہ باشد از صاحبان میخانہ وقمارخانہ وامثال
آن (ظہوری سے) مس ارباب خرابات
مےناب شد است ؛ حیف در صومعہ از لای
می اکسیر نبود ؛ (ارد و) اہل خرابات - وہ لوگ
جو شراب خوار اور جواری ہون (مذکر) صاحب
آصفیہ نے خرابات کا ذکر کیا ہے بمعنی جوئے خانہ
وشراب خانہ - ارباب خرابات بہی کہہ سکتے ہین

ارباب خرد استعمال - باضافت ارباب (۱۲۰۵)
مرکب اضافی بمعنی صاحبان عقل وعاقلان است
(ظہوری سے) چو لیلی طرفہ صیدی راز ارباب
خرد دارد ؛ بدست دوستی صیادی دیوانہ را
نازم ؛ (عرفی سے) قول ارباب خرد دست کش
صد غرض است ؛ ہیچ افسانہ چنان نیست کہ
افسانۂ مست ؛ (ارد و) عقلا (عربی - اردو
مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ عاقل کی
جمع - مذکر - ارباب خرد بہی کہہ سکتے ہین -
یعنی وہ لوگ جو عقلمند ہون -

(۱۲۰۶) **ارباب خلوت** استعمال باضافت
ارباب بمعنی خلوت نشینان و عزلت گزینان
باشد بہر دو لغت عربی مرکب اضافی است
بقاعدۂ فارسی - (ظہوری سے) مباد صحبت
ارباب خلوتم روزی ؛ زپای کوتہ و دست
درازمی ترسم ؛ (ارد و) وہ لوگ جو خلوت
گزین اور گوشہ نشین ہون - ارباب خلوت
بہی کہہ سکتے ہین (مذکر)

(۱۲۰۷) **ارباب دعا** استعمال - باضافت ارباب
مرکب اضافی بمعنی دعا گویان است اگرچہ ہر دو لغت
عربی است مگر بقاعدۂ فارسی ترکیب یافتہ
(صائب سے) گرچہ دست اہل دولت ہست

در ظاہر بلند ؎ دست ارباب دعا بالاترین
دستہاست ؎ (اردو) وہ لوگ جو دعاگو ہون
صرف دعاگو بھی جمع کے لئے مستعمل ہے مذکر

(۱۰۲) **ارباب دولت** استعمال - باضافت
ارباب و فتح دال مہملہ - مرکب اضافی است
از ہردو لغت عربی بمعنی دولتمندان چنانکہ صائب
گوید (ـــہ) میکند کار شراب تلخ آب بیجام ؎
این سخن از ستی ارباب دولت روشن است ؎
(اردو) دولتمند لوگ - صاحبان دولت

ارباب دہ اصطلاح - باضافت ارباب
بقول بہار بمعنی رئیس دہ وو رینجا ارباب کہ جمع
رب است بمعنی واحد مستعمل و متعلق است
بامعنی اوّل لفظ ارباب کہ گذشت سند این از
ابو تراب فرقتی ہمدانی است کہ بمعنی نمبر (۱) لفظ
ارباب مذکور شد - (اردو) دیہہ کا افسر مقدم
دیہہ (مذکر)

(۱۰۹) **ارباب ریا** استعمال - باضافت ارباب وہ کہا مان گئے اہل زبان ؎ اصطلا
مرکب اضافی - ہردو الفاظ عربی زبان است
بترکیب فارسی بمعنی کسانیکہ ریاکار باشند (عربی
ـــہ) شرف کعبہ گر از سجدۂ ارباب ریاست
گوشۂ بتکدہ ہم ناصیہ سائی دارد ؎ (اردو
وہ لوگ جو ریاکار ہون (مذکر) صاحب آصفیہ
نے (ریائی) پر لکھا ہے کہ (عربی) اسم مؤنث
مکّار - ریاکار (الخ) صاحب آصفیہ نے
(ریائی) سے ریاکار جماعت مراد لی ہو ای
(اسم مونث) کہا گیا ہماری راے مین صرف
(ریائی) بمعنی ریاکار مذکر ہے - ارباب ریا
کہ سکتے ہین -

ارباب سخن (اصطلاح) باضافت
مرکب اضافی است بمعنی شعرا - ما در رو
معاصرین عجم استعمال این یافتہ ایم (ارد
ارباب سخن بقول امیر شاعر - ہم عرض کر
کہ آپکا مقصد شعرا سے ہے (قلق ـــہ)

صدقے ہوے ارباب سخن ؎

(۱۲۱۱) **ارباب سکون** | استعمال باضافت ارباب مرکب اضافی است از ہردو لغت عربی - بقاعدۂ فارسی بمعنی صاحبان اطمینان وکسانیکہ اطمینان قلب دارند وضبط (عرفی ؎) جاے آنست کہ گر صبر کنم با این درد ؎ کہ بطعنم لب ارباب سکون نکشاید ؎ (اردو) وہ لوگ جو اطمینان قلب رکھتے ہون اور مطمئن ہون اور ضابط (مذکر)

(۱۲۱۲) **ارباب شہود** | (اصطلاح) باضافت ارباب - مرکب اضافی است از ہردو لغت عربی زبان بقاعدۂ فارسی - مخفی مباد کہ شہود بالضم بمعنی حاضر شدن و حاضر شدگان است (کذا فی المنتخب) (ارباب شہود) کسانیکہ بدرگاہ خالق بار یافتہ باشند کنایہ از اہل باطن مرادف (ارباب حقیقت) کہ گذشت (عرفی ؎) نواے نغمۂ منصور عرفی نغز میدانی ؎ ولی تن زن کہ خاموش اند ارباب شہود اینجا ؎ (اردو) دیکھو ارباب حقیقت -

ارباب شید | اصطلاح - باضافت ارباب بکسر شین معجمہ - مرکب اضافی است از ہردو لغت عرب - بترکیب فارسی - شید بقول صاحب منتخب بالکسر بمعنی گلابۂ دیوار است وفارسیان ارباب شید بمعنی ظاہر پرستان استعمال کردہ اند یعنی کسانیکہ از باطن خبر ندارند کنایہ از محتسبین (عرفی ؎) گشتیم باز مکیش وارباب شید را ؎ آئین طعن وشیوۂ دشنام تازہ شد ؎ (اردو) ظاہر پرست - اہل شرع - محتسبین - مذکر -

ارباب طمع | (استعمال) باضافت ارباب وفتح طای مہملہ ومیم - مرکب اضافی است از ہردو لغت عربی - بمعنی صاحبان حرص وآز وطامعان وآزمندان (صائب ؎) تا نگارین شد ز دست سبو د رزیر سر ؎ دست ارباب طمع را از طلب کوتاہ کرد ؎ (اردو) وہ لوگ جو

ع اور لالچی اور حریص ہون - (مذکر)

ب عزت | استعمال - باضافت

ب وکسر عین مهمله - مرکب اضافی هر دو لفظ

ن عربی است و فارسیان بترکیب خود استعمال

اند بمعنی عزت مندان (ظهوری ؎) بیا زار ار

باب عزت ؛ دعا بیعانهٔ دشنام دارند ؛

د و) عزت دارون اور صاحبان عزت

باب عزت کہ سکتے ہین (مذکر) صاحب

غیه نے عزت دار کا ذکر کیا ہے -

باب عشق | استعمال - باضافت ارباب

ر عین مهمله مرکب اضافی است - هر دو لفظ

ی زبان است فارسیان بقاعدهٔ خود مرکب

اند (ظهوری ؎) نیتم در کشور عشق از رعیت

گان ؛ داخل ارباب عشقم شان ارباییم

ت ؛ (اردو) عاشقون کو ارباب عشق

کہ سکتے ہین (مذکر)

باب عمائم | (اصطلاح) باضافت

ارباب وفتح عین مهمله - بقول صاحب تحقیق

کنایه باشد از زهاد و وعاظ مؤلف گوید که

عمائم در عربی زبان جمع عمامه باشد و زاهدان

و واعظان اکثر عمامه بر سر دارند ازینجاست

که آنها را ارباب عمائم گفته اند (صائب ؎

مغز تحقیق ز ارباب عمائم مطلب ؛ آنچه در سر

نتوان یافت ز دستار مجو ؛ (اردو) زاهدون

اور واعظون کو فارسیون نے ارباب عمائم

کہا ہے اہل زہد اور واعظ اردو مین کہ سکتے ہین

(۱۳۶) ارباب غم | استعمال - باضافت ارباب

و فتح غین معجمه مرکب اضافی است از هر دو لفظ

عربی زبان بمعنی غمگینان (صائب ؎)

از آه دل سر آمد ارباب غم شود ؛ میدان از

آنکس است که صاحب علم شود ؛ (اردو)

غمگینون کو ارباب غم کہ سکتے ہین - مذکر -

(۱۳۷) ارباب کرم | استعمال - باضافت ارباب

و فتح کاف عربی مرکب اضافی است بهر دو

الفاظ زبان عربی بمعنی کریمان (ظہوری ؎)
این ہمہ خاک مذلت فقر را بر سر منہ ؛ میزنی
خود را یا ارباب کرم بر خویش زن ؛ (ارد و)
کریموں اور سخیوں کو ارباب کرم ۔ ارباب عطا
کہہ سکتے ہین ۔ (مذکر)

(۱۲۱۹) **ارباب کمال** استعمال ۔ باضافت ارباب
و فتح کاف ۔ مرکّب اضافی است از ہر دو لغت
زبان عرب بمعنی صاحبان کمال و اہل کمال ۔
(صائب ؎) گر ز ارباب کمالی سر مپیچ از
پیچ و تاب ؛ گر تمام سر نوشت نامہا پیچیدہ گشت
(ارد و) اہل کمال ۔ صاحبان کمال وہ لوگ
جو کسی فن مین کامل ہون (مذکر)

(۱۲۲۰) **ارباب محبت** (اصطلاح) باضافت
ارباب و فتح میم مرکّب اضافیست از ہر دو
عربی زبان بمعنی محبّت دارندگان کنایہ از
عاشقان (عرفی ؎) راہ ارباب محبت
یقین نزدیک است ؛ سوزنی در کف و دریا
د و سہ خاری دارند ؛ (ارد و) عاشقون کو
ارباب محبت کہہ سکتے ہین (مذکر)

(۱۲۲۱) **ارباب معنی** اصطلاح ۔ باضافت
ارباب و فتح میم ۔ مرکّب اضافی است از
ہر دو لغت عربی مرادف ارباب حقیقت
کہ گذشت (عرفی ؎) بی نفس ارباب
معنی زندگانی می کنند ؛ لیک یک مو بر تن
این جمع بی فریاد نیست ؛ (ارد و) دیکھو
ارباب حقیقت ۔

(۱۲۲۲) **ارباب نظر** اصطلاح باضافت
ارباب و فتح نون مرکّب اضافی است از
ہر دو لغت عربی زبان بقاعدۂ فارسی مرادف
ارباب بصیرت کہ گذشت (صائب ؎)
عالم بی انقلابی ہست اگر زیر فلک ؛ پیش
ارباب نظر دار الامان حیرت است ؛ (ظہوری
؎) یاسمینش لالہ گون می گردد از تاب نظر ؛
از تماشایش بود خون رزق ارباب نظر ؛

(عرفی سـه) مانامه و قاصدنه شناسیم و نه پیغم ؛
ارباب نظر دیده بیدار فروشند ؛ (اردو)
دیکھو ارباب بصیرت ۔

ارباب نیاز | (اصطلاح) باضافت (۱۳۴۳)
ارباب و کسر نون مرکب اضافی است بقاعدۂ
فارسی (۱) کنایه از عاشقان و (۲) مرادف
ارباب حاجت ہم که نیاز بقول صاحب
برہان بمعنی حاجت و احتیاج و میل و خواہش و
محبت آمده (صائب سله) کی رسد نوبت
ناز تو بارباب نیاز ؛ که تراهر سر مو برد گری
نازکند ؛ (عرفی سله) آب حیوان ببری خضر
که ارباب نیاز ؛ چشم امید لبفتراک سواری داریم
(اردو) دیکھو (۱) ارباب عشق و (۲) ارباب
حاجت ۔

ارباب وفا | استعمال ۔ باضافت ارباب
و فتح فا بقول صاحب انند بحواله مظهر العجائب
بمعنی عاشقان مؤلف گوید که مرکب اضافی
است از بهر و لغت عربی زبان بقاعدۂ فارسی
که (وفا) بقول صاحب منتخب بمعنی وعده بجا
آوردن است و معنی بیان کردۂ صاحب انند
کنایه باشد (ظہوری سـه) خون ارباب وفا
از خنجر بیداد ریزد ؛ خاکها شدگل بخون طرح بنائے
داد ریزد ؛ (اردو) دیکھو ارباب عشق ۔

(۱۳۴۴) **ارباب ہوس** | استعمال ۔ باضافت
ارباب و فتح های ہوز و واو ۔ مرکب اضافی
است از بهر و لغت عربی زبان بمعنی (۱) صاحبان
هوا و ہوس و (۲) کنایه از عاشقان باشد
(صائب سـه) سرخوش از صحبت ارباب
ہوس می آید ؛ شعلۂ طور زدل سوزی خس
می آید ؛ (اردو) (۱) حقیقی معنی کا ترجمه صاحبان
ہوس ۔ وہ لوگ جو ہوس ناک ۔ پر ہوس ۔
حرصی ۔ لالچی ہیں (۲) دیکھو ارباب عشق ۔

(۱) اربابی | اصطلاح ۔ بقول صاحب
بول چال در محاورۂ معاصرین عجم زمینداری

وتعلقه داري ومالگذاري را گويند وصاحب
رهنماي سهولت بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدين شاه
قاچار بمعني زمينداري آورده و - - - - - -
(۲) اربابي هم دارد | را بمعني ملكيت

نيز دارد) نوشته مؤلف گويد كه معني حقيقي اربابي
صدارت است بزيادت ياي مصدري بر لفظ
ارباب كه گذشت پس معني زمينداري وملكيت مجاز
باشد (اردو) ۱و ۲- زمينداري ملكيت (مؤنث)

ارىجك | بقول صاحب شمس بالكسر وفتح با وجيم تازي در فارسي زبان بمعني برق است
چنانكه فريد احول گويد (ســ) شه نشسته به پشت پيل چو ابر ؛؛ انگرا و چو اربجك در دست ؛؛ وله
(ســ) اسپ باد و زين شفق در لشكر شاه بهار ؛؛ ابر فيل وكوس تندر - اربجك زرين كجك ؛؛
ديگر كسي از اهل تحقيق ذكر اين نكرد بخيال ما تسامح صاحب شمس است كه تاي عربي را باي موحده
نوشت كه (ارتجك) بهمين معني مي آيد و در اسناد بالا هم (ارتجك) بتاي فوقاني يافته شد
(اردو) ديكهو ارتجك -

اربجي سخي | (اصطلاح) بقول صاحب شمس مركب فارسي زبان است بمعني هر كه از سخاوت
پشيمان نشود - ديگر كسي از محققين ذكر اين نكرد بخيال ما اين مركب است از (ارب) و (جي)
و (سخي) ارب بالكسر بقول صاحب منتخب لغت عربي است بمعني عقل و دين وچي لغت
تركي است بمعني صاحب فارسيان بقاعدهٔ خود جيم فارسي را بجيم عربي بدل كردند چون (كاچ
وكاج - بمعني افسوس) وسخي بزبان عربي بمعني جوان مرد و فارسيان كريم را گفته اند پس (اربجي
سخي) بتقديم صفت بر موصوف بمعني سخي صاحب عقل وسخي ديندار باشد - كنايه از كسي كه
سخاوت كند وپشيمان نشود ماخذ اين غير ازين بفهم ما نمي آيد (اردو) وه شخص جو اپني سخاوت سے

پشیمان نہ ہو۔ یعنی سخاوت کرکے نہ پچتائے ۔

اربدن | بقول صاحب شمس به رای مهمله لغت فارسی است بمعنی رنگ کردن و آراستن فرماید که بزای معجمه نیز آمده سندی پیش نشد و دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرد بخیال ما جزین نیست که این ماخوذ است از (رب) بفتح رای مهمله که بزبان سنسکرت خورشید را گویند عجبی نیست که فارسیان الف وصلی مفتوح را در اول این آورده بفتحتین (ارب) کردند و دال و نون علامت مصدر بر آخر زیاده کرده (اربدن) را که بمعنی خورشید شدن است کنایه از آراستن و رنگ کردن گرفته باشند والله اعلم۔ انچه بزای معجمه مذکور است ماخذش هیچ بفهم ما نیامد (اردو) دیکھو آراستن۔

اربعه متناسبه | صاحب غیاث و انند ذکر این کرده در علم حساب قاعده ایست که بدان معلوم کرده می شود عدد مجهول و برای این امر چهار درجه اعداد مقرر است باین طور که نسبت عدد اول بثانی آنچنان باشد که نسبت ثالث به رابع پس اول و رابع را طرفین گویند و ثانی و ثالث را وسطین نامند۔ هرگاه یکی از طرفین مجهول باشد وسطین را باهم ضرب کرده حاصل ضرب را تقسیم کنند بر اعداد طرف معلوم مثلاً اگر کسی بپرسد که دو روپیه را شش رطل قند است چهارده روپیه را چند رطل قند خواهد بود گوئیم که چون درین جا یکی از طرفین مجهول است پس وسطین را که شش و چهارده باشد باهم ضرب کردیم۔ حاصل شد هشتاد و چهار پس آنرا بر طرف معلوم که دو باشد قسمت نمودیم چهل و دو بدست آمد و معلوم شد که طرف مجهول درینجا چهل و دو رطل قند است اکنون ظاهر شد

کہ چنانچہ دو را با شش نسبت ثلثیت است ہمین طور چہار دہ را با چہل و دو نسبت ثلثیت باشد وہو المطلوب - بالجملہ این اصطلاحی است متعلّق بہ سیاق وحساب کہ مرکّب است بہر دو لغت عربی زبان (الاربعة المتناسبة) فارسیان بقاعدۂ خود ہر دو الف لام را حذف کردند وہر دو تای مدوّرہ را بہ ہای ہوز بدل وہمین مرکّب اصطلاحی را در فارسی زبان استعمال کردند مخفی مباد کہ از برای این اسم خاص در فارسی نیست (اردو) اربعۂ متناسبہ (عربی اردو مین مستعمل) بقول امیر مذکّر حساب کا ایک قاعدہ جس مین چار عدد ہوتے ہین تین معلوم جن مین دو ہم جنس اور ایک غیر جنس ہوا کرتا ہے اور ایک نامعلوم انہین تینون عددون کے ذریعے سے وہ چوتھا عدد بھی معلوم ہوجاتا ہے۔

اربو | بقول صاحب برہان ورشیدی وجامع وجہانگیری وسروری وشمس وہفت وسراج با بای ابجد بروزن (مرو) میوہ ایست کہ آن را امرود گویند ودر این از سرو ریست (۵) برسر چشمہ بای اربو ار پلیس فی الدار غیرہ دیار ر صاحب محیط بامرود فرماید کہ کمثری باشد وبر کمثری نوشتہ کہ اسم عربی است بیونانی اقیوس وانقوس وبرومی ابیدی وبہ فارسی امرود وآنبرو وبلغت ترک کومرو وبہندی ناشپاتی نامند وآن ثمر درختی است اقسام دارد مزاج شاہ امرود رسیدہ وشیرین معتدل مائل بحرارت وتر در دوم ونوع حسینی قریب بدان واقسام دیگر در حرارت معتدل وتر در اول ونزد بعضی مائل بخشکی وشیخ نوشتہ کہ کمثری سرو وف نیکینی - سرد در اول وخشک در دوم وشاہ امرود معتدل رطب است - گیلانی گوید کہ امرود ہر قدر کہ شیرین باشد اقرب باعتدال ومائل تر بحرارت وکمتر ریس دہر قدر کہ زمخت وترش

باشد سرد و تر و خشک تر ـ جمیع اقسام این قابض و ضماد ات جالس مواد و اخل و جلا اندک دارد
وبہتر از سیب است (الخ) بخیال ما این لغت ژند و پاژند است که (اربوجینا) در ژند و پاژند
خربزہ را گویند و عجبی نیست که فارسیان قدیم این را از لغت سنسکرت اخذ کردہ باشند که (ار) در
سنسکرت بمعنی دشمن و عدوست (کذا فی الساطع) و (بو) بمعنی رایحه پس چیزی که بوی دشمن
دارد (کمتری) باشد که اہل ولایت از خوردنش احتراز کنند و اطبا، این را مولد قولنج گفته اند
و بعید نیست که (امرود) مبدل (انبروت) باشد که انبروت ہم بمعنی (انبرو) آمدہ
(کذا فی البرہان) که بقاعدۂ فارسی نون بمیم بدل شد و تای فوقانی به دال
مہملہ چنانکه (بان) را (بام) کردند و (زرتشت) را (زردشت) ساختند ـ (منقول
از قوانین دستگیری) واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) امرود ـ بقول امیر (فارسی)
مذکر ـ ہندوستان کا ایک مشہور میوہ (اسیر ۵) اثمار ہی تازہ تازہ موجود ہو سیب اور ہی
انار و امرود ہو مؤلف عرض کرتا ہے کہ ناشپاتی اور امرود مین فرق ہے ـ ناشپاتی ایک
خاص میوہ ہے جو امرود سے مشابہ ہوتا ہے ـ کمتری کا خالص ترجمہ امرود ہے نہ ناشپاتی

اربوجینا | بقول صاحب برہان وہفت و انند بکسر جیم و سکون تحتانی و نون بالف کشیدہ
بلغت ژند و پاژند بمعنی (۱) خربزہ باشد و آن میوہ ایست معروف و (۲) در نسخۂ دیگر خربزہ نوشته
که خشکی میان دریاست (انتہی) صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند
و پاژند ذکر این کردہ است ـ در نسخۂ بمعنی دوم اکتفا رفت و در نسخۂ دیگر کاتب محتاط نقطہ ہا را
ترک کرد که ہم خربزہ اش خوانیم و ہم خرزہ ـ للہ العجب که در تعریف لغات چہ مایۂ خرابیہا وا قع

شده است در همهٔ اهل تحقیق بالا صاحب برهان بادی صراحت این لغت است و از طرز بیانش
می کشاید که همین قسم اشتباه داشت و بالاخر هر دو معنی را نگاشت معاصرین عجم ازین لغت خاموش
اندو در حقیقت زبان فراموش - بخیال ما (خربوزه) را ثرند و پاژند (اربوجی) می گفتند و متاخرین
فرس (اربوجی) را (خربوزه) کردند - به تبدیل الف با خای معجمه و تبدیل جیم عربی با زای معجمه
و تبدیل تحتانی به های هوز یعنی (خربوزه) مبدل (اربوجی) است فارسیان (خربوزه)
را استعمال کرده اند و (خرزه) بحذف واو مخفف آنست (فیضی ع) خربوزه بخور تر ا لفالیز
چه کار؟ صاحب نفائس گفته که (خربوزه) مرکب است از (خر) و (بوزه) که خر بمعنی کلان است
و (بوزه) بمعنی بار و (خربوزه) بمعنی بار کلان (انتهی) پس کنایه باشد از میوهٔ معروف - و این
طبع آزمائی های تحقیق پسندان ماخذجوست و بعض اهل لغت خربوزه را بحذف واو و تبدیل
بای عربی بفارسی (خرپزه) کردند و گویند که مرکب است از (خر بالضم که بمعنی آفتاب است و
(پزه - بالضم) از پختن - صیغهٔ امر بزیادت های زائد پس (خرپزه) اسم مفعول - ترکیبی باشد بمعنی
پخته از آفتاب - از قبیل پامال یا اسم فاعل ترکیبی بمعنی پخته شونده از آفتاب و بعضی بر آنند که
مرکب است از (خر بالفتح) بمعنی هر چیز که در ناهمواری و بزرگی و ناتراشیدگی به نهایت رسیده
باشد همچو (خرآس - و خرپشته و خرمن و خرمهره) و امثال آن و (زه) بر وزن (مزه) نوعی از
میوهٔ خوش بوی پس (خرزه) بمعنی (میوهٔ کلان) کنایه از میوهٔ معروف است یعنی همان (خربوزه)
بالجمله (خربوزه) را بحذف واو (خرزه) کردن و به تبدیل بای عربی بفارسی و بمناسبت معانی
اجزایش بحث نمودن ادای محققین ماخذپسند است و به تحقیق ما فی الحقیقت (خربوزه) مبدل

(اربوجی) است چنانکه بالا گذشت دیگر هیچ - پس فارسیان ژند و پاژند (اربوجی) را با لفظ (نا) مرکب کردند که بمعنی محل است و معنی لفظی (اربوجنیا) مقامی که دران کاشت خربوزه میشود و این تعمیم را برای جزیره مخصوص کردند که عموماً در جزائر کاشت آن بکثرت میشود بسبب ریگ احاطهٔ آب که این هر دو مفید تر است برای کاشت خربوزه) اندرین صورت (اربوجنیا) کنایه باشد از جزیره و معنی مجرد (خربوزه) در و نباشد بجز انکه التباس لفظی عدم غور و تحقیق صاحبان لغت هر دو معنی را برای (اربوجنیا) معین کرد و سندی برای هر دو پیش نه شد (اردو) (۱) خربزه - بقول صاحب آصفیه (فارسی) مذکر - ایک خوشبودار اور شیرین پھل کا نام - سردہ - بطیخ - (۲) جزیره مذکر (عربی) بقول آصفیه ٹاپو - وہ زمین جو سمندر یا دریا کے بیچ مین واقع ہو

اربودار | اصطلاح - بقول صاحب برهان و بحر و رشیدی درخت امرود را گویند چه اربو بمعنی امرود است و دار بمعنی درخت صاحب جامع بر لفظ (اربو) ذکر این کرده مؤلف گوید که طلب اضافت باشد که اصلش (دار اربو) است (اردو) امرود کا درخت (مذکر)

اربیاسیوس | بقول صاحب برهان و هفت با تحتانی و سین بی نقطه و تحتانی دیگر بر وزن (مرد چاپلوس) نام حکیمی از یونان - گویند در علم طب مهارتی تمام داشت مؤلف گوید که این اسم یونانی زبان است (اردو) ایک حکیم کا نام (اربیاسیوس ہے) جو یونان مین گزرا ہے -

اربیان | بقول صاحب برهان و هفت بر وزن پهلوان (۱) ملخ آبی باشد و بعربی جراد البحر گویند - قوت باه دهد و بلغت اهل شام (۲) گل بابونه را خوانند صاحب ناصری و اتنند بکسر اول و ثالث این را لغت عربی گوید بمعنی اول و فرماید که شیرازیان این را میگو گویند بفتح میم - صاحب سواد السبیل (اربیان) را بضم اول و فتح موحده بهر دو معنی فارسی قرار داده صاحبان

رشیدی وجامع وجہانگیری بمعنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج بحوالۂ قاموس فرماید کہ معرب
باشد وذکر معنی دوم ہم کند - صاحب شمس اگرچہ صرف معنی اوّل نوشت ولیکن صراحت کردہ
کہ لغت فارسی است وہم چنین صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات فرس فرمودہ مؤلف گوید کہ صاحب
قاموس (اربیان) بالکسر (۱) بمعنی سمک و (۲) بقلہ گوید پس معلوم می شود کہ فارسیان تصرف
تصرف در اعراب حروف کردند بلکہ تعمیم معنی اوّل را بہ جراد البحر ومعنی دوم را بہ گل بابونہ
مخصوص کردند صاحب انند بحوالۂ ناصری بر (ماہی روبیان) فرماید کہ فارسی است ملخ دریائی را
گویند وبعربی جراد البحر خوانند وبر (روبیان) گوید کہ بمعنی (اربیان) است وصاحب برہان ہم
(روبیان) را بمعنی اربیان آوردہ پس عجبی نیست کہ اصل این (روبیان) باشد وعربان این را
(الروبیان) وبعد ازان (اربیان) کردہ باشند وفارسیان ہم استعمال آن کردند واللہ اعلم صاحب
محیط بر (بابونہ) فرماید کہ از مطلق بابونہ مراد گل آنست وبقول شیخ گرم وخشک در اوّل وگویند در دوم
وگویند گرم وخشک باعتدال ونزد جالینوس قریب القوت بگل سرخ در لطافت است ولیکن حار
وحرارت آن مثل زیت - ملائم بدن ومنقی بدن وملطف مرخی - مقوی ومحلل منافع کثیرہ دارد
(اردو) (۱) جھینگا - بقول آصفیہ (مذکر) ایک قسم کی چھوٹی مچھلی مؤلف عرض کرتا ہے
کہ یہ تعریف غیر صحیح ہے - جھینگا ایک دریائی جانور ہے مثل مچھلی کے - اگر اسکو مچھلی کی ایک قسم
بھی مانیں تو (چھوٹی مچھلی) نہیں کہہ سکتے - اس لئے کہ جھینگے بڑے قد کے بھی ہوتے ہیں -
(۲) گل بابونہ - بابونہ کا پھول - مذکر - صاحب آصفیہ نے بابونہ پر لکھا ہے کہ (اسم مذکر)
ایک قسم کی بوٹی نباتات میں سے ہے جس کے پھولوں کا پروردہ روغن اکثر درد وغیرہ کو

کام مین آتا ہے۔

اربتیا بقول صاحب برہان وہفت واننذ بروزن برصیصا بلغت ژند وپاژند (۱) بام خانہ را گویند۔ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند گوید که با اوّل مفتوح وثانی زده (۲) نام یکی از موبدان است که در زمان اردشیر بابکان بوده وفارسیان بوی اعتقاد نبوت داشتند واورا (اردا) و (ایراف) نیز گویند (زرتشت بهرام گفته **ط**) چو اربتیا بگفت آن حال یک یک ٭ نماند اندر میان مردمان شک٭ مؤلف گوید که در نسخۂ دیگر جہانگیری بر لفظ (اربتیا) صرف معنی اوّل را نوشته ومعنی دوم را بذیل لفظ (اردا) ذکر کرده از ہمین شعر سند دہد بہ تبدیل خفیف در الفاظ شعر (**ع**) چو ارداباز گوید حال یکیک ٭ نماند در میان مردمان شک ٭ بخیال ما در نسخۂ اوّل الذکر جہانگیری از غلطی کاتب لغت (اردا) متروک شد وتعریف آن بر لغت (اربتیا) رقم گردید ودیگر ہیچ۔ پس معنی دوم متعلق از (اردا) است ومعنی اوّل متعلق از (اربتیا) مخفی مباد که اُر بالضم بلغت ترکی بمعنی بلندی وآسمان است (کذا فی لغات ترکی) و (ار) بالفتح ہم بزبان ترکی بمعنی مرد که مقابل زن است (کذا فی کنز) و (بتیا) بقول برہان بلغت ژند وپاژند بمعنی خانه که بعربی بیت خوانند وعجبی نیست که بزیادت الف زائد در آخر بیت را (بتیا) کرده باشند بالجمله (اربتیا) بضمّ اوّل بمعنی بلند مکان یا (اربتیا) بفتح اوّل وکسره بای موحّده بمعنی زوج مکان۔ کنایه کرده اند از بام خانه یا اینکه (ار) مخفف (اَبَر) باشد که بمعنی بر آمده اندرین صورت (اربتیا) بمعنی بالا مکان کنایه از بام خانه گیریم (اردو) بام (فارسی۔ اردو مین مستعمل) بقول

صاحب آصفیہ (مذکر) کوٹھا چھت - بالاخانہ -

اریک | بقول صاحب شمس بضم اول وفتح سوم پشمینہ ایست از صوف کہ اکابر و اشراف ومشائخ پوشند صراحت کردہ است کہ این لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محققین فرس یاد نیست - صاحب لغات ترکی فرماید کہ (ارمک) بفتح اول وضمہ سوم بمعنی پشمینہ آمدہ وصاحب برہان ہم ذکر این کردہ پس جز این نیست کہ صاحب شمس - بہ تسامح میم را بای فارسی نوشت ودربیان اعراب ہم غلط کرد (اردو) پشمینہ (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مذکر) اونی کپڑا - جیسے شال وغیرہ -

ارتا | بقول برہان وہفت واننـ - باتای قرشت بروزن فردا بلغت ژند و پاژند بوم وزمین را گویند مؤلف گوید کہ این ماخوذ باشد از (اورت) بضم اول وضم رای مہملہ کہ بلغت ترکی منزل را گویند - وآو درین لفظ علامت ضمہ الف باشد چنانکہ قاعدۂ رسم الخط ترکی است پس متقدمین فرس الف زائد درآخر این آوردہ ضمۂ اول را بمناسبت الف اوّل بفتح بدل کردند وآو را کہ علامت ضمہ بود حذف کردہ (ارتا) بمعنی زمین استعمال کردہ باشند مخفی مباد کہ در قواعد فارسی مذکور است کہ فارسیان الف زائد درآخر کلمہ می آرند کہ اثری در معنی نمی کند چون (گفت وگفتا) و (دانی ودانیا) (اردو) زمین (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ اسم مؤنث - ارض - بھوم - بھومی - وہ خاکی کرہ جس پر ہم لوگ رہتے ہین (مومن ؎) جنون مین بھلا کوئی کیا خاک اڑاسے ؛ کہ اک جوش ہی مین زمین ہو چکے ؛

ارتاق بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم لغت فارسی است بمحاورۂ خوارزم بمعنی تاجر است حیف است کہ سندی پیش نہ شد و از صاحبان تحقیق کسی ذکر این نکرد بخیال ما این لغت ترکی باشد کہ بقول صاحب لغات ترکی وکنز (اورتاق) در ترکی زبان بمعنی شریک است عجبی نیست کہ فارسیان واو علامت ضمہ راکہ برسم الخط ترکی است حذف کردہ (ارتاق) بضم اوّل بمعنی تاجر استعمال کردہ باشند۔ امّا محتاج سند باشد۔ (اردو) تاجر (عربی) اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ۔ مذکر۔ تجارت کرنے والا۔ (الخ)

ارتجال (اصطلاح) تعریف این بر (بدیہہ) می آید (اردو) دیکھو بدیہہ۔

ارتجک صاحبان برہان وسراج گویند کہ بفتح جیم بروزن اسپرک۔ برق۔ راگویند وبکسر جیم ہم بنظر رسیدہ صاحبان رشیدی وجہانگیری وسروری وناصری وجامع متفق با برہان۔ سند این ہمان دو شعر است کہ بر لفظ (ارجاب) مذکور شد بخیال ما این مرکب است از (ارتہہ) و (جگ) کہ ہر دو لغت سنسکرت است۔ ارتہہ بقول صاحب ساطع بمعنی مال و دولت است و جگ بمعنی دنیا۔ پس معنی لفظی (ارتہہ جگ) بزبان سنسکرت مال و دولت دنیا باشد۔ فارسیان قدیم در رسم الخط خود ہای ہوّز را حذف کردہ باشند و بکثرت استعمال ولب ولہجۂ عربان فارس تلفظ کاف فارسی بہ کاف عربی بدل شدہ باشد و (ارتجک) استعارۃً برق را نام کردہ باشند کہ زر و نقرہ را در تابندگی با برق تشبیہ توان داد۔ (اردو) برق۔ دیکھو ادرخش۔

ارتحال بقول صاحب منتخب بکسر اوّل و فوقانی چیزی را از جای برداشتن و بجائی رفتن

لغت عربی است فارسیان این را با مصادر خود مرکّب کرده بمعنی (مردن) گرفته اند که در لحقات آید (اردو) رحلت (عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه (مونّث) کوچ - روانگی - موت - انتقال - ارتحال -

ارتحال فرمودن
ارتحال نمودن

اصطلاح - بمعنی رحلت کردن و مردن باشد - صاحب آصفی ذکر این هردو مصدر کرده از معنی ساکت و از حزین اصفهانی سند آورده (نثر) بعد از ساعتی چند بعالم بقا ارتحال فرمودند" مدتی است که بعالم بقا ارتحال نموده" (اردو) رحلت کرنا - بقول آصفیه انتقال کرنا - فوت هونا - مرنا -

ارتد بقول صاحب جامع بر وزن (ابجد) تخمی که تخم آنرا فلفل برّی گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - صاحب محیط بر فلفل البرّی گوید که تخم پنجنگشت باشد - پس (ارتد) پنجنگشت است و پنجنگشت بقول محیط نباتیست که معرّب آن فنجنکشت و بعربی (اثلق) و شجرهٔ ابراهیم و (حشیشة الرهبان) و (ذو خمسه اوراق) و (ذو خمسه اصابع) نیز نامند ما صراحت کامل این بر (اثلق) کرده ایم که گذشت و اثلق تخم (ارتد) است و آرتد در تحت اثلق - امّا صاحب محیط (اثلق) را هم پنجنگشت گوید - پس اثلق مرادف آرتد هم باشد و بقول مجرّد صاحب جامع این لغت فارسی زبان است و صاحب محیط این را ذکر نکرد امّا بر (اریدکه به یای حطّی است) فرماید که فنجنکشت - و بر فنجنکشت گوید که پنجنگشت و پنجنگشت ذکر آرید نکرد پس متحقّق نشد که (ارید) مال کدام زبان است ولیکن این قدر معلوم می شود که در کتابت این لغت صاحب جامع تسامح کرد که تحتانی را فوقانی نوشت

و ما بمقابله مجرد بیان صاحب جامع۔ صاحب محیط را وقیع خیال می کنیم که تالیغش مخصوص است بمفردات طب (اردو) دیکھو اثلق جس پر (مریم کا پنجہ) مذکور ہے۔

ارتفاع | بقول صاحب منتخب بکسر اوّل و تای فوقانی لغت عربی است بمعنی بلند شدن و از جای برآمدن (انتہی) فارسیان نیز بمعنی حاصل بالمصدر و مجازاً بمعنی بلندی مرتبت استعمال کنند و با مصادر رفرس مرکب سازند که در ملحقات می آید۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہم ذکر این کردہ است (میرزا نصر اللہ فدائی سہ) مپندیر از مشایخ بیہودہ گوی بند: نبود ولایت زکجا آید ارتفاع: بہار گوید کہ فارسیان بمعنی آنچہ از اقطاع جاگیر بہم رسد استعمال نمایند چنانکہ شیخ شیراز آوردہ (نثر) چون رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت دشمنان از ہر طرف زور آوردند: مؤلف عرض کند کہ درین سند ارتفاع مجازاً بمعنی علوی مرتبت است نہ محاصل اقطاع و جاگیر۔ زیرا کہ اقطاع و جاگیر عطیات سلطانی و از کمی محاصل آن بخالصہ شاہی نقصانی نمی شود پس مقصود سعدی علیہ الرحمہ از نقصان پذیرفتن ارتفاع ولایت جزین نباشد کہ بوجہ قلت رعایا بلندی مرتبت سلطنت کم شد۔ صاحب انند بحوالہ مطلع السعدین (۲) ارتفاع صنعتی را نام کردہ کہ صفتی را آغاز کنند و آنرا بالا برند باظہار چیزی چند (الخ) ما ہمین صنعت را در قصیدۂ خود استعمال کردہ ایم کہ بمدح آقای ولی نعمت ما (آصف دکن) است ادام اللہ اقبالہ ابداً ابدا (سہ) او ز آسمان و من زمین من چرخ وا و عرش برین: من عرش و او کرسی نشین درظلّ وا دار آمدہ: در کتب لغات و مصطلحات۔ معنی دوم را دنیا قسیم (اردو) (۱) بلندی۔ مؤنث

بلند پایگی۔ بلندی مرتبت کہ سکتے ہیں (۲) صنعت ارتفاع یعنی ممدوح کی صفت اس طرح بیان کی جائے کہ ہر بیان مابعد بیان ماقبل سے باعتبار معنی و مفہوم بلند ہو جیسے ہمارے ممدوح کا رتبہ آسمان کے برابر ہے بلکہ عرش کے برابر۔"

(الف) ارتفاع عیش گرفتن مصدر اصطلاحی (ب) ارتفاع گرفتن واستعمال صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی بلندی اختیار کردن و بلند شدن است و (الف) کنایہ باشد از کامل شدن و بحدّ اعلی رسیدن عیش سند آصفی از حافظ شیرازی است (ـه) ز آفتاب قدح ارتفاع عیش مگیر ؛ چرا کہ طالع وقت آنچنان نمی بینم ؛ (اردو) (الف) اعلی درجہ کا عیش حاصل ہونا۔ (ب) بلندی اختیار کرنا

ارتفاع یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بلندی حاصل کردن است سندش از ظہیر فاریابی است (ـه) در حساب طالع تو گشت میزان یاد شد ؛ کار تفاع آن رصد بالای اختر یافتند ؛ عرض میشود کہ ازین شعر مصدر رصد یافتن ہم پیدا می شود ولیکن شک نیست کہ در روزمرّۂ معاصرین عجم ارتفاع یافتن مستعمل است (اردو) بلندی حاصل کرنا۔

ارژنگ بقول صاحب برہان و ہفت بروزن فرہنگ (۱) نگارخانۂ مانی نقاش باشد و (۲) نام تجانۂ چین ہم ہست و (۳) نام کتابیست کہ اشکال مانوی تمام دران نقش است وبعضی این لغت را بجای حروف ثالث بہ ثای مثلثہ آوردہ اند و گویند کہ در لغت فارسی غیر ازین لغت و لغت (ثغ بہ ثای سہ نقطہ و غین نقطہ دار) دیگر لغتی بہ ثای سہ نقطہ نیامدہ

و (ثغ) بت را گویند و عربان صنم خوانند صاحب سروری باعتراف هر سه معنی برهان نسبت
معنی سوم بحوالهٔ حکیم اسدی طوسی گوید که در لغت دری این کتاب راجز این یک نام بیشتر
ندیده شد و فرماید که در لغت فرس حرف ثا جز در (ارثنگ) نیامده و بدین سبب ثای ارثنگ
را به زای فارسی تبدیل کرده (ارژنگ) کرزند مؤلف گوید که مقصود صاحب سروری
نباشد که (ارتنگ) بثای مثلثه (ارثنگ) هم آمده که متبدل آن (ارژنگ) است که می آ
صاحب رشیدی بصراحت فتح الف و تای فوقانی فرماید کارنگارخانهٔ مانی است و تحقیق
آنست که (۴) (ارتنگ) صفحه و تختهٔ که نقاشان چین صنعت خود را بران اظهار می کردند
کارنامهٔ نقاشان چین را (ارتنگ) و کارنامهٔ نقاشان روم را (تنگ) میخوانند) صاحب
و بهلوی) بذکر هر سه معانی بالا گوید که بثای مثلثه (ارثنگ) هم آمده و نیز فرماید که (ارثنگ
و ثغ) همین دو لغت اند که بزبان فارسی بثای مثلثه یافته شد و نسبت معنی سوم صراحت
کند که لغت دری است - صاحب جامع بذکر معنی اوّل و سوم نوشته که بجای حرف ثا
(زای فارسی) و (سین مهمله) و (ثای مثلثه) نیز آمده صاحب ناصری بذکر معنی سوم نز
معنی دوم حوالهٔ فرهنگ هندوشاه ده صاحب سراج بصراحت کاف فارسی بر معنی
قانع و آرسته بذکر معنی سوم گوید که (۵) نام مانی نیز - صاحب شمس گوید که معنی اوّل
(ارچنگ بجیم فارسی و ارژنگ به زای فارسی) و بحوالهٔ حلّ اللغات ذکر هر سه معانی
باتفاق صاحب رشیدی فرماید که صفحه و تخته را (ارتنگ) گویند که نقاشان مصوّران
صنعت خود بران می کردند صاحب مؤید بحوالهٔ زفانگویا نوشته که (ارتنگ) چار

همه نقشها نگاشته بود یعنی علمخانه (نگارنامهٔ مانی) و بحوالهٔ آورات و دستور گوید که بمعنی نقاش باشد و صاحب سوال السبیل فرماید که لغت فارسی است بمعنی نگارنامهٔ مانی بهار بر معنی سوم و پنجم قناعت کرده آسد الله خان غالب در قاطع برهان بر صاحب برهان قاطع اعتراض کرده گوید که (ارتنگ) بمعنی مرقع تصویر است مطلقاً چون آنرا بسوی مانی مضاف گردانند (ارتنگ مانوی) خوانند مؤلف گوید که این مرکب است از لفظ (ار) و (تنگ) ار بلغت ترکی بمعنی مرد است (کذا فی کنز) و تنگ بکاف فارسی بلغت فرس بمعنی هر صفحه یا تختهٔ که نقاشان و مصوران اظهار صنعت خود بران کنند عموماً (کذا فی البرهان) پس معنی لفظی (ارتنگ) مرد صفحه یا تختهٔ نقاشی و مصوری است و مراد از صاحب تخته بخیال ما معنی پنجم بلحاظ ماخذ اصل است و آنانکه (ارتنگ) را نام مانی یعنی نقاشی مشهور گفته اند قول شان درست باشد اگر این را اسم مانی نه گیریم باعتبار معنی لفظی لقبش توانیم گرفت چنانکه واله هروی گوید (ـه) بنطق باد بهاری بچهره فرودی ؛ بود چو خانهٔ ارتنگ از تو خانهٔ زین ؛ درین شعر از خانهٔ ارتنگ نگارخانهٔ مانی مراد است و همچنین انوری نیز آورده (ـه) حبذا کارخانهٔ ارتنگ ؛ ای بهار از تو رشک برده برنگ ؛ انچه صاحبان لغت (ارتنگ) را بمعنی نگارخانهٔ مانی آورده اند به مجاز باشد یعنی خانهٔ راکه (ارتنگ) از نقش و نگار آراسته بود و مجازاً آن (ارتنگ) نام نهادند و فارسیان آنرا نگارستان ارتنگ هم گفته اند چنانکه سیف اسفرنگی گوید (ـه) اگر مانی شود زنده چو بیند نقش وارخنگش ؛ بمیرد باز از شرم نگارستان ارتنگش ؛ حیف است که ما سندی از کلام زباندانان برای معنی اول

نیافتیم کہ در و استعمال (ارتنگ) بمعنی اول باشد و ہم برین قیاس است معنی دوم و سوم وچہارم ہم کہ مجاز است یعنی تبخانہ را کہ در و نقش و نگار اصنام باشد یاکتابی را کہ در و اشکال و نقش و نگار مانی است یا تختہ را کہ مانی بران نقش می بست مجازاً بنام صناع موسوم کنیم و (ارتنگ) خوانیم مخفی مباد کہ فارسیان (تختۂ ارتنگ) را استعمال کردہ اند بمعنی تختۂ نقاشی چنانکہ رفیع الدین لبنانی گفتہ (ف)
صبا نگاشتہ آن نقشہا کہ تیزی آن :: بآب لطف فرو شستہ تختۂ ارتنگ :: (تختۂ ارتنگ) مرکب اضافی است بمعنی تختۂ مانی کہ او بران نقاشی می کرد از کلام میرزا نصر اللہ فدائی اصفہانی کہ معاصر با بودندی یافتہ ایم کہ خود او در شرح آن (ارتنگ) را بمعنی کارنامۂ نقاشان آوردہ ع و این ہم مجاز است (ف) ورکارگہ صنع کہ از او شدہ بر پای :: کارچگان ہیچو زمانی بودار تنگ ::
مختصر اینست کہ ما برادعای غالب دہلوی ہم اعتراض داریم کہ معنی حقیقی (ارتنگ) مرقع تصویر نباشد و اگر سند میرزا فدائی را کہ بالا گذشت متعلق بدان کنیم جا دارد ولیکن بمجاز۔ پس اعتراض غالب بر برہان ہمچنان است کہ اعتراض ما بر غالب (اردو) (۱) بقول امیر اہل زبان اردو نے نگارخانۂ مانی کو ارژنگ کہا ہے (مذکر) (قلق ف) مٹا یا یار کی تصویر نے رنگ اسقدر اس کا :: قلق تقویم پارینہ ہوا ارژنگ مانی کا :: (۲) چین کے ایک تبخانہ کو فارسیون نے ارتنگ کہا ہے (مذکر) (۳) ایک کتاب کا نام فارسی مین (ارتنگ) ہے جس مین مانی کا نقش و نگار ہے (مونث) (۴) فارسی مین ارتنگ اس صفحہ یا تختہ کا نام ہے جسپر اہل صنعت نقش کرتے ہین (مذکر) (۵) فارسیون نے (مانی) کو بھی ارتنگ سے موسوم کیا ہے کہ اس کے لفظی معنی (مرد تختۂ نقاشی) کے ہین۔

ارتو بقول صاحب شمس بالضم پوشش - صراحت فرماید کہ لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نہ کرد و نہ سندی پیش شد - بقول صاحب ساطع لغت ہندی است بمعنی تہ وشکن و (ارتوگر) تہ کنندۂ پارچہا باشد پس عجبی نیست کہ فارسیان قدیم این را از ہندی گرفتہ باشند حالا در روزمرۂ عجم متروک و بغیر سند تسلیم نتوان کرد - (اردو) پوشش - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - اسم مونث - لباس - پوشاک -

ارتوج بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است - بہ وزن فرسود بہ معنی سبزہ - صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات ترکی نمودہ فرماید کہ بمعنی سبزہ است - و در نسخۂ مطبوعۂ مؤید بعوض فوقانی لام آوردہ کہ غلطی کتابت بیش نباشد و صراحت معنی سبزہ کردہ و صاحب مدار الافاضل ہم (ارتوج بتای فوقانی) را باتفاق صاحب مؤید لغت ترکی و بمعنی سبزہ نوشتہ امّا صاحب لغات ترکی (ارتوج) بہ وزن (فرسود) را بصراحت حروف بمعنی نیزہ آوردہ وظاہر است کہ لفظ (نیزہ و سبزہ) التباس دارد ما با محقق ترکی زبان اتفاق داریم و از معاصرین ترک ہم تصدیق قولش یافتہ ایم - و بہ تحقیق ما مسلم است کہ این لغت ترکی است نہ فارسی و استعمال این در کلام فرس یافتہ نشد (اردو) نیزہ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - اسم مذکر - بھالا - برچھا - (اسیرؔ) ختم ہے شیرین ادائی اس ستم ایجاد پر ہ ہاتھ مین حیدم لیا نیزہ کتا را ہوگیا ؛

ارتیان بقول بہار کہ بر لفظ (ارتنگ) نوشتہ بفتح اوّل وکسر تای فوقانی از محال ہمدان است

که میرزضی ارتیانی از مشاهیر این مقام گذشت۔ صاحب انند این را ارتیمان نوشته بزیادت میم
بعد تحتانی که بجای خودش آید از نسخهٔ قدیم بہار ہم تصدیق ارتیمان می شود و این تصرف که میم
را حذف کرده ارتیان را بذیل (ارتنگ) جا داده نتیجهٔ دست درازی اہل مطبع نول کشور
باشد دیگر ہیچ (ار د و) دیکھو ارتیمان۔

ارتیشدار | بقول برہان وجہانگیری وجامع وہفت ورشیدی با تحتانی مجہول وشین
قرشت و دال ابجد بر وزن پرہیزگار (۱) لشکری وسپاہی را گویند و (۲) نام رودخانه ایست
بسیار بزرگ در حدود قبچاق خان آرزو در سراج باتفاق برہان گوید که اغلب که معنی دوم
ترکی است۔ صاحب ناصری بر سپاہی ولشکر قانع (زرتشت بہرام ۵۱) ہنرور زندشا
ارتیشداران ؛ سلح پر و پیاده با سواران ؛ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (ا
تیشه دار) است که (ار) در ترکی زبان بمعنی مرد آمده و ہای ہوز (تیشه) بقاعدهٔ فارسی
بحالت ترکیب حذف شده پس (ارتیشدار) فک اضافت است کنایه از لشکری وسپاه
ومعنی دوم استعاره باشد به تشبیه آبداری ومقابل کُشی (ار د و) (۱) سپاہی بقول آصف
فارسی اردو میں مستعمل (مذکر) جنگی آدمی۔ لشکری (۲) ایک بڑی ندی کا نام فارسیوں نے
(ارتیشدار) رکھا ہے۔ جو حدود قبچاق میں واقع ہے (مؤنث)

ارتیمان | بفتح اوّل وکسر تای فوقانی۔ بقول صاحب انند نام مقامی است از
ہمدان۔ از انجاست میرزضی ارتیمانی در نسخهٔ قدیم بہار ہم ذکر این موجود است دیگر
ذکر نکرد (ار د و) ارتیمان ایک مقام کا نام ہے محال ہمدان سے (مذکر)

ارثد بقول صاحب برہان وہفت باثای مثلثہ بر وزن ابجد نام بیخی است کہ تخم آنرا (فلفل بری) و (حب الفقد) خوانند و نبات اورا (پنجنگشت) و (ذوخمسہ اوراق) گویند مؤلف گوید کہ ہمان (ارتد) کہ بقول صاحب جامع بہ تای فوقانی گذشت وصاحب محیط این را بیای تحتانی (ارید) گفتہ بخیال ما تسامح برہان وہفت بیش نیست کہ بہ ثای مثلثہ نوشت اصراحت کامل بر آرتد کردہ ایم (اردو) دیکھو ارتد۔

ارثنگ بقول صاحبان برہان وسروری و (دری وپہلوی) وجامع وشمس کہ بذیل (ارتنگ بتای فوقانی) نوشتہ اند مرادف (ارتنگ) است کہ گذشت و بہ سین مہملہ (ارسنگ) ہم می آید صاحب انند بر لفظ (ثنگ) بثای مثلثہ گوید کہ مرادف (ارتنگ) است وصراحت کند کہ (ثنگ) بلغت فرس بمعنی نقش ونگار آمدہ (ہکذا فی البرہان) پس بہ تحقیق ما جزین نیست کہ این مرکب باشد از لفظ (ار) و (ثنگ) آر بلغت ترکی بہ معنی مرد وثنگ در فارسی زبان بمعنی نقش ونگار است پس (ارثنگ) بمعنی (مرد نقش ونگار) کنایہ باشد از مانی کہ صناع نقش ونگار بود از قبیل (ارسنگ) کہ فارسیان مانی را گفتہ اند و دیگر ہمہ معانی (ارتنگ) کہ بر لفظ (ارتنگ) مذکور شد مجاز است کہ صراحت کامل آن ہمہ رانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ارتنگ۔

ارج بقول برہان ورشیدی وجامع وہفت وجہانگیری بفتح اول وسکون ثانی وجیم (۱) بمعنی قدر ومرتبہ وقیمت وارزش باشد چہ ارجمند۔ صاحب قدر وقیمت

ومرتبه را گویند و (۲) بمعنی کندن و جدا کردن هم است و (۳) نام مرغی است که پرهای او بسیار نرم می باشد و در میان بالش کنند و ترکی (رقو) خوانند و (۴) کرگدن را نیز گفته اند و آن جانوریست در هندستان شبیه بگاومیش لیکن بر سر بینی شاخ دارد صاحب سراج گوید که این مبدل آرز است و بذکر هر چهار معنی بالا نسبت معنی سوم گوید که تو جانوریست که بعربی آنرا نعامه گویند یعنی شترمرغ صاحب ناصری بترک معنی دوم فرماید که (۵) نام قصبه ایست از ولایت فیروزکوه تبرستان صاحب سروری بذکر معنی اول وسوم نسبت دوم فرماید که بمعنی (برکنده) باشد. صاحب مؤید بر معنی اول قانع و صاحب (دری وپهلوی) هم ذکر معنی اول و دوم کرده و در معنی دوم لفظاً با سروری اتفاق دارد مؤلف عرض کند که (ارج) اصل است و مبدل آن (ارز) که فارسیان جیم عربی را به زای معجمه تبدیل کنند چنانکه (چوجه) را (چوزه) کردند مخفی مباد که آرج بالفتح بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی قدر و اعتبار آمده پس بمعنی اول عربی است و قیمت و ارزش باستعمال فارسیان مجازاً آن (ارز) را مبدل آرج و مفرس توان گفت صاحب سروری سندی از برای معنی اول آورده (شمس الدین کوتوالی سله) دل اگر نیست پسند تو من باز فرست * جان ندارد بر تو ارج تن باز فرست * شیخ عطار گوید (سله) بجائی اوفتی کانجا خدائی * ترا باشد حقیقت بی ریائی * ز جمله فارغ و در جملگی درج * دریغا گر ندانی خویش را ارج * نسبت معنی دوم عرض میشود که آنانکه بمعنی کندن و جدا کردن نوشته اند و آنچه صاحب سروری بمعنی (برکنده) نوشته بخیال ما هر دو غلط است که فارسیان (ارج کردن) بمعنی جدا کردن آورده اند

پس ارج بمعنی جدا باشد و اگر مصدر مذکور را بمعنی (برکندن) گیریم ارج بمعنی برکندیگی است (سوزنی ۵۲) نقل ہمای ہمایون جاہت ٭ دو بازوی زاغ ولع ارج کردم ٭ بخیال ما فارسیان (ارج) را بدین معنی از لغت سنسکرت ساختہ باشند کہ (رج) در سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی گرد و غبار است کہ از کندیدن تعلق دارد یعنی گرد و غبار نتیجۂ کندیدگی است و معنی جدا کردن مجاز آن باشد پس فارسیان الف وصلی در اول (رج) آوردہ (ارج) کردند بمعنی کندیدگی گرفتہ باشند و مجازاً بمعنی جدا۔ غیر ازین چیزی دیگر بفہم ما نمی آید کہ ماخذ این را با لفظ عربی کہ بضمن معنی اول گذشت تعلقی نیست و آرج بمعنی سوم و چہارم اسم جامد است از فارسی زبان کہ شترمرغ در پرند و کرگدن در چرند جانوری قیمتی است عجبی نیست کہ بہمین لحاظ نامش (ارج) نہادہ باشند چیزی دیگر بفہم ما نمی آید (مولوی معنوی ۵۴) یک جہانی بی نوا بر پیل و ارج ٭ بی طلسمی کی بماندی سبز مرج ٭ و وجہ معنی پنجم ہم غیر ازین نباشد واللہ اعلم (اردو) (۱) قدر۔ (عربی) بقول آصفیہ مؤنث ۔ عزت ۔ بزرگی ۔ مرتبہ۔ منزلت (نصیر۔ع) قدر اسکی چشم اہل نظر مین زیادہ ہے ٭ قیمت ۔ دیکھو (آخش) (۲) کھودنا نوچنا۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔ دکن مین (کھودنا) کا حاصل بالمصدر (کندیدگی) مستعمل ہے جو فارسی زبان سے لیا گیا ہے (۳) شترمرغ ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) صحرای افریقہ و عرب کے ایک پرندکا نام جو اونٹ سے بعض اعضا مین نہایت مشابہ ہے ۔جنوبی امریکہ مین بھی پایا جاتا ہے اور تین سوا تین گز کے قریب ہوتا ہے اسکی گردن نہایت لمبی اور صاف ہوتی ہے ۔ دوڑنے مین ریگستانی میدانون مین گھوڑی

سبقت لیجاتا ہی اسکی خوراک نباتات ہے کنکر پتھر کھاکر ہضم کرلینے مین مشہور ہے اس کے بازؤن کے پر قدر مین زیور سے کم نہین یہ تیس انڈون سے کم نہین دیتا - (۴) گینڈا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - ایک جانور کا نام جو ہاتھی کے پاٹھے کے برابر بھینسے سے مشابہ اور اوسکی ناک پر ایک سینگ ہوتا ہے بعض گینڈون کے دو بھی سننے مین آئے ہین لیکن دو سینگون کا گینڈا افریقہ کے سوا دوسری جگہ نہین پایا جاتا - اسکی طاقت مشہور ہے اور کھال ایسی مضبوط و سخت ہوتی ہے کہ اسکی ڈھالین بناتے ہین - ہندو اسکی ہڈی کو مقدس سمجھکر اسکے چھلے ہاتھ مین رکھتے ہین - فارسی مین اسے کرگدن کہتے ہین - جو چوپایہ دودھ پلانے والے حیوانات مین سے ہے - اہل لغات نے لکھا ہے کہ اس کا بچہ پانچ برس تک مان کے پیٹ مین رہتا ہے مگر ایک برس بعد سر نکال لیتا اور گھانس کھانی شروع کردیتا ہے - جب اسطرح چار برس گزر جاتے ہین تو ایکدفعہ ہی نکل پڑتا ہے اور بھاگ جاتا ہے چار برس تک پیٹ کے اندر رہنے مین یہ حکمت ہے کہ اسکی مان جسکی زبان نہایت سخت ہوتی ہے وہ اسے چاٹ نہین سکتی - کیونکہ اس بچے کی کھال نہایت ملائم ہوتی ہے جو اسکے چاٹنے کی تاب نہین لاسکتی ورنہ تمام کھال جگہ جگہ سے پھٹکر خونم خون ہوجاتی ہے (۵) ولایت فیروز کوہ تبرستان سے ایک قصبہ کا نام فارسی مین ارج ہے - مذکر -

ارجاسپ بقول صاحب برہان بروزن طہماسب (۱) نام نبیرۂ افراسیاب است کہ در توران بادشاہی کرد و در روئینہ دژ مسکن داشت و چند پسر گشتاسب را در جنگ کشتہ بود

و لہراسپ پدر گشتاسب را کہ ترک پادشاہی کردہ در بلخ بعبادت مشغول بود بقتل آورد و
بہ آفرین و ہمای را کہ دختران گشتاسب بودند گرفتہ در روئینہ دژ محبوس داشت عاقبت
اسفندیار بن گشتاسپ روئینہ دژ را گرفتہ ارجاسب را کشت و خواہران خود را نجات
داد و (۲) نام پہلوانی ہم بود تورانی- صاحبان جامع و سراج و شمس و مؤید ہم ذکر این
کردہ اند- صاحب ہفت صراحت اعراب کردہ فرماید کہ بفتح اول و سکون رای مہملہ و جیم
ابجد بالف کشیدہ و سین مہملہ بہ بای فارسی زدہ- باشد جہانگیری و رشیدی و ناصری بر معنی
اول قانع مؤلف گوید کہ در آخر اکثر اسمای فرمان روایان عجم لفظ (اسپ) می باشد چو
ارجاسپ- گشتاسب- طہماسپ- (بیوراسپ) و مثلہم و صاحبان لغت بر بیوراسپ صراحت کردہ اند کہ بیور
بر وزن زیور بلغت دری بمعنی (دہ ہزار) آمدہ و بدین وجہ کہ ضحاک دہ ہزار اسپ داشت آن را
(بیوراسپ) نام نہادند (کذا فی البرہان) پس بکثرت استعمال الف ساکن شد و رای مہملہ
ساکن متحرک- عجبی نیست کہ (ارجاسپ) ہم مرکب باشد از (ارج) و (اسپ) بمعنی
(رتبہ اسپ) یعنی صاحب مرتبہ و اسپ نشین یا رتبہ شناس اسپ اگرچہ بترکیب فارسی
این معنی پیدا نمی شود ولیکن برای وجہ تسمیہ بر اشارہ ہم قناعت می شود چنانکہ در
(بیوراسپ) گذشت و اللہ اعلم- (اردو) (۱) ارجاسپ- فارسی مین ایک
پادشاہ کا نام ہے- (۲) نیز ایک پہلوان کا نام جو توران مین گزرا ہے-

ارجالون | بقول صاحب برہان و جامع و ناصری و انند بالام بر وزن افلاطون
گیاہیست مانند عشقہ کہ بر درختہا پیچد و آنرا کرم دشتی و بعربی کرمۃ البیضاء خوانند و صاحب

۴ عجب نیست کہ بیدار ابیضا نوشتہ- مؤلف

محیط بر (ارجالون) فرماید که درخت فاشرا است و بر (فاشرا) ذکر کند که بفتح فا و الف و فتح شین معجمه و رای مهمله و الف معرب از (فاشار) سریانی است و گویند اسم یونانی و بقول در سریانی (کیشاجوریا) گویند و بیونانی (اناپاس لوقا) و (قستوبرون) نیز نامند و بعربی (کرمة البیضا) و بقولی (حالق الشعر) و (عنب الحیۃ) و بفارسی (ہزارفشان) و (ہزارکشان) و نیز بفارسی (ماردار) و (کرم دشتی) و بشیرازی (نخوشی) و بقول بعضی نام این در یونانی (اسالس لوقی) و (اغلیطوس) و بسریانی (کتنا) و برومی (حلیلوطن) و به بربری (ارجالون) و در تنکابن و طبرستان (الالملک) گویند و آن نباتیست در شاخ و برگ و خیوط شبیه تاک انگور - طعم آن تند با حرافت و قبض - برگ و ثمر آن گرم در سوم و خشک در دوم و بقول بعضی در سوم - و بقول شیخ الرئیس گرم و خشک تا سوم - حاد و حریف و جالی و مجفف و ملطف و مسخن با سخان معتدل - منافع کثیره دارد - (اردو) ایک پودہ کا نام جسکو عربی مین کرمة البیضا کہتے ہین (جنگلی انگور) - کرمة البیدا - مذکر

ارجان بقول صاحب برہان و ہفت بروزن مرجان بلغت اہل مغرب (۱) چلغوزه باشد و بعضی گویند نوعی از بادام کوہی است و این اصح است - صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید که بتشدید رای مہملہ (۲) نام شہری است بفارس - صاحب محیط نوشته که درخت لوزالبربر است که در بادام بربری مسطور و بر بادام بربری گوید که درخت آنرا (ارجان) و (ہرجان) نیز نامند و در بلاد مغرب اقصی کثیرالوجود است و ثمر آن مثل بادام کوچک و آن را در عربی (لوزالارجان) نامند - قسمی از بادام صحرائی است شبیه به چلغوزه

وبزرگتر از ان - گرم وخشک وبسیار قابض وشرب گل آن وجرم آن برای حبس شکم تا یک درم نافع وروغن آنرا زیت السودان نامند وبزیت السودان گفته که روغن ثمری است مثل بادام کوچک که درخت آنرا بشیرازی (بخرک) وبعربی (لوز البربر) گویند ودرخت قسم دیگر این را بشیرازی (ارجن) ودرعراق (تنکس) ونزد اهل مغرب ارجان وآرقان نام است - صاحب انند نسبت معنی اول صراحت کند که لغت فارسی است ونسبت معنی دوم - عرض می شود که مخفف (ارہ جان) است که می آید (اردو) (۱) بادام کوہی کا نام فارسی مین ارجان ہے اور اردو مین اسی کو جنگلی بادام کہتے ہین (مذکر) (۲) ارجان ایک شہر کا نام (ارہ جان) کا مخفف (مذکر)

ارجبد | بفتح اوّل وسکون رای مهمله وضمّ جیم وسکون مابعد بقول صاحب سوارالسبیل که بذیل لفظ (ارجبذ) نوشته بفارسی امیر قلعه یا بزرگ خداوند وفرمان فرما را گویند ما درلغات فرس این را نیافتیم واز معاصرین عجم هم نشنیدیم - عجبی نیست که (ارجمند) را صاحب سوارالسبیل (ارجبذ) نوشته باشد اما (ارجمند) بمعنی امیر قلعه نیامده وبدین وجه که (ارجمند) بمعنی صاحب مرتبه می آید مجازاً برای امیر قلعه یا فرمانفرما گفته باشند باین حال برادّعای صاحب سوارالسبیل سند درکار است (اردو) قلعه کا مالک - صاحب مرتبه - فرمان روا -

ارج داشتن | استعمال - بمعنی قدر وقیمت داشتن است سند این ازکلام شمس الدین کوتوالی بر لفظ (ارج) گذشت (اردو) قیمتی ہونا -

ارج کردن | استعمال - بمعنی برکندن است سند این ازکلام سوزنی بر لفظ ارج مذکور (اردو) نوچ

ارجل | بفتح اوّل و فتح جیم عربی - بقول صاحب منتخب (۱) مرد بزرگ پای و (۲) اسپی که یک پای او سپید باشد - صاحب غیاث نیست معنی دوّم گوید که این یکی از عیوب نفس اسپ است که نحوست تمام دارد و صاحب شمس نوشته که اسپ یک پای سفید را شوم پندارند و صاحب مؤیّد صراحت کند که آنرا گروه می پندارند بالجمله فارسیان این را معنی دوّم استعمال کرده اند و برای این لغتی خاص در فارسی بی الآن از نظر ما نگذشت (انوری ـه) جرم خورشید چو از حوت در آید بحمل ؛ اشهب روز کند ادهم شب را ارجل ؛ (اردو) ارجل - (عربی) اردو مین مستعمل - بقول امیر وہ گھوڑا جس کا ایک پاؤن سفید اور تین اور رنگ کے ہون یہ منحوس سمجھا جاتا ہے -

ارجمند | بقول صاحب برہان و ہفت و (جامع ذیل لفظ ارج) با میم - بر وزن نقشبند (۱) بمعنی عزیز و گرامی و صاحب قدر و خداوند مرتبه باشد چه (ارج) بمعنی قدر و مرتبه و (مند) بمعنی صاحب و خداوند است و (۲) دانا و دانشمند را هم گفته اند و (۳) هر چیز قیمتی را نیز گویند و (۴) بمعنی بی همتا و (۵) بمعنی غلبه کننده هم آمده صاحبان بحر و رشیدی و (دری و پہلوی) و سروری بر معنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج گوید که معنی صاحب قیمت که ارز است و مجازاً بمعنی صاحب قدر و مرتبه و فرماید که انچه صاحب برہان بمعنی بی همتا و غلبه آورده محل نظر است **مؤلف** عرض کند که انچه خان آرزو (ارجمند) را بمعنی صاحب قیمت و ارز گرفته مجازاً بمعنی صاحب قدر و مرتبه گیرد بخیال ما هم محل نظر است زیرا که (ارج) بمعنی قدر و اعتبار متحقق است که بجای خودش گذشت پس معنی حقیقی (ارجمند)

صاحب قدر و اعتبار باشد و معنی صاحب قیمت وارزکه ادّعای خان آرزوست همچو دیگر
معانی بیان کردهٔ برہان بجالت وجود سند مجاز باشد حیف است که خان آرزو سندی
پیش نکرد - بہار گوید که صاحب قدر و منزلت و چیز قیمتی و گران بہا را ارجمند گویند چون تیر آرا
و گوہر - و اطلاق آن بر جواب و منزل مجاز است - مؤلف عرض کند که بہار در غرض
معنی حقیقی و مجازی را باہم آمیخته است فتامل (ملا طغرا ۵۱) چو آید بدین منزل ارجمند؛
شود ہمت پست گردون بلند؛ (نظامی ۵۳) مرا با چنین گوہر ارجمند؛ ہمین حاجت آمد
آید بگوہر پسند؛ (وله ۵۴) سپه راجو ابی چنان ارجمند؛ پسند آمد از شہریار بلند؛ (ظہوری
۵۵) و بال کوی تو دائم کسی نخواہد شد؛ ہمین قدر که شود بخت ارجمند آنجا؛
مخفی مباد که بخیال ما در شعر اول (منزل ارجمند) بمعنی منزل عالی و گرامی است و در شعر
دوم (جواب ارجمند) بمعنی جواب بی عدیل و بی ہمتا و لا جواب توان گرفت و در شعر سوم
(گوہر ارجمند) استعاره باشد از ممدوح و ارجمند که بصفت گوہر آمده بمعنی (ثمین) است
و در شعر چہارم (بخت ارجمند) بمعنی بخت بلند و غالب توان گرفت الحاصل اگر (ارجمند)
را صفت انسان گیریم بمعنی حقیقی آید یعنی صاحب قدر و اعتبار و اگر صفت غیر انسان
گیریم - یکی از معانی مجازی صادق آید و به خیال ما از برای لفظ (ارجمند) ہمین یک معنی حقیقی
کافی است و انحصار معانی مجازی بسیار مشکل و این قدر متحقق است که فارسیان ارجمند را
بصفت غیر انسان ہم استعمال کرده اند چنانکه در اسناد بالا گذشت (اردو) ارجمند
بقول امیر قدر و قیمت والا - ذی رتبہ - فرزند کے لفظ کے ساتھ اسکا زیادہ استعمال ہے -

(۱۲۲۵) **ارجمند شدن بخت و طالع** | استعمال بکسر نون دوّم کنایه باشد از بلند شدن طالع و عروج بخت سند این از کلام ظهوری بر لفظ ارجمند گذشت (عرفی سه) مراد بر اثر غیر گو مران نشاطی که باز طالع ما ارجمند خواهد شد (اردو) قسمت جاگنا - بقول آصفیّه نصیبا جاگنا - طالع یا اقبال کا یاور ہونا - زمانه مساعد و موافق ہونا - بھلے دن آنا - قسمت چمکنا -

(۱) **ارجمندی** | بقول بہار بمعنی قدر و منزلت - فرماید که با لفظ بردن مستعمل (الخ) مؤلّف گوید که - - - - - - - - - -

(۲) **ارجمندی بردن** | بمعنی منزلت و قدر حاصل کردنست چنانکه درویش واله ہروی در مدح شیخ المشائخ درویش عبدالحی سنوکردی گفته (سه) زمید رسالہ ہوشمندی * بردم ز طواف ارجمندی * (اردو) (۱) قدر و منزلت (۲) منزلت حاصل کرنا - رتبه حاصل کرنا

ارجن | بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت بر وزن ارزن (۱) درخت بادام تلخ را گویند صاحب سراج بذکر معنی برہان گوید که (۲) در ہندی نام پہلوانیست از پنج برادران مشہور که قصّه ایشان در کتاب مہا بھارت مسطور - صاحب انند صراحت کند که این لغت فارسی است مؤلّف گوید که لغت شیرازی است ذکر این بر لفظ (ارجان) گذشت که درخت یک قسم ارجان را (ارجن) گفته اند - صاحب ساطع این را بہر دو معنی لغت سنسکرت گوید پس عجبی نیست که فارسیان این را از سنسکرت گرفته باشند و بقول صاحب محیط بعبرانی (عنکبوت) و بہندی (درخت ہندی) و ثمر آن نیز بہمین اسم موسوم - گرم است در محت و دافع بلغم و اعیا و منقّی و مدمّل جراحات و ممسک و مقوّی بدن و استخوان شکسته را پیوند دہد و طلاءً و اکلاً مستعمل - بعضی آنرا سرد دانسته اند - منافع بسیار دارد (اردو)

(۱) کڑوے بادام کا درخت (مذکر) (۲) بقول امیر ایک گزرے ہوے پہلوان کا نام۔
جسکو تیراندازی مین کمال تھا (انیس ۵۲) کاندھے پہ تھی شتی کے وہ دوٹانک کی کمان خم
ارجن بھی جس سے سہم کے گوشے مین ہو نہان ❊

ارجنگ | بقول صاحب برہان وہفت وانند بر وزن خرچنگ نگارخانۂ مانی را
گویند صاحب سراج این را بجیم فارسی آوردہ و صاحب رشیدی بذیل لفظ (ارژنگ)
گوید کہ (ارجنگ - بجیم فارسی) و (ارژنگ بزای فارسی) نام نقاشی از چین نظیر مانی و ہندو شاہ
گوید کہ نام بتخانۂ **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این ضمناً بر لغت (ارژنگ) کردہ ایم - بخیال ما
این مبدل (ارژنگ) است کہ فارسیان تای فوقانی را بجیم عربی و فارسی بدل کنند چنانکہ
(لت ولج) و (تُس وچُس) پس (ارجنگ) بخیال ما نام مانی است یا مصور دیگر چنانکہ صاحب رشیدی
بجیم فارسی آوردہ و مرادف (ارژنگ) است بدیگر معانی ہم کہ صراحت کاملش بر لفظ
(ارژنگ) کردہ ایم و ماخذ این ہم ہمہ را انجا نذکو راگر مقصود محققین بالا این است کہ بعد تبدیل
تای فوقانی بجیم عربی (ارجنگ) در استعمال فرس مخصوص بہ نگارخانہ مانی) است جا دارد
ومشتاق سند باشیم (اردو) دیکھو ارژنگ ۔

ارجنہ | بقول صاحب برہان وجامع بفتح اوّل وثالث ونون نام دشتی است
در فارس گویند امیر المومنین علی علیہ السّلام سلمان را دران دشت بز ورولایت از چنگ
شیر نجات داد و (۲) نام نوائی ولحنی است از موسیقی صاحب ہفت باتّفاق برہان صراحت
کردہ است کہ بسکون رای مہملہ وفتح جیم ونون باشد - خان آرزو باتّفاق غنی برہان گوید کہ

ظاہراً جیم بدل زا است و قصۂ دشت ارزن شہرت دارد مؤلف گوید کہ شک نیست
کہ در فارسی زبان (دشت ارزن) و (ارژنہ) ہم بمعنی اوّل آمدہ کہ می آید ولیکن وجہی نیست
کہ آنرا مبدل (ارجنہ) نگیریم فارسیان جیم عربی را بہ زای عربی و فارسی بدل کنند چون (اجوجہ
وجوزہ) و (کج وکژ) و تبدیل جیم عربی بازای ہوز ہم می شود و بالعکس آن ہم (ولیکن تائید
کہ اوّل تصفیۂ اصل کنیم بخیال ما (ارجنہ) اصل است کہ نام دشتی در فارس مملو از درختہای
ارجن باشد۔ ہای نسبت بہ آخر (ارجن) زیادہ کردہ ارجنہ کردہ اند و (دشت ارزن) ہم ہمین
معنی دارد کہ (ارزن) مبدّل ارجن است و واقعۂ مبینۂ بالا متعلق بہ ہمین دشت وگویند کہ جائی کہ کثرت
اشجار ارجن باشد در عالم ہوا آواز خوشی از درخت ہا پیدا می شود وہمین سبب باشد کہ فارسیان
نوائی را ہم مناسبت خاص (ارجنہ) نام نہادہ باشند (اردو) (۱) ارجنہ یا دشت ارزن
فارسی زبان مین اس جنگل کا نام ہے جو فارس مین واقع ہے جس مین کڑوے بادام
کے درخت کثرت سے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ اسی جنگل مین حضرت امیر علیہ السلام نے زور ولایت سے
سلمان رضؓ کو شیر کے پنجہ سے بچایا تھا (مذکّر) (۲) ایک راگنی کا نام فارسی مین ارجنہ ہے۔

ارجیس | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر جیم نام دژی معروف
دیگر کسی ذکر این نکردہ حیف است کہ محقق نامور تفصیلی نکرد (اردو) ارجیس ایک قلعہ کا نام (مذکّر)

ارجین | بقول صاحب ہفت بفتح اوّل وسکون رای مہملہ وکسر جیم بمثناۃ تحتانی رسیدہ
ونون زدہ نام کوہی است از توابع صفاہان۔ دیگر محققین این را بہ جیم فارسی و یای حطی در
آخر (ارچینی) نوشتہ اند کہ می آید بخیال ما تسامح صاحب ہفت بیش نیست کہ (ارچینی) را

ارجین) کردسندی پیش نشد و محقق با او نیست (اردو) دیکھو (ارجینی)

ارچند | بقول ضمیمۂ برہان و انند و غیاث و مؤید بروزن و معنی ہرچند باشد مؤلف گوید کہ اصل این (اگرچند) مرکب است از (اگر) و (چند) پس لا محالہ مخفف (اگر) و ہمین را فارسیان بقاعدۂ خود بہ تبدیل الف با ہای ہوز (ہر) کردہ (ہرچند) را مرادف (ارچند) گفتہ اند و این ہم کلمۂ شرط است کہ لازم گردانیدن چیزی بچیزی بواسطۂ حروف مقررہ کہ بحروف شرط موسوم اند صاحب تحقیق القوانین ذیل لفظ (گر) فرماید کہ ہر یک از (اگر) و (ار) و (گر) کہ باخر ش لفظ چہ متصل گردد دال بود بر توہم بودن مضمون جملۂ مدخول خود از جہت آوردن لفظ لیکن یا مرادفش بنا بر استدراک بر جواب آن واجب شود۔ و ہم چنین است حقیقت (گو و ہرچند) بمعنی (اگرچہ) (انتہی) و بعضی برانند کہ ہرچند حرف اتصال و وصل است پس (ارچند) مخفف (اگرچند) و (ہرچند) مبدل (ارچند) باشد و این ہر سہ مرادف (با وجود اینکہ) بعضی برانند کہ این ہمہ حروف برای مخالفت و تضاد جزای آرند (کذا فی قواعد) الحاصل بخیال ما (اگرچند) مخفف (اگرچندی چنین باشد) است و ارچند و ہرچند ہم برین قیاس (اردو) ہرچند بقول آصفیہ (فارسی) تابع فعل۔ جتنا کچھ۔ جس قدر۔ کتنا ہی۔ کیسا ہی۔ بہتیرا۔ جیسے " ہرچند سمجھایا پر نہ مانا (امانت ۵) ہرچند چاہتا ہون کہ بوون نہ یا سے ؛ پر دل کو اپنے بس مین نہ پاؤن تو کیا کرون ؛

ارچنگ | بقول صاحب رشیدی بجیم فارسی و (ارژنگ) بہ زای فارسی نام نقاشی ازچین نظیر مانی و بقول صاحب سراج و جامع مرادف (ارژنگ) کہ گذشت مؤلف

گویدکہ مبدل ارتنگ باشد فارسیان بقاعدۂ خود تای عربی را بجیم فارسی بدل کردند چنانکہ (تس) را (چس) کہ بمعنی گوز بی صداست حقیقت (ارتنگ) بصراحت ماخذش بجایش گذشت (اردو) دیکھو ارتنگ۔

ارچہ | بقول صاحب انند بالفتح مخفف اگرچہ وبحوالۂ فرہنگ بوستان گویدکہ حرف شرط متصل مؤلف عرض کند کہ (اگر) مخفف آن (گر) و (ار) حروف شرط است و این عبارت است از لازم گردانیدن چیزی بچیزی بواسطۂ یکی از حروف مقررہ کہ بحروف شرط موسوم اند وہریک از (اگر) و (گر) و (ار) کہ بآخرش لفظ (چہ) متصل گردد۔ دال بود بر متوہم بودن مضمون جملۂ مدخول خود۔ ازین جہت آوردن لفظ (لیکن) یا مرادفش بنابر استدراک برجواب آن واجب (کذا فی القوانین) گاہی لفظ (لیکن ومرادف آن) محذوف ومضمر باشد چنانکہ (انوری ع) کوہ قاف ارچہ بس گران سنگست ؛ پیش حلمش چو کاہ بنحیط است ؛ و ازہمین قبیل است کہ گفتہ (ولہ ع) ولیکن ارچہ چنین بود داعی شوقم ؛ ہمی گریست بخون جگر چو ابر مطیر ؛ (اردو) اگرچہ بقول امیر (فارسی) (اردو مین مستعمل) کلمۂ شرط۔ (بحر ع) خدا نے چاہا تو اس بت کو اب نہ چاہین گے ؛ اگرچہ سانحہ گزرے گا جان پر گزرے ؛ آپ نے لفظ (اگر) کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ (اگر) حرف شرط ہے اور (تو) حرف جزا جب اردو مین اسکے آخر مین لفظ (چہ) لگا دیتے ہین تو نہ معنی شرطی باقی رہتے ہین اور نہ دو جملون کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً یہ کہین کہ " اگر زید میرے پاس آئیگا تو مین اسکو انعام دونگا۔ اگرچہ وہ امیر کبیر ہو " اس صورت مین لفظ (اگرچہ) کو معنی شرطی سے

کوئی تعلق نہین رہا گو اس سے قبل والے جملے مین معنی شرطی پائے جاتے ہین اور کبھی لفظ (اگرچہ) کے واسطے اسکی ضرورت نہین ہوتی کہ اس سے قبل جملۂ شرطیہ ہی مذکور ہو مثلاً یون کہین کہ ”زید آگیا اگرچہ عمرو نہین آیا“ یہ اس صورت مین بولتے ہین کہ زید کا آنا عمرو کے آنے سے خاص تعلق رکھتا ہو مثلاً زید اور عمرو کا آنا ساتھ قرار پاچکا ہو اور زید چلا آیا ہو اور اپنے وعدے کو پورا کیا ہو اور عمرو نہ آیا ہو کبھی حرف لیکن اس کے ساتھ مستعمل ہوتا ہی مثلاً کہین کہ ”میرا ارادہ اگرچہ بمبئی جانے کا ضرور ہے لیکن سردی کا خیال بار بار روکتا ہے“ خلاصہ یہ ہے کہ چہ محض تاکید کے واسطے آتا ہے مقصود اس سے ربط اور وصل ہوتا ہے مثلاً ”زید بخیل ہے اگرچہ وہ مالدار ہے“ یا ”بکر لئیم ہے اگرچہ وہ صاحب منصب و جاہ ہے“

ارچین بقول صاحب برہان و جامع و سراج و انند بر وزن (خرچین) زینۂ پایہ و نردبان را گویند **مؤلف** گوید کہ این مرکب است از (ار) لغت ترکی کہ بہ معنی مرد است و مجازاً بمعنی صاحب و (چین) لغت فارسی بقول برہان بمعنی شکنج پس (ارچین) بمعنی صاحب شکنج باشد کنایہ از زینہ و نردبان کہ مراتب آن ہیچو مراتب شکنج است از ہمین قبیل است کہ فارسیان ہر مرتبۂ دیوار را کہ از گل باشد (چینہ) نام نہادہ اند و آنرا در اردو (ردّا) گویند (اردو) سیڑہی بقول آصفیہ (ہندی) مؤنث - زینہ - نردبان -

ارچینی بقول صاحب برہان و انند و سراج با جیم فارسی بر وزن خرچینی نام کوہی است از توابع صفاہان **مؤلف** گوید کہ (ارچین) بمعنی نردبان و زینہ گذشت پس یای نسبت در آخرش زیادہ کردہ کوہی را نام کردہ باشند کہ بلندیش در مراتب ہیچو نردبان باشد کہ تصعید بر و آسان بود

(اردو) ارچینی - ایک پہاڑ کا نام ہے جو توابع صفاہان میں واقع ہے (مذکر)

ارحیقنہ | بقول صاحب برہان وہفت وانند بفتح اول وسکون ثانی وکسر رای حطی تحتانی رسیدہ وکسر قاف وفتح نون بلغت رومی اسپرک است وآن گیاہی باشد کہ بدان چیزہا رنگ کنند۔ صاحب محیط بر (اسپرک) فرماید کہ اسم (اکلیل الملک) است وگویند بفارسی اسم (زریر) وبر (اکلیل الملک) گوید کہ بفارسی (شاہ افسر) و (گیاہ قیصر) وبعربی (اصابع الملک) نیز گویند وبیونانی (ہالیبوطس) ملالیلوطس) ودر قصیدہ نوشتہ کہ جالینوس آنرا (حلنقا قوس) نامیدہ وبسریانی (اکلیلا ملکا) و (استرع) نیز گویند۔ نباتیست برگ آن کوچک مائل بزردی شبیہ ببرگ صعتر۔ معتدل در حرارت وبرودت وخشک درا ول وگویند مائل باندک حرارت وگویند مرکب القوی وجزو حرارت ویبوست دران بیشتر از برودت وبقول شیخ گرم وخشک درا ول۔ قبض این قوی نیست۔ محلل منضج ومجفف وملطف۔ مقوی اعضا ومنافع بسیار دارد (اردو) اکلیل الملک۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ گیاہ قیصر ناخونہ۔ ایک چھوٹے مفروش درخت کی نہایت چھوٹی۔ ناخن سے مشابہ اور بھورے رنگ کی پھلی ہے جس کا اکثر ضماد ونطول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ پہلے درجہ میں گرم وخشک ہی تمام سردی کے ورم کو نافع ہے اور سخت ورموں کو تحلیل اور نرم کرتا ہے۔

ارخای عنان | (اصطلاح) بقول بہار وانند بالکسر از چیزی بی تامل گذشتن (عرفی سہ) ناشی زہوای جلوۂ تو۔ ارخای عنان آفرینش۔ یعنی از ہواداری جلوۂ توصیف آن علیہ السلام ارخای عنان آفرینش پیدا است ای آفرینش از ہوای جلوۂ

نعت او ارخای عنان دارد و وصف او کماہی نمیتوانند گفت یا آنکہ ارخای عنان آفرینش از ہوای جلوهٔ نعت اوست یعنی از غایت شوق نعت آن سرور آفرینش سبب تامل وصف ذات او می گوید و بی توقف راه نعت او می پوید و در لطف ہر دو توجیہ سخن نیست کما صرح بہ بعض المحققین (انتہی) مؤلف گوید کہ (ارخار) بکسر اول لغت عربیت بمعنی فروگذاشتن پرده را و سخت راندن ستور و نرم کردن و دراز کردن رسن اسپ را و نیز نوعی از دویدن سخت (کما فی منتہی الارب) و صاحب انند ہم ذکر این کرده پس (ارخای عنان) ترکیب فارسی حاصل بالمصدر است از مصدر (ارخای عنان کردن) بمعنی دراز کردن و نرم گذاشتن عنان باشد برای سخت دویدن کہ چون عنان را نرم گذارند و دراز کنند یعنی تنگ نہ کنند اسپ بہ تیزی می دود و شاعر گوید کہ از ہوای جلوهٔ ممدوح ظاہر می شود کہ باری تعالی شانہ عنان آفرینش را نرم گذاشت یعنی در آفرینش تنگی نکرد بلکہ سیرچشم بود از ینجاست کہ ہمۂ محاسن آفرینش در ذات ممدوح جمع شد (اردو) باگ ڈھیلی کرنا ۔ بقول آصفیہ باگ چھوڑنا تاکہ گھوڑا خوب دوڑے ۔

ارخنج بفتح اول و سکون رای مہملہ و فتح خای معجمہ و سکون ما بعد بقول صاحب سوار السبیل بہ فارسی زبان رخنۂ نہر خور درا گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم ازین ساکت ۔ بخیال ما این مرکب باشد از (ار) کہ ترکی زبان بمعنی مرد است و مجازاً بمعنی صاحب و (کنج) بضم اول بقول برہان بمعنی نقبی کہ در زیر زمین مانند خانہ کنده باشند پس (ارکنج) بمعنی صاحب نقب و کنایہ از رخنۂ کہ برای نہر کرده باشند فارسیان

بقاعدۂ خود کاف عربی را بہ خای معجمہ بدل کردند (ارخنج) شد چنانکہ (شاماکچہ) را (شاماخچہ)
کردند اندرین صورت باید کہ خای معجمہ را مضموم خوانیم یا اینکہ (ار) را با (خنج) مرکّب کردہ
باشند کہ بقول برہان بالفتح بمعنی نفخ وسود و آوازی است کہ وقت جماع کردن از بینی برآید
پس معنی لفظی (ارخنج) صاحب نفخ یا صاحب آواز مذکور باشد و کنایہ از رخنۂ نہر مخفی مباد کہ
در افادۂ رخنۂ نہر شبہی نیست و از رخنۂ نہر آوازی خاص از دخول ہوا ہم برمی آید یا اینکہ در
اوّل لفظ (رخنہ) الف وصلی آوردہ ہای ہوّز آخر را بقاعدۂ خود با جیم عربی بدل کردہ (ارخنج)
کردند ہمچون (ماہ) و (ماج) و تعمیم معنی را یا رخنۂ نہر خورد مخصوص ساختند (واللہ اعلم) (اردو)
چھوٹی نہر یا چھوٹا نل جو زیر زمین ہو۔ (مذکر)

ارخون | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضمّ خای معجمہ (۱) بمعنی شاہزادہ
و (۲) سردار و مہتر و (۳) امام و مقتدای ترسایان صاحب سوا السبیل گوید کہ بیونانی
زبان (آرخون) بمعنی سردار و مقدّم دیہہ باشد پس (ارخون) بمقصورہ وجمع آن ارا خنہ
لغتی است۔ صاحب انند علامت لغت عرب نہ نوشتہ و در دیگر کتب لغات عرب
ہم یافتہ نمیشود و صاحب محیط المحیط فرماید کہ این لغت یونانی است (اردو) بقول صاحب
آصفیہ (۱) شاہزادہ (فارسی) مذکر۔ ملک زادہ۔ راج کنور کنور۔ ٹیکا۔ (۲) سردار
فارسی۔ مذکر۔ افسر۔ سرگروہ۔ حاکم۔ مہتر قوم (۳) امام (عربی) مذکر۔ پیشوا۔ ہادی
آگے چلنے والا۔

ارد | بقول برہان وہفت وجامع وناصری وانند وسروری وسراج بفتح اول وسکون

ثانی و دال ابجد) بمعنی خشم و قہر و غضب - صاحب رشیدی فرماید کہ (اردشیر) مرکب است از زمین و خاک آن زور و سراج گوید کہ آردشیر را متعلق بہ معنی سوم لفظ (ارد) ہم توان کرد کہ بمعنی (مثل شیر) باشد و تخصیص صاحب رشیدی درست نیست **مؤلف** گوید کہ این اسم جامد فارسی قدیم باشد ماخوذ از (ارت) کہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی (زیادہ شد) آمدہ یعنی زائد از اعتدال و فارسیان بقاعدۂ خود تای عربی را بہ دال بدل کردہ خشم و قہر را (ارد) گفتہ باشند کہ نتیجۂ زیادتی اعتدال مزاج است - آنچہ صاحب رشیدی (اردشیر) را بمعنی (غصہ شیر دارندہ) گیرد و صاحب سراج بہ تسلیم آن تخصیص را نہ پسندد نسبت آن عرض می شود کہ بقاعدۂ فارسی اسم فاعل ترکیبی (شیر ارد) باشد نہ (اردشیر) و (اردشیر) بمعنی مثل شیر درست است **(اردو)** غصہ - بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مذکر خشم - غیظ - غضب (امیر ۵) وصل مین اسکو کس نے بلوایا * غصہ کیون بار بار آتا ہے *

(۲) ارد - بفتح اول بقول برہان و ہفت و جامع و سروری مخفف آرد کہ غلہ آس کردہ باشد **مؤلف** گوید کہ بخیال ما این اصل است و آنچہ بمدود بہمین معنی گذشت نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است کہ (ارد) را (آرد) ہم گویند و (ارد) ماخوذ باشد از (اردہہ) کہ کہ بزبان سنسکرت دو نیم کردہ شدہ را گویند و دو نیم شدن غلہ مرتبۂ اول است از سائیدن و (اردوا) بمعنی باریک نہ سائیدہ (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان از لفظ (اردہہ) آرد اخذ کردہ بمعنی غلۂ سائیدہ گرفتہ باشند و اللہ اعلم **(اردو)** دیکھو آرد کے دوسرے معنی -

(۳) ارد - بضم اوّل - بقول برہان و ہفت ورشیدی وجامع و انند وسروری وسراج بمعنی مانند ونظیر وشبہ - صاحب سراج فرماید کہ عجبی نیست کہ (اردشیر) بمعنی مثل شیر ازہمین معنی متعلق باشد بمعنی اوّل ہم مؤلف عرض کند کہ بزبان سنسکرت (رُدُر) بضم اوّل وسکون دوّم و سوّم نام مہادیو است کہ علماے ہنود آنرا برای تسکین جہلا مانند ونظیر خدا گفتہ اند و برای پرستش آن حکم دادہ اند - عقیدۂ علمای شان نمی گوید کہ آن معبود حقیقی است بلکہ می گویند کہ مظہر اوست و ازین کہ عامۂ جہلا قوّت ادراک نداشتند برای تفہیم شان دیو ومہادیو را نشان دادند کہ این مثل اوست (غلط کردند ونتیجۂ آن شرک بایمان آورد اگرچہ علمای شان بخیال ما از شرک مصوون اند) بالجملہ عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی دراول (ردر) آوردہ رای مہملۂ آخرہ را بقاعدۂ خود حذف کردند و (ارد) بمعنی مثل و مانند گرفتہ باشند (واللہ اعلم) مخفی مباد کہ صاحبان قواعد فارسی ذکر حذف رای مہملہ کردہ اند

(اردو) مانند - بقول آصفیہ (فارسی) بمعنی نظیر - مثل - مشابہ - جیسا - (حرف تشبیہ)

(۴) ارد - بکسر اوّل بقول برہان و ہفت ورشیدی وجامع وناصری وانند وسروری نام فرشتہ ایست کہ موکل بر دین ومذہب وتدبیر ومصالح روز (اُرد) است بخیال ما این متعلق باشد بمعنی سوّم کہ گذشت یعنی مشرکین سیّارہ پرست این فرشتہ را مانند خدا دانستہ بدین اسم موسوم کردہ باشند وتعلّق ماخذ این باکجی است کہ بر معنی سوّم گذشت (واللہ اعلم - پس برخیال ما بالضم اوّل صحیح باشد نہ بالکسر (اردو) ایک فرشتہ کا نام فارسی مین (اردو) ہے جو مصالح مذہب اور ہر ماہ شمسی کی پچیس تاریخ کے مصالح اور تدابیر کو لئے

متعین ہے (مذکر)

(۵) ارد ۔ بالضم بقول برہان وسراج وسروری وہفت و رشیدی و (دری وپہلوی) و جامع وناصری دانند ۔ روزبست وپنجم از ہر ماہ شمسی بعضی گویند کہ درین روز نیک است ۔ نو بریدن و پوشیدن و بد است نقل وتحویل کردن ۔ (فردوسی سہ) سرآمد کنون قصۂ یزدجرد بماہ سفندارمذ ۔ روز ارد ﴿ واکثر اہل تحقیق شعر فردوسی را بہ تبدیل مصرع اول ذکر کردہ اند یعنی (سہ) ہمی رفت سوی سیاوخش کرد ﴿ بماہ سپندارمذ روز ارد ﴿ وصراحت کردہ اندکہ (سیاوخش کرد) نام مقامی است بناکردۂ سیاوخش ۔ خان آرزو در سراج صراحت فرماید کہ ہنوز فارسیان با سبوع منقسم نمیشود و نظر ایشان بر ایام ہفتہ نیست بلکہ ہر ماہ را سی روز یا کم یابیش حساب کنند و ہر روز را نامی علیحدہ خوانند (الخ) وہم او بحوالۂ رسالۂ ابراہیمیہ فرماید کہ صاحب رسالہ روز ارد را بالضم ارد بہ بست وپنجم (اسفندارمذ) مخصوص کردہ و این خلاف مصطلح است (الخ) وہمچنین فرماید کہ تصریح ضمہ نیز خلاف وضع است بلکہ در قافیۂ مصرع اول شعر فردوسی لفظ کرد را بفتح کاف تازی یا کسر آن باید خواند تا مجموع (سیاوخش کرد) عبارت از موضعی باشد کہ ساختۂ سیاوش بود و معنی چنان بود کہ در فلان روز بموضع (سیاوخش کرد) میرفت ۔ بندگان عزرائی بکاف فارسی وضمہ خواندہ اندکہ لفظ (گرد) بمعنی پہلوان آمدہ و گرد را صفت سیاوش قرار دادہ اند درینصورت معنی مصرع چنان می شود کہ در روز فلان نزد (سیاوش دلیر) میرفت ۔ وحالانکہ روندہ درین شعر خود سیاوخش است لاغیر چنانکہ بر متتبعان شاہنامہ پوشیدہ نیست وچون کرد در اصل لغت فرس بکسر وفتح ہر دو مستعمل است وحالا

در جمیع فارس و یزد و ری بکسر کاف تکلم کنند علی الخصوص امکنه و بلدانی که منسوب بیانی اند بکسر کاف اطلاق کنند مثل (شاپورکرد) که شهریست منسوب با شاپورو (داراب کرد) که داراب خسرو منسوب آنست پس برین قیاس (سیاوخش کرد) نیز بفتح وکسره هردو مستعمل باشد درینصورت آرد نیز بفتح وکسر هردو صحیح باشد (انتهی) **مؤلف** گوید که مجرد (ارد) را بمعنی روز ارد گرفتن قابل غور است که در سند موجوده (روز ارد) آمده نه مجرد (ارد - بمعنی روز مخصوص) پس بخیال ما روز مخصوص را (روز ارد) گفتن بہ تعلق نام فرشته ایست که بمعنی (۴) گذشت باید که بقول برہان (ارد) را بضم اول خوانیم و بمعنی فرشته باشد نه بمعنی روز خاص - مخفی مباد که در مصرع اول شعر فردوسی سیاوخش را فاعل گیریم یا نگیریم بہر دو صورت (گرد) بضم کاف فارسی اگر صفت سیاوحش گریم بقافیہ آن (ارد) را ہم مضموم خوانیم و (روز ارد) ہمان روز مخصوص است که بنام فرشته خاص منسوب - انچه خان آرزو (ارد) را بکسر اول گفته قابل تامل است و حجت آن ضعف و ما را در فتح اول ہم کلام است چنانکه بالا گذشت بالجملہ بہ تحقیق ما مجرد (ارد) را بمعنی روز نیست و بہ حجم گرفتن قابل تامل است (اردو) ہر ماہ شمسی کے چبیسوین روز کا نام فارسی مین (ارد) ہے (مذکر)

(۶) ارد - بالضم - بقول صاحب سروری نام کورهٔ از کورہای فارس و بالفتح نام قریهٔ از فو شیح - وجه تسمیه این ہیچ معلوم نشد بجز این که تیمناً و تبرکاً بیاد کرد نام فرشته که ذکرش بہ نمبر (۴) گذشت این نام نہاده باشند (اردو) ملک فارس کے ایک حصے اور نیز

قوشنج کے ایک قریے کا نام فارسی مین (ارد) ہے ۔ مذکر۔

اردا بقول صاحب برہان وہفت بروزن فردا نام مؤبدی و دانشمندی است واو در زمان (اردشیر بابکان) بوده وفارسیان او را پیغمبر دانسته اند واورا (ارداد) بروزن فرہاد نیز گفته اند و پدر او (ویراف) بکسر وا و نام داشت صاحبان سراج ورشیدی ومجامع ذکر (اردا) کرده اند وصاحب ناصری فرماید که به (اردا ویراف) ہم شہرت داشت مؤلف گوید که (اردا) بکسر اوّل لغت عربی است بقول صاحب منتخب تباہ کردن و یاری کردن و یاری رشدن کسی را وبقول صاحب منتہی الارب بمعنی آرام دادن وبگفت خود ثابت نمودن چیزی را وبرقرار داشتن ہم - پس بخیال ما ہمین باشد وجہ تسمیہ این که این ہمہ معانی با دعوی پیغمبری مناسبت دارد وتصرف فارسیان ہمین قدر است کہ بفتح الف استعمال کردہ نام شخصی خاص نہادند (اردو) اردا - فارسی مین ایک دانشمند کا نام جس کو فارسیون نے پیغمبر مانا تھا - (مذکر)

اردابہ بفتح اوّل و بای موحّدہ بقول صاحب شمس آرد کہ بآب شوربند از مدحت صرا کند کہ لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین ذکر نکرد مؤلف گوید کہ این مرکب است با لفظ (ارد) بمعنی دوش کہ گذشت و (آب) بمعنی ما، و (ہای ہوز) نسبت یعنی چیزی کہ با آرد و آب ساختہ می شود از قبیل آش وسندی ورکارت کہ نیا قتیم (اردو) ایک قسم کی آش کو فارسیون نے (اردابہ) کہا ہے جو کھاری پانی مین آٹا شریک کرکے پکائی جاتی ہے (مؤنث)

ارداد بفتح اوّل بقول صاحبان برہان وہفت کہ بضمن (اردا) ذکر کردہ اند - ہمان

آرد اکہ گذشت فارسیان بقاعدۂ خود دال مہلہ را بر (اردا) زائد کردند چنانکہ (پیرہن) را (پیرہند) ساختند۔ صاحب قوانین دستگیری ذکر دال زائد کردہ است (اردو) دیکھو ارداء۔

ارد انش بقول صاحب ہفت بفتح اوّل و سکون رای مہلہ و دال ابجد بالف کشیدہ و کسر نون و شین منقوطہ زدہ بمعنی خیر و خیرات و چیزی در راہ خدا بمردم دادن دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد مولف گوید کہ در روزمرۂ معاصرین عجم این لغت متروک است و ذمہ دارش صاحب ہفت باشد و بلحاظ بیانش جز این نیست کہ حاصل بالمصدر باشد از (اردانیدن) بمعنی تقسیم آرد بر غربا کردن۔ و مجازاً ہر چیز در راہ خدا دادن۔ حالا این مصدر ہم متروک است و صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن اصول لغت این را تسلیم کند و (اردانش) از وجود خبر دہد واللہ اعلم (اردو) خیر۔ خیرات دکن مین مستعمل ہے۔ وہ خیرات جو راہ خدا مین دی جاوے۔ (مؤنث)

اردانہ بقول صاحب برہان و جامع و سراج و ہفت و اتند بروزن مردانہ۔ گلیست صحرائی کہ آنرا خیری بری گویند صاحب محیط بر خیری گوید کہ لغت یونانیست و گویند خیلی۔ بفارسی شب بوی جہت آنکہ بوی آن در شب ظاہر می شود و در عراق عرب منثور گویند و آن از جملہ گلہای خوشبو ست و برومی (ابوعلس) و بفارسی (اردانہ) نامند۔ مختلف الالوان بعض زرد و بعض سرخ و بعض سفید و بعض کبود و مستعمل صرف زرد یا سرخ است و گویند مراد از مطلق آن زرد آنست و آنرا کہ (خلال ابراہیم) نام است قسم سرخ آن

باشد طبیعت مجموع آن گرم وخشک در دوّم وگویند در اوّل وگویند گرمی قسم زرد
آن نامعلوم وخشکی آن تا دوّم برسد وآن محلّل وملطّف وجالی ومدر وجذّاب از
عمق بدن ونافع ریاح ومنافع بسیار دارد **مؤلف** گوید که (اردان) بفتح اوّل و
دال مہملہ در عربی زبان بن آستین ہا را گویند (کذا فی منتہی الارب) که جمع رُدن است
پس فارسیان ہای نسبت برین زیاد کرده (اردانہ) گلی را نام کردند که با بن آستین خصوصًا
با آستین قبای عجم شباہت کلی دارد پس این را مفرّس توان گفت (اردو) گل شبّو۔
بقول صاحب آصفیہ (مونّث) ایک قسم کے پھول کا نام جو رات کو کھلتا ہے۔

اردا ویراف بقول صاحب انند ہمان (اردا) است که بجایش مذکور شد و نام
پدرش (ویراف) بکسر واو بود پسرش بفکّ اضافت ابنی مشہور تفصیل این و وجہ تسمیہ اش
ہم در انجا بیان کرده ایم (اردو) دیکھو اردا۔

اردب بقول برہان وجامع وہفت وسراج بروزن ہرشب جنگ وجدال
را گویند **مؤلف** گوید که (رتب) بفتحتین بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی سختی
آمده پس عجبی نیست که فارسیان بقاعدۂ خود تای فوقانی را به دال مہملہ بدل کردند۔ چون
(توت وتود) و (زرتشت وزردشت) و در اوّل (ردب) الف وصلی آورده
(اردب) بمعنی جنگ وجدل استعمال کردند والله اعلم۔ صاحب انند (اردب) را
بمعنی جنگ وجدل لغت عرب گوید ولیکن محققین عرب ازین ساکت (اردو) جنگ
وجدل۔ بقول آصفیہ (اسم مذکّر) لڑائی بھڑائی۔ دنگہ فساد۔ رگڑا جھگڑا۔ قتال وجدال

وبقول صاحب رسالہ (مؤنّث) (شہیدی ۵) جنگ و جدل رہگی شہید ہی تمام عمر ؏ ایرانیون مین یا رسہے تورانیون مین ہم ؎
اردبہشت (اصطلاح) بقول صاحب آنند بفتح اوّل و کسر دال مہملہ و فتح بای موحدہ و کسر ہای ہوز و تای موقوف مرادف اردی بہشت (مؤلّف گوید که مخفف آن) بحث کامل این بر (اردی بہشت) می آید (اردو) دیکھو اردی بہشت

اردبیز بقول صاحب ہفت قلزم بفتح اوّل و سکون رای مہملہ و دال ابجد و کسر موحدہ و تحتانی بمثناۃ تحتانی رسیدہ و سکون زای منقوطہ غربال را گویند مؤلّف گوید که دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - معاصرین	عجم استعمال این کنند - بخیال ما مرکب از (ارد) و (بیز) اسم فاعل ترکیبی یعنی (بیزندہ) ارد - (اردو) چھلنی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث - غربال - چھاننے کا آلہ - چھنی -

اردبیل بقول صاحب برہان و ہفت و جامع و سروری بروزن زنجبیل (۱) نام پسر ارمنین بن لنطی بن یونانیست و (۲) نام شہری معروف - گویند آن شہر را فیروز جد نوشیروان بنا کرد و ازان جہت (فیروز کرد) ہم خوانند و بعضی گویند منسوب بہ (اردبیل) بن ارمنین است و بنا کردۂ اوست خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ نسبت معنی دوّم گوید که ثانی بنا نہادہ باشد و اوّلش بحالت خرابی آباد کردہ و شہر مذکور مسکن و مدفن شیخ صفی الدین است (قدّس سرہ) صاحب مؤید بذیل لغات فارسی بمعنی دوّم قانع گوید که نام شہری بحدود آذربیجان و صاحب ناصری اینرا

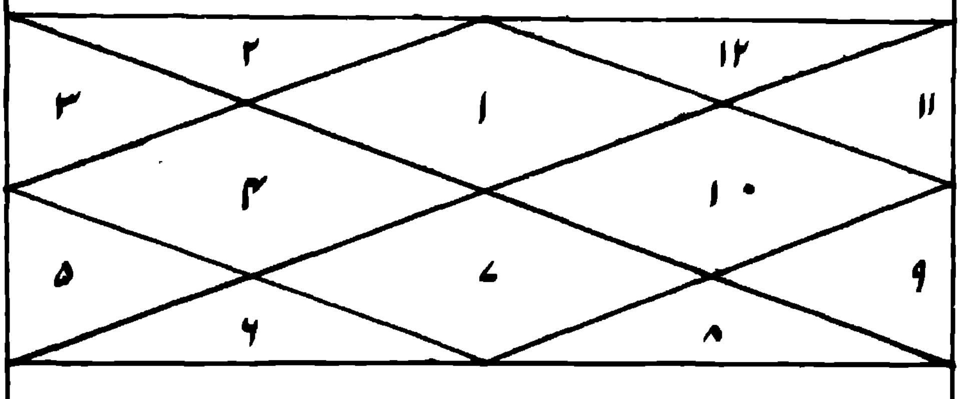
بہ بای فارسی (اردپیل) بمعنی پیل خشمگین گیرد و صاحب شمس ہم بہ بای فارسی نوشتہ
(سعدی شیرازی ع) یکی آہنین پنجہ در اردپیل ؛ ہمی بگذرانید بلیک زپیل ؛ (فردوسی
ع) سپاہی کہ از بردع و اردبیل ؛ بیامد بفرمود تا خیل خیل ؛ (ولہ ع) ہمی راند
زان سان کہ از کوہ سیل ؛ بآمل گذشت از در اردپیل ؛ نسبت ہر دو شعر فردوسی خیال
صاحب ناصری اینست کہ حکیم فردوسی خیل و سیل را با مالۂ فتح بسوی کسرہ آوردہ مؤلف
گوید کہ چرا نگوئیم کہ فردوسی در (اردپیل) بای فارسی را مفتوح گرفت و این تصرّف او ست
یجوز للشاعر مالا یجوز لغیرہ " اگرچہ بعض صاحبان تحقیق در کتابت این بای عربی نوشتہ اند و
صاحب ہفت صراحت بای موحدہ کردہ است ولیکن بخیال ما (اردپیل) ببای فارسی
است بمعنی (مثل پیل) از قبیل (اردشیر) ہمین باشد وجہ تسمیہ یعنی حقیقت معنی اوّل
و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ شہر معروف بنام بانیش موسوم شد آنچہ صاحب
ناصری (اردپیل) را بمعنی پیل خشمگین نوشتہ است درست نباشد زیرا چہ (ارد) بمعنی
خشم است و مرد خشمگین را بقاعدۂ فارسی (پیل ارد) توان گفت نہ (اردپیل) زیرا کہ بقاعدۂ
اسم فاعل ترکیبی تقدیم پیل ضرور است ہمچو (مہ رو) (زبردل) و امثال آن۔ معاصر
عجم اکثر در قواعد بی راہ میرود (اردو) (۱) اردپیل۔ ایک شخص کا نام ہے جس کے
باپ کا نام ارمنی تھا (۲) اردپیل ایک شہر کا نام ہے جو نمبر (۱) کا آباد کیا ہوا
شہر ہے (مذکر)

اردتولہ | بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی طعامی کہ مانند کاچی

است کہ بعربی سخینہ گویند ومردم درویش خورند۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و در
ممدودہ ہم گذشت **مؤلف** گوید کہ آشی را (آرد تولہ) و (اردتولہ) گفتہ باشند کہ دران آرد
بمقدار قلیل باشد و معنی قلت مجازاً از لفظ تولہ پیدا است کہ تولہ بقول برہان در فارسی
زبان وزنی باشد بمقدار دو ونیم مثقال و در ہند قریباً معادل یک روپیہ (اردو)
دیکھو آش ۔ نواح دکن مین عام لوگ اس کو گنجی کہتے ہین اور مہذب لوگون کی زبان
پر کانجی ہے آش سے کم درجہ ۔ ایک قسم کی رقیق غذا جس مین غذائیت کم مقدار مین
ہوتی ہے ۔ صاحب آصفیہ نے لفظ (پیچ یا پیچھ) پر کانجی کا ذکر کیا ہے اور (کانجی)
پر بمعنی (پیچ) لکھا ہے ۔ لیکن درحقیقت ہماری تحقیق مین پیچ اور چیز ہے اور کانجی
اور چیز ۔ کانجی وہ خاص غذا ہے جو فقرا اور غربا کے لئے کم خرچ بالانشینی کے
طور پر تیار ہوتی ہے جس مین آٹا بہت ہی کم مقدار مین ہوتا ہے اور پانی کا حصہ او
دکھاؤ بہت زیادہ البتہ یہ پیچ سے مشابہ ہوتی ہے اور پیچ اوس پانی
کا نام ہے جو چاول کو جوش دینے کے بعد جب وہ پھول جاتے اور
پک جاتے ہین تو باقیماندہ پانی نتھار لیا جاتا ہے تا کہ خشکہ زیادہ نرم نہو جائے
صاحب ساطع فرماتے ہین کہ کانجی زبان سنسکرت کا لفظ ہے وہ سرکہ جو چاول سے
بنایا جاتا ہے الحاصل ہماری رائے مین (اردتولہ) کا ترجمہ محاورۂ ہند کے لحاظ سے
آش اور محاورہ دکن مین کانجی ۔

اردجان صاحب برہان وہفت گوید کہ باجیم بروزن ہمزبان از جداول

اہل نجوم و در احکام مرقوم - صاحب شمس باتفاق معنی برہان صراحت کند کہ لغت عربی است و صاحب سروری بحوالۂ ادات الفضلا فرماید کہ بہ را و دال مہملتین و جیم تازی بر وزن بندگان (۱) نوعیست از اشکال و اسرار علم نجوم و فرماید کہ در فرہنگ (اردگان) باین معنی آوردہ (اردجان) را معرب آن گفتہ صاحب فرہنگ جہانگیری مصدق آن صاحب مؤید فرماید کہ (۲) نام موضعی است از مضافات شیراز و نام دیہی از نواحی یزد صاحب مدار الافاضل در معنی اول ہمزبان سروری مؤلف گوید کہ مقصود صاحبان لغت از اشکال نجوم - جدول است و بعضی از اہل تحقیق صراحت این ہم کردہ اند پس (اردگان) در فارسی زبان جدول زائچہ باشد کہ باعتبار دوازدہ بروج - بر دوازدہ خانہ شامل است کہ صراحت آن بذیل کردہ ایم و سلسلۂ بروج درین جدول بسلسلۂ اعداد قائم می شود کہ در ہر یک خانہ نوشتہ ایم - حالا بر وجہ تسمیۂ (اردگان) غور می کنیم



کہ فارسیان جدول زائچہ را چرا (اردگان) گفتہ اند واضح باد کہ (اردہ) در فارسی زبان کفگیری را گویند کہ آرد بیز باشد یعنی سوراخہا دارد ہمچو غربال و نقشۂ زائچہ کہ نقلش بالا گذشت

مشابه غربال و (کفگیر اردبیز) است و (دگان) بقول صاحب برہان در فارسی زبان
بمعنی لائق و سزاوار و پادشاه را نیز گویند و افادهٔ معنی جمع هم کند یعنی وقتی که در آخر کلمهٔ در آید
که آخرش های ہوز باشد (الخ) مقصودش جز این نیست که های ہوز آخره را بقاعدهٔ فرس
بکاف فارسی بدل کرده الف و نون جمع بر و زیاده کنند۔ ہمچو بندگان و ایستادگان۔ پس
(اردگان) چیزی باشد که قابلیت اردبیز دارد یعنی مثل اردبیز مشبک یا پادشاه اردبیز است
بر سبیل فرض یا مجموعهٔ اردبیز بمعنی اردبیز ہا مخفی مباد که جمع غیر ذوی الارواح هم در فارسی
بر خلاف قیاس بالف و نون آمده که بحث مفصل این بر (ان) کنیم یا اینکه (اردگان) بمعنی
سزاوار فرشته که ذکرش بر لفظ (ارد) گذشت بالجمله همین باشد وجه تسمیهٔ (اردگان) و مسلّم
است که (اردجان) معرّب (اردگان) باشد و نسبت معنی دوم عرض می شود که
موضعی یا دیہی را بدین نام موسوم کردن متعلق باشد از خصوصیات مقامی مثلاً ممکن است
که بمعنی (سزاوار ارد) گرفته باشند و از (ارد) مقصودشان فرشتهٔ باشد که ذکرش بر معنی چہارم
گذشت یا مخفف اردشیر یا تعلق بنا و آبادی آن بنام کسی باشد که (ارد) نامش بود و قس
علی ہذا (والله اعلم) (اردو) (۱) زائچه (فارسی) بقول صاحب آصفیه مذکر۔ طالع
مولود۔ جنم پترا۔ کنڈلی۔ لگن۔ وہ کاغذ جو نجومی لوگ بچّہ کی پیدایش کے وقت بناتے
ہیں جس میں مولود کی تاریخ وقت ماہ و سنہ ولادت درج ہوتا ہے اسوقت پر مختلف
سیارے جہاں جہاں ہوتے ہیں وہ ایک آسمانی نقش میں بنا دئے جاتے ہیں پس اسکی
موافق ہر ایک نجومی اسکی تمام عمر کا نیک و بد حال بتاتا ہے (الخ) صاحب ساطع نے

(لگن) بمعنی لحظہ و آن لکھا ہے۔ الحاصل ہماری رائے مین (اردجان) یا (اردگان) کا ترجمہ وہ خانہ دار نقشہ ہے جو زائچہ مین بنایا جاتا ہے جس کے ۱۲۔ خانے ہوتے ہین اور ہر ایک خانہ مین سات تارون کی گردش بارہ برجون مین دکھائی جاتی ہے بلحاظ اس وقت اور ساعت کے جس مین ولادت یا لڑائی یا اور کوئی واقعہ ہوا جس کے متعلق وہ زائچہ ہے پس بعضون کی راے مین زائچہ کو صرف مولود ہی سے مخصوص کرنا مناسب نہین ہے ہم اس بحث کا کامل تصفیہ (لفظ) زائچہ پر ردیف (زای عربی) مین کرین گے۔(۲) آردجان اور رار دگان مضافات شیراز سے ایک موضع کا نام ہے اور رحوالی یزد سے ایک موضع کا نام (مذکر)

اردستان بقول ضمیمۂ برہان بالفتح والکسر ہر دو آمدہ با تای قرشت۔ بروزن (ترکش دان) نام ولایتی است از ولایت ہای بالادست و در انجا انار خوب میسر میشود۔ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ نسبت وجہ تسمیۂ این عرض کنیم کہ عجبی نیست کہ درین لفظ (ارد) بمعنی چہارمش باشد تبرکاً یا بلحاظ بلندی مقام و (ستان) در فارسی زبان بمعنی جای انبوہی و بسیاری چیزہا ست ہمچو گلستان پس معنی (اردستان) جای انبوہی فرشتگان باشد و جا دارد کہ بوجہ زیادتی پیداوار این مقام بمناسبت معنی دوم (ایدا) این را (اردستان) گفتہ باشند و ممکن است کہ اکثر باشندگان انجا خشمناک و خشمگین باشند و بمناسبت معنی اوّل (ارد) بہ اردستان موسوم کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) اردستان۔ فارسی مین ایک ولایت کا نام ہے۔(مذکر)

اردش | بقول برہان و سراج بفتح اوّل و ثانی وضمّ دال بی نقطه و سکون شین نقطه دار نام مقدار معیّنی است از گناہان بزعم فارسیان صاحب ہفت این را بفتح اوّل و سکون رای مہملہ و دال ابجد و شین منقوطہ زدہ گوید و فرماید کہ بفتح رای مہملہ ہم بنظر آمدہ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند در حلیۂ لغت و معنی با برہان اتّفاق دارد۔ صاحب جامع این را بالضمّ دال بر وزن (چنگش) آوردہ **مؤلف** گوید کہ در حلیۂ لفظ ما را با صاحب جامع اتّفاق است کہ (ار) در لغت سنسکرت بالفتح بمعنی دشمن و عدوست (کذا فی السّاطع) و (دش) بالضّم در فارسی زبان بمعنی بد و زشت آمدہ۔ پس صاحبان ژند و پاژند (اردش) بمعنی دشمن بد گرفتہ باشند و کنایہ از گناہ۔ انچہ صاحبان تحقیق مقدار معیّن گناہ را نام کردہ اند نجا زبا شد مثلاً از کسی دو بار رہزنی واقع شد و این گناہ مکرّر را (اردش) نام نہند (واللہ اعلم) **(اردو)** گناہوں کی ایک مقدار معیّن کو فارسیوں نے (اردش) کہا ہے۔

اردشیر | بقول صاحبان برہان و ہفت و جامع و آنند (۱) نام بہمن بن اسفندیار۔ پدر دارا بست گویند چون جدّش (گشتاسپ) او را بسیار دلیر و شجاع دید بدین نام موسوم ساخت و معنی ترکیبی آن (شیر خشمناک) باشد چہ (ار) د بمعنی قہر و خشم نیز آمدہ و (۲) نام پسر ساسان ابن بہمن ہم کہ اوّل ساسانیان بودہ و او را (اردشیر بابکان) نیز گفتہ اند و (۳) نام پسر شیرویہ بن پرویز ہم ہست و (۴) کسی را نیز گویند کہ در قوّت و شجاعت بے تہوّر و جبن باشد صاحبان رشیدی و جہانگیری بمعنی اوّل و دوّم قانع۔ صاحب مؤید بنسبت

نمبر (۱) گوید کہ این ہمان پادشاہ ایران است کہ دختر خود (ہمای) را بر حکم آتش پرستی در حبالۂ خویش آورد و دارآب از بطن او ست (کذا فی شرفنامہ) و بحوالۂ آدات ذکر معنی سوم ہم کردہ کہ (اردشیر) بن شیرویہ یک سال و پنجاہ در ایران ملک راند و از دست شہزادہ بزہر کشتہ شد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم و فتح ہر دو درست است و نسبت معنی اوّل گوید کہ این لقب باشد نہ عَلَم و ذکر معنی سوم ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ معنی ترکیبی (اردشیر) مثل شیر یا خشم شیر باشد کہ (ارد) بمعنی خشم و نظیر بجای خودش گذشت۔ اضافت از ردّ بکثرت استعمال حذف شد پس بلحاظ دلیری و شجاعت بہ تشبیہ شیر (اردشیر) توان گفت و این کنایہ باشد۔ آنچہ بعض محققین معنی ترکیبی این (شیر خشمناک) نوشتہ اند تسامح کردہ کہ بقاعدۂ فارسی برای این معنی (شیر ارد) باید گفت کہ اسم فاعل ترکیبی باشد ہمچو (روباہ خصال) و (مہر سیما) و (ملک صورت) و اگر (اردشیر) را بمعنی (غصّۂ شیر) گیرند استعارہ باشد و لیکن وجہ تسمیۂ اوّل الذکر بہتر است۔ و آنچہ خان آرزو این را بالضمّ و بالفتح ہر دو آوردہ بدین سبب است کہ (ارد) بمعنی مانند و نظیر بالضمّ اول است و بمعنی خشم و غصہ بالفتح۔ صاحب ہفت (اردشیر) را بالفتح آوردہ و بخیال ما باید کہ بالضمّ خوانیم کہ در وجہ تسمیہ (ارد) را بمعنی مثل و شبیہ مرجّح دانیم و نسبت معنی دوّم و سوّم عرض می شود کہ دیگر شہزادگان را بر لقب نمبر (۱) نام نہادہ باشند و معنی چہارم ہم کنایہ باشد۔ چنانکہ معنی اوّل (فردوسی سلہ) چو دیدش بدان گونہ اورا دلیر ❊ ہمی خواندازان پس ورا اردشیر ❊ (اردو) (۱) اردشیر بہمن بن اسفندیار کا لقب (۲) ساسان ابن بہمن کے

بیٹے کا نام (۳) اردشیر ایک بادشاہ ایران کا نام جو شیرویہ ابن پرویز کا بیٹا تھا - (۴)
دلیر - (فارسی) اردو میں مستعمل - بقول آصفیہ مذکر - بے خوف - جری - بہادر - شیر

اردشیران بقول صاحب برہان درشیدی مرادف (اردشیردارو) نوعی از مرو که تلخ باشد و در بعض نسخ برہان اینرا (اردشیروان) نوشته بخیال ما غلطی کتابت بیش نباشد که از سلسلهٔ ردیف حروف می کشاید که واو غلط است صاحب جامع و جہانگیری ہمزبان رشیدی و صاحب ہفت گوید که نوعی از مرو است و آن گیاهی باشد خوشبو صاحب محیط فرماید که نوعی از مرو و برمرو نوشته که بالفتح اسم نبطی است و گویند فارسی و نیز بفارسی (مرو رشک) و بیونانی (ماثلوفن) و بعربی (ریحان الشیوخ) و بہندی (کنوچہ) نامند و آن اسم جنس است و انواع می باشد و ہر یک بنامی مخصوص و (بری العالم) و (خرامی) و (اقحوان) و (گاوزبان) نیز اطلاق می نمایند و از مطلق آن مراد نو
خوشبوی آنست که (مرماحوز) باشد و بر (مرماحوز) گفته که این را بفارسی (مروخوش) نامند و گویند مروکوہی است و بہترین آن بستانی و نافقی از صاحب خلاصه نقل کرد که از ہفت اقسام مرو - (مرماحوز) بہتر آنست و نفع از برای خوف و اکثر در ادو داخل میشود و طعم آن تلخ و دران ادنی بشاعت و ادنی تخدیر و طبع آن گرم در سوم و خشک در دوم و بقول بعضی گرم در دوم ملطف و محلل مسکن ریاح و مفتح سدد - چون در شراب خیسانده بنوشند سکر شدید آرد و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید که الف و نون نسبت را ابد فارسی بر (اردشیر) زیاده کرده بدین وجه اسم این دو انهاده باشند که اردشیر این

در شراب استعمال می کرد وہمین باشد وجہ تسمیۂ (اردشیر دارو) ونسبت (اردشیروان بزیادت واو بعد رای مہملۂ دوم) عرض کنیم کہ (وان) در فارسی بقول برہان بحالت ترکیب بمعنی نگہبان آمدہ (چون گلّہ وان) وامثال آن پس (اردشیروان) بمعنی محافظ اردشیر این دارو را گفتہ باشند کہ خوردنش در شراب باعث تسکین خاطر اردشیر بود۔ (واللہ اعلم) (اردو) صاحب محیط نے (مرو) پر لکھا ہے کہ کنوچہ ہندی مین مروکا کا نام ہے اور نیز صاحب جامع الادویہ نے نمبر ۸۲۲ پر صراحت کی ہے کہ کنوچہ وہی دوا ہے جسکو فارسیون نے (مروشک) کہا ہے۔ فرہنگ آصفیہ مین متروک ہے او لفظ (مروا) پر آپ نے ایک قسم کی کڑوی خوشبودار گھانس کا ذکر کیا ہے۔

اردشیر بابکان | بقول صاحبان برہان وہفت وجامع واننداکہ بذیل اردشیر ذکر کردہ نام پسر ساسان ابن بہمن کہ اوّل ساسانیان بود۔ صاحب جہانگیری بتضمن (اردشیر) اسناد این از کلام فردوسی آوردہ (ھ) مرورا

کنون مردم یادگیر ۞ ہمی خواندش بابکان اردشیر ۞

مؤلف گوید کہ بابک بروزن ناوک۔ بقول برہان بمعنی امین واستوار و بادشاہ عظیم الشّانی کہ اردشیر دخترزادۂ او بود صاحب برہان برلفظ (بابک) صراحت این ہم کردہ کہ بہمین سبب دخترزادۂ بابک را (اردشیر بابکان) می گفتند (الخ) یعنی منسوب بہ بابک کہ الف ونون نسبت بقاعدۂ فارسی می آید ہمچو ایران وتوران۔ ذکر این بر نمبر دوم (اردشیر) ہم گذشت (اردو) ساسان ابن بہمن کے بیٹے کا نام (اردشیر بابکان) ہے

اردشیر خُرّہ | (اصطلاح) بقول صاحبان برہان وسروری وہفت بضمّ خای نقطہ دار

و فتح رای بی نقطه مشدد نام الکاایست بزرگ
از ولایت فارس که شیراز و سمند و سمنکان و
برخان و سیراف و کازران و کام فیروز
ازان الکا است و رسم کردهٔ اردشیر باشد
وبعض گویند رسم کردهٔ نمرود بن کنعان) است
صاحب رشیدی گوید که این را (خرهٔ اردشیر)
نیز گویند یعنی آباد کردهٔ (اردشیر بابکان) و
بعضی گفته اند آباد کردهٔ بهمن و اوّل صحیح است
(انتهی) و صاحب جامع فرماید که نام ولایت
بزرگی است از فارس - خان آرزو در سراج
گوید که اگرچه بهمن هم اردشیر لقب داشت ولیکن
اصح این است که آباد کردهٔ (اردشیر بابکان)
است مؤلف گوید که (خره) بقول برهان
بفتح اول و ثانی و خفای ها - بمعنی حصه و بخش
است که حکمای فرس ملک فارس را برپنج
حصه قسمت کرده اند و هر حصه را نامی نهاده
(۱) خرهٔ اردشیر (۲) خرهٔ استخر (۳) خرهٔ
داراب (۴) خرهٔ شاپور (۵) خرهٔ قباد
و باین معنی با واو معدوله هم آمده خان آرزو
هم در سراج خره را بدین معنی بفتحتین
نوشته - پس (اردشیر خره) به تشدید رای
مهمله چنانکه صاحبان برهان و سروری و
هفت نوشته اند درست نباشد نسبت
ضمّ اول عرض میشود که بعض صاحبان
تحقیق (خوره) به واو معدوله هم بهمین معنی
آورده اند پس اگر واو حذف شود خره بضمّ
اول باشد (اردو) اردشیر خره ملک فارس
کے ایک حصہ کا نام ہے جسکو (اردشیر بابکان)
نے آباد کیا تھا - (مذکر)

اردشیر دارو (اصطلاح) همان اردشیران
است که گذشت - بیان مفصّل این همه اینجا
مذکور - صاحبان برهان و رشیدی و سروری
وشمس و هفت و انند هم ذکر این کرده اند
(اردو) دیکھو اردشیران -

اردفانی بقول صاحب برہان وہفت وانند بفتح اول وکسر ثانی وسکون ثالث وفتح فا ونون بالف کشیدہ وکسر فای دیگر بتحتانی رسیدہ ولبغت یونانی نباتیست صحرائی جہتہ گزندگی جانوران خصوصاً زنبور رطلا کنند نافع باشد وآنرا بعربی (قثاء الحمار) خوانند صاحب محیط فرماید کہ بکسر ہمزہ وسکون رای مہملہ وفتح دال مہملہ وسکون قاف وفتح نون والف وکسر قاف ویا (اردق ناقی) وبقول گیلانی (اردف نانی) بہ فا ونون ہفتم لغت یونانی است وآن نباتیست کہ در آجام وآبہای ایستادہ می رویدو گویند شجریست مثل کبر بسیار تند بو دو سوزانندہ درغایت تیزی وحرارت وثمرآن درغلاف مثل کاکنج شمیدن بوی آن مورث امراض دماغی صعب وراہب گوید کہ سرد وخشک در دوم ودر ان قوت سمیہ است (الخ) فارسیان این را (سیاہنگ) خوانند (اردو) کریلا۔ بقول آصفیہ (ہندی) مذکر۔ ایک قسم کی نبات۔ کڑوی ترکاری کا نام جو بیل مین لگتی ہے اور صورت مین کھردری ہوتی ہے عربی مین اسکو (قثاء الحمار) اور فارسی مین (سیاہنگ) کہتے ہین۔ تیسرے درجہ مین سرد وخشک۔ (الخ) اور بقول صاحب محیط دوسرے درجہ مین سرد وخشک۔ صاحب مخزن الادویہ نے قثاء الحمار پر لکھا ہے کہ اسکا ہندی نام کریلا نہین ہے بلکہ کڑمی وکچری تلخ یا کندوری ہے اور (سیاہنگ) اسی کو فارسی مین کہتے ہین اور نیز (خیارزۂ اسپند) و (خیارخر) اور صاحب آصفیہ نے کندوری پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ ایک قسم کا جنگلی کھیا۔

اردک بقول صاحب ناصری بضم اول وفتح دال مرغابی صاحبان سروری

ورشیدی و بہار و آنند فرمایند کہ قسمی است از مرغابی معروف و آرستہ گوید کہ لغت ترکی است
صاحب شمس نوشتہ کہ لغت فارسی و ترکی ہر دو یعنی در ترکی بضمّ اوّل و کسر دال قسمی است
از مرغابی معروف و در فارسی بمعنی فرونشستن آماس جراحت - صاحب رہنمای سہولت
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم این را بمعنی قاز استعمال کنند و صاحب فرہنگ
بول چال فرماید کہ قاز و بط بری را (اردک) نامند (شاہ طاہر گفتہ ع) آنکہ از صولت
سرپنجۂ شاہین چو عقاب ÷ بال نسرین فلک راشکند چون اردک ÷ مؤلّف عرض کند
کہ صاحب لغات ترکی) (اوردک) بہ تفخیم ضمّۂ ہمزہ و سکون رای مہملہ و فتح دال مہملہ
و سکون کاف فارسی بمعنی مرغابی آوردہ فارسیان و آورا کہ در رسم الخط ترکی بطریق
علامت ضمّہ می نویسند حذف کردند و مجازاً بمعنی مرغابی و بط بری و قاز کہ از اقسام
مرغابیست - استعمال کردند و نسبت معنی دوم کسی از اہل تحقیق مؤیّد صاحب شمس
نیست و سندی ہم پیش نشد - اعتبار را نشاید (اردو) مرغابی (فارسی - اردو مین
مستعمل) بقول آصفیہ (موّنث) قاز - جل ککڑ - ایک مشہور پرندکا نام جو اکثر دریا
مین تیرتا رہتا ہے اور مچھلیان پکڑ کر کھاتا ہے - آپ ہی نے قاز پر لکھا ہے
کہ (اسم مؤنّث) ترکی زبان کا لفظ - بمعنی راج ہنس - ایک قسم کا حواصل ایک مشہور
پرند کا نام جو اکثر موسم سرما مین گرم خطّون مین چلا آتا اور اسکے غول کے غول دریا
کے کنارون پر ملتے ہین - اور آپ ہی نے لفظ (بط) پر فرمایا ہے کہ (مؤنّث) ایک
آبی پرند کا نام جو مرغابی کی قسم مین سے ہے - بطّک - بطخ - الحاصل اردک کا

ترجمہ مرغابی ہے جس میں بطخ اور قاز داخل ہے۔

اردک ازکون پراندن (مصدر اصطلاحی) بہار گوید کہ لوطیان گویند۔ چنان ضرب دستی برسرش زدیم کہ اردک ازکونش پراندیم"۔ (نعمت خان عالی ؎) نگرفت کلہ زفرق شاہین ٭ تا ازکونش پراند اُردک ٭ (ملا فوقی یزدی ؎) مخوان برمن نوای زاغ گردون ٭ کہ می پرّانمت صد اردک ازکون ٭ صاحب انند فرماید کہ بمعنی استہزا کردن۔ و ریشخند نمودن است چنانکہ کلاہ ازسر کسی بردارند و ذکر معنی اوّل ہم کند و سندش ہمان سند نعمت خان عالی است کہ بالا گذشت مؤلف گوید کہ ہردو محققین تعریف این مصدر اصطلاحی درست نکردہ اند بخیال ما معنی مجازی برمی آید و پیدامی شود از معنی حقیقی الفاظ این مصدر یعنی (اردک ازکون پراندن) کنایہ باشد از (لواطت کردن) کہ اردک یعنی مرغابی ہم سپید رنگ باشد و آب منی ہم سپید۔ و مجازاً بمعنی ترسانیدن و تنگ کردن و شرمناک سزا دادن۔ (اردو) بقول صاحب آصفیہ گانڑ پھاڑنا (بازاری) خوف دلانا۔ دق کرنا۔ شرمناک سزا دینا۔

اردکان صاحبان رشیدی و جہانگیری و ناصری و شمس ذکر این کردہ اند و ما تعریف کامل این بر لفظ (اردجان) بیان کردہ ایم و از ماخذ این ہم ہمدرانجا ذکری بخیال ما ہم این اصل است و (اردجان) معرّب این۔ صاحب برہان و سراج صراحت کند کہ بمعنی اوّل بکاف فارسی است و بمعنی دوم بکاف تازی و ذکر ہر دو معانی بر (اردجان) گذشت و صاحب ہفت ہم صراحت کاف فارسی کردہ و انچہ اکثر صاحبان لغت فرس

(اردجان) را معرّب (اردگان) گرفته اند از ینہم تائید کاف فارسی می شود (اردو) دیکھو اردجان -

(الف) اردک پراندن (مصدر اصطلاحی)
(ب) اردک پرانی و (اصطلاح)

بقول صاحب بحر عجم (ب) بمعنی ظرافت واستهزا وضراط زدن - خان آرزو در چراغ ہدایت نسبت (ب) گوید که بضم اول وسکون رای مهمله وفتح دال مهمله وسکون کاف تازی و بای فارسی ورای مهمله با لف کشیده ونون بیا رسیده بعضی گویند که بخنگ شخصی رفتن دازعهدهٔ آن برنیامدن لیکن انچه به ثبوت رسیده بمعنی استخفاف وتمسخر است مثل کلاه ازسر دیگری انداختن واین حالت مناسب است به اردک پرانی که خفیف است و آرسته وبهار هم ذکر (ب) کرده مؤلف گوید که از استعمال فارسیان می کشاید که (الف) مصدر است و (ب) حاصل بالمصدر آن (محمد قلی سلیم الف ۵) چنان برق خصومت شد جهانتاب ٭ که اردک می پراند موج ازآب ٭ محمد سعید اشرف (ب ۵) بفوج طائران آسمانی ٭ کند موج ازغراب اردک پرانی ٭ صاحب بحر عجم ذکر مصادر - - -

(ج) اردک پرانیدن
(د) اردک پرانی کردن

هم کرده فرماید که استخفاف وتمسخر وظرافت واستهزا کردن باشد مثلاً کلاه ازسر دیگری پرانیدن ونزد بعضی بجنگ پیش آمدن وضراط زدن مؤلف عرض کند که مصدر (ج) اصل است و (الف) بحذف یای تحتانی بقاعدهٔ فارسی مخفف آن - وسند (ج و - د) همان هردو شعر سلیم واشرف است که بالا مذکور شد بخیال ما (اردک پرانیدن) ولا اردک پرانی کردن) در اصطلاح

فوجی (۱) حیلہ کردن است کہ دافع یورش دشمن شود و بوسیلۂ آن برا و حملہ کنند گویند کہ چون حملۂ دشمن غالب آید - فریق مغلوب - فوجی از کبوتران فوجی در ہوای پراند و این طرز عمل حکمتی دارد کہ مدمقابل باین فوج ہوائی متوجہ شود و اول در پئے استیصال آن گردد کہ اہل لشکر خیل کبوتران دشمن را نمی گذارند کہ بمنزل رسد زیرا کہ برای امداد لشکر مغلوب این فوج ہوائی - نامہ بری می کند و (۲) بمعنی استخفاف و استہزا کردن چنانکہ صاحبان تحقیق نوشتہ اند و (اردک پرانی) حاصل بالمصدر بہرد و معنی بالا - حالا بر شعر سلیم نظر باید کرد - فرماید کہ برق خصومت آنقدر جہانتاب شد کہ موج از آب اردک پرانی کرد تا بدین حیلہ برق خصومت را دفع کند نسبت معنی دوم عرض کنیم کہ شعر سعید اشرف را من وجہٍ باستناد آن توان گرفت اگرچہ بخیال ما آنہم متعلق بمعنی اول است بالجملہ برای معنی دوم بیان کردۂ صاحبان لغت مشتاق سند دیگر باشیم حیف است کہ گیر نیامد (اردو) (الف) (۱) حیلہ کرنا بقول صاحب آصفیہ بہانہ کرنا - (۲) ہنسی اڑانا - بقول آصفیہ تضحیک کرنا - ٹھٹھا اڑانا - ذلیل کرنا - تمسخر انبانا (ب) الف کا حاصل بالمصدر (۱) حیلہ بازی حیلہ سازی (مؤنث) (۲) تضحیک - تذلیل - تمسخر (ج و د) کے لئے دیکھو (الف)

اردگان ہمان (اردکان) است کہ بکاف عربی گذشت و معرب این (اردجان) کہ ذکرش بجای خودش کردہ ایم (اردو) دیکھو (اردجان)

اردم بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت و سراج بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و میم (۱) نام سورہ ہای بزرگ است از کتاب ژند و پاژند و (۲) بمعنی کار و ہنر خوب

هم آمده و (۳) بمعنی آذریون هم که نوعی از اقحوان باشد صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل
از سیف اسفرنگی سند آورده (سلـه) دانم که گر اندیشه کنی باز شناسی ؛ پاژند زبسم الله والحمد
زاردم ؛ صاحب ناصری قانع بر معنی اوّل گوید که نام هر سورهٔ از سورهای کتاب ژند زردشت
است صاحب شمس صرف بر معنی اوّل قناعت کرده گوید که بمعنی سوّم با رای موقوف باشد
یعنی (آردم سبالف ممدوده) صاحب مؤیّد این را بمعنی دوّم لغت ترکی گفته و ذیل لغات
ترکی ذکر این کرده صاحب لغات ترکی (اِردمِ) بکسر اوّل وچهارم بمعنی بے ہنر آورده
و از (اردم) ساکت پس بخیال ما (اردم) هم بکسر اوّل باشد و صاحب محیط بر (اردم)
فرماید که بمعنی سوّم لغت رومی است **مؤلف** گوید که آنچه همین لغت بمعنی سوّم در ممدوده
گذشت نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی باشد حالا صرف بمعنی اوّل بر ماخذ این غور کنیم وجود این در
لغات ژند و پاژند یافته نمی شود و بزبان عرب کشتیبان ماهر را گویند وجمع آن اَرادمون
(کذا فی منتهی الارب) وصاحب سوار السبیل بلار دمونا فرماید که یونانی (ارتون) بوا
سریانی بمعنی بادبان کشتی است پس عجمی نیست که در عربی معرب باشد از همین وفارسیان
ژند و پاژند سورهای کتاب ژند و پاژند را استعارةً (اردم) گفته باشند که اوراق آن
کشتی ملّت و مذهب را همچو بادبان است والله اعلم (اردو) (۱) کتاب ژند و پاژند کے
ہر ایک سورہ کو فارسیون نے آردم کہا ہے۔ سورہ۔ بقول صاحب آصفیہ (مؤنث)
وبقول صاحب رسالہ (مذکر) (منیرسه) رہنے دو باتین زوال حسن پورا ہوگیا ؛ آیتون
کو کمیا کرین منسوخ سورا ہوگیا ؛ (۲) نہر۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) مذکر فن

کمال صنعت (آتش سے) دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز؛ عیب لفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا؛ (۳) دیکھو آردم۔

ارد مہ | بفتح اوّل و فتح میم بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است۔ نام در ختی دیگر کسی از محققین باو نسبت بخیال ما بزیادت ہای نسبت بر (اردم) درختی را گفتہ باشند کہ منسوب بہ (آذریون) باشد صاحب محیط بر (اردما۔ بالف آخر) گوید کہ مراد (اردشیران) و (اردشیر دارو) است کہ گذشت نوعی از مرو مؤلف گوید کہ مفرس است زیراکہ (اردم) لغت رومی است چنانکہ بجایش ذکر کردہ ایم (ارد و) دیکھو اردشیران۔

اردمی | صاحب برہان گوید کہ بکسر میم و سکون تحتانی نام جانوریست نامعلوم و بجای حرف ثانی زای نقطہ دار ہم بنظر آمدہ صاحب ہفت ہمزبانش و بر (ازدمی۔ بہ زای معجمہ عربی) فرماید کہ نام جانوریست و صاحب انند بحوالۂ ہر دو محققین این قدر صراحت مزید کند کہ لغت فارسی است۔ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر (اردہی) بہای ہوز کردہ فرماید کہ جانوریست و بس و در نسخۂ دیگرش بجای آن (اروی) بہ واو بمعنی بزکوہی نوشتہ و صاحب مدار الافاضل (ازدہی بر وزن درشہی بہ زای ہوز و دال مہملہ معنی مرغی آوردہ و صاحب تحفۃ السعادت فرماید کہ (اروی) بہ الف و واو ہر دو مفتوح نام جانوریست (انتہیٰ) ہمین قدر است تدقیق و تحقیق صاحبان تحقیق۔ مؤلف گوید کہ نظر بر اختلافی کہ در لفظ و معنی این لغت راہ یافتہ توانیم عرض کرد کہ

(اروی) چیزی دیگر نباشد و این لغت عربی است بمعنی بزکوهی که صاحب منتهی الارب (اروية) بمعنی ماده بزکوهی آورده (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

اردن | بقول صاحب برهان بفتح اول وثالث وسکون ثانی ونون (۱) نام ولایتیست و (۲) نام رودخانهٔ هم هست نزدیک بدمشق۔ گویند مریم عیسیٰ را دران رودخانه شست و (۳) کفگیر و (۴) ترشی پالا را نیز گفته اند و باین معنی بضم اول هم آمده و (۵) در عربی نام شهریست بزرگ از نواحی شام۔ گویند قبر حضرت یعقوب و چاه یوسف درانجاست و آورده اند که مسکن حضرت یعقوب در دوازده فرسنگی آردن بوده و در مؤید الفضلا هم بضم همزه وذال نقطه دار آمده و الله اعلم مؤلف گوید که صاحب منتهی الارب این را بضم اول وسوم وسکون راو تشدید نون گفته صاحب جهانگیری و رشیدی فرماید که بالفتح همان (آردن) که مرقوم شد (یعنی در ممدوده گذشت) وشهریست بزرگ در نواحی شام و صاحب جامع گوید که مخفف (آردن) کنا مرو نام ولایتی و رودخانهٔ هر دو نزدیک دمشق صاحب سروری بلفظ (آردن۔ بروزن خارکن) ذکر این معنی سوم فرموده و گوید که آن آلتی است حلوائیان را که شیر وشکر بدان صاف کنند و صاحب شمس نذکر هر سه معانی بالا گوید که بفتح الف ودال وتخفیف نون (۶) خز سرخ یعنی جامهٔ ابریشم و در فرهنگ بمعنی ظرفی باشد مانند طبق که دران سوراخ بسیار باشد مثل کفگیر که طباخان آنرا بر سر دیگ نهند و روغن و شیر و ترشی وغیر آن بدان صاف کنند و آنرا ترشی پالا نیز گویند مؤلف عرض کند که معنی ششم هم عربی است و بقول صاحب منتهی الارب بفتح اول وسوم وسکون

دوم وچہارم آمده خان آرزو در سراج بذکر ہر پنج معنی اول الذکر فرماید کہ معنی دوم پارسی نیست صاحب انند ومنتہی الارب گوید کہ معنی ششم ہم عربی است وہم در عربی بضم اول وثالث وتشدید نون (۷) بمعنی خواب آمده ولم یسمع منہ فعل وتصدیق ہر پنج معانی بالا ہم کرده مؤلف گوید کہ بخیال ما (اردن) بمقصوره اصل است وبمدوده نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی پس آنرا مخفف این نتوان گفت وعجبی نیست کہ (اردن) ماخوذ باشد از (رُدَنْ و رودن) ہر دو لغت سنسکرت کہ (ردن) بضم اول وفتح دوم گریہ وبکا و (رودن) بر وزن سوزن بمعنی گریہ وسرشک واشک را گویند (کذا فی آساطع) فارسیان الف وصلی در اول (ردن) آورده (اردن) کردند یا ہمان الف وصلی در اول (رودن) آورده واو وعلامت ضمہ را بیفگندند وبمناسبت الف وصلی بالفتح خواندند وبعضی بالضم ہم بالجملہ (اردن) بمعنی اول مخفف (اردوان) باشد وحقیقت اردوان بجایش مذکور شوده بمعنی دوم خان آرزو درست گوید کہ فارسی نیست وبمعنی سوم وچہارم کفگیر وترشی پالا بدین وجہ نام کرده باشند کہ قطره ہای مائعات پالوده از وقت اشک می ریزد وبمعنی پنجم وششم وہفتم عربی است وبیان ماخذ داخل موضوع ما نیست مخفی مباد کہ (آردن) بقول صاحب نوادر بمعنی آرد کردن ہم آمده وما بمعنی دوم لفظ (ارد) صراحت کرده ایم کہ (ارد) اصل است و (آرد) نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی پس وجہی نیست کہ (۸) (اردن بمقصوره) ہم بمعنی آرد کردن نہ گیریم اعم ازین کہ در آسیا آرد کنند یا در چیز خشت وچرخ عصاری یا در ہاون کوفتہ درست کنند وتائید این معنی بر لفظ (اردها) آید و (یردن) بہمین معنی مبدل ہمین است کہ بجای خودش مذکور شود (ارد و) (۱) اردن فارسی مین ایک ولایت کا نام (اردوان) کا

مخفف (۲) اردن - ایک دریا کا نام جو دمشق کے قریب ہے (مذکر) (۳) کفگیر - (مؤنث) (۴) جھرنا - مذکر - ان دونون کے لئے دیکھو (آردن کے پہلے اور دوسرے معنی) (۵) اردن عربی مین ایک شہر کا نام ہے - جو حوالی شام مین واقع ہے (۶) ایک قسم کا ریشمی لال کپڑا (مذکر) جسکو فارسیون نے (خز سرخ) کہا ہے (۷) نیند - (ہندی) بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) نوم - خواب - (۸) پینا - کوٹنا -

اردنالس | بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث وفتح نون وسکون مابعد بقول صاحب بول چال ماخوذ است از (آر - ڈنیلس) لغت انگلیسی بمعنی متعینہ و مامور و محافظ - صاحب رہنما ہم بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) متعین - مامور - محافظ - وہ شخص جو کسی کام پر مامور یا متعین یا کسی چیز کی حفاظت کے لئے مقرر ہو -

اردند | بقول صاحب شمس (بہر دو دال مہملتین) بحوالہ مؤید (۱) فروز یبائی و بہتری و (۲) نام کوہی است درراہ ہمدان کہ ہر روز تا تیر فصل دارد ہم اوبر (ارادند) ہم ذکر این کردہ کہ گذشت یعنی بقولش (اردند) مخفف ارادند باشد صاحب مؤید (اروند) بہ واو سوم بہ ہمین معنی آوردہ - بخیال ما صاحب شمس تسامح کردہ است کہ این را بہ دال مہملۂ سوم نوشتہ چنانکہ (اراوند) را بدال چہارم ذکر کردہ و آن ہم بہ واو چہارم است - چنانچہ ذکرش ہم درانجا کردہ ایم - دیگر کسی از محققین با او نیست و نہ سندی پیش شد (اردو) دیکھو اروند

اردو | بقول صاحب ضمیمۂ برہان و غیاث و بہار بضم اول و ثالث (۱) بمعنی لشکر و (۲) لشکرگاہ را نیز گویند - صاحب شمس بر معنی دوم قانع و از استادی سند آوردہ و فرماید کہ

لغت فارسی است (سـ۵ـ) یک شمع بر ایوان تو خورشید منور ⁂ یک خیمہ در اردوی تو گردون معلیٰ ⁂ صاحب سوار السبیل گوید کہ بہر دو معنی لغت ترکی است صاحب فرہنگ فدائی کہ اصفہانی است نوشتہ کہ (اردو) (۳) سواری پادشاہ کہ موکب ہم می گویندش بخیال ما مقصودش از لشکریان پادشاہ باشد و نیز (۴) چہرۂ فراہمی ہمگانی لشکر و سپاہ را خواندہ اند کہ آن ہمگی مرد و اسپ و ساز و سامان و چادر و خرگاہ و دیگر مردمان کارکن و جانوران بارکش است - صاحب روزنامہ بمعنی لشکرگاہ و خیمہ نوشتہ و صاحب رہنما گوید کہ ترجمۂ لفظ اردو۔ چھاونی است در ہندی - و صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است فرماید کہ ترجمۂ معسکر است وصاحب لغات ترکی این را نوشت بلکہ (ارتو) بضم اوّل و تای عربی بمعنی پوشش آوردہ بخیال ما اصل ہمین است فارسیان بقاعدۂ خود تای عربی را بدال مہلہ بدل کردہ باشند ہمچو (توت و تود) و زرتشت و زردشت) و پوشش خانہ را نام نہادہ باشند کہ برای فرودگاہ لشکر سازند کہ ترجمۂ آن در ہندی چھاونی باشد حاصل بالمصدر (چھاونا) کہ بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی پوشیدن سقف خانہ بسفال وخس وغیر آن آمدہ کہ مخففش (چھانا) و (چھاونی) در سنسکرت فرودگاہ لشکر و مسکن اہل فوج وکاہ پوشی و سفالپوشی را گویند (کذا فی الساطع) پس ترجمۂ چھاونی در ترکی (ارتو) و مبدل آن در فارسی (اردو) است و مخصوص بمعنی مقام لشکر و مجازاً لشکر را ہم گفتہ اند و معنی سوم و چہارم ہم مجاز باشد و بس کہ سواری پادشاہ وابستۂ لشکر است یعنی اگر کسی گوید کہ اردوی شاہی می آید مقصود آن باشد کہ سواری ملک می آید کہ با او لشکر است و ہمچنین چہرۂ لشکر کہ در اصطلاح

سیاق۔ نام کاغذی است متعلق بحلیہ نویسی لشکر و ما یتعلق بہ یعنی اگر کسی گوید کہ اردوی شکلم دی
می نویسند مقصود آن باشد کہ چہرۂ فوج و حلیہ اش مرتب می شود و ایہم مجاز است و(۵) بتحقیق
مؤلف نام زبانیکہ از عربی و فارسی و ترکی و سنسکرت و بھاکا و انگلیسی وغیر آن مرکب است (۱۳۴۰)
و بدین وجہ کہ لشکریان شاہجہان در کاروبار و روزمرۂ خود استعمال این زبان می کردند
پس موسوم شد بزبان اردو۔ (ار د و) (۱) اردو۔ بقول امیر (ترکی) بمعنی لشکر (مذکر) اور آصفی
کے قول سے (۲) اردو بمعنی لشکرگاہ (مذکر) (۳) بادشاہ کی سواری (مؤنث) (۴) چہرہ
بقول صاحب آصفیہ (فارسی) مذکر۔ حلیہ۔ ملازمون کے خط و خال جو دفتر ملازمت مین
لکھے جائین (انتہی) ہماری رائے مین نمبر ۴ کا ترجمہ چہرۂ فوج۔ حلیۂ فوج ہے (۵) اردو
بقول امیر (مؤنث) ہندوستان کی وہ زبان جو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ سنسکرت۔ بھاکا
اور انگریزی وغیرہ سے مل کر بنی ہے۔ بنیاد تو اس زبان کی اسی وقت مین پڑگئی تھی جب
اہل عرب اور اہل فارس نے ہندوستان پر فوج کشی کی تہی اور مسلمانون کی بود و باش
اور ہندؤن سے میل جول کی ترقی کے ساتھ یہ زبان بھی پھیلتی گئی مگر شاہجہان بادشاہ دہلی
کے اردو مین خرید و فروخت وغیرہ سے اسکو بہت ترقی ہوئی اس لئے اردو نام ہوگیا۔ سند کے
اعتبار سے دلی اور لکھنؤ اس زبان کی ٹکسال مان لئے گئے ہین۔ صاحب آصفیہ مقدمۂ
کتاب مین فرماتے ہین کہ لوگون کا یہ کہنا کہ عہد شاہجہان یعنی پونے تین سو برس سے
اردو زبان نے جنم لیا اور سو برس سے علمی زبان ہونے مین پاؤن رکھا ہمارے خیال مین
نہین آتا مگر ہان یہ ضرور کہ سکتے ہین کہ ہندوستان کی دیسی مروجہ زبان نے جسے اسوقت تک

بھاشا اور خاصکر برج بھاشا کہتے تھے اردو نام اختیار کیا اور سو برس سے یہی زبان عدالتی زبان ہوجانے کے باعث عام ملکی زبان کہلائی۔ آپ ہی کا قول ہے کہ بظاہر اردو زبان مین تصنیف کا سلسلہ ۱۷۳۰ء عیسوی مطابق ۱۱۴۳ھ ہجری عہد محمد شاہ بادشاہ دہلی سے شروع ہوا اور میان فضلی دہلوی نے سب سے پہلے (دہ مجلس) کے نام سے ایک کتاب اسی زمانے کی اردو کے موافق لکھی۔ آپ فرماتے ہین کہ اس کے قبل بھی بعض کتابین اس زبان مین لکھی گئی ہین اور نہایت خوبی کے ساتھ آپ نے ان کتابون اور راون کے مؤلفین و مصنفین کی مختصر تاریخ لکھی ہے جو فرہنگ آصفیہ کے دیباچہ مین چھپی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جس جس طرح زمانہ گزرتا گیا اوس کی اصلاح ہوتی گئی اور خصوصاً آج کل بعض لائق افراد اسکی جانب زیادہ متوجّہ ہین اور سچ یہ ہے کہ ابھی اس زبان کی تکمیل مین بہت کچھ ہونا ہے اور ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ معاصرین مین کوئی شخص ایسا نہین نظر آتا جو مجتہد زبان بن کر اس کام کو پورا کرے۔

اردوان | بقول صاحبان برہان واننذ بروزن پہلوان (۱) نام پادشاہی بود از نسل گشتاسپ و (۲) نام ولایتی ہم بہت بسیار وسیع و (۳) مخفف اگردوان ہم۔ خان آرزو در سراج بمعنی اوّل گوید کہ آن پادشاہ از اشکانیان بود کہ اردشیر بابکان ملک ازو گرفت و از نسل گشتاسپ چگونہ باشد کہ نسل او از دارا منقطع شد۔ شاید از نسل فرزندی کہ غیر از اسفندیار بود۔ باشد و از سکندر نیز چنانکہ بعضی نوشتہ اندکہ او فرزند دارا بود۔ نیز نسلی در ایران نماندہ کہ تواند پادشاہ شد صاحب جامع وہفت و رمعنی اوّل و دوم متفق با برہان صاحب سروری بمعنی اوّل قانع و از شاعری سند آوردہ (ع) جہان مرد ریگست از ہر دوان ؏ اگر اردشیر است اگر اردوان

وہمچنین صاحب ناصری وصاحب رشیدی گوید کہ آخرین ملوک طوائف و آردشیر بابکان نوکر
او بود و او را کشتہ پادشاہ شد۔ صاحب جہانگیری باتفاق رشیدی از فردوسی سند آوردہ (ع)
و را خواندند اردوان بزرگ ؛ کہ از میش بگسست چنگال گرگ ؛ صاحب رشیدی نسبت وجہ تسمیہ
معنی اوّل۔ فرماید کہ معنی ترکیبی این نگہدارندۂ خشم است ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ عجبی نیست
کہ بنام پادشاہ موسوم کردہ باشند ونسبت معنی سوم بیان کردۂ برہان عرض میشود کہ ترک آن بر
بیان تفوق داشت ما بر لفظ (ار) بیان کردۂ ایم کہ مخفف اگر است وبس (اردو) (۱) ایک بادشاہ
کا نام (اردوان) تھا (۲) ایک ولایت کا نام بھی (اردوان) ہے (مذکر)

اردو باد استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ
از معنی ساکت ۔ معاصرین عجم گویند کہ نام شہری
است مشہور از حوالی ایروان پس عجبی نیست کہ
ابتدائً مستقر اہل لشکر باشد و آباد کردۂ لشکریان
وبہمین سبب این را اردو باد گفتہ باشند کہ مخفف
(اردو آباد) است در نسخۂ قدیم بہار عجم متروک
شیخ علی نقی کمرہ در مدح میرزا حاتم بیگ گوید
(ع) زین قبل بار رمیوۂ فضل وہنر اند ؛
تا خس وخار کہ در گلشن اردو باد اند ؛ (اردو)
اردو باد ایک مشہور شہر کا نام ہے (مذکر)

اردو بازار استعمال ۔ صاحب فرہنگ
فدائی کہ از اہل اصفہان است فرماید کہ آن پوستہ
ہمگانی است از ہنروران وپیشہ وران شہر کہ
از روی فرمان ہمہ جا ہمراہ اردو می مانند۔
مؤلف گوید کہ ترجمۂ این (بازار لشکر) است
یعنی بازاری کہ برای حوائج لشکریان مخصوص
باشد دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) اردو بازار
بقول امیر چھاونی کا بازار ۔ وہ بازار جو لشکر
مین ہوتا ہے ۔ (مذکر)

اردو زدن (مصدر اصطلاحی) بمعنی

خیمۂ لشکر زدن - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (اردو زدند) را بمعنی خیمہ ہای	لشکری نصب کردند - نوشتہ (اردو) لشکری خیمے قائم کرنا -

اردوش صاحب ناصری گوید کہ بروزن سرپوش اسم جرم فلک قمر و این معنی از دساتیر بدست آمدہ صاحب انند بحوالۂ ناصری ذکر این کردہ و دیگر کسی از محققین فرس این را ننوشت بخیال ما این لغت ژند و پاژند است و بر زبان معاصرین فرس متروک ماخذ این جز این نباشد کہ فارسیان (ارتو) را کہ بزبان ترکی بمعنی (پوشش) و مجازاً پوشش خانہ را گویند بہ تبدیل تای عربی با دال مہملہ آردو ساختہ شین نسبت در آخر این زیادہ کردہ باشند (ہمچو پوب و پوش کہ ہدہد را گویند) و آسمان اوّل را نام نہادند کہ منسوب است بہ پوشش خانہ واللہ اعلم (اردو) پہلا آسمان - مذکّر -

اردولہ بقول صاحب برہان و شمس و ہفت و انند بروزن مرغولہ نام آشی است مانند کاچی و آنرا از آردمیدہ پزند صاحب سراج فرماید کہ این مخفف (آردولہ) باشد مؤلّف گوید کہ اصل این ہمان (اردتولہ) بود کہ بجایش گذشت و ما ذکر ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم پس فارسیان بقاعدۂ خود تای عربی را حذف کردہ (اردولہ) کردند ہمچو (راستو	راس) (اردو) دیکھو اردتولہ - **اردون** بالضم - بقول صاحب ناصری نام شہری بشام و آنرا (اردن بضم دال و تشدید نون) نیز گفتہ اند دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلّف گوید کہ بمعنی ہیچم (اردن) بحث مفصل کردہ ایم - بخیال ما این ہم مخفف (اردوان) باشد بحذف الف و واو یا فارسیان (اردن) را بمعنی ہیچش کہ بضم دوا

مهمله وتشدید نون بود (اردون) کرده باشند
زیادت واو (اخت ضمه) بعد دال مهمله ـ
برای دفع ثقالت تشدید ـ والله اعلم (اردو)
(اردون) ایک شهر کا نام ہے جو شام مین واقع
ہے (مذکر) دیکھو (اردن) کے پانچوین معنی

اردوی | بقول صاحب شمس (۱) بالضم
با واو فارسی لشکرگاه و (۲) بفتح اوّل وسوم
نام جانوریست ـ صاحب هفت بر معنی اوّل
قانع و صاحب مؤید بذکر معنی اوّل باتصال
آن (اردهی) را بفتح اوّل وسوم نوشته گوید که
نام جانوری است و در نسخهٔ دیگرش بجای
(اردهی) اردمی است ـ ما بحث کامل این بر لغت
(اردمی) کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی است که
صاحب شمس غلط کرده است که معنی دوم را که
در مؤید باتصال این لغت بر (اردهی) مذکور
بود ذیل (اردوی) آورده ـ مخفی مباد که
(اردوی) همان (اردو) است که بجایش
گذشت ـ یای تحتانی بروزیاده کرده اند و بقاعدهٔ
فارسی بحالت اضافت هم آید اصلی نباشد و
نباید که بر یک معنی اوّل الذکر قناعت کنیم بلکه بهمه معانی لفظ
(اردو) گیریم ـ واضح باد که مقصود صاحب شمس از
واو فارسی ـ واو معروف است (اردو) دیکھو لفظ (اردو)

ارده | بقول بهار ـ بالضم و بدال مهمله کفگیر که شکر بدان صاف کنند و بالفتح آنست که کنجد
را در آسیای مخصوصی که آنرا (ارده آسیا) گویند آس کنند و چیزی بقوام عسل ازان حاصل
نمایند و آن را با قند و نبات و خرما و شیر آمیخته خورند و حلوائی که ازان سازند آنرا حلوای ارده
خوانند و چون آب در (ارده) ریزند چشمه چشمه شگفتگی ازان ظاهر شود (مجد الدین علی قوسی
نوشته که آرد آس کرده مثل آرد گندم و جو و مانند آن را (ارد) نامند و آرد مائع مثل کنجد
و مغز بادام را آرده خوانند (الخ) بالجمله رای بهار انیست که (ارده) به معنی کفگیر

(آردن بالمد) و در آخر نون است ـ کما فی الرشیدی مؤلف گوید که ما این لغت را در فرهنگ
رشیدی نیافتیم ـ و آراسته هم نقل معنی مابعد الذکر بحوالهٔ توسی کرده از فوقی یزدی سندی آورده
(س) رندان اگر زرده و رهٔ گوت ارده می خورند ؛ فوقی نبات می خورد از مرتبان کُس ؛
صاحب انند هم نقل همین مضمون کرد ـ الحاصل عرض میشود که (اردن) بمعنی سائیدن و بچیز خشت
زدن و کوفتن آمده و آرده اسم مفعول است آنچه وارسته و بهار بحوالهٔ مجد الدین علی توسی
(ارده) را با آرد مائع مثل کنجد و مغز بادام خاص کرد ـ قابل غور است و سندی می خواهیم و ما
ارده را (۱) بمعنی آرد گیریم و سفوف اشیای دهنیت دار هم همدرین داخل است که بواسطهٔ
کوفتن درست کنند یا بوسیله چیز خشت ـ و (۲) مجازاً بمعنی غذای خاص که آنرا مالیده گویند
که نان یا بادام یا چیزی دیگر را کوفته با قند و نبات آمیخته می خورند چنانکه ملا منیر و بحوالهٔ گفته (س)
آنچنان از ثنای ارده شگفت ؛ که سخن های چرب و شیرین گفت ؛ و سند ملا فوقی هم متعلق همین
است که بالا گذشت ؛ و (۳) بلحاظ تحقیق بهار بمعنی کفگیری که شکر بدان صاف کنند و این هم مجاز
باشد که کفگیر هم آلتی است برای قوام و نرم و باریک کردن و پالودن مائعات و غیر آن که در ریختن بکار
می خورد و از برای این معنی سندی مطلوب (اردو) (۱) آٹا ـ دیکھو (آرد) یا وہ سفوف جو
چکنی چیزوں کو کوٹ کر تیار کریں یا اور کسی آلہ کے ذریعہ سے انکو مثل مالیدہ کے باریک
کریں (۲) ملیدہ ـ بقول آصفیہ ـ چورما ـ روغنی روٹی کو چورا چورا کرکے کھانڈ ملانے سے جو
چیز تیار ہوتی ہے اسے مالیدہ یا ملیدہ کہتے ہیں (انتہیٰ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن میں
اس سفوف نما غذا کو بھی ملیدہ کہتے ہیں جو روٹی کے سوا کسی اور چیز یعنی بادام یا پیستے وغیرہ کو

کوٹ کر بہونی جاتی ہے - (۳) کنگھیر (مذکر) دیکھو اردن کے تیسرے معنی -

اردہالہ بفتح اول - بقول صاحب شمس ہمان (اردتولہ) کہ گذشت - و فرماید کہ در ایام قحط از ارد بپزند و آنرا (ارتالہ) و (ارقالہ) و (اردالہ) نیز گویند (انتہی) دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد اما در مدودہ مذکور را تحقیق ماخذ بر (اردتولہ) کردہ ایم - ولیکن معلوم میشود کہ (اردہالہ) مرکب است از (ارد - کہ بمعنی غلہ سائیدہ گذشت) و (ہالہ) کہ بقول برہان بمعنی مطلق رنگ و لون و بمعنی (قرار گرفتہ) و (آرام یافتہ) ہم آمدہ پس (اردہالہ) بمعنی (اردرنگ) و (مثل ارد) باشد و فارسیان آشی را نام کردہ باشند کہ رنگش ہمچو (ارد) باشد یا این غذای فقرا - خالص و مقابل (آرد) باشد کہ چیزی دیگر از مقویات و روغنیست و (ارتالہ) مخفف آن کہ ہای ہوز حذف شد - بکثرت استعمال و دال مہملہ بقاعدۂ فارسی بتای عربی مبدل - و (اردالہ) بدون تبدیل است صرف بحذف ہای ہوز اما نسبت (ارقالہ) ہیچ بفہم نمی آید بجز اینکہ بکسر اول از (ارقال) اخذ کردہ باشند و (ارقال) لغت عرب است بمعنی (رفتن بسرعت) کذا فی المنتخب پس ہای نسبت در آخر این زیادہ کردہ (ارقالہ) برای آشی نام نہادہ باشند کہ بسرعت فرو حلق می شود و سریع الہضم نیز - پس اندرین صورت (ارقالہ) مفرس باشد محققین فرس (ارتالہ - ارقالہ - اردالہ) را ہم ترک کردہ اند و در زبان معاصرین عجم ہم یافتہ نشد (اردو) دیکھو اردتولہ (الف)

اردہ بحرک استعمال - بفتح اول و بای موحدہ و رای مہملہ - بقول صاحب شمس بحوالہ ابراہیمی نام میوہ ایست یعنی تمام لیدہ و بحوالہ مؤید بالمد و قیل مقصورہ بضم باخچگال و بادام کوہی و بحوالہ سکندری گوید کہ آن چیزیست کہ آنرا با دوشاب و رطب بخورند چنانکہ بر

(آرد کنجد) مذکور شد- صاحب مؤید مصدق قول
محوله بخای معجمه یعنی - - - - - - - - - - -

(ب) **ارده بخرک** و صاحب شمس
همین لغت را بجای دیگر به تای فوقانی - - -

(ج) **ارده تحرک** نوشته گوید که بالفتح
و بالمد و نیز بالقصر و بضم تای فوقانی چنگال تحرک نام
میوه ایست که آنرا بادام کوهی نیز گویند صاحب
محیط بر لفظ (چنگال) گوید که اسم فارسی است که
بعربی (حیس) گویند و بهندی (ملیده) و آن غذا
است که از روغن و نان گرم می سازند و بر
(ارده) فرماید که لغت فارسی است و مراد
(رهشی) و بر (رهشی) نوشته که این را بفارسی
(ارد) نامند و آن کنجد مقشر است که نرم سایند
و روغن ازان جدا نکنند و بر (بخرک) بخای
معجمه نویسد که بشیرازی بادام کوهی را گویند پس
به تحقیق ما (ارده بخرک) به اضافت (ارده)
و به بای موحده و خای معجمه سفوفی است که بادام
کوهی را کوفته تیار کنند و با دوشاب و رطب
خورند- مخفی مباد که در ممدوده (آرده تحرک)
بحوالهٔ مؤید الفضلا گذشت و در معنی آن هم
همین قسم تسامح بکار رفته که صاحب شمس درینجا
کرده و شک نیست که اصل آن هم (آرده بخرک)
است و (آرده) بالمد نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی
است و بر (ارده) که گذشت صراحت کافی
کرده ایم که سفوف چیزی است که دهنیت دارد
و در آسیا سائیده نمی شود بلکه کوفته باریکش کنند
همچو آرد یا در (چرخشت) زنند- بالجمله (ارده
بخرک) معنی چنگال بادام کوهی است یعنی
سفوف آن (اردو) جنگلی بادام کا سفوف
(مذکر)

ارده خرما استعمال بالفتح- بقول صاحب ضمیمه
برهان چنگالی خرما صاحب شمس گوید که چکان خرما-
یعنی مالیده مؤلف گوید که غلطی کتابت بیش نیست که صاحب
ضمیمهٔ برهان (چنگال) را (چنگالی) نوشت و صاحب شمس

آن را چکان کرده باز (اردو بجرک) صراحت
(چنگال) کرده‌ایم بالجمله ارده خرما چیزیست که
خرما را کوفته سفوف آن بطور غذای لطیف
استعمال کنند (اردو) چھواروں کا ملیدہ (مذکر)

ارده دوشاب | اصطلاح - بقول صاحب
شمس بفتح واو پارسی مالیدهٔ که از آرد سازند
و با دوشاب خورند - دیگر کسی از اهل تحقیق
ذکر این نکرد - در روزمرهٔ معاصرین عجم مستعمل
است و مرکب از آرده و دوشاب بفک
اضافت - مخفی مباد که دوشاب شیرهٔ انگور و
خرما را گویند که شب بر وی گذشته باشد - واضح
باد که مقصود صاحب شمس از واو پارسی این خرما
باشد که واو را معروف خوانیم (اردو) وہ مالیدہ
جو شیرۂ انگور یا شیرۂ خرما کے ساتھ کھایا جاتا ہے (مذکر)

اردهی | بقول صاحب ضمیمهٔ برهان و صاحب مؤید نام جانوریست غیر معلوم مؤلف
گوید که این همان تسامح اهل لغت است که ذکرش برارده می گذشت (اردو) دیکھو اردی

(الف) **اردی** | بقول صاحبان برهان و جهانگیری و هفت و انند و جامع و رشیدی
بضم اول مخفف

(ب) **اردی بهشت** | باشد (۱) بضم اول بمعنی آتش است که بعربی نار خوانند و
(۲) نام ماه دوم از سال شمسی و بودن آفتاب در برج ثور رو (۳) نام روز سیوم از
هر ماه شمسی و (۴) نام فرشته هم هست که محافظت کوهها کند و تدابیر امور و مصالح ماه اردی بهشت
و روز اردی بهشت تعلق بدو دارد و بنا بر قاعدهٔ کلی که نزد فارسیان مقرر است چون نام
ماه با نام روز موافق آید آن روز را عید کنند و جشن سازند و آن را اردی بهشتگان هم خوانند
بفتح اول و در این روز نیک است بعبد و آتشکده رفتن و از پادشاهان حاجت خواستن

و بجنگ و کارزار شدن و معنی ترکیبی این مانند بهشت باشد چه (ارد) بمعنی شبیه و مانند آمده و چون این ماه وسط فصل بهار است و نباتات در غایت نشو و نما و گلها و ریاحین تمام شگفته و هوا در نهایت اعتدال است بنا بران اردی بهشت خوانند - خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معنی نسبت (ب) گوید که وجه تسمیهٔ متذکرهٔ بالا در ماه تنها راست می آید و نیز وجه زیادت تحتانی ظاهر نیست نیز فرماید که بعضی بفتح گفته اند و آن مشهور راست - صاحب سروری بذکر الف بر (ب) فرماید که بالضم و بالفتح هر دو آمده و صاحب ناصری بر الف) قانع مؤلف گوید که شک نیست که (ب) مرکب است از (ارد) و (بهشت) بمعنی مرکب اضافی - فارسیان بقاعدهٔ اشباع بعد دال مکسور یاے تحتانی زیاده کرده باشند (از قبیل (شبخون و شبیخون) که اصل آن باضافت شب بسوی خون (شبِ خون) است یا ایرانیان بقاعدهٔ خود یای تحتانی را بطور علامت کسره نوشتند و فارسیان هم نقل آن کردند - یا یای زائد است که در اصل لفظ نبود همچو (استادن و ایستادن) و نسبت وجه تسمیه خیال ما این است که لا اردی بهشت بمعنی اوّل بفتح اول باشد - یعنی (خشم بهشت) که (ارد) بالفتح بمعنی خشم و قهر و غضب بجای خود ش گذشت یعنی فارسیان آتش را تعظیماً (غصهٔ بهشت) نام نهادند و این استعاره باشد و نسبت معنی دوم و سوم وجه تسمیه این همان ست که صاحبان تحقیق ذکر آن کرده اند یعنی ماه دوم و روز سیوم باعتبار خوبی های خود مثل بهشت است و باید بدین معنی بضم اول خوانیم که (اُرد) بمعنی مثل و نظیر بضم اول آمده و برای معنی چهارم عرض میشود که (اردی بهشت) را بکسر اول باید خواند بمعنی (فرشتهٔ بهشت) که (ارد) بکسر اوّل بمعنی (فرشته) آمده و لا اردی بهشت) برای فرشتهٔ خاص

...نسل شدہ کہ تعریفش بالا گذشت (فردوسی الف ۵۰) ومی وبهمن وآردی و فروردین ؛
...یشہ پر از لالہ بینی زمین ؛ (زرتشت بہرام ب ۵۱) چو سوزد تنش را باردی بہشت ؛
...و انش نیابد خوشی در بہشت ؛ (نظامی ب ۵۲) دران بزم آراستہ چون بہشت ؛ گل
...فشان تر از ماہ اردی بہشت ؛ (سعد سلمان ب ۵۳) اردی بہشت روز است ای ماہ
...لستان ؛ امروز چون بہشت برین است بوستان ؛ (فردوسی ب ۵۴) ہمہ سال اُردی بہشت
...ز ریر ؛ نگہبان تو بر ہش وری دویر ؛ (اردو) (الف) فارسی مین (اردی) مخفف ہے
...اردی بہشت) کا تمام معنون مین (ب) (۱) دیکھو آتش کے پہلے معنی (۲) اردی بہشت
...سال شمسی کا دوسرا مہینہ (مذکر) یہ اکتیس دن کا مہینہ ہے - موسم بہار کا مہینہ (۳)
...ہر ماہ شمسی کے تیسرے روز کو بھی فارسیون نے (اردی بہشت) کہا ہے (مذکر) (۴)
...اردی بہشت فارسی مین ایک فرشتہ کا نام ہے جس سے پہاڑون کی محافظت اور ماہ او
...روز سوم اردی بہشت کے مصالح متعلق ہین (مذکر)

اردین | بقول صاحب شمس بحوالہ حل اللغات بمعنی تجربہ باشد وصاحب سروری
این را بفتح اول و واو سوم بہمین معنی آوردہ وصاحب شمس ہم ہمہ را انجا ذکر این کردہ -
بخیال ما تسامح اوست کہ واو را دال مہملہ نوشت (اردو) دیکھو اردین -

ارزر | بقول صاحبان برہان وجامع وہفت بروزن طرز (۱) بمعنی قیمت وبہا وارزش
باشد و (۲) قدر ومرتبہ را نیز گویند و (۳) بمعنی درخت صنوبر ودرخت انار ودرخت
سرو را نیز گویند و در عربی (۴) برنج طعام باشد وصاحب ہفت این را بالضم نوشتہ

وصاحبان رشیدی وسروری این را مرادف ارزش گویند و بمعنی اوّل قانع وصاحبان
(دری وپهلوی وجهانگیری) معنی اوّل و دوّم را ذکر کرده اند خان آرزو در سراج گوید که
معنی حقیقی این قیمت و بها و بمجاز قدر ـ مرتبه ـ صاحب مؤید فرماید که (۵) ارز در
ترکی زبان بضمتین بمعنی روزی است و بفارسی قدر و قیمت و در عربی بفتح اوّل
وضمّ زای دوّم بزای مشدّد برنج ـ وبقول ناصری بمعنی قیمت و بها ـ صاحب
انند فرماید که (ارز) مبدّل آرج و ارزش بمعنی قیمت ـ وبها ـ وعزّت وآبرو
وقدر ومرتبه ونسبت دیگر معانی نوشته که (ارز) بالفتح والضم بزبان عرب درخت صنوبر
ودرخت عرعر وبفتحتین درخت ارزن وبضمتین وتشدید آخر بمعنی برنج باشد وصاحب
شمس گوید که (ارز) بضمّتین درعربی بمعنی روزی وبفتح اوّل وضمّ دوّم وزای مشدّد
وقیل بالتخفیف بمعنی برنج ودرخت ارزن وانار ودرفارسی بفتح اوّل وسکون دوّم
قدر وقیمت وبها ودرخت نار وصنوبر هم **مؤلّف** عرض کند که آنچه خان آرزو معنی حقیقی
این ارز وقیمت گرفته قابل غور است زیرا که این ـ مبدّل (ارج) است ومعنی حقیقی
ارج قدر ومرتبه که بجای خودش گذشت فارسیان بقاعدهٔ خود جیم عربی را بزای هوز
بدل کرده آرز کردند همچو (جوجه وجوزه) پس معنی حقیقی این قدر ومرتبه ومجازاً قیمت و
بها را گفته اند ومصدر (ارزیدن) ازهمین است و (ارز وارزش) حاصل بالمصدر
آن ـ مخفی مباد که اتّفاق صاحبان لغت عرب براین است که (ارج) درعربی بفتحتین
بوی خوش باشد وتحقیق صاحب منتخب اللغات آنست که بمعنی قدر ومرتبه وبمعنی قیمت

کہ این مجاز باشد از معنی حقیقی بوی خوش پس بخیال ما (ارج) را بمعنی قدر و مرتبہ قرار دادن و (ارز) را مبدل آن گرفتن بہتر است از عکس این و ہم چنین معنی قدر و مرتبہ را حقیقی گرفتن و قیمت و بہا را مجاز گفتن اولی است۔ دیگر معانی بیان کردہ برہان متعلق بہ لغت عرب باشد ولیکن در لغت عرب (ارز) بمعنی درخت انار یافتہ نشد۔ صاحب لغات ترکی) (ارز) بمعنی روزی آوردہ انچہ صاحب شمس بدین معنی لغت زبان عرب گوید تسامح اوست (مختاری سلہ) مروت تو مراگر باز من بخرد ؛ مگر بروی زمین زر دمد بجای گیاہ ؛ (فردوسی سلہ) پسندہ کنم زجہان مرز خویش ؛ بدانم مگر پایہ و ارز خویش ؛ (اردو) (۱) قدر۔ دیکھو ارج کے پہلے معنی۔ (۲) قیمت۔ دیکھو (آخش) (۳) صنوبر کا درخت۔ انار کا درخت۔ سرو کا درخت (مذکر) (۴) چاول۔ مذکر (۵) روزی۔ مونث۔ بقول آصفیہ (فارسی) رزق۔ ازوقہ۔

ارزا فزودن | استعمال۔ بمعنی مرتبہ افزودن باشد چنانکہ حکیم زجاجی گوید (سہ) شہنشاہ برگشت از راہ مرز ؛ بہمدان بیامد بنیروی و ارز ؛ مخفی مباد کہ افزودن بمعنی لازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) رتبہ بڑھانا۔ رتبہ بڑھنا۔ (۱۱۲۵)

ارزان | بقول صاحب ضمیمہ برہان و ہفت و مؤید بر وزن مرجان نقیض گران۔ صاحب رشیدی گوید کہ انچہ ارزندہ باشد بہ بہای وقت۔ صاحب سراج فرماید کہ اگرچہ ارزان بمعنی (انچہ ارزش داشتہ باشد) است ولیکن این معنی مہجور و متروک و بمعنی چیزیکہ از قیمت اصلی کم بہا شدہ باشد مستعمل است و این مجاز است و (ارزانی) کہ ضد گرانی است منسوب بدین۔ یعنی در لفظ ارزان

الف و نون افادۂ معنی فاعلی کند **مؤلف** گوید کہ حقیقت لفظ (ارز) بجایش بیان کردہ ایم و این حاصل بالمصدر (ارزیدن) یعنی مرادف (ارزش) و نیز صیغۂ امر است از مصدر (ارزیدن) و بقاعدۂ فارسی الف و نون بر صیغۂ امر حاضر داخل شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است. پس (ارزان) یعنی فروخت شوندہ باشد بسبب کمی معاوضۂ قیمت بمقابلۂ حیثیت مال و این ظاہر است کہ شے ارزان زود بفروش می رود برخلاف (گران) ہمین است تشریح اجمال بیان محققین سلف کہ بالا مذکور شد و بدین وجہ کہ بہ تحقیق ما معنی حقیقی (ارز) قدر و مرتبہ گذشت پس (ارزان) را معنی صاحب قدر و لائق قدر گیریم کہ گران نیست - یا اگر (ارزیدن) را بلحاظ کنایہ بمعنی لائق و سزاوار شدن گیریم معنی (ارزان) لائق و سزاوار شوندہ - اگر گویند کہ فلان چیز ارزان است مقصود آن باشد کہ لائق و سزاوار خریدن است و بس - فارسیان (ارزان) را بامصادر متعددۂ فرس ہم استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) شود در رہ نفس صد نالہ توفیر :: متاع در رہ خوش ارزان بر آمد :: (اردو) ارزان بقول امیر (فارسی) گران کی ضد سستا - کم قیمت - **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ (کم قیمت) سے آپکی مراد مالیت کے مقابلہ مین کم قیمت ہے - (امیر ؎) زر نقد و عالم قیمت یوسف مین دیتے ہین :: اگر انصاف سے دیکھو تو ارزان مول لیتے ہین ::

(۱۳۲۱) **ارزان برگرفتن** | استعمال - مرادف ارزان خریدن (کہ می آید) (ظہوری ؎) از نگاہی اگر چیزی نیز کم دل قیمت :: بادا رزانیش می انصاف ارزان بر گرفت :: (اردو) دیکھو ارزان خریدن -

ارزان بعلت گران بحکمت | (مثل)

صاحبان خزینہ و امثال و حسن ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود
از بیان حیثیت مال و فرق دو چیز باشد
کہ بظاہر یکسان نماید۔ مقصود شان اینست
کہ چیزی کہ بقیمت ارزان بدست آمدہ
وہمی دارد و چیز دیگر کہ بمقابلۂ آن گران
قیمت باشد وہمی داشتہ باشد یعنی
ارزانی بدون علت نباشد و گرانی
بغیر حکمت نیست ۔(اردو) امیر نے
اسی فارسی مثل کو نقل کیا ہے اور فرمایا
ہے کہ یہ (مقولہ) ہے جو اردو مین بھی
مستعمل ہے یعنی کم قیمت چیز مین کوئی نہ کوئی
خرابی ضرور ہوتی ہے اور بیش قیمت
مین ایک نہ ایک وصف ہوتا ہے ۔
صاحب محاورات ہند نے ایک اردو
مثل کا ذکر کیا ہے جو قریب قریب اسی کا
ترجمہ ہے "سستا روئے بار بار مہنگا
روئے ایک بار" اس کا یہ مطلب ہے
کہ جس نے کسی چیز کو زیادہ دام مین خرید
کیا ہے اس کو قیمت کی زیادتی کا بار
صرف ایک مرتبہ معلوم ہوتا ہے یعنی
خریدی کے وقت۔ برخلاف اس کے
جس نے اسی چیز کو سستے دامون لیا ہی
وہ بار بار افسوس کرتا ہے کہ کیون مین نے
اس کو خرید کیا۔ یعنی وہ شے جو سستے دامون
ملی ہے بار بار بگڑتی ہے اور اس کی
ترمیم و اصلاح کی ضرورت لاحق ہوتی ہی
اور اس کے لئے روپیہ خرچ ہوتا ہے
جو ہر وہلہ مین گران گزرتا ہے ۔

(۱۳۲۶) **ارزان خریدن** | استعمال۔ چیزی را
از مالیت او بقیمت نازل خرید کردن چنانچہ
ظہوری گوید (۵) اجناس عشق گرچہ دل
ارزان خریدہ بود۔ در احتیاج غصہ بنقصان

خرید قیمت ٭ (اردو) ارزان مول لینا۔ اس کی
مثال لفظ ارزان پر گزری ہے۔ سستے داموں
خرید کرنا بھی بولتے ہین۔

ارزان دادن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
به قیمت نازل فروختن است (نظامی ؎)
بوی کز آن عنبر ارزان دہی ٭ گر بدو عالم
دہی ارزان دہی ٭ (اردو) سستے داموں
بیچنا۔ صاحب آصفیہ نے (سستا بیچنا) کا
ذکر کیا ہے یعنی ارزان فروخت کرنا۔ مندا
بیچنا۔ کمتی داموں سے مبادلہ کرنا۔

ارزانش | بقول صاحب برہان وجامع
دانند بکسر نون بر وزن بخشایش بمعنی خیر و
خیرات وچیزی در راه خدا بمردم دادن۔
(مرادف اروانش) که بقول صاحب ہفت
گذشت مؤلف گوید که (ارزانش) خبر میدہد
از وجود مصدر (ارزانیدن) بمعنی اندازه کردن
و سزاوار کردن و عطا کردن حالا این مصدر
از کتب لغات متروک است و صراحت آن
بجایش کنیم بعضی از معاصرین گویند که چرا این را
حاصل بالمصدر (ارزیدن) نگیریم که کنایۃً بمعنی
لائق و سزاوار بودن آمده (که می آید) ما بر
معانی (ارزیدن) و قواعد حاصل بالمصدر
ہر قدر که غور کردیم بارای شان اتّفاق نداریم
(اردو) دیکھو اروانش۔

ارزان شدن متاع | استعمال۔ بکسر
نون دوم۔ بمعنی کم قیمت شدن چیزی بمقابله
مالیت۔ چنانکه ظهوری گوید (؎) چون ظہوری بسعی
در خرید ورد پنداری که درد ٭ نیستش پروا متاع
ما اگر ارزان شود ٭ (اردو) سستی ہونا۔
مالیت کے مقابلہ مین کم قیمت ہونا۔

ارزان فروختن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
گوید که چیزی را بنسبت مالیت آن بقیمت

نازل فروختن باشد (نظامی ؎) ولیکن تو بستان که صاحب خرد ؛ زارزان فروشان با ستان خرد ؛ (ظهوری ؎) جان را گذار بر سر بازار دل فتاد ؛ ارزان فروخت راحت و محنت گران خرید ؛ (اردو) دیکھو ارزان دادن ۔

ارزان کردن (۱۲۲) استعمال ۔ بکسر نون دوّم قیمت متاع را بمقابلهٔ مالیتش کم قرار دادن چنانکه ظهوری گوید (؎) قیمتی تر گهری نیست ز اشک ؛ کرده شوق تو چنین ارزانش ؛ (اردو) ارزان کرنا ۔

(الف) ارزانی بقول صاحبان برهان و هفت و جهانگیری و جامع (۱) معروف که نقیض گرانی است و (۲) مردم فقیر و مستحق و (۳) بمعنی مسلّم هم آمده ۔ صاحب رشیدی گوید که یای نسبت منسوب به ارزان و نیز بمعنی سزاوار و مسلّم ۔ خان آرزو در سراج بذیل لفظ (ارزان) بذکر معنی اوّل گوید که (ارزیدن) بمجاز بمعنی سزاوار شدن و مستحق گردیدن و مسلّم بودن آمده و ارزین ماخوذ است (ارزانی) بمعنی دوّم و سوّم و الف و نون درین نه آنست که افادهٔ معنی فاعلیت کند چنانکه در (چنین ارزان) بلکه زائده باشد از عالم (شادان و شادان) پس جائیکه گویند "فلان چیز بفلان کس ارزانی" یعنی لایق و سزاوار و جائیکه گویند فلان کس ارزانی است "یعنی مستحق و صاحب استحقاق و لهذا برای درویشان اطلاق ارزانی آمده ۔ صاحب ناصری بمعنی دوّم و سوّم و صاحب سروری و فدائی بمعنی اوّل و سوّم قانع ۔ بهار گوید که بمعنی اوّل منسوب است با رزان که در اصل بمعنی ارزنده بود ولیکن این معنی مهجور و متروک شده بمعنی چیزیکه از قیمت اصلی کم شده باشد استعمال یافته و این مجاز است و بمعنی سوّم یعنی لائق و سزاوار و مسلّم و برقرار ماخوذ است از (ارزیدن) و این نیز مجاز اوّل است مؤلف عرض کند که اینهمه طبع آزمائی ها که شده

ازبرای آنست که (ارزانی) را مصدر (ارزیدن)
برند بخیال ما (ارزانی) حاصل بالمصدر (ارزانیدن)
است که متعدّیست چنانکه بر (ارزانش) بیان
کرده ایم نه متعلق به (ارزیدن) که لازم آنست
اگرچه مصدر (ارزانیدن) از استعمال متروک
ولیکن یادگارش از (ارزانش و ارزانی) باقیست
پس فارسیان بر صیغهٔ امر حاضر (ارزانیدن) که
(ارزان) است یای مصدری زیاده کرده
حاصل بالمصدر ساختند و قواعدنگاران فرس
در قواعد حاصل بالمصدر که ذکر اجمالی آن بر لغت
(آموی) کرده ایم این قاعده را نه نوشته اند
که بزیادت یای تحتانی بر صیغهٔ امر حاضر حاصل
بالمصدر ساخته می شود بخیال ما ترک این
قاعده تسامح ایشان است در رای ما مصادر
متعدّی که بالف آید همچو (دمانیدن) و سرائیدن
و (گذاشتن) و امثال آن حاصل مصدرش
به همین قاعده مبنیه بالامی آید چنانکه از (دوانیدن)
(دوانی) و از (سرائیدن - سرائی) و از (گذاشتن)
گذاری) مخفی مباد که قواعدزبان تابند زبان است
نه زبان پابند قواعد پس آنانکه حاصل بالمصدر
را مقید کرده اند بحدّ علم خودشان بسند استعمال
است اگر قاعدهٔ دیگر بخیال ما آید و آن هم مبنی
بر استعمال باشد انحصار پیشینیان مانع آن
نیست و حقیقت اینست که بر قواعد مذکورهٔ
شان اطلاق انحصار نباشد بالجمله در رای
ما معنی حقیقی این سزاوار که بر معنی سوم گذشت
و معنی دوم که فقیر و مستحق باشد مجاز آن که فقرا هم
سزاوار بخشش و عطا باشند صاحب برهان که
معنی دوم را جمع آورد - تسامح اوست که
فارسیان فقرا را (ارزانیان) گفته اند و واحدش
(ارزانی) است و (ارزانی) بمعنی اوّل بخیال
ما - هم متعلق است از مصدر (ارزانیدن)
که می آید یا مرکّب است از (ارزان) و یای
تحتانی نسبت چنانکه بهار گوید و بیان زاندش

بکار رامی خورد که حقیقت لفظ (ارزان) بجای
خودش بیان کرده ایم (حکیم انوری ـه)
تاکه در من زیبد دهر بود ؛ روی نرخ اهل
به ارزانی ؛ (فردوسی ـه) به ارزانیان
بخش هرچت هواست ؛ که گنج تو ارزانیان
را سزاست ؛ (وله ـه) بارزانیان ده همه
هرچه هست ؛ مبادا که آید بما برشکست ؛ و
(فتوحی در مدح انوری گفته اوـه) انوری
ای سخن تو بسخا ارزانی ؛ گر بجانت بخرند اهل
سخن ارزانی ؛ ---------- و

(ب) ارزانیان | جمع (ارزانی) بمعنی
دوم یعنی فقرا و مستحقین که صاحبان رشیدی
و سروری جداگانه ذکراین کرده اند و سند آن
بر معنی دوم (ارزانی) گذشت - (اردو)
(الف) (۱) ارزانی - بقول آصفیه (فارسی)
مؤنث گرانی کے خلاف سستاپن - (۲)
فقیر - مذکر (۳) لائق - سزاوار (ب) فقرا
مستحقین - مذکر -

ارزانی بودن | استعمال - صاحب آصفی
ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلف گوید
که معنی سزاوار بودن است (طالب آملی
ـه) صاف ساغر باد ارزانی بنازک مشربان
منکه محنت پرورم دُردِ ایاغم آرزوست ؛
(اردو) سزاوار ہونا -

ارزانی داشتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلف گوید
که بمعنی کسی را سزاوار چیزی گردانیدن یعنی عطا
کردن آن چیز به او و بقول بحر مرحمت کردن
و بخشیدن چنانکه کلامی اصفهانی گوید (ـه)
عشق را شکر کنم تا ابد و ممنونم ؛ گر غم و درد
جهانی بمن ارزانی داشت ؛ (انوری ـه)
و یحک ای چرخ منم مانده سری پر سودا ؛
از جهان این سر و سودا بمن ارزانی دار ؛
(اردو) عطا کرنا - بخشنا - دینا -

(۱۲۲۳) **ارزانیدن** این مصدریست متروک
یعنی محققین فرس ذکراین نکردہ اند و استعمال
تصریف این از نظر ما نگذشت الّا آثار این
از حاصل بالمصدر باقی است کہ (ارزانش)
و (ارزانی) است الحاصل (ارزانیدن) بمعنی
(۱) اندازہ کردن و قدر کردن بلحاظ معنی
حقیقی (ارز) و (۲) فروشانیدن مجازاً
و (۳) سزاوار گردانیدن و عطا کردن ہم
کہ مجاز معنی اوّل باشد و لازم این (ارزیدن)
کہ می آید (اردو) (۱) اندازہ کرنا - قدر کرنا
(۲) بکوانا - (۳) لائق قرار دینا - عطا کرنا -
(الف) **ارزانی شدن** استعمال - صاحب
آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ بمعنی عطا شدن (نثر جلال دوّانی)
حضرت صاحبقرانی را طفلی ارزانی شدہ ''
واگر از ہمین سند . . . .
(ب) **ارزانی شدن خلف** گیریم تولد
شدن پسر و این کنایہ باشد (اردو) (الف)
عطا ہونا (ب) لڑکا تولد ہونا -
ارزانی کردن استعمال - صاحب آصفی
ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
کہ بمعنی عطا کردن و دادن است (علی
خراسانی ـــہ) محمّد آن شہ دین زبدۂ آل
رسول اللہ ٭ کہ علم اوّلین را حق باو کرد است
ارزانی ٭ (اردو) عطا کرنا - دینا -
(۱۲۲۴) **ارزانی گردیدن** استعمال - (۱) مرادف
ارزانی شدن است کہ گذشت و (۲) بمعنی
ارزان شدن نرخ چیزی (ظہوری ـــہ) نہادی
رو بہ بازار محبت نقد ترمیشو ٭ ظہوری تا سر شکم
واخور دگر دید ارزانی ٭ (اردو) (۱) عطا
ہونا - ملنا - (۲) ارزانی ہونا - نرخ ستا
ہونا -
ارزش بفتح اوّل وکسر زای ہوّز
بقول صاحب رشیدی و ناصری مرادف

(ارز) بمعنی قیمت و بها صاحب فدائی گوید که قدر و قیمت و صاحب نواد راین را بذیل مصدر (ارزیدن) آورده فرماید که قیمت و بها و قدر و منزلت و این مجاز است مؤلف گوید که حاصل بالمصدر (ارزیدن) است بخیال ما معنی حقیقی این قدر و مرتبه و مجاز آن قیمت و بها چنانکه بر لفظ (ارز) بیان کرده ایم - فارسیان بقاعدهٔ خود شین معجمه بر صیغهٔ امر حاضر آورده حاصل بالمصدر ساخته اند - همچو دانش و بینش - (ظهوری ؎) زکوهکن بشنو حرف ارزش گلگون ؛ بهای یک سر مویش هزار شبدیز است ؛ (اردو) دیکھو ارز -

ارزق | بقول صاحب شمس بفتح اول و سکون رای مهمله و فتح زای معجمه عربی لغت عربی است بمعنی کبود - گربه چشم و آب صاف و شانه و نام خطی از خطوط جام جم - فرماید که بمعنی آخر فارسی است (خاقانی ؎) باده در جام با خط ارزق ؛ شعله در بحر اخضر اندازد ؛ و بحوالهٔ شرح نصاب گوید که بمعنی سرمه چشم و شمشیر نیک و نام شخصی که ازارقه منسوب است باو صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات عرب کرده بدون صراحت حلیه لفظ بذکر معنی اوّل و دوّم و سوّم و پنجم فرماید که بمعنی شام نیز - صاحب انند ذکر این به تقدیم زای هوّز بر رای مهمله کرده همین شعر خاقانی بسند آرد که در مصرع اوّلش (ازرق) به زای هوّز دوّم نوشت و خود صاحب شمس هم بر (ازراق - به زای معجمه ثانی) همین معنی بیان کرده و محققین عرب زای معجمه را قبل رای مهمله گرفته اند و صاحب برهان برای معنی چهارم این را بفتح الف و سکون زای معجمه آورده پس بخیال ما تسامح صاحب شمس است که درین مقام ذکر این پسند کرد و ما بجای خودش بحث کنیم (اردو) دیکھو ازرق -

ارزلو بقول صاحب شمس بضمتین لغت فارسی است بمعنی روزی مند مؤلف گوید که مرکب ترکی است	بمعنی صاحب روزی (اردو) صاحب قسمت صاحب آصفیہ نے صاحب اقبال پر طالع کا ذکر کیا ہے

ارزن بقول صاحب ضمیمهٔ برهان بر وزن کردن (۱) غله ایست که بعربی (دخنه) خوانند صاحب رشیدی بر غلهٔ معروف قناعت کرده که نان آنرا ارزنین نام است و صاحب تحفه فرماید که در هندی (چینه) نام دارد و صاحب ناصری آورده که بیشتر این بکبوتران دهند چنانکه خاقانی گوید (ع) کبوترخانهٔ روحانیان راست ؛ نقطها ی سر کلک من ارزن ؛ صاحب فرهنگ فدائی گوید که دانه ایست که آنرا بیشتر در زمین های شلتوک زاری کارند و آن بیشتر خوراک کبوتران و مرغان است و برخی دهگانان نیز آنرا آرد کرده نانش می پزند۔ صاحب شمس گوید که در فارسی بالفتح نام غلهٔ و در عربی (۲) (ارزن) درختی است که از چوب آن عصا گیرند مؤلف عرض کند که ماخذ این معنی اول جز این بفهم نمی آید که این مخفف (ارزان) باشد بحذف الف از قبیل (دستارخوان و دسترخوان) بدینوجه که این غله کم قیمت است عجبی نیست که فارسیان (ارزن) نامش نهاده باشند والله اعلم ونسبت معنی دوم عرض کنیم که مبدّل همان (ارجن) است که گذشت فارسیان بقاعدهٔ خود جیم عربی را به زای هوز بدل کردند ہمچو (جوجه وچوزه) و (دشت ارزن) از همین باشد و صراحت کافی این برارجن کرده ایم حالا نسبت معنی اول تحقیقش عرض کنیم که بقول صاحب محیط اسم (دخن) است و بر (دخن) فرماید که بضم دال وسکون خا و نون و بکسر دال نیز بیونانی (مرطله) و بعربی (دفث) و بترکی (طرق) و بشیرازی (الم) و بفارسی عوام (ارزن) و بهندی (کنگنی) و (چینه) نامند و گویند که آن

جا ورس است وچنین نیست غلہ ایست قلیل الغذا - سرد در آخر اوّل وخشک در دوّم و گویند سرد وخشک در دوّم وگویند گرم - در انہضام و نزول از معدہ بطی تر در قبض محکم شدید تر ومخفف بدن وخون متولّد از ان غیر جیّد - مدّر بول است با وجود سردی وخشکی ومولد سنگ مثانہ وسُدد - مُصلح آن قند یا شکر یا عسل (الخ) (انوری ۵) از حشو چرخ پرنشو دجوف ہمّتت ٭ سیمرغ ہمّتت نہ چو مرغان ارزن است ٭ (اردو) (۱) کنگنی - بقول آصفیہ (ہندی) مُونّث - ایک قسم کا چکنا اور چھوٹا اناج جسے اکثر پدڑیوں اور لالوں کو بھی کھلاتے ہین اور نیز اس سے لڈّو بناتے ہین - (۲) دیکھو ارجن -

ارزنجان بقول صاحب ناصری بفتح اوّل وثالث بنون زدہ نام شہریست مشہور از بلاد اناطولی کہ دہ ہزار بابِ خانۂ آباد دارد و رود فرات از یک فرسنگی آن می گذرد واصل آن از لا ارزن الرّوم) برمیخیزد واز جابجا عبور می کند تا داخل شطّ العرب می گردد وبعمّان می ریزد واز بلاد روم است - صاحب منتہی الارب نیز ذکر این کردہ وبخیال ما این معرّب (ارزنگان) است کہ می آید (اردو) بلاد اناطول سے ایک مشہور شہر کا نام ارزنجان ہے (ارزنگان) کا معرّب (مذکر)

ارزن ریزہ اصطلاح - بقول صاحب بحر وضمیمہ برہان (۱) بمعنی قطرات باران ریزہ (۲) جرعۂ شراب و (۳) حب ہای کوچک - صاحب شمس ذکر معنی اوّل و دوّم فرماید کہ (۴) شرارۂ آتش و (۵) کفگیر شراب باشد وصاحب مؤید وہفت مؤیدش مؤلف گوید کہ بلحاظ معنی حقیقی (ارزن کہ بجایش برنمبر (۱) گذشت - این استعارہ باشد کہ بہ تشبیہ دانہای کوچک

ارزن - فارسیان این پنج معنی مراد می پیدا کرده اند
ومقصود از معنی دوم به عطف جرعه بر قطرات متذکره
معنی اول - قطره های شراب باشد که در می
خوردن بریزد و این قابل اعتراض است
که صاحبان تحقیق در معنی اوّل و دوّم و سوّم
چیره استعمال صیغه جمع کرده که برای جمع (ارزن
ریزها) باید که استعمال کنیم - ومقصود از کفگیر شراب
شراب پالائی باشد که سوراخهای نازک دارد
وبلحاظ باریکی سوراخهایش که مشابه دانهای
ارزن است نامش نهاده باشند (اردو) (۱)
پہار - بقول آصفیه (ہندی) (مؤنث) چھوٹی
چھوٹی بوندین - ترشح - (۲) شراب کے قطرے
جو پیتے وقت ٹپک پڑیں (مذکر) (۳) باریک
اور نازک گولیان جو شل خشخاش کے ہون - مذکر
(۴) چنگاریان چنگاری کی جمع - دیکھو (ابتر)
(۵) شراب چھاننے کی چھلنی -

ارزن زرّین | اصطلاح - بکسر نون
اوّل بقول صاحب برہان وبحر وہفت
(۱) کنایه از جرعهٔ شرابست و (۲) حبابی را
نیز گویند که بر روی شراب بهم رسد و (۳) کوکب
وستاره و (۴) شرارهٔ آتش را نیز گفته اند
خان آرزو و سراج بر معنی سوّم وصاحبان
جهانگیری (بذیل خاتمهٔ کتاب در دستور
اوّل) ورشیدی بر معنی سوّم وچهارم وشمس
ومؤید بر معنی اوّل و دوّم و سوّم قانع مخفی
مبادکه بعض محققین نسبت معنی اوّل جرعهٔ
می را به (می زعفرانی) مخصوص کرده اند و
ما را هم اتفاق است زیرا که می سپید رنگ هم
می شود و وجه لفظ زرّین درین اصطلاح
متقاضی صفت (زرّین) است بخیال ما این
مرکب است از (ارزن) و (زرّین) پس
معنی لفظی این غلّه زرّین است و صراحت
(ارزن) که چه قسم غلّه باشد بجایش کرده ایم
پس این کنایه باشد از هر چهار معنی بالا و صحیح

کہ معنی اوّل قابل غور است و ہمین قسم
اشکال در معنی دوم (ارزن ریزه) ہم پیدا گردد کہ
کہ گذشت بخیال ما (جرعۂ شراب) را کنایۂ
(ارزن زرین) نتوان گفت بلکہ این قطرہا را
(ارزن زرین) توانیم گفت کہ در شراب خوردن
بریزد زیرا کہ جرعہ را با کوچکی (ارزن) تشبیہی
نباشد قائل (اردو) (۱) شراب کا
قطرہ جو پیتے وقت ٹپکے (مذکّر) (۲) شراب
کا بلبلا (مذکر) (۳) ستارہ - بقول صاحب
آصفیّہ (فارسی) مذکر - کوکب - تارہ - اختر
نجم وہ روشن کرہ جو آسمان پر رات کو چمکتا ہوا
دکھائی دے (۴) چنگاری (مؤنث) دیکھو ارزن

ارزنگان | بقول صاحب انند شہریست
در ارمن مؤلّف گوید کہ ہمان ارزنجان است
کہ گذشت - دیگر کسی ذکر این نکرد مخفی مباد
کہ فارسیان از ہفت کشور - کشور اوّل
را (ارزنہ) نام نہادہ اند کہ می آید پس (ارزنگان)
را کہ تعریف وسعت و آبادی آن بر (ارزنجان)
گذشت بمعنی حقیقی آن مجموعۂ کشورہا گفتہ اند
کہ (ارزنگان) بقاعدۂ فارسی یعنی ارزنہ ہاست یعنی
مجموعۂ کشورہا - در ینوجہ تسمیہ از مبالغہ کار گرفتہ کہ یک شہر را
مجموعۂ کشورہا گفتہ اند (اردو) دیکھو ارزنجان -

ارزنین | بقول صاحب برہان و رشیدی و ہفت
و سروری بانون بروزن سرزمین نانی را گویند کہ از آرد
ارزن پختہ باشند (ناصر خسرو) برشتہ از تو ترکان
چہ گویم ٭ میان سگان و ریکی ارزنینی ٭ مؤلف گوید کہ
برلفظ (ارزن) یا و نون نسبت زیادہ کردہ اند و بس
(اردو) کنگنی کی روٹی (مؤنث)

(الف) ارزہ | الف - بقول صاحب برہان و رشیدی و جہانگیری و جامع و ہفت
(ب) ارزہ گر | و ناصری و سراج بروزن ہرزہ (۱) کاہگل را گویند (ب)
بضمن الف بکاف فارسی کسی باشد کہ کاہگل را بجای مالد - صاحب سروری بزدکر الف

قانع۔ وصاحب بحر بر ذکر (ب) وصاحب برہان ذکر ہر دو جداجدا کند مؤلف عرض کند کہ بخیال ما معنی پنجم این اصل است والف بمعنی اوّل مجاز آن کہ کاہ گل ہم بوقت مالیدن بر دیوار ہمچو زفت مائل بہ تیرگی وچسپندہ می باشد فارسیان استعارۃً (ارزہ) را کہ بمعنی زفت می آید برای کاہ گل نام کردند و (ب) مرکب است از (ارزہ) و (گر۔ لفظی است کہ افادۂ معنی فاعلی کند ہمچو کوزہ گر۔ وکاسہ گر) (اردو) الف۔ کہگل۔ یا کاہگل۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ بھس اور مٹّی کا پلستر۔ گھاس اور مٹّی کی لپائی۔ کچا پلستر مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو گلا بہ اور گلاوہ کہتے ہین (ب) کہگل بنانے والا۔ گلا بہ کرنیوالا (مذکر)

(۲) (الف) بقول برہان وجامع وہفت بمعنی گچ نیز کہ بدان خانہ سپید کنند۔ و (ب) گچ مالندہ مؤلف گوید کہ این مجاز معنی اوّل باشد یعنی صرف بدین وجہ کہ گچ بر زمین و دیوارہا ہمچو کاہ گل می مالند۔ گچ را ہم (ارزہ) نام نہادند و فی الحقیقت گچ را با زفت تشبیہ تام نیست و ہمین قدر است کہ گچ ہم مثل زفت چسپندہ می باشد و باعتبار رنگش با زفت تبائن ہمین سبب ما این را مجاز (ارزہ) بمعنی اوّل گرفتیم و اگر بہ تشبیہ ناقص مجاز معنی پنجم ہم گیریم بہر دو صورت۔ استعارہ باشد۔ مخفی مباد کہ گچ در فارسی زبان مرکبی است از آہک کہ نہ صرف برای سپید کردن خانہ بلکہ برای حفاظت وپختگی دیوارہا وسقف و زمین خانہ ہم استعمال آن کنند و تحقیق این از معاصرین عجم می شود۔ (اردو) (الف) گچ جس سے دیوارون اور فرش پر استرکاری کرتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے لفظ گچ پر فرمایا ہے کہ (مذکر) چونا۔ آہک۔ پکا فرش یا پکّی چھت مؤلف عرض کرتا ہے کہ

کہ دکن مین (گچ) چونے کا وہ مرکب ہے جو ریتی یا اینٹ کے ٹکرون کو ایک خاص
وزن مین باہم ملا کر پیسنے سے تیار ہوتا ہے۔ آخر الذکر مرکب کو سرخی بہی کہتے ہین۔
اسی مرکب سے دیوارون اور فرش کی استرکاری بہی کی جاتی ہے اور یہی مرکب
اینٹون کے ساتھ دیوارون کی چنائی مین بہی استعمال کیا جاتا ہے اور یہی مرکب پختہ چھتون
کی تیاری مین بہی کام دیتا ہے۔ پس گچ کی وہ تعریف جو صاحب آصفیہ نے فرمائی ہے
ہماری رای مین قابل غور ہے اور زبان فارسی کے گچ کا ترجمہ اردو مین وہی گچ ہے
جس کی تعریف ہم نے کی ہے۔ آپ ہی نے (گچ کاری) پر لکھا ہے کہ چونے کا کام
چونے گچی کا کام (انتہی) میر انیس مرحوم نے اپنے کلام مین بہی گچ کا استعمال فرمایا ہے
(ع) پختہ ہو لحد خام مزاجون کو یہ تپ ہے ٭ یان ٹریان چونا ہین وہان قبر پہ گچ ہے
اس آخر الذکر بیان اور سند سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ہندوستان مین بہی گچ
انہین معنون مین مستعمل ہے جن معنون مین دکن مین اسکا استعمال ہے (ب) وہ معمار
یا کاریگر جو چونے کی استرکاری کرتا ہے (مذکر) امیر نے (استرکاری) پر لکھا ہے
کہ اینٹ کی دیوارون پر چونا۔ سرخی وغیرہ لیپنے کو کہتے ہین جیسے (فقرہ) مکان بن گیا
صرف استرکاری باقی ہے" مؤلف کہتا ہے کہ استرکاری سے مراد دیوار وغیرہ
پر گچ یا سرخی یا گلایہ یا کہگل کرنا ہے۔ چونا سے اگر امیر کا مقصد گچ ہے اور گچ
سے چونے کا وہ مرکب مراد ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے تب تو ہمکو صرف اسقدر
عرض کرنا رہ جائیگا کہ دکن مین استرکاری کی تخصیص صرف اینٹ کی دیوارونسے نہین ہے

بلکہ مٹّی اور پتّھر کی دیواروں اور فرش پر بھی استرکاری کرتے ہین - اور چونے کی استرکاری سے گچ ہی کی استرکاری مراد ہے اور اسی استرکاری کا نام دو بارہ ہے اور ایک درجہ سہ بارہ کا بھی ہے جس کو بمقابلۂ استرکاری - آبرہ کاری سمجھنا چاہیئے - اور استرکاری کو دو بارہ اس لئے کہا گیا کہ دیواروں یا چھت یا فرش کی تیاری کے بعد یہ کام دوسرے وہلہ مین ہوتا ہے یعنی دوسرے وہلہ مین دو بارہ یا استرکاری کے ذریعہ سے استر چڑھاتے ہین اور سب سے آخر یعنی تیسرے وہلہ مین سہ بارہ کے ذریعہ سے گویا استر پر ابرہ قائم کرتے ہین اور اسکو باریک چونا بھی کہتے ہین -

(۳) الف - بقول برہان وہفت نام درختی ہم ہست بعضی می گویند کہ درخت سرو است وبقول بعضی درخت صنوبر وزفت ازان گیرند وبعضی گویند باین معنی عربی است وبقول بعضی درخت چلغوزہ - صاحب جامع فرماید کہ درخت صنوبر نر باشد و بے ثمر - صاحب سراج فرماید کہ (ارزہ) نام درختی گویند سرو است وبقول بعض صنوبر و باز فرماید کہ (ارز) بدون ہای ہوز - درخت صنوبر را گویند صاحب سروری نوشتہ کہ نام درختی وبقول بعض درخت سرو - صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب بر لغت (ارز) فرماید کہ بالفتح و بالضّم لغت عربی بمعنی درخت صنوبر و (ارزۃ) یکی یا صنوبر نر یا درخت عرعر و (ارز) بفتحتین درخت ارزن و (ارزہ) یکی - وتحقق است - کہ فارسیان این را از لغت عرب گرفتہ اند - صاحب محیط فرماید کہ (ارزہ) بالفتح اسم درخت صنوبر نر است کہ ثمر ندارد - البتہ ازان زفت اخذ می کنند وفعل آن فعل صنوبر

است وہم فرماید کہ این را بضم اوّل وسکون رای مہملہ وزای معجمہ (ارز) ہم گویند (اردو) سَرو یا صنوبر یا چلغوزہ کا درخت ۔لیکن اتّفاق اسی پر ہے کہ صنوبر کے درخت کو عربی مین (ارز) یا (ارزہ) کہتے ہین ۔ مذکّر ۔ اسکی تعریف طبّی کے لیئے دیکھو (ارس)

(۴) (الف) بقول صاحب رشیدی وجہانگیری وجامع وناصری وسروری نام کشور اوّل از ہفت کشور و بقول خان آرزو در سراج کشور پنجمین از ہفت کشور ۔ **مؤلّف** گوید کہ ماخذ این جزین نباشد کہ فارسیان این را از (رجہ) ساختہ اند بہ تبدیل جیم عربی بزای ہوّز ہمچو (چوجہ و چوزہ) و بزیادت الف وصلی در اوّل ۔ مخفی مباد کہ (رجہ) در زبان فارسی بمعنی طنابی است کہ ہر دو سر آنرا بجائی بندند و بعربی آنرا شریط خوانند پس حصّہ از ہفت کشور کہ از یک مقام تا مقام دیگر قرار یافتہ است طنابی را ماند کہ محدود و معیّن است و این استعارہ باشد بعضی از معاصرین گویند کہ کشور اوّل در طول البلد ترجیحی دارد بر شش کشور دیگر از ینجاست کہ این نام بہ تشبیہ طناب طولاً برای کشور اوّل مخصوص کردہ باشند ۔ بقول صاحب غیاث طول این سہ ہزار وبست و دو فرسنگ است و عرض این صد و چہل و ہفت فرسنگ و دیگر شش کشور ہم در طول وہم در عرض کمتر از اقلیم اوّل است (اردو) سات اقلیمون مین سے پہلی اقلیم کا نام (ارزہ) ہے ۔ (مؤنّث)

(۵) (الف) بقول صاحب رشیدی وجامع وناصری وسروری زفت وآن چیزی است شبیہ بقطران کہ از درخت صنوبر گیرند واین درخت را بعربی (ارز)

خوانند (سوزنی ۵) پنبه بگوش اندر آگند ز تو ممدوح ❊ پنبه چه باشد که ارزه ریزد و ارزنژه
صاحب جهانگیری اینقدر صراحت کند که زفت از درخت صنوبر نرکه بر ندهد حاصل میشود
خان آرزو در سراج گوید که (ارز) بمعنی درخت صنوبر اغلب که معرب باشد و بزیادت هاے
نسبت (ارزه) بمعنی زفت مستعمل ما با خان آرزو درین باب اتفاق داریم و همین است وجه
تسمیهٔ این و عجبی نیست که معنی اوّل و دوّم مجاز همین معنی باشد که ذکرش در انجا کرده ایم (اردو)
وه چکٹ اور سیاه رنگ کا تیل یا گوند جو صنوبر کے نر درخت سے نکلتا ہے۔ (مذکر) مزاجاً
گرم و خشک ہے۔

ارزیتون | بقول صاحب برهان و جامع و جهانگیری و هفت و شمس بر وزن عنبرگون
نام دختر پادشاه مغرب است که در حبالهٔ بهرام گور بود صاحب سروری این را بصراحت
نون پنجم (ارزینون) نوشته حیف است که وجه تسمیهٔ این متحقق نشد (اردو) ایک پادشاه
مغرب کی بیٹی کا نام جو بهرام گور کی بی بی تهین۔

ارزیدن | بقول صاحب بحر عجم و انند
بالفتح (ا) بمعنی قیمت کردن مؤلف گوید که
بخیال ما از صاحب بحر تسامح شده و این معنی
(ارزانیدن) توان گرفت نه (ارزیدن) مشتاق
سند باشیم که استعمال این بدین معنی از نظر ما گذرد
(معانی دیگر هم دارد که بذیل می آید) صاحب بحر

فرماید که کامل التصریف است و مضارع این
آرزد و صاحب مواد صراحت کرده که حاصل
بالمصدر این (ارز) و (ارج) و (ارزش) باشد
و ارزانی را هم بذیل همین مصدر آورده و همچنین
صاحب نوادر بذکر (ارزش و ارز و ارج)
(ارزان) را بذیل این ذکر کرده و ما نسبت هر یک

بجای خودش صراحت کافی کرده ایم (اردو) قیمت مقرر کرنا ۔ بقول آصفیہ دام تجویز کرنا ۔ مول ٹھہرانا ۔

(۲) ارزیدن ۔ بقول بحر و انند معنی قیمت شدن و بقول صاحب موارد و نوادر بمعنی قیمت کرده شدن **مؤلف** گوید که ما بر لفظ (ارز) صراحت کرده ایم که بخیال ما معنی حقیقی آن قدر و مرتبہ باشد و معنی قیمت و بہا مجاز است پس وجہی نیست که این مصدر را بمعنی قدر و مرتبہ کرده شدن و ہم مرتبہ شدن و مرتبت داشتن نگیریم و سندی که صاحبان نوادر و موارد برای ادعای خود از شیخ شیراز آورده اند تائید ادعا نمی کند و معنی بیان کرده شان مجاز باشد (ـــه) که فردا ابدا و رہبود خسروی ٭ گدائی که پیشت نیرزد جوی ٭ (اردو) قیمت کیا جانا ۔ برابر سمجھا جانا ہم رتبہ ہونا ۔

(۳) ارزیدن ۔ بقول صاحب بحر و موارد بمعنی فروخته شدن و بقول صاحب نوادر بفروخت رفتن **مؤلف** گوید که مقصود صاحب نوادر (بفروش رفتن) باشد و این مجاز معنی دوم بیان کرده ما است (عرفی ـــه) همت نه متاع عیست که ارزد بتقاضا ٭ این زمزمه با حاتم طے می کنم امشب ٭ (اردو) بکنا ۔ فروخت ہونا ۔

(۴) ارزیدن ۔ بقول صاحب بحر و ضمیمہ بہان کنایہ باشد از لائق و سزاوار بودن و بقول صاحبان موارد و نوادر شایسته و سزاوار شدن مسلم و برقرار بودن ہم **مؤلف** گوید که اینهمه معانی مجاز مرتبه داشتن است که ذکرش بمعنی دوم کرده ایم (کمال خجند ـــه) بیوی تو جانم خریدی صبا ٭ اگر من بدان دولت ارزیدمی ٭ (ظہوری ـــه) نطق بیدردان نمی ارزد جواب عاشق و صاحب زبان عیب است عیب ٭ (عرفی ـــه) گرمی ارزم بوصلت ز آرزو منعم مکن ٭ در دل عاشق ہزاران مطلب نایاب ہست ٭

(اردو) سزاوار ہونا - لائق ہونا -
(۵) ارزیدن - بقول صاحب نوادر مجازاً بمعنی
عدیل و برابر آمدن باکسی - مؤلف گوید کہ
ہمین مطلب از معنی بیان کردۂ ما پیدا می شود کہ حقیقی
است و بر معنی دوّم مذکور شد (نظامی ؎)
نیرزیدہ باکمترین رومیئی ؛ فلاطونی آنجا فلاطونی
(اردو) برابری کرنا - ہمرتبہ ہونا -

ارزیدہ | بقول صاحب برہان و ہفت
بر وزن فہمیدہ بمعنی قیمت کردہ شدہ و قیمت
شدہ باشد مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر
ارزیدن است کہ گذشت پس چرا بدیگر معانی
ہم نباشد سند او ادّعای ما بر معنی پنجم (ارزیدن)
گذشت (اردو) قیمت کیا ہوا - بکا ہوا -
صاحب مرتبہ - لائق سزاوار - ہمرتبہ -

ارزیز | بقول برہان و ہفت و انند بر وزن شبخیز (۱) قلعی باشد و بہ عربی رصاص
خوانند گویند اگر قدری ازان را تنک کردہ بر کمر بندند منع احتلام کند - صاحب جامع
و مؤید گوید کہ قلعی است صاحب سروری از (لبیبی) سندی آوردہ (؎) گرچہ زر دارست
ہمچو زر پشیزہ ؛ یا سفید است ہمچو سیم ارزیز ؛ مؤلف گوید کہ (ارزیز) بکسر تین و بکسر
چہارم بقول صاحب لغات ترکی بمعنی (۲) دریغ است و بقول انند در عربی زبان
بکسر اوّل و ثالث و بآخر زای معجمہ موقوف (۳) لرزہ و (۴) یخ ریزہ و (۵) خستگی و
(۶) مردور از آواز - مخفی مباد کہ بقول صاحب منتہی الارب - زراز کسحاب بمعنی
قلعی آمدہ پس شک نیست کہ فارسیان ہمین (زراز) را الف وصلی در اوّل آوردند
و امالۂ الف سوّم بیا کردہ (ارزیز) ساختند و بمعنی قلعی استعمال کردند ما حقیقت ارزیز
بر لغت (اپیرک) بیان کردہ ایم (اردو) (۱) رانگ - (مذکر) دیکھو (اپیرک) (۲) دریغ

ں صاحب آصفیہ (فارسی) مذکر - افسوس - حسرت - غم - پشیمانی - پچھتاوا - (۳)
ا بقول آصفیہ (فارسی) مذکر - رعشہ - تھرتھراہٹ - کپکپاہٹ - (۴) یخ کا ٹکڑا
ہ - (۵) خستگی - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث - شکستگی - شکستہ حالی - بھربھراہٹ
این (۶) وہ شخص جسکی آواز بلند ہو -

ین | بقول صاحب برہان و ہفت ن
مری و جہانگیری بازای فارسی بروز
ن درخت بادام کوہی است و ثمر آن
لخست و آن را در .: و اما بکار برند و چو ب
عصا کنند و پوست آن را بر کمان پیچید
جان رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر
کردہ اند و صاحب سروری این را بمعنی
ب درخت بادام کوہی نوشتہ و از شاعری
اوردہ (سہ) ری مجتبی براہ دیدم :: بر دست گرفتہ چوب ارزن :: و فرماید کہ
این را (ارجن) ہم گویند مؤلف عرض
کند کہ تسامح اوست و سندش بر مراد ما کہ تا حق
چوب را در معنی (ارژن) داخل کردو
این ہمان (ارجن) و (ارزن) است
کہ ذکر مفصلش بجای خودش گذشت اصل
این بہ جیم عربی است فارسیان بقاعدۂ خود
جیم عربی را بہ زای فارسی بدل کردہ اند
ہمچو (کج و کژ) (اردو) دیکھو ارجن -

ژنگ | صاحب برہان گوید کہ بازای فارسی بر وزن و معنی ارتنگ است کہ
نگارخانۂ مانی نقاش باشد و گویند اصل این لغت باین معنی ارژنگ با ثای مثلثہ بود
بازای فارسی بدل کردہ ارژنگ کردند و بعضی گویند (۲) نام مانی ارژنگ بودہ است
ا دعائیست کہ او را کردہ اند و لقب او شدہ و جمعی گویند (۳) نام نقاشی است غیر مانی

واو نیز در مهروری مانند مانی بوده و (۴) نام دیوی است که در مازندران با رستم جنگ کرده و رستم او را بکشت و (۵) نام پسر زره و او یکی از پهلوانان توران بوده و طوس او را بقتل آورد (انتهی) مؤلف عرض کند که تبدیل ثای مثلثه بزای فارسی خلاف قیاس است و ضرورتی نباشد که گوهی بکنیم و کاهی برآوریم و حقیقت این بر ختم اقوال محققین فرس عرضه می‌دهیم۔ صاحب رشیدی بذکر معنی سوم و چهارم و پنجم گوید که (۶) نام تختهٔ و کتابی که صور و اشکال غریبه دران نقش کرده و دستاویز هنر ساخته باشند و صاحبان هفت و جامع همزبان برهان خان آرزو در سراج بر معنی اوّل و سوّم و چهارم و پنجم قائم و صاحب ناصری بذکر معنی سوّم گوید که (۷) صحیفهٔ نقاشی است مؤلف گوید که این همان صحیفه باشد که ذکرش بر معنی سوّم ارژنگ کرده‌ایم صاحب جهانگیری بر معنی اوّل و سوّم و چهارم و پنجم قانع صاحب سروری فرماید که مرادف (ارغنگ) است به غین معجمه بجای زای فارسی داز برای هر یک معنی سندی آورده (نظامی ۵۱) که چون کرده‌اند این دو صورت نگار ؛ دو ارژنگ را بر یکی سان نگار ؛ (وله ۵۲) که در چین دیدم از ارژنگ پرکار ؛ که کردی دائره بی دو پرگار (نظامی ۵۳) روان کرد کلک سیه رنگ را ؛ ببرد آب مانی و ارژنگ را ؛ (حکیم ارزقی ۵۴) هزار لشکر داری که هر یکی زایشان ؛ فزون ترند ز دیو سپید و از ارژنگ ؛ (از جهانگیری مختاری ۵۵) از غبار سم اسپت فلکی ساز د طبع ؛ ملکی گرد د بالطف تو دیو ارژنگ (فردوسی ۵۶) به پور زره گفت نام تو چیست ؛ ز گردان جنگی ترا یار کیست ؛ بد و گفت ارژنگ جنگی منم ؛ سرافراز شیر و زنگی منم ؛ مؤلف عرض کند که این همان (ارژنگ) است

کہ با تای فوقانی بجای خودش گذشت، و ماخذش ہم در اینجا ذکر کردہ ایم امّا ماخذ (ارژنگ) قابل بیان است و بخیال ما مرکب است از ہر دو لغت ترکی یعنی (ار) کہ بمعنی مرد و مجازاً بمعنی صاحب است و (ژنگ) بقول صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است بمعنی زنگار و زنگ آینہ و شمشیر وغیرہ باشد پس (صاحب ژنگ) یعنی (صاحب زنگار) مانی را نام کردند کہ نقش و نگار از زنگار می بست و فارسیان مجرد (ژنگ بزای فارسی) کتاب مانی نقاش را ہم گفتہ اند (کذا فی البرہان) وصاحب این کتاب ہمان مانی است کہ ذکرش بر ارتنگ گذشت۔ پس معنی دوم و سوم اصل است و دیگر معانی مجاز آن۔ یعنی نگارخانہ مانی و تختہ نقاشی۔ یا صحیفہ نقاشی را ہم مجازاً بر نام مانی موسوم کردند و اینچہ ہمین نام برای دیو و پہلوان ہم ہست نسبت آن عرض می شود کہ (ژنگ) در ترکی زبان بمعنی طبع آمدہ و طبع بلغت عرب درشتی را گویند (کذا فی المنتخب) پس دیوی و پہلوانی را بزبان ترکی (ارژنگ) نام کردن بی معنی نباشد (اردو) (۱) دیکھو ارتنگ کے پہلے معنی۔ (۲) ارژنگ - ایک نقاش کا نام ہے جو مانی سے مشہور تھا۔ (۳) ایک اور نقاش کا نام بھی ارژنگ ہے جو مانی کے سوا تھا۔ (۴) ایک دیو کا نام بھی (ارژنگ) تھا (۵) ایک پہلوان بھی (ارژنگ) کے نام سے مشہور تھا (۶) دیکھو ارتنگ کے چوتھے معنی (۷) دیکھو ارتنگ کے تیسرے معنی۔

ارژنہ بقول صاحب برہان بازای فارسی بر وزن و معنی ارجنہ باشد کہ نام دشتی است	مشہور در فارس (انتہی) مؤلف گوید کہ بہای ہوز نسبت منسوب بہ (ارژن) کہ

بمعنی درخت با دام کوهی گذشت و بدینوجه که درین دشت بسیاری ازین قسم درختان است (ارژنه) نام کردند و همین وجه تسمیه (ارژن) هم نوشته ایم و فارسیان جیم عربی را بقاعدهٔ خود بزای فارسی بدل کنند همچو (کج وکژ) پس اصل ارژنه - ارجنه باشد - صاحبان رشیدی و جامع	و سروری و هفت ذکر این کرده گویند که صحرائی است بچند فرسخی از شیراز که درخت ارژن دران بسیار است (ملا کاشی سه) سوال ارژنه را مدح گوی و از دشمن ؛ جوی مترس اگر پنجه زن چو شیر نر است ؛ (اردو) دیکھو ارجنہ -

ارس | بقول صاحب برهان بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطه (۱) نام رودخانه ایست مشهور که از کنار تفلیس و آذربایجان و ارّان می گذرد و صاحب هفت فرماید که این رودیست که از کنار تفلیس ما بین آذربایجان و ارّان می رود - صاحب رشیدی باتفاق برهان سندی پیش کرده (سه) زآهم بود یک ستاره و خرش ؛ ارس را بود ارس من مایه بخش ؛ خان آرزو در سراج بحواله قوسی فرماید که این رود در ارمن می گذرد و از حوالی نخجوان گذشته نزدیک بحوالی شیروان به رودخانه کر می پیوندد و صاحب سراج همین قول را معتبر پندارد و فرماید که بدو هم آمده و صاحب جهانگیری باتفاق برهان از حافظ شیراز سند دهد (سه) ای صبا گر بگذری بر ساحل رود ارس ؛ بوسه زن بر خاک آن وادی و مشکین کن نفس ؛ و صاحب سروری فرماید که بمد هم چنانکه یکی از قدما گفته (سه) به تب ریز فراق اندر خوی غم ؛ سمر شد قصهٔ من پیش هر کس ؛ چو الوند غمی بر دل ولیکن ؛ زجوی دیده می شد آب آرس ؛ مؤلف عرض کند که اهل تحقیق در ممدود این را ترک کرده اند و چیزی نیست

بحز لب ولهجهٔ مقامی که اکثر ممدوده را مقصوره کنند و مقصوره را ممدوده - صاحب رہنمای سہولت بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده به تحقیق ما اصل این (رس) است بفتح رای مهمله - کذا فی البرهان و (رس) لغت عرب است - بقول صاحب منتهی الارب نام وادئی و نام آبی - پس (ارس) بزیادت الف وصلی در اولش - مفرّس باشد (اردو) آرس ایک دریا کا نام ہے جو ارمن مین واقع ہے (مذکر)

(۲) ارس - بقول صاحبان برهان و هفت و رشیدی و سراج و جهانگیری و سروری و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی اشک چشم را گویند - سند این همان شعر است که صاحب رشیدی بر معنی اوّل پیش کرده است - مؤلف گوید که این مجاز معنی اوّل باشد که فارسیان مبالغةً نام رودی را برای اشک استعمال کرده اند به تشبیه روانی و این استعاره باشد - (اردو) اشک بقول امیر (فارسی) مذکر - آنسو (آتش ؎) اس ماه کی فرقت مین جو تارے نکل آئے ؞ تارون سے سوا اشک ہمارے نکل آئے ؞

(۳) ارس - بقول صاحبان برهان و هفت بضمّ اوّل و سکون ثانی نام سرد کوهی است که بعربی ابهل و عرعر خوانند و تخم و ثمر او را جوز الابهل و ثمرة العرعر نام است صاحب رشیدی هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج فرماید که قول صاحبان فرهنگ اغلب که خطاست و معنی صحیح این درخت صنوبر است که برای تازی (ارز) هم آمده و زای به سین بدل شده پس بفتح اوّل باید خواند و دلیل این بیت (منوچهر ؎) زریزد از درخت ارس کافور ؞ نخیزد از میان لاولادن ؞ و (تائید خیال خود متعلق معنی) فرماید که کافور

از درخت صنوبر حاصل نمی شود بلکه زفت حاصل می شود (الخ) مؤلف عرض کند که (ارز) لغت عرب است بالفتح و بالضم هر دو بمعنی درخت صنوبر و عرعر چنانکه بجای خودش ذکر کرده ایم و شک نیست که فارسیان زای هوّز را بقاعدهٔ خود باسین مهمله بدل کنند همچو (ایاز و ایاس) و (هرمز و هرمس) پس (ارس) را مبدل (ارز) توان گفت بلکه معرّبش ولیکن بر ادّعای خان آرزو بفتح و بمعنی درخت صنوبر مخصوص کردن صحیح نباشد وسند پیش کرده اش تخصیص فتح اوّل نمی کند اگرچه دران (ارس) بمعنی درخت صنوبر توان گرفت ولیکن ازین یک استعمال لازم نمی آید که استعمالش برای درخت عرعر نباشد (ابن یمین ۹) از برای قوّت دل گر بخوری بایدم * صندل و صندل نیابم غیر چوب ارس و تاغ * صاحب سروری این را بالضم اوّل و بمعنی سرو کوهی آورده و به ثبوت ضمّ اوّل از کلام لطیفی سندے پیش کرده (۹) توئی شهسوار جوانان فرس * خدو قد توماه رسته بر ارُس * صاحب جامع فرماید که بضمّ اوّل و سکون ثانی درختیست در طرف زیر باد و آچین که از ان کافورچوا نه حاصل شود و نیز نام سرو کوهی و صاحب ناصری بروزن (پرس) بمعنی سرو کوهی گوید ما عرض کنیم که تبدیل یک حرف آخر بقاعدهٔ فارسی مستلزم تصرّف در حرکت حرف اوّل و معنی نیست پس به تحقیق ما (ارس) بضمّ و بفتح اوّل بمعنی درخت صنوبر و عرعر هر دو باشد صاحب محیط بر صنوبر فرماید که لغت عربیست و (ارزه) نیز خوانند و بسریانی (ارزند) و بروی (قبطانیون) و بیونانی (قلوعنیطون) و بفارسی درخت آنرا (کاژ) نر و ماده باشد - درخت نر هم دو قسم است - بستانی و کوهی - بستانی آنرا بفارسی (ناژ) و (ناجو) و بشیرازی (کاج) نامند

وقسم کوهی این شبیه بدرخت ابهل واثمش وبسریانی (ارزند) وچوب این چرب دانکه بجای مشعل می سوزانند- ودرخت ماده نیز دو نوع است اوّل بزرگ وآنرا صنوبر کبار گویند و چلغوزه ثمر این است وثانی کوچک واین را صنوبر صغار وتنوب نام است وثمر آن را اهل شیراز (فستق) نامند بالجمله چوب صنوبر گرم وخشک در سوم ودر دوم نیز گفته اند وبرگ وپوست آن گرم تر وخشک تر از چوب ودر پوست آن قبض شدید است ونافع قروح حرقیه ودر ان قوت مدمله بسیار وبرگ وچوب این هم منافع بیشمار دارد (الخ) وبر سرو فرماید که این اسم فارسی است وبیونانی (فاریس) وبرومی (کباریسین) وبهندی (تمال) نامند- درخت معروف است بری وبستانی وبری را جبلی نیز گویند وآن عرعر است بستانی آن گرم وخشک در اوّل وبقول شیخ گرم در اوّل وخشک در دوم- تحلیل- وتسخین وغوص می کند ومنافع کثیره را شامل وبر عرعر گوید که لغت عربی است وبفارسی سرو کوهی است وبشیرازی اهل و بسریانی (سرو) وبرومی (قرنوس) وبیونانی (اروس) دو قسم باشد یکی بزرگ ودیگری کوچک بقول شیخ الرئیس طبع آن مائل بحرارت ویبوست وثمر آن گرم در اوّل وخشک در دوم- جالینوس گفته که این درخت گرم وخشک در درجه دوم است مسخن ومفتح سدد وبا قوت قابضه ومقاوم سموم ومدر بول وحیض- آشامیدن ودود آن جهت تفتیح سدد وسرفه ودرد سینه وطحال وضعف معده وغیره نافع- منافع کثیره دارد- (الخ) مؤلف عرض کند که جا دارد که فارسیان بحذف واو علامت ضمه از (اروس- لغت یونانی) (اُرس) کرده باشند-

(اردو) صنوبر- بقول صاحب آصفیه (عربی) اسم مذکر- چیڑ کا درخت جس میں چلغوزے

لگتے ہین اور نہایت سیدھا ہوتا ہے اور سرو ناز جس سے معشوق کے قد اور اوسکے خرام کو
تشبیہ دیتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ جس درخت کا پھل چلغوزہ ہے وہ صنوبر
کی ایک قسم ہے اور سرو ناز سے بھی ہمکو اختلاف ہے۔ مجرّد سَرو کہنا کافی ہے آپہی نے
سرو پر فرمایا ہے کہ (فارسی و عربی) اسم مذکر ایک سید ہے مخروطی خوشنما درخت کا نام
جو اکثر باغون مین لگاتے ہین اور اوسکے قامت کو معشوق کے قد سے تشبیہ دیتے ہین۔
(۴) ارس۔ بقول صاحب شمس بالکسر ولغت عرب بمعنی بیخ و اصل نیک و صاحب منتخب
ہم تصدیق این می کند مؤلف گوید کہ ضدّ بد اصل است۔ (اردو) عالی خاندان۔
جس کی اصلیت نیک ہو۔ رذیل کی ضد۔
(۵) ارس۔ بقول صاحب لغات ترکی بضمّتین نام قومی۔ صاحب منتہی الارب فرماید
کہ اہل الرّس قومی را گویند کہ تکذیب پیغمبر خود کردند و او را در چاہ (رس) بند کردہ کشتند (انتہی)
پس عجبی نیست کہ ترکان بزیادت الف وصلی در اوّل (رس) آرس گفتہ باشند یا ارس
قومی دیگر باشد واللہ اعلم (اردو) ایک قوم کا نام ترکی مین (ارس) اور ایک خاص قوم
کو عربون نے (اہل الرّس) کہا ہے۔
(۶) ارس۔ بقول صاحب شمس بضمّتین نام جائی و مدینہ۔ صاحب منتہی الارب نوشتہ
کہ (رَس) نام وادئی است پس عجبی نیست کہ فارسیان در اوّل این ہم الف وصلی آوردہ
(ارس) کردہ باشند وبعید نیست کہ درہمین وادے شہرے ہم آباد شدہ باشد و بنام وادی موسوم
واللہ اعلم (اردو) ارس ایک جای اور شہر کا نام۔ اور عربی مین رَس ایک وادی کا نام

ارسال بقول صاحب منتخب بکسر اوّل مصدر زبان عربی است بمعنی فرستادن و گذاشتن و صاحب شیر شدن از مواشی خود فارسیان این را بمعنی اوّل الذکر با مصادر خود مرکّب کردہ استعمال کردہ اند۔ بہار و وارستہ گوید کہ برای تحف و ہدایا ہم اطلاق کنند و بدین معنی در ہند ہم شہرت دارد (سالک یزدی ؎) ارسال نیاز م ہمگی ناز تو رد کرد ٭ من خوب فرستادم و او خوب فرستاد ٭ (اردو) ارسال۔ بقول امیر (عربی) بھیجنا مؤلف کہتا ہے کہ غالباً آپکا مقصد حاصل بالمصدر سے ہے (ناسخ ؎) وصیان ارسال خط شوق کا آئے جو مجھے ٭ ہے یہ قسمت کہ کبوتر و ہیں عنقا ہووے ٭ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ ارسال وہ روپیہ ہے جو علاقون سے وصول کرکے علاقہ دار کی سرکار میں بھیجا جاتا ہے یا زمیندار خزانۂ سرکار میں مالگزاری کی بابت داخل کرتے ہیں جیسے ارسال جاتی ہے۔ صاحب آصفیہ نے تحفہ کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ (عربی) اسم مذکر۔ ارمغان ہدیہ۔ سوغات۔

ارسال افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی ہدیہ و پیشکش و نذر واقع شدن و پیش کردہ شدن چیزی است چنانکہ خسرو دہلوی گوید (نثر) حالی یک کمان و دہ چوبہ تیر ملک خطا بہ پیشکش بندگان دولت ارسال افتادہ این سید الصحائف بخدمت اطہر السادات ارسال افتاد٭ (اردو) پیش کیا جاتا۔ گزرانا جانا۔

(الف) **ارسال المثل** (ب) **ارسال المثلین** اصطلاح۔ بقول صاحب انند و مجمع الصنائع (الف) آنست کہ شاعر در بیتی مثلی آرد کہ مشہور باشد از جہت تائید کلام

چنانکه نامی صفاهانی گفته (ف) خیال صنعت
از بالین دل جائی نرفت امشب ؛ چراغ خانہ
بیمار آری تا سحر سوزد مؤلف گوید که درین
شعر مصرع دوّم (مثل) است و (ب)
بقول آوردن دو مثل است در شعر چنانکہ
سالک یزدی آورده (ف) من آن ظلم که
چو گل هوش می برد بویم ؛ من آن گلم که جوش
جوش می زند رنگم ؛ مؤلف گوید که در هر یک
مصرع یک مثال آورده نه مثل - صاحب
مجمع الصنائع شعری دیگر آورده (ف) نصیحت
همه عالم چو باد در قفس است ؛ بگوش مردم
نادان چو آب در غربال ؛ مؤلف گوید که
(باد در قفس) و (آب در غربال) مثل نیست
بلکه فارسیان این هر دو را بطور کنایه بمعنی کار
بیکار و کار بی نتیجه و بی فائده استعمال کرده اند
و این محاوره فرس ست نه مثل ما از طبعزاد
خود سندی پیش کرده ایم که در هر مصرعش

دو مثل قدیم است (ف) جان بابا آدمی
را آدمیت لازم است ؛ می ندانی عود را
گر بو نباشد هیزم است ؛ در هر دو مصرع این
شعر دو مثل را نظم کرده ایم یکی " آدمی را آدمیت
لازم است " و دیگری " عود را گر بو نباشد
هیزم است " همین است (ارسال المثلین)
و درینجا ارسال بمعنی آوردن یا جمع کردن
است مجازاً - مخفی مباد که این هر دو صنعت
را در فارسی زبان اسم مخصوص نیافتیم اردو
ارسال المثل صنائع و بدائع کلام سے اس
صنعت کا نام ہے جو ایک شعر مین کسی مشہور
مثل کا استعمال کرین جیسے (سودا ف) گالی
نہین بے بوسہ مرے دل کو گوارا ؛ جھوٹا
کوئی کھاتا ہے تو میٹھے ہی کے لالچ ؛ اور
اگر ایک شعر مین دو کہاوت جمع کئے جائین
تو اسکو (ب) ارسال المثلین کہتے ہین جیسے
(جلیل جانشین امیر مرحوم - ف) اشک صبح

بے اثر ہین ویسی ہی آہین بھی ہین ؎ ایک
تھیلی کے ہین سب ٹے ایک ترکش کے ہین تیر ؎

ارسال داشتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
معنی فرستادن است چنانچہ عالی شیرازی
آوردہ (نثر) نیاز قدوم نصرت لزوم بعد دو
ہر مرتبہ کہ جہت یورش پای شریف تشریف
آوردہ بودند جدا گانہ ارسال می دارم ؎
(اردو) ارسال کرنا - (قلق ع) اور اگر
صلح کا کرے اقبال ؎ جلد معروضہ کیجیو ارسال ؎

ارسال فرمودن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ مرادف (ارسال داشتن) کہ گذشت
چنانکہ خسرو دہلوی گوید (نثر) امید آنکہ متواتر
بدست آحاد و شہور بہر ماہہ و ہر روزہ ارسال
فرماید ؎ (اردو) دیکھو ارسال کرنا - ارسال
فرمانا بھی کہہ سکتے ہین -

ارسال کردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف
(ارسال داشتن) است کہ گذشت چنانچہ سنجر
کاشی گوید (ع) نہفتہ بوسہ بہ پیغام می کند ارسال
نگینش را حجر الاسود از رہ تعظیم ؎ (اردو) دیکھو
ارسال داشتن -

ارسال گردانیدن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ مرادف ارسال داشتن است کہ گذشت
چنانچہ نصیر ہمدانی فرماید (نثر) باری بشنوند
و بشنوانند و غزل نوشتہ خود را ارسال گردانند ؎
(اردو) دیکھو ارسال داشتن -

ارسال نمودن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
مرادف ارسال داشتن است کہ گذشت چنانچہ
خسرو دہلوی آوردہ (نثر) یاران اینطرف
تسلیمات وافرہ ارسال نمودند ؎ (اردو) دیکھو ارسال داشتن

ارسال یافتن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی فرستاده شدن است چنانکه خسرو دہلوی گوید (نثر) "این عریضه در شہر خدای ارسال یافت" (اردو) بھیجا جانا۔

ارسالیه | بقول صاحب بول چال معنی روانگی است مؤلف گوید که یای نسبت و ہای زائده بر لفظ (ارسال) زیاده کرده اند بعضی این قسم ہارا ہای فصاحت گویند دیگر ہیچ - صاحب بول چال این را از روزمره معاصرین گرفته است و از کلام متقدمین فرس مارا سند این بدست نیامد (اردو) روانگی بقول صاحب آصفیه (فارسی) اسم مؤنث ترسیل - بھیجنا - مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپکا مقصد ارسال کے حاصل بالمصدر سے ہے

ارسانیقون | بقول صاحب برہان وہفت و انند با سین ثالث بالف کشیده و نون بتحتانی رسیده و قاف مضموم بواو و نون زده بلغت یونانی زرنیخ زرد باشد و آن جوہریست که نقاشان و مصوران بکار برند اگر با شیر گوسفند بیامیزند ہر کسی که از ان بخورد بمیرد صاحب محیط بر (زرنیخ) گوید که بفتح اول و کسر آن و سکون رای مہمله و کسر نون و سکون یای تحتانی و خای معجمه اسم عربی است و بیونانی (ارسانیقس) و (فرساطیس) و (ابرون) و (استرخار) و برومی (کرنوش) و بسریانی (زرنیخا) و (زرنیق) و بفارسی (زرنی) و بہندی (ہرتال) نامند و (استرخار) نام قسم سرخ است و ہندی آن (منسل) جسمی است معدنی که متولد می شود در معدن خود مانند تولد کبریت از بخار دخانی - پنج نوع است زرد - سرخ - سفید - سبز - خاکستری که سیاه نیز گویند و بہترین آن زرد صفائحی مانند ابرک و براق برنگ طلائی است و این را (زرنیخ ورقی و بدخشی) نامند و بہندی (ہرتال طبقی) و گویند زرنیخ سوخته الطف و قوت

سمیت آن بیشتر بالجملہ زرنیخ زرد۔ گرم و خشک درسوم و بقول شیخ گرم درسوم و خشک در دوم لذاع۔ و معفن و محرق و منفخ و منقی صدید و باقوت قابضہ۔ و منافع کثیرہ دارد۔ (اردو) ہرتال۔ بقول صاحب آصفیہ۔ (ہندی) اسم مونث۔ زرنیخ کی ایک قسم۔ ہرتال۔ اور امر ہرتال پر فرمایا ہے کہ اسکی اصل سنسکرت مین (ہری تال) ہے ایک قسم کی کانی دوا جو زہریلی از قسم دہات ہے۔ سفید۔ سرخ۔ زرد۔ صحیح لفظ رای مہملہ کے ساتھ (ہرتال) ہے۔ صاحب ساطع نے لفظ ہرتال پر فرمایا ہے کہ (سنسکرت) منہ ابیض و اصفر و اخضر و اجودہ الارمنی الاصفر الصفایح الشبیہ الرایحہ بالکبریت (الخ) پس ہماری راے مین (ارسانیقون کا ترجمہ پیلی ہرتال ہے)

ارس بزان اصطلاح۔ بکسر سین مہملہ و ضم بای موحدہ بقول صاحب بحر و جامع و انند و برہان چرک کنج چشم بزکوہی و گاوکوہی و آن کار تریاق فاروق می کند و آنرا بعربی تریاق الحیۃ خوانند۔ صاحب ہفت گوید کہ بزکوہی یا گاوکوہی چون گرسنہ می شود لسوراخ مار رفتہ مار را بخود می کشد در حالت نشہ چرک کہ از کنج چشم او می افتد تریاک است خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اول بمعنی اشک بزان۔ چرک کنج چشم بزکوہی و آن کار تریاق فاروق می کند و ارس درینجا مجاز است زیرا کہ در اصل بمعنی اشک است چنانکہ گذشت (انتہی) مؤلف گوید کہ این را بمعنی چرک کنج چشم گاوکوہی گرفتن بستعارہ باشد (اردو) پہاڑی بکرے اور گاے کے چیپڑ یعنی چرک چشم۔ آنکھ کا میل وہ رطوبت جو آنکھ سے نکلکر گوشۂ چشم مین جم جاے۔

ارستن بقول برہان و جہانگیری و جامع و ہفت و انند و سوار دبفتح اول و ثانی (۱) مخفف آراستن و (۲) بمعنی توانستن ہم۔ صاحب بحر فرماید کہ مخفف (آرستن) است در سالم التحصیل

یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او و مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آن راه نیابد پس درین صورت غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نخواهد بود و صیغه‌های غیر سالم آن که مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نهی باشد در استعمال اهل لسان نیامده صاحب نوادر این را مخفف (آراستن) گوید و خان آرزو در سراج فرماید که این مخفف اراستن است بمعنی دوم و مخفف آراستن بمعنی اول یعنی زیب دادن مؤلف عرض کند که (ارستن) بمعنی اول اصل است و نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی بمد و ده هم و بخیال ما این بدل است از (ارزتن) که معنی حقیقی این قدر و مرتبه یافتن باشد فارسیان برای دفع ثقالت بقاعدهٔ خود زای هوز را به سین مهمله بدل کردند همچو (هرمز و هرمس) و رای مهملهٔ ساکن را متحرک کردند (ارستن) شد و معنی زیب و زینت دادن بافزایش زیور مجاز معنی حقیقی است و بمعنی دوم اصل این (یارستن) بود بمعنی توانستن پس بقاعدهٔ فارسی یای تحتانی بالف بدل شد و یک الف بالتقای ساکنین افتاد (ارستن) شد بعضی گویند که از بهر دو الف ساکن اول را حرکت داده بمد و ده خواندند در صورت آخره باید که (آرستن) بمد و ده را اصل گیریم و (ارستن) بمقصوره نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی (اردو) دیکھو آراستن و آرستن ـ

(الف) ارسطا | بقول صاحب برهان و جامع بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و طای حطی نام حکیمی است رومی ـ شاگرد افلاطون و وزیر اسکندر کبیر و معلم اول گویندش که نوشتن را بهم رسانید صاحب انند هم ذکر این کرده و نیز ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ

(ب) ارسطا | بقول برهان بلغت رومی بمعنی (ارسطو) که گذشت صاحبان مؤید و هفت

و شمس و انند هم ذکر این کرده اند مؤلف گوید الف مخفف ب باشد و دیگر هیچ - و نیز -

(ج) ارسطاطالس | بقول صاحب برهان و هفت و اننداباطای مهمله بالف کشیده و کسر لام و سکون سین بی نقطه بمعنی (ارسطا) باشد که معلم اول است مؤلف گوید که ب مخفف همین است و نیز - - - - - - - - - - - - - - - -

(د) ارسطاطالیس | بقول صاحب برهان بکسر لام و سکون تحتانی و سین بی نقطه (۱) همان ارسطاطالس است که معلم اول است مؤلف گوید که (ج) مخفف همین باشد و بقول صاحب هفت (۲) نام شهری هم که ارسطاطالیس بنام خود آباد کرد صاحب شمس و مؤید هم ذکر هر دو معنی کرده صاحب جامع بر لغت ارسط گوید که این را معنی اول - - - -

(ه) ارسطالیس | هم گویند - مؤلف گوید که مخفف (د) باشد و همچنین - - - -

(و) ارسطو | بقول برهان و هفت بضم رابع و سکون واو (۱) نام ارسطاطالیس و (۲) نام دوائیست که اورا زراوند گویند چه (ارسطولوخیا) زراوند طویل است و لوخیا بمعنی طویل باشد صاحب جامع بر الف ذکر این هم کرده بر معنی اول قانع و صاحب مؤید هم صرف معنی اول را ذکر کرد - صاحب محیط ذکر این بمعنی دوم نکرد و بر (ارسطولوخیا) فرماید که اسم یونانی است بمعنی فاضل برای نفسا و مراد از ین دوای فاضل است برای نفسا یعنی زن صاحب نفاس و بعضی اسم زراوند طویل گفته اند (الخ) پس بخیال ما مجرد (ارسطو) را بمعنی دوم گرفتن درست نباشد صاحب سوار السبیل بر - - - - - - - - - -

(ز) ارسطون | گوید که بیونانی (ارستان) نام معجونی است بخیال ما عجبی نیست که مقصودش

ازمعنی دوم (د) باشد ولیکن صاحب محیط ذکر (ارسطون) کردہ است و نوشتہ کہ شرابی است غلیظ کہ از خمر واد ویہ گرم ترتیب دہند قوی تر از خمر و مقوی احشای بارد است۔ صاحبان مؤید و شمس و ہفت بر۔ -

(ح) ارسطوی | نوشتہ اند کہ ہمان ارسطا طالیس است مؤلف گوید کہ یای تحتانی آخرہ زائد وبس (اردو) (الف تاح) بقول امیر ارسطو یا ارسطاطالیس سکندر بادشاہ کے وزیر کا نام۔ یونان میں طبقہ حکمای مشائین کا یہ ایک بہت بڑا حکیم گزرا ہے (نسیم ۵) ادب آموز فلاطون ہیں مضامین خیال ؛ ہر کنائے میں ارسطو کو ہے تعلیم عمل ؛ (انشا ۵) ادب آموز ہو مانند ارسطا طالیس ؛ تا جبلت پہ تری ہوئے سکندر عاشق ؛ (د۔۲) ارسطاطالیس ایک شہر کا نام ہے جسکو ارسطو نے آباد کرکے اپنے نام سے موسوم کیا تھا (و۔۲) ارسطو ایک دوا کا نام ہے بعض اہل تحقیق نے اسکو (نبا) (ارسطون) کہا ہے جو ایک قسم کی مرکب شراب ہے (یونانی زبان کا لفظ)

ارسلان | بقول ضمیمہ برہان بروزن پہلوان (۱) نام پادشاہ ایران زمین است و بزبان ترکی (۲) شیر را گویند و (۳) نیز نام یکی از غلامان سامانیان بود کہ شیر را بیکشت کشت و (۴) کنایت از غلام ہم ہست و ترکان نام ہای غلامان خود (قرہ ارسلان) و (قزل ارسلان) می نہند۔ نسبت برنگ سیاہ و شیر و سرخ شیر نمودہ صاحب مؤید بحوالہ ادات بذیل لغات فارسی گوید کہ نام شاہ ایران زمین و شیر و فرماید کہ (۵) بمعنی پادشاہ نیز می آید و بذیل لغات ترکی گوید کہ بالفتح شیر و نیز پادشاہی و صاحب شمس ہمزبانش و اشارہ کند کہ لغت عربی است و صاحب

انند ذکر معنی اوّل و دوّم و چہارم کردہ مؤلف گوید کہ بتحقیق ما این لغت ترکی است بمعنی
دوّم معنی شیر (کذا فی لغات ترکی) و دیگر ہمہ معانی مجاز آن کہ پادشاہ ایران را ہم ہمین لقب بود
بوجہ قوّت و شجاعتش و معنی پنجم ہم مجاز است و معنی سوّم لقب غلامی ہم کہ شیر را بیک مشت
بکشت اما نسبت معنی چہارم عرض کنیم کہ ارسلان را استعارۃً از مطلق غلام کردن قابل غور است
و ترکان این نام را برای غلامان ترک مخصوص کردہ اند چنانکہ صاحب ضمیمہ نوشتہ و عجبی نیست
کہ بیاد کرد لقب غلامی کہ شیر را کشتہ۔ دیگر غلامان را ہم این نام نہادہ باشند و این متحقق است کہ
در اکثر اسمای پادشاہان استعمال این شدہ است صاحب غیاث بر (قزل ارسلان) نوشتہ
کہ در ترکی قزل بمعنی سرخ است و ارسلان بمعنی شیر۔ پس (قزل ارسلان) کہ لقب پادشاہ است
بمعنی شیر سرخ باشد (الخ) فارسیان استعمال این معنی غلام ہم کردہ اند و جز این نیست کہ مجاز است
از معنی دوّم (سعدی ۵۴) ای خواجہ ارسلان و آغوش ÷ فرمان دہ خود مکن فراموش ÷ (اردو)
(۱) ارسلان - ایران کے ایک بادشاہ کا نام تھا (۲) شیر - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر -
باگھہ - اسد - جیسے شیرون کا منھ کس نے دھویا ہے " (۳) نیز ایک غلام کا لقب ارسلان
تھا جس نے گھونسے سے شیر کو مار ڈالا تھا (۴) غلام بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو میں
مستعمل (مذکر) بمعنی عبد - بندہ - بردہ - خانہ زاد - وہ زر خرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج
کرتا ہے - (۵) بادشاہ - بقول صاحب آصفیہ صحیح (پادشاہ) مالک تخت - سلطان مذکر -

(الف) ارسمندش | بقول صاحب شمس بفتح کم و سوّم و چہارم لغت فارسی است
نام حکیمی کہ انیس و جلیس سکندر بود - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و وجہ تسمیہ ہم

معلوم نشد بجز اینکہ ارسمندش را لغت یونانی گیریم و مخفف این (ارسندش) ہم آمدہ کہ می آید و صراحت
کافی ہم درانجا کنیم و ذکر اختلافی ہم کہ در اقوال محققین است بقول صاحب ضمیمۂ برہان ہمین لغت۔

(ب) ارسمندوس | با اوّل مفتوح و ثانی زدہ و سین و میم مفتوح بنون زدہ و
دال مضموم نام حکیمی بود یونانی کہ جلیس سکندر بود و متبنّای ارسطو یعنی پسر خواندۂ ارسطو
و ارسطو از غایت شفقت و مہربانی نیم دست پیشکاری خود باستر ضای سکندر باو عنایت
فرمودہ بود و در غیبت ارسطو مقدمات عظمی را فیصل میداد لہذا او را وزیر دوّمی سکندر
می دانند و در بعضی از فرہنگ ہا باوّل مفتوح و بثانی زدہ و شین منقوطہ مفتوح و میم مکسور
بتحتانی رسیدہ و دال مضموم و شین نقطہ دار زدہ (ارشمیدُش) آوردہ و گفتہ کہ حکیمی بود
شاگرد ارسطو و از خدمتی شایستہ بظہور آمد سکندر را از راہ مہربانی کنیزی کہ خاقان چین باو
دادہ بود و در جنگ روس کارہای شایستہ ازو بر آمدہ و اسکندر و اکثر زور آوران و پہلوانان
پسند نمودہ باو بخشیدہ (انتہی) صاحب برہان ہمین لغت را (ارشمیدس) آوردہ کہ می آید بخیال
ما این لغت یونانیست (اردو) ایک حکیم اور سکندر کے جلیس اور وزیر دوم کا نام ارسمندش
یا ارسمندوس یا ارشمیدش ہے۔

ارسن | بقول برہان و سراج و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت و جہانگیری بر وزن
مسکن بمعنی مجمع و مجلس و انجمن و محفل باشد مؤلف گوید کہ این لغت عرب است جمع
رسن بمعنی رسن ہا و ارسان بکسر اوّل بمعنی سخت بستن از رسن ہم آمدہ بالجملہ بخیال ما (ارسن) بمعنی مجمع
و مجلس استعارہ باشد کہ فارسیان مجموعۂ رسن ہا را برای مجمع انسانان و محفل استعمال کردند دیگر ایہم
چ

(اردو) مجمع - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر - مجلس - لوگون کے جمع ہونیکی جگہ -

ارسنا | بقول صاحب شمس بکسر ہمزہ و سکون سین قریہ ایست از سمرقند و فرماید کہ لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نمی شود بجز اینکہ فارسیان بزیادت الف در آخر (ارسن) نام این قریہ نہادہ باشند بلحاظ بسیاری آبادی واللہ اعلم (اردو) ارسنا - ایک قریہ کا نام ہے جو سمرقند مین واقع ہے -

ارسنال | بقول صاحب بول چال بمعنی توپخانہ و فرماید کہ از (آرسی نل) کہ لغت انگلیسی است مفرس است صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) توپخانہ - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - توپون کے رہنے کا مقام - مؤلف عرض کرتا ہے کہ توپخانہ مرکب ہے توپ اور خانہ سے - توپ ترکی ہے اور خانہ فارسی -

ارسندش | بقول خان آرزو در سراج بفتح اوّل و سکون دوم و سین مفتوح و نون ساکن و دال مفتوح و شین معجمہ نام حکیم ہمنشین سکندر لیکن در فارسی بودن این لفظ نظر است - مؤلف گوید کہ لغت یونانی است و ہمان است کہ صاحب شمس (ارسمندش) گفتہ و صاحب ضمیمۂ برہان (ارسمندوس) و (ارشمیدشس) کہ گذشت و بقول برہان (ارشمیدس) کہ می آید و وجہ این اختلاف چیزی نیست بجز غلطی کتابت و عدم تحقیق - یکی از زباندانان یونانی گوید کہ اکثر اسمای یونانیان برہمین وزن می آید (ارسندروس) صحیح می نماید ولیکن بہ بیان وجہ تسمیۂ تسکین مانکرد واللہ اعلم (اردو) ارسندش - ایک حکیم کا نام ہے جو سکندر کا مصاحب

تھا - دیکھو ارسمندش - وارسمندوس -

ارسنگ | بقول صاحب برہان وآنند وہفت بروزن ومعنی (ارژنگ) است کہ نگارخانۂ مانی باشد صاحب جامع گوید کہ مرادف ارتنگ وبقول صاحب جہانگیری مرادف (ارتنگ و ارجنگ وارژنگ) کہ گذشت (استاد فرخی ؎) ہمی تافت ازرینیان روی خویش ؛ نگاریست گوئی برارسنگ مانی ؛ مؤلف گوید کہ ماذکراین برلغت (ارتنگ) کردہ ایم عجزین نیست کہ این مبدل (ارتنگ) است کہ فارسیان تای عربی را بسین مہملہ بدل کنند ہمچو (تیز وسیز) پس صراحتی کہ ما برلفظ (ارتنگ کردہ ایم متعلق بہ (ارسنگ) است کہ این مرادف آنست مخفی مباد کہ سنگ بمعنی حجر و وقار ہم آمدہ وآر در ترکی زبان بمعنی مرد ومجازاً بمعنی صاحب است پس معنی (ارسنگ) صاحب وقار باشد و باشد کہ بدین معنی لقب مانی کردہ باشند ودیگر معانی مجاز آن ولیکن شکل تبدیل روشن ترازین است (اردو) دیکھو ارتنگ -

ارسی | صاحب رہنمای بہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ضمیم اول گوید کہ در روزمرۂ معاصرین عجم کفش وموزۂ پارا گویند مؤلف عرض کند کہ (رس) بالفتح وتشدید سین لغت عرب است بمعنی پنہان کردن چیزی (کذا فی المنتخب) پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اول ویای نسبت در آخراین آوردہ (ارسی) بوزن تشدید سین مہملہ کفش وموزۂ پارا نام نہادہ باشند کہ باعتبار معنی لفظی منسوب بہ چیزی است کہ پنہان کند کف پارا واللہ اعلم دیگرکسی از محققین فرس ذکراین نکرد - (اردو) جوتا - بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - پاپوش - زیرپائی - پنہائی -

ارسیاسوس | بقول صاحب ضمیمۂ برہان نام حکیمی بود از بنی قبط۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد بخیال ما این لغت یونانی است (اردو) ارسیاسوس۔ ایک حکیم کا نام تھا قبیلۂ قبط سے

ارش | بقول صاحب برہان و جامع (دری و پہلوی) بفتح اوّل و ثانی و سکون شین نقطہ دار (۱) مقداری باشد معین و آن از سر انگشت میانین دست راست است تا سر انگشت میانین دست چپ۔ چون دستہا را از ہم کشادہ دارند و بعضی گویند از سر انگشت میانین باشد تا مرفق کہ بندگاہ ساعد و بازو ست و این اصحّ است و خان آرزو را در سراج با برہان اتّفاق است بمعنی آخر الذّکر و صاحب برہان برای معنی آخرہ ذکر سکون ثانی ہم کردہ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بفتحتین از آرنج تا سر انگشتان و صاحب جامع گوید کہ بفتح و سکون ثانی ہر دو بروزن (فرش) و (حبش) ساعد است از مرفق تا سر انگشتان۔ صاحب شمس آوردہ کہ بفتحتین مسافت دو دست چون فراز کنند و (رش) بحذف ہمزہ ہم آمدہ و گوید کہ در تجربیت بفتحتین ساق دست از طرف آرنج تا بغل و بقول صاحب جہانگیری بفتحتین و بالفتح ساعد است مؤلف گوید کہ اصل این (اریش) است بفتح اوّل و کسر رای مہملہ و سکون تحتانی و شین معجمہ کہ لغت ترکی است و (ارش) بکسر رای مہملہ بدون یا ہم در ترکی آمدہ بمعنی ذراع و شبر و حبل و صوف (کذا فی کنز) فارسیان این را از ترکی گرفتہ اند و برای باع و ذراع یکدست کہ مساوی دو وجب باشد استعمال کردہ اند و اتّفاق محققین فرس بر ذراع است نظامی گنجوی استعمال این بکسر دوم کردہ است کہ اصح است (ع) سنان کش یکی نیزہ سی ارش ﴿ بآب جگر یافتہ پرورش ﴾ پس محققینی کہ این را بفتحتین یا بفتح اوّل و سکا

ثانی بیان کرده اند تکای شان بر استعمال بعض شعرا باشد و بخیال ما تصرف شان است چنانکه حکیم اسدی نوشته و صاحب جهانگیری آورده (ع) همانجا یکی سهمگین چاه بود ÷ که از قیس تا صد ارش راه بود ÷ از ین سند هم ادعای صاحب جهانگیری بفتح دوم ثابت نمی شود و هم او از فرهنگ منظومه سعدی پیش کشیده (ع) اهرمن دیو آذر است آتش ÷ ساعدین اند هر دو ارش وارش ÷ مخفی مباد که آتش بکسر و بفتح تای عربی هر دو بجایش گذشت پس بسند فرهنگ منظوم (ارش) را بفتح و بکسر رای مهمله هر دو توان گرفت و بدین وجه که محققین فرس بر کسرۀ تای آتش نظر بر حقیقتش اتفاق کرده اند و حقیقت (ارش) هم بکسر رای مهمله ثابت است پس وجهی نیست که درین شعر فرهنگ منظومه رای مهمله را مفتوح خوانیم البته سکون رای مهمله از (ارش اوّل) که در مصرع ثانی آمده ثابت میشود محض تصرف است وبس (اردو) آدهه گزه = دو بالشت (مذکر)

(۲) ارش - بقول صاحبان برهان و سراج و رشیدی و جامع و هفت و جهانگیری بفتحتین نام شهریست از ولایت شیروان - صاحب مؤید صراحت فرید کند که این شهر میان ما وراء النهر و ترکستان واقع مؤلف عرض کند که عجبی نیست که رقبۀ این شهر بسیار مختصر باشد بنا بر علیه نامش بلحاظ معنی اوّل (ارش) نهادند یا اینکه سکنای این شهر در عقل و دانش مشهور باشند که بلحاظ معنی سوم به آرش موسوم شد یا وجه تسمیه این متعلق باشد به معنی چهارم فقط که جمعیت مردم را (ارش) گفته اند و بلحاظ آبادی بی معنی نیست و الله اعلم (اردو) ولایت شیروان سے ایک شہر کا نام (ارش) ہے (مذکر)

(۳) ارش - بقول برہان وسراج وجامع بفتح اول وکسر ثانی بمعنی عاقل وزیرک وہوشیار بخیال ما اصل این ہم لغت ترکی است کہ بقول صاحب کنز (اریش) و (ارش) بمعنی سدی ہم آمدہ و (سدی) زبان عرب بمعنی نیکوئی (کذا فی منتہی الارب) و (سدی) بقول صاحب منتخب بالضم وتشدید دال ویا لقب مردی دانشمند پس فارسیان (ارش) را از ترکی زبان گرفتند و بمعنی عاقل و زیرک استعمال کردند (اردو) عاقل - بقول صاحب آصفیہ (عربی) دانا - ہوشیار - زیرک -

(۴) ارش - بقول برہان وجامع بمعنی انجمن ومجمع وجمعیت مردم - خان آرزو در سراج با برہان اختلاف کند و فرماید کہ بمعنی انجمن (ارسن) است بہ سین مہملہ ونون بر وزن مسکن کہ گذشت نہ (ارش) و گوید کہ احتمال تصحیف است صاحبان برہان وہفت این را بفتح اول وسکون راہم بیان کردہ اند مؤلف گوید کہ (ارش واریش) در ترکی بمعنی رسن ہم آمدہ پس بلحاظ ماخذی کہ بر لفظ (رسن) برای معنی جمعیت مردم وانجمن بیان کردہ ایم میتوانیم عرض کرد کہ فارسیان استعارۃً (ارش) را بمعنی انجمن ومجمع آوردہ باشند کہ جامعیت تارہای رسن مجمعی وانجمنی را ماند وبرین معنی اتفاق سہ محققین ہند وعجم است (اردو) دیکھو ارسن

(۵) ارش - بقول وارستہ بالمد والقصر ورای مہملہ وشین معجمہ نام سلاحدار بادشاہ ایران کہ تیر حکمت راست کردہ بود - صاحب شمس گوید کہ نام پہلوانی از لشکر منوچہر کہ در صنعت تیراندازی نظیر نداشت وقصہ تیراندازی او معروف ومشہور است ودر کتب تواریخ و شاہنامہ مرقوم (خسروی گفتہ سہ) چون کار بہ قفل بند تقدیر فتد ÷ از جیب خود کلید تدبیر فتد

ارش گہرم و لی چو گرد نخشش ؛ درمعرکہ پیکان پر از تیر فند؛ صاحب سروری نوشتہ کہ نام سلاح‌دار طہماسب بادشاہ ایران کہ تیر حکمت راست کرد و در وقت مصالحت با افراسیاب تیرے از آمل بمرو انداخت مؤلف گوید کہ حرا وجہ تسمیۂ این ہمین قدر کافیست کہ در ترکی زبان (ارش وارش) بقول صاحب کنز بمعنی (امدۃ) آمدہ و (آمد) در لغت عرب بقول صاحب منتخب بمعنی غایت مدت و دورترین جا و غضب است۔ پس عجبی نیست کہ فارسیان پہلوان را کہ از آمل بہ مرو بر مسافت بعیدہ کہ چہل روزہ راہ است تیر انداخت نظر بر کمال وہم غضبش بہ ارش موسوم کردہ باشند مخفی مباد کہ ہمین لفظ بہمین معنی در ممدودہ نیز گذشت و نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است کہ مقصورہ را ممدودہ کردند (اردو) ایک تیر انداز پہلوان کا نام (ارش) تھا جو اپنے فن مین لاثانی تھا۔

(۶) ارش۔ بقول صاحب شمس وسروری بارای مفتوح وبشین منقوطہ زدہ نام پسر دوم کیقباد کہ برادر کیکاؤس بود و آنرا (کے ارش) گفتندی مؤلف گوید کہ نظر بر معنی سوم بدین نام موسوم کردہ باشند دیگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ ہمین لفظ بہمین معنی در ممدودہ ہم گذشت و نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد کہ مقصورہ را ممدودہ کردند (اردو) کیقباد کے دوسرے لڑکے کا نام (ارش) تھا جو کیکاؤس کا بھائی تھا۔

(۷) ارش۔ بقول برہان وجہانگیری وہفت وشمس بسکون ثانی در عربی دیت وجریمۂ جراحت کردن باشد و بدی افگندن میان مردم و برانگیختن جنگ و برافروختن آتش را نیز گویند صاحب منتخب فرماید کہ بالفتح اختلاف وخصومت و برانگیختن فتنہ وجنگ و دیت جراحت مؤلف گوید

که بیان ماخذ این از موضوع ما خارج که لغت عربی زبان است (اردو) زخم کی دیت یعنی معاوضہ دینا فتنه و فساد برپا کرنا۔ آگ لگانا۔

(۸) ارش ۔ بفتحتین بقول صاحب غیاث نوعی از جامۂ سبز رنگ مؤلف گوید که دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ بقول صاحب کنز در ترکی زبان (ارش و اریش) صوف را گفته اند وبس صاحب غیاث حوالہ که پیش کرد غیر مصدّق (اردو) بقول صاحب غیاث ایک قسم کے سبز کپڑے کا نام (ارش) ہے زبان ترکی مین صوف کو (ارش یا اریش) کہتے ہین

ارشاد | صاحب آصفی ذکر این کرده ۔ بقول صاحب منتخب لغت عربیت بکسر اول راه بحق نمودن ۔ بہار گوید که فارسیان این را بالفظ بردن و دادن و کردن و گرفتن استعمال کنند مؤلف عرض کند که انحصار ہمین چار مصدر درست نیست چنانکه از ملحقات این ظاہر و در استعمال فارسیان مجرد لفظ ارشاد را بمعنی ہدایت و مجازاً بمعنی حکم استعمال کنند و صراحت معانی مصادر مرکبه بجای خودش می آید (اردو) ارشاد ۔ بقول امیر (عربی) مذکر ۔ ہدایت ۔ مجازاً حکم (قلق ؎) اب بجا لائین وہ جو ہو ارشاد ؛ نیر عمر و جاه تابان باد ؛

ارشاد بردن | استعمال ۔ بکسر اول و ضم بای موحده ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی حاصل کردن و گرفتن حکم و ہدایت است چنانکه طالب آملی گوید (؎) چه زاہد و چه برہمن برد ز من ارشاد ؛ بہر دو پیشه خرد کرد پیر کار مرا ؛ (اردو) ہدایت پانا ۔ حکم حاصل کرنا ۔ حکم لینا ۔

ارشاد خواستن | استعمال ۔ بمعنی ہدایت و حکم خواستن است چنانکه عرفی گوید (؎) تو محتاجی و من محتاجم ای خلوت نشین لیکن ؛

(۱۲۴۸)

تو استعداد می خواہی و من ارشاد می خواہم ؛ (اردو) ہدایت چاہنا۔ حکم چاہنا۔ ارشاد چاہنا۔

ارشاد دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی ہدایت کردن و حکم دادن است (سلیم طہرانی ؎) خدایا چون مراد رعاشقی ارشاد می دادی ؛ چہ می شد اندکم گر بیوفائی یاد میدادی ؛ (اسیری لاہجی ع) او براہ عشق قلاشی مرا ارشاد داد ؛ (اردو) ہدایت کرنا۔ حکم دینا۔

ارشاد داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی ہدایت حاصل کردن و آموختن است چنانکہ حزین اصفہانی گوید (؎) از خلق تو دارد اگر ارشاد بہاران ؛ نشمردہ کند و رگرہ غنچہ درم را ؛ (اردو) ہدایت حاصل کرنا۔ سیکہنا۔

ارشاد کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ہدایت و حکم کردن است چنانکہ صائب گوید (؎) نیست غیر از عشق خضری در بیابان وجود ؛ ہر کجا گم گشتۂ بینی بہ عشق ارشاد کن ؛ (اردو) ارشاد کرنا بقول امیر حکم دینا۔ فرمانا۔ کہنا۔ (برق ؎) کب تک در امید پہ افتادہ جان دون ؛ ارشاد کچھ تو کیجئے بندے کے باب مین ؛ (اسیر ؎) وصل مین خوب خموشی نہین دم رکتا ہے ؛ کچھ ہماری نہ سنین آپ ہی ارشاد کرین ؛

ارشاد گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حاصل کردن ہدایت و حکم است (نجات اصفہانی ؎) چو ہند و کز برہمن ساحری ارشاد میگیرد ؛ ز زلفت خال مشکین دلربائی یاد می گیرد ؛ (اردو) ہدایت پانا۔ حکم حاصل کرنا۔

ارشد | بقول صاحب برہان و جامع و ہفت و انند با شین نقطہ دار بر وزن ابجد (۱) جوہر سیست

کہ اورا (مرقشیثا) خوانند و بعربی (حجر النور) و (۲) بعربی زبان رشید تر صاحب مؤید و شمس بذیل
لغات عربی فرماید کہ (۳) نام پہلوانی کہ علم تیر اندازی از وست صاحب محیط بر (ارشد) گوید کہ اسم
(مارقشیثا) ست و برا مارقشیثا) نویسد کہ در (مرقشیثہ) مذکور و برا (مرقشیثہ) فرماید کہ اسم یونانی است و
بسریانی (کیفانورا) و بعربی (حجر النور) و (حجر الروشنایا) و بفارسی (حجر روشنائی) نامند جہت آنکہ
برای روشنی چشم بسیار مفید است و بہندی (سون مکھی) و (سونا مکھی) و (تارہ مکھی) و (سیرن) و این سنگیست
کہ در معادن پیدا می شود ـ گرم و خشک در آخر دوم و بقول شیخ الرئیس خشک در سوم و قابض
و مسخن و منضج و محلل و جالی و قاطع خون و قوت آن قوی است و آن از اردویۂ اکالہ و باسمیت
است و استعمال آن از داخل جائز نیست مگر از خارج ـ منافع بسیار دارد مؤلف گوید کہ بخیال
ما معنی دوم اصل لغت عربی و معنی اول و سوم مجازی است کہ فارسیان نظر بر صفات (مرقشیثا)
آنرا کنایۃً (ارشد) گفتند کہ رشید تر است در اردو نیز و بر ہمین قیاس است وجہ تسمیۂ معنی سوم کہ
صاحبش ارشد بود در اینجا د (اردو) (۱) سونا مکھی ـ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مؤنث
ایک دوا کا نام جو آنکھوں کی دوائیوں میں پڑتی ہے اور اسے عربی میں (مرقشیثا) یا (حجر النور)
اور فارسی میں (سنگ روشنائی) کہتے ہیں ماہیت میں ایک قسم کا پتھر ہے جو سفید تو نہیں مگر
ملگجا سا ہے دوسرے درجے میں حار اور بعض کے نزدیک تیسرے میں یابس ـ نور بصر
بڑھانے اور برص کو نفع دینے والا ـ (۲) ارشد بقول امیر ہدایت یافتہ (۳) ارشد ایک پہلوان کا نام

ارشک | بقول صاحب برہان و ہفت بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و کاف بمعنی رشک
و حسد باشد ـ صاحب جامع و جہانگیری این را بفتح اول و کسر دوم بر وزن زرشک آوردہ مؤلف

گویدکہ خیر این نیست کہ فارسیان الف وصلی در اوّل لفظ (رشک) زیادہ کردہ اند و مامعنی حسد را تسلیم نمی کنیم۔ بخیال ما فرقی نازک است در رشک و حسد۔ حسد در عربی بمعنی زوال نعمت کسی خواستن است و کینہ و بدخواہی و رشک در فارسی نسبت نعمتی کہ بہ کسی حاصل است خیال این کردن کہ کاشکی بما ہم حاصل می بود۔ صاحبان فرہنگ فرس عموماً در معنی رشک و حسد فرقی نکردہ اند و باریک بینان و دقیقہ شناسان ہمان قدر فرق کنند کہ بالا مذکور شد و قول معاصرین عجم اینست کہ حسد از صفات مذموم باشد برخلاف رشک کہ رشک کنندہ گنہگار نیست برخلاف حاسد (اردو) رشک۔ بقول صاحب آصفیہ فارسی (اسم مذکر) حسد۔ جلن۔ غبطہ جلاپا (سالک ۵) کیا رشک عرشیونکی مجھے پائگاہ کا۔ ذرا یہ مون آستان حبیب الٰہ کا۔ مولف کہتا ہے کہ غبطہ کی معنی عربی مین (کسی کی خوشحالی کو دیکھکر آرزو کرنا۔ اور اسکا زوال نچاہنا) برخلاف حسد۔ پس اردو مین رشک بمعنی غبطہ مستعمل ہے۔ اور اسکی عکس کے لئے لفظ حسد کا بھی اردو مین استعمال ہے۔ پس رشک کی تعریف مین حسد اور غبطہ دونون کو شریک کرنا باریک بینی کے خلاف ہے۔ صاحب آصفیہ نے حسد پر بھی رشک لکھا ہے۔ ہمکو اس سے بھی اختلاف ہے۔

ارشمیدس بقول صاحب برہان بفتح اوّل و ثانی و سکون ثالث و کسر میم تحتانی رسیدہ و دال بی نقطہ مضموم و سین بے نقطہ ساکن نام حکیمی بود یونانی انیس و جلیس سکندر رومی۔ مؤید الفضلا، ارشمندش آمدہ باسین بی نقطہ و نون و شین نقطہ دار۔ واللہ اعلم۔ مؤلف گوید کہ ما صراحت کافی بر (ارشمندوس) کردہ ایم (اردو) دیکھو ارشمندوس۔

ارشیا | بقول صاحب برہان وہفت بر وزن اصفیا لغت ژند و پاژند تخت و اورنگ شہان را گویند صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کرده مؤلف گوید که (عرش) بعین مہملہ در عربی زبان بمعنی عز و جاه و جانب قوی چیزی و رئیس و سردار قوم و بلندی (کذا فی المنتخب) و بقول منتہی الارب تخت و سریر پادشاه پس عجبی نیست که فارسیان قدیم عین را با لف بدل کردند برخلاف قیاس و یای نسبت والف زائده در آخر این زیاده کرده (ارشیا) ساختند که بمعنی چیزی است که منسوب است به عز و جاه و رئیس و سردار قوم یا منسوب به بلندی - آنچه صاحب منتہی الارب عرش را بمعنی تخت و سریر پادشاه آورده مجاز باشد صاحب برہان بدرش) نوشته که زمینی باشد پشته پشته پس باشد که فارسیان یای نسبت والف زائد در آخر این والف وصلی در اوّلش زیاده کرده (ارشیا) کرده باشند بمعنی جای بلند و تخت سلاطین که منسوب است به زمین پشته دار یا اینکه بر لفظ (ارش) که بمعنی مجمع و جمعیت مردم گذشت یای نسبت والف زائد زیاده کرده (ارشیا) بمعنی چیزی گرفتند که منسوب به جمعیت و مجمع است یعنی تخت شاہی که پادشاه در عالم دربار جمعیت مردم بر او اجلاس کند والله اعلم (اردو) تخت - بقول صاحب آصفیہ فارسی - اسم مذکر - سریر - پادشاه کے بیٹھنے کی چوکی - گدّی - مسند -

(الف) ارشی دوس | بقول صاحب بول چال بمعنی امیر کبیر - و امیر اعظم - و امیرالامرا و صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ہمین را بہمین معنی بہ شین معجمہ در آخر - - - - - - - - - - - - - - - -

(ب) ارشیدوش آورده و در رہنمای سہولت و بول چال همین لفظ بکاف عربی در آخر

(ج) ارشیدوک هم آمده - بقول صاحب بول چال (۱) مرادف (ارشیدوس) و معرّب از (آرچ ڈیوک) که مرکب انگلیسی زبان است و بقول صاحب رہنمای سہولت (۲) بمعنی ولیعهد و شاهزادهٔ کلان - ما از معاصرین عجم تحقیق کرده‌ایم که الف و ج هر دو مستعمل است برای امیر کبیر و معنی دوّم (ج) مجاز باشد (اردو) الف و ب امیر الامرا (عربی) بقول امیر - بہت بڑا رئیس - نہایت دولت مند (ج) (۱) دیکھو الف و ب (۲) ولیعهد بقول صاحب آصفیه (عربی) اسم مذکر - وہ شخص جسے پادشاہ اپنی زندگی مین اپنی جگہ بیٹھنے کا اس طور پر حکم دے کہ میرے بعد یہ پادشاہ یعنی وارث تخت و سلطنت ہوگا -

ارصاد بقول صاحب انند بالکسر و صاد مهمله لغت عربی است (۱) بمعنی نگهبان داشتن در راه (کذا فی المنتخب) و (۲) در اصطلاح آوردن شاعر لفظی را پیش از قافیه که چون حرف روی معلوم باشد قافیه توان دانست (امامی سه) چون کبک شیشه لب ز شراب مروّقی ؛ کبکی از ان بطوق معنبر مطوّقی ؛ بر آب دیده پیش تو زورق روان کنم ؛ گر زانکه دانمت که تو مائل به زورقی ؛ فرماید که مراد از بیت دوّم است که قبل از رسیدن بقافیه معلوم می شود که زورقی قافیه خواهد بود (کذا فی مطلع السعدین) صاحب مجمع الصنائع هم ذکر این کرده فرماید که در اصطلاح بلغا عبارت از انکه شاعر پیش از قافیه لفظی بیارد که بعد از انکه حرف روی معلوم شود دلالت کند بر قافیه چنانکه سلمان ساوجی گوید (سه) باغ رخسار ترا امروز آبی دیگر است ؛ در کمند طرّه ات پیچی و تابی دیگر است ؛ سایبان بر رخ چه می بندی بدفع آفتاب ؛ زانکه زیر سایبانت آفتابی دیگر است

پس مؤلف گوید کہ در فارسی زبان برای این صنعت اسمی مخصوص نیست مخفی مباد کہ مجرد اطلاع روی کافی نباشد بلکہ سامع را از روی وحرکت ماقبل روی ہم مطلع بودن ضرور است در کلام امامی (طوق معنبر) واقف روی وحرکت ماقبل روی را خبر می دہد کہ قافیۂ این مصرع (مطوق) باشد و در کلام سلمان در مصرع ثانی لفظ (پیچی) طبع رسا را ہدایت می کند کہ قافیۂ این (تابی) باشد آنچہ صاحب انند در کلام امامی از بیت دوم ش صنعت ارصاد پیدا می کند خیلی مستبعد است

(اردو) ارصاد (۱) راستہ مین نگہبان مقرر کرنا۔ (۲) فن بلاغت مین اس صنعت کا نام ہے کہ مصرع مین ایک ایسا لفظ استعمال کیا جاے جس کی وجہ سے سامع (جس کو روی اور حرکت ماقبل روی سے آگاہی ہو سننے سے پہلے کہدے سکے کہ اس مصرع کا قافیہ یہ ہے جیسے غالب نے فرمایا ہے (ع) عشق نے غالب نکما کر دیا ؛ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے اس شعر کا لفظ (نکما) سامع کو خبر دیتا ہے کہ اس کا قافیہ (کام) ہے ۔

ارضہ بقول بہار رو وارستہ بضاد معجمہ (۱) مورچہ ایست کہ کتاب وپشمینہ وغیرہ را بخورد۔ (جلال طباطبا نثر) یعنی اگر کسی کتاب بخورد ارضہ وار کتاب نخورد ؛ مؤلف گوید کہ لغت عرب است بقول صاحب منتخب وشمس بفتحتین کرمیست چوب خوار وبقول صاحب منتہی الارب بدین معنی بفتح اول ودوم وسوم باشد وبالکسر والضم (۲) علف وگیاہ بسیار (اردو) (۱) دیمک بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث ۔ ایک قسم کی سفید چیونٹی جو اکثر لکڑی ۔ کتاب وغیرہ کو چاٹ کر خاک کر دیتی ہے جسے پنجاب مین سیونک کہتے ہین (انتہی) صاحب نفائس نے صراحت کی ہے کہ دیمک فارسی زبان کا لفظ ہے ۔

ارطیسیا بقول برہان وہفت و اتند بفتح اوّل وسکون ثانی وطای حطّی مفتوح ومیم تحتانی رسیده وسین بی نقطه بالف کشیده بلغت رومی- بوی مادران را گویند چون آن را در خانه بگسترند جمیع گزندگان بگریزند و آن را (ارطاماسیا) و (ارطما) نیز خوانند صاحب محیط بر (برنجاسف) گوید که نزد بعضی فارسی است وبیونانی (ارطیسیا) وبعربی (شویلا) و (فانور) وبفارسی بومادران وبشیرازی (برنزاسیک) وبهندی (گندمار) نامند وآن نباتیست اکثر در سواحل وکوهها وصحراهای سایه دارمی روید بقول شیخ گرم در اوّل وخشک در دوّم وبقول اکثر گرم در دوّم وخشک در آخر اوّل وتفتیح ولطافت اندک دارد ودر ثمر آن یبوست است وشیخ میفرماید که ملطّف ومفتّح بغایت وگویند که قاطع بلغم- نافع فواق ومغص ومدرّ بول وحیض ومفتّت سنگ گرده ومنافع بسیار دارد-

(اردو) بقول صاحب محیط گندمار- ایک پودے کا نام ہے جسکی بوسے موذی حشرات الارض بھاگتے ہین

ارطی بقول برہان وہفت بفتح اوّل وکسر طای حطّی وسکون ثانی وتحتانی بلغت رومی درخت ونرک را گویند که بیده است وبعربی غَرَب خوانند وبکسر ثالث هم همین معنی گفته اند- صاحب مؤیّد گوید که بالفتح عربی است- درختی است که شگوفهٔ آن مانند شگوفه بید وبرگش پهناست وبر آن تلخ ومانند عنّاب وتر وتازه آن را شتر میخورد وبیخهایش سرخ ارطیات وارآطی وارآطِ جمع آن صاحب محیط فرماید که بفتح همزه لغت یونانی است وگویند رومی ونبات آن را بفارسی (درخت ورک) نامند وبعضی (هالون) و (کدو) و (بوی مادران) را گفته اند وبقول گیلانی (اطبا) است وگویند بیونانی درخت غَرَب است وبر (اطبا) گوید که همان برنجاسف وبر (غرب) نوشته که بیونانی (اطاطاس) و (ایطاماس) وبعربی (اسفیدار) وبفارسی (بده) وبشیرازی (ونرک) وباصفهانی

(دنک) و آن درختی است بسیار بزرگ - سرد و خشک در اوّل وگویند در دوم و بعضی تا سوم گل و برگ و عصارهٔ این هرد و مجفف بی لذع و قابض و با عفوصت و پوست آن قریب بدان و خشک تر از ان و منافع کثیره دارد (اردو) دیکھو ارطیبا -

ارطیون | بقول صاحب برہان بفتح طای حطّی بر وزن ارغنون (۱) نام حکیمی است رومی و او اعلم و افضل از همه حکمای روم بود و (۲) بمعنی عاقل و زیرک و دانا هم آمده - صاحب سروری بحوالهٔ ادات الفضلا معنی دوّم را اصل قرار دهد و ذکر معنی اوّل هم کند صاحب مؤید بذیل لغات فرس نسبت هر دو معنی همزبان سروری - صاحب شمس این را بذکر هر دو معنی لغت عربی گوید تحقیق ما لغت رومی است بمعنی دوّم و لقب حکیمی باشد و بس (اردو) (۱) ایک حکیم کا نام رومی زبان میں ارطیون ہے (۲) عاقل (دیکھو ارش)

ارغ | بقول صاحب برہان و ہفت بضم اوّل و سکون ثانی و غین نقطه دار با دام و پسته و فندق و گردگان و امثال آن را گویند که درون او تیز و تلخ و تند شده باشد و بقول خان آرزو در سراج مغز بادام و امثال آن که تند و تلخ بود و بقول رشیدی مغزهای بدبو و بعربی بفتح زای معجمه و کسر نون و در آخر خای معجمه (زنخ) صاحب جامع بذکر معنی اوّل صراحت کند که نارگیل و امثال آن را هم ارغ گویند که تیز و تلخ و بدبوی شود و صاحب سروری فرماید که جمیع لبوب متغیره و مطعومات متعفنه را (ارغ) گویند و بعربی (زنخ) صاحب انند صراحت کند که این لغت فارسی زبان است مؤلف گوید که (ارغ) بضم اوّل و دوّم بزبان ترکی تخمه را گویند (کذا فی لغات ترکی) و تخمه بقول صاحب برہان مرضی است که از بسیار خوردن بهم رسد و بعربی هیضه گویند

(انتهی) بنده عرض می کنم که عفونت غذا سببی است از اسباب مرض ہیضہ پس فارسیان از ہمین لغت ترکی بتصرف حرکات مطعومات متعفنه را (ارغ) نام نهاده باشند (اردو) بگڑے ہوسے اور سڑے ہوسے سبزیات یا میوسے (مذکر) سڑی ہوئی غذا - مؤنث -

ارغا بقول صاحب برہان و ہفت و سروری با ثالث بالف کشیده بروزن فردا جوی آب را گویند صاحب رشیدی بحوالۂ شرف نامه گوید که این لغت ترکی است صاحب جامع فرماید که اطلاق (ارغا) و (ارغاب) و (ارغاو) بر جوی و نہر ہر دو باشد - صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات ترکی کرده فرماید که آب جوی باشد و (ارغاو) به واو آخر مثله - صاحب جہانگیری از شاه داعی شیرازی سندی آورده (ﻫ) ہر دو رخسارش دو ارغاز آب چشم : رفته از دست خمایش خواب چشم : صاحب لغات ترکی ذکر (ارغاو) کرده گوید که بالفتح جوی آب است و آنرا بغیر واو نیز گویند (انتهی) پس بخیال ما (ارغا) مخفف (ارغاو) و (ارغاب) مبدل آن که فارسیان واو را به بای موحده و بالعکس آن تبدیل کنند ہمچو (نوشتن و نبشتن و آب و آو) و (ارغ) در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی قناة و خلیج است که با (آو) مرکب شده برای جوی قرار یافت (اردو) ندی یا ندی - بقول صاحب آصفیه (ہندی) اسم مؤنث چھوٹا دریا بہتا ہوا پانی - نہر کلان -

ارغاب بقول صاحب برہان بروزن خانه چرخاب بمعنی (ارغا) ست که جوی آب و رود باشد صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و سروری و ہفت ہم ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج گوید که مبدل (ارغاو) و فرماید که مخفف این (ارغا) است که گذشت بهر سه معنی جوی آب و فرماید که

اگرچه صاحب شرفنامه این را ترکی گفته ولیکن لفظ (آب) و (آو) دلالت دارد بر فارسی بودن آن مؤلّف عرض کند که (آو) در ترکی زبان بمعنی ماوی و مسکن و خانه آمده و (ارغ) بمعنی قناة و خلیج (کذا فی کنز) پس معنی لفظی (ارغاو) در ترکی زبان خانه و مسکن (قناة و خلیج) باشد و مجازاً بمعنی جوی و (ارغاب) مبدّل آن در فارسی زبان چنانکه بر (ارغاب) صراحت کرده ایم اندرین صورت اشکالی که خان آرزو را پیدا شده است باقی نمی ماند که (ارغاو) را اصل گیریم در زبان ترکی و (ارغاب) مبدّل آن در فارسی و (ارغا) مخفّف هر دو هم در ترکی و هم در استعمال فارسی (حکیم عمعق بخاری)

۵) فرازش پر از خون چو کوه تبرخون ۞ نشیبش ز ارغا تنگم چو ارغاب و آغز ۞ (اردو) دیکهو ارغا۔

ارغاف | بقول ضمیمهٔ برهان و هفت بالضم و بقول صاحب انند بالفتح مرادف (ارغاب) مؤلّف گوید که بقاعدهٔ فارسی بای عربی بقاف بدل شود همچو (زبان و زفان) و واو هم بفا تبدیل یابد همچو (وام و فام) یا (وه و یافه) پس ارغاف را مبدّل (ارغاب و ارغاو) هر دو توان گرفت و بهتر است که مبدّل (ارغاو) گیریم که تبدیل در تبدیل ضرورت ندارد و ما را با صاحب انند اتفاق است بفتح اول که ارغاب و ارغاو بفتح اول گذشته است و بلحاظ ماخذ هم فتح اول صحیح است (اردو) دیکهو ارغا۔

ارغالی | بقول صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی بز کوهی و بجای غین معجمه قاف هم آمده صاحب بول چال بحوالهٔ روزمرّهٔ معاصرین گوید که چارواییست شاخدار مشابه به نیل گاو و بقول صاحب رهنمای سهولت بمعنی روج صاحب برهان بر روج صراحت کند که در هندی زبان نیله گاو و گاو کوهی را گویند و بقول صاحب ساطع در سنسکرت

(ر وجہہ) باقی حال باتفاق معاصرین تحقیق پسند آنست کہ (ارغالی و ارقالی) گاو کوہی و نیلہ گاو است مؤلف عرض کند کہ ازشان لغت می کشاید کہ ترکیبست ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند و بزبان عرب (ارغال) بقول منتہی الارب بالفتح جمع (رغل) است نوعی از علف و بالکسر رویانیدن زمین گیاہ رغل را و شیر دادن زن بچہ را و (ارقال) بالکسر بسرعت رفتن وطی کردن بیابان را بدین وجہ کہ گاو کوہی گیاہ ارغل را دوست دارد و دشت و بیابان را بشتاب طی کند فارسیان یای نسبت درآخراین زیادہ کردہ (ارغالی وارقالی) نامش نہادہ باشند اندرینصورت معرّس باشد واللہ اعلم (اردو) نیل گاے۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث ایک قسم کے نیلے رنگ کی دشتی گاے جو ہرن سے مشابہ ہوتی ہے۔ نیل گاو بھی کہتے ہین۔

ارغامونی بقول صاحب برہان وہفت و آنند بر وزن افلاطونی بلغت یونانی نباتیست کہ بصورت مانند خشخاش صحرائی و بزرگ نزدیک شقائق نعمان باشد و او را بشیرازی (ماميثای سرخ) گویند برگ آنرا بر چشم ورم کردہ ضماد کنند نافع باشد۔ صاحب محیط فرماید کہ این را بفارسی (ماميثا سرخ) نامند و بہندی (بن پوستہ) رنگ شیر آن زعفرانی سرد و خشک و گویند گرم و حاد و جالی و محلل و منافع بسیار دارد صاحب برہان فرماید کہ (ماميثا) لغت سریانیست وخود صاحب محیط بر (ماميثا) نوشتہ کہ اسم نبطی است کہ آنرا (ہنیا) نیز نامند و بیونانی (حلاونیون) و (غلوفن) و بفارسی (ایرو) گویند و نوعی را کہ گل آن سرخ است (ارغامونی) نام است (اردو) بن پوستہ۔ بقول صاحب محیط ایک پودہ کا نام ہے جسکو یونانی زبان مین ارغامونی کہتے ہین۔

ارغاو بقول صاحب برہان و رشیدی و سروری و شمس و جہانگیری و جامع وہفت و مؤید و ناصری و دو ری و پہلوی بفتح اوّل و سکون ثانی بواو زدہ بمعنی ارغاب است

که جوی آب باشد **مؤلف** گوید که ما صراحت
ماخذ این بر (ارغاو ارغاب) کرده ایم ـ
صاحب شمس غلط کرده که این را لغت
عرب نوشته (سیف اسفرنگی ـه) آنکه از
عشوه های او ارغاو ؛ میدهد تشنه را فریب
سراب ؛ (حکیم سوزنی ـه) از عشق دور رخ
چون ارغوانت بر ؛ در خم ؛ ز هجر دو دیده دوار غاو
خون شدست روان ؛ (اردو) دیکھو (ارغا)

ارچغ | بقول خان آرزو در سراج بفتح اول وسکون دوم وغین معجمه مکسور وجیم فارسی که مبدل نای فارسی است گیاهیکه بر درخت پیچد وآنرا خشک گرداند وبعربی عشیقه خوانند صاحب هفت صراحت فرماید که در هند اینرا عشق پیچه نام است وصاحب برهان نام عربی این عشقه گوید ـ صاحب جامع فرماید که گیاه لبلاب است وعشقه که آنرا (ارغژ) و (ارغمک) هم گویند ـ صاحب رشیدی نوشته که بزای معجمه هم آمده وبقول صاحب جهانگیری این را (سرند) و(نوبیخ) هم نام است ـ صاحب سروری از کلام استادی سند آورده (ـه) نهال قدمن از عشق زرد شد آری ؛ درخت خشک شود چون بران تند ارغج ؛ **مؤلف** گوید که بزبان ترکی (ارغاج وارغج) بجیم عربی (لحمة الحیاکه) باشد کذا فی کنز وآن پود است که در بافتن جامه بر عرض تار می پیچد پس فارسیان به تبدیل جیم عربی بفارسی همچو (کاج وکاچ) استعارةً گیاهی را نام نهادند که بر درخت می پیچد همچو پود بر تار واین را مفرس توان گفت ودر (ارغژ) تبدیل جیم عربی بزای فارسی وتحقیق خود نسبت (ارغمک) بجایش عرض کنیم ـ صاحب محیط بر لبلاب فرماید که این را بعربی عاشق الشجر وعلیق وعشقه گویند وبشیرازی (هرشه) وآن نوعی از قسب است وبهندی عشق پیچان نام دارد سرد وخشک در دوم وبقول بعض گرم در وسط درجهٔ اول وخشک

در اول آن وبعضی سرد وتر دانسته اند۔ محلل ومفتح وملین ومسهل ومنافع بسیار دارد (اردو) عشق پیچان۔ عشق پیچہ۔ بقول صاحب آصفیہ اسم مذکر ایک بیل کا نام جس کا پھول سرخ اور پتیاں باریک باریک ہوتی ہیں لیلاب (ذوق ۵) مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچان ہی رہا:

ارغدہ | بقول صاحب برہان وجامع وہفت وجہانگیری وانند بفتح اول و دال ابجد وسکون ثانی وضم ثالث (۱) بمعنی غضبناک وخشمگین باشد و (۲) صاحب حرص وخداوند شرہ را نیز گویند صاحب (سروری وپہلوی) گوید کہ (ارغدہ) و (ارغندہ) ہردو بمعنی خشم باشد و در نسخۂ دیگر بمعنی خشمناک صاحب شمس نسبت معنی دوم فرماید کہ بمعنی حرص آمدہ صاحب انند بمد وقصر بمعنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ بتحقیق ما این مخفف (ارغندہ) باشد کہ می آید وصراحت ماخذ ش ہم در انجا انسب و اولی مخفی مباد کہ ہمین لغت بہمین معنی در ممدودہ ہم گذشت ونتیجۂ لب ولہجۂ مقامی بیش نباشد کہ مقصورہ را ممدودہ کردند۔ (اردو) دیکھو ارغندہ۔

ارغژ | بقول برہان وہفت وجامع وانند بازای فارسی بروزن ومعنی (ارغچ) است کہ گذشت۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این اصل است و (ارغچ) کہ بجیم فارسی گذشت مبدل این بندہ عرض می کنم کہ تبدیل زای فارسی بجیم فارسی خلاف قاعدۂ فارسیان است معہذا او بر ماخذ ہردو غور نفرمود و بتحقیق ما کہ بر (ارغچ) گذشت اصل این (ارغج بجیم عربی) لغت ترکی بود۔ فارسیان بہ تبدیل جیم عربی باجیم فارسی (ارغچ) کردند ونیز بہ تبدیل جیم عربی بزای فارسی (ارغژ) ساختند واستعارۂ تمام گیاہے نہادند کہ صراحت کامل این بر (ارغچ) کردہ ایم

پس نمیشود کہ (ارغش) را اصل قرار دہیم و خلاف
قاعدۂ فرس (ارغج) را مبدّل (ارغش) گیریم
الحاصل این مبدل (ارغج بجیم عربیت) و مرادف
(ارغچ بجیم فارسی (اردو) دیکھو ارغچ۔

ارغشتک بقول برہان و سراج و ہفت و انند بفتح اول و فوقانی و بسکون ثانی و شین قرشت و کاف و ضمّ ثالث نوعی از بازی باشد کہ دوشیزگان و دختران کنند و آن چنانست کہ بر سر دو پا نشینند و کفہای دستہا را بر سر زانوہا مالند و چیزہا گویند و ہمچنان نشستہ بر سر پاہا جہند و کف ہای دستہا را برہم زنند و صاحب جامع بر (نوعی از بازی دخترکان) قانع مؤلّف گوید کہ (ارغشتک) بفتح ہمزہ و سکون رای مہملہ و ضمّہ غین معجمہ و سکون شین معجمہ و فتح تای قرشت و سکون کاف عربی در ترکی زبان رقص را گویند (کذا فی لغات ترکی) پس عجبی نیست کہ فارسیان نوع بازی را کہ با رقص شامل باشد بدین نام موسوم کردہ باشند (اردو) ایک خاص قسم کی بازی کا نام (ارغشتک) ہے اور یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ کہا گیا ہے کہ کنواری لڑکیاں باہم کہیلتی ہین اسطرحپر کہ اکڑون بیٹھتی ہین اور ہتیلیون کو اپنے زانو پر ملکر کچھ کہتی ہین اور بیٹھی بیٹھی اچکتی ہین اور تالیان بجاتی ہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ایک ورزشی کھیل ہے۔

ارغک بقول برہان و جامع و ہفت و انند بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و کاف مرادف (ارغج) کہ گذشت۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این مبدل (ارغش) باشد مؤلف عرض کند کہ ماخذ (ارغج) بجایش بیان کردہ ایم کہ اصل آن بہ جیم عربی (ارغج) بود اگر این را مبدل (ارغج) خیال کنیم باید کہ بکاف فارسی (ارغگ) خوانیم زیرا کہ بقاعدۂ فرس جیم عربی بہ کاف فارسی بدل شود نہ بکاف عربی اگرچہ محققین فرس (اخشیج) را مرادف (اخشیک) بکاف

عربی) هم آورده اند که مثال تبدیل جیم عربی به کاف فارسی است امّا تحقیق ما بلفظ (اخشیک) گذشته است که بکاف عجمی صحیح باشد نه بکاف عربی بناءً علیه نسبت (ارغک) با خان آرزو اتّفاق داریم که مبدّل (ارغژ) باشد یعنی فارسیان (ارغج) را اوّل به تبدیل جیم عربی به زای فارسی (ارغژ) کردند همچو (کج و کژ) و بعد ازان به تبدیل زای فارسی با کاف عربی (ارغژ)

را (ارغک) ساختند و این هر دو تبدیل بقاعدهٔ فارسی درست است آنانکه برخلاف تحقیق ما (اخشیک) را بکاف عربی درست خیال کنند و به تبدیل جیم عربی (اخشیج) را بکاف عربی خلاف قیاس تسلیم کنند بر مذهب شان (ارغک) را هم مبدّل (ارغج) توانیم تسلیم کرد. مگر قول خان آرزو اقوی است ـ

(اردو) دیکھو ارغچ ـ

ارغن بقول برهان و جامع و هفت بر وزن ارزن (۱) نام سازیست که آنرا افلاطون وضع کرده و بیشتر نصرانیان و رومیان نوازند مرادف ارغنون ـ صاحب رشیدی فرماید که (ارغن) و (ارغون) و (ارغنون) ساز معروف است وضع افلاطون (خاقانی ؎)

اگر ناهید در عشرتگه چرخ ٭ سراید شعر من با ساز ارغن ٭ صاحب (سروری) و (دری و پهلوی) هم ذکر این کرده صاحب جهانگیری هم سندی آورده (خاقانی ؎) از چنگ غم خلاص تمنا کنم زدهر ٭ کافغان به نای حلق چو ارغن بر آورم ٭ صاحب غیاث بذیل ارغنون فرماید که آن کدوی خالی باشد بچرم اندر کشیده و بران رود ها بندند و آنچه حالا هم میرسد مربع ومشابه بصندوق باشد صاحب مؤید بذکر معنی اوّل فرماید که در دستور دستور است که آواز هفتاد دختر که یک بار برکشند ـ خان آرزو در سراج نوشته که بضم غین می باید چراکه (ارغون

بواو معروف آمده که مخفف (ارغنون) است (مقصودش جزاین نباشد که چنانکه (ارغون)
مخفف (ارغنون) است همچنین (ارغن) مخفف (ارغون) پس بعد حذف واو باید که غین
معجمه را مضموم خوانیم - نیز فرماید که در فارسی بودن این لفظ نظر است مؤلّف گوید که چرا نگوییم
که ترکی است - صاحب کنز که محقق ترکی زبان است (ارغن) و (ارغنون) هردو را آلهٔ طرب گفته
و و آرسته از معانی ملجی سندی آورده (ص) گر جوش گریه مهر خموشیم بشکند ٭ پس نخش نالهٔ در رگ
ارغن برآورم ٭ صاحب سوا، تسبیل آورده که بیونانی همین ساز را (آرگنان) گویند مؤلّف
گوید که عجبی نیست که از (ارغنون) گرفته باشند - صاحب ناصری فرماید که گویند از غایت عظمت
این را در جدار عمارتی محکم نصب نمایند و در ایران دیده نشد و گویند که هشت هزار لوله و آلات دارد
مؤلّف عرض کند که صاحب غیاث صراحتی که کرده است درست نیست و به تحقیق ما (ارغن)
همان ساز است که آنرا در انگلیسی زبان (آرگن) گویند عجبی نیست که اهل مغرب این نام را از
زبان ترکی گرفته باشند و بشکل صندوقی ساخته می شود از قسم (هارمونیم) و کثرت آلاتش چنانکه صاحب
ناصری ذکر کرده درین زمان یافته نمی شود ولیکن اجزای بسیار دارد و از نبان دست نواخته
می شود و حرکت پای هم در مقام خاصش لازم تا بوسیلهٔ آن هوای داخلی بلند شود و از مقامی
برآید که انگشت های دست در آن کار می کند و آواز خوشی پیدا شود و نوازنده را باید که از موسیقی
خبردار د ورنه نغمهٔ بی قانون برآید - بقول صاحب لغات ترکی (۲) بضمهٔ غین نام قومی است
از مغل (اردو) (۱) ارغنون - بقول صاحب آصفیه (یونانی) - اسم مذکر - ارگن - ارغن
ایک قسم کا باجہ ہے جو افلاطون نے ایجاد کیا تھا (انتہی) مؤلّف کہتا ہے کہ (ارغنون)

اور (ارغن) ہماری تحقیق مین ترکی زبان کا لفظ ہے اور یہ وہی باجہ ہے جو ہارمونیم سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے جس کے بجانے مین پاؤن اور ہاتھون کی انگلیون سے کام لیتے ہین بعض کا خیال ہے کہ وہ صندوقی باجہ جس مین ایک بیلن پر باریک باریک نوکدار سوئیان لگی ہوتی ہین اور کوکنے سے بجتا ہے لیکن انگریزی زبان مین جس باجے کا نام آرگن ہے ہماری راے مین وہی آرغن یا ارغنون ہے۔ (۲) مغول سے ایک قوم کا نام ترکی زبان مین ارغن ہے۔

ارغند بقول صاحب برہان وجامع وہفت بروزن فرزند بمعنی خصم افگن و دلیر و شجاع باشد و خشمگین را نیز گویند صاحب رشیدی و سراج این را مرادف (ارغندہ) گوید بجمیع معانی بیان کردہ اش کہ بر (ارغدہ) مذکور صاحب سروری بر دلیر و خصم افگن قانع مؤلف گوید کہ ما صراحت این بر (ارغدہ) کردہ ایم کہ مخفف (ارغندہ) باشد و مشتق از (ارغندن) ذکر ماخذ بر ارغندن می آید (اردو) دیکھو ارغندہ و کہ ما بین عراق و آذربایجان گذرد و نام رود خانۂ قندہار ہم و معنی ترکیبی آن خشمگین آب باشد چہ (ارغند) بمعنی خشمگین ہم آمدہ است و بعضی گویند کہ (ارغندہ آب) است و (ارغندہ) ہم بمعنی خشمگین باشد و ہا بکثرت استعمال افتاد صاحب رشیدی ذیل (ارغند و ارغندہ) فرماید کہ این ماخوذ است (ارغنداب) کہ دو رودخانہ را نام است۔ صاحب سروری صراحت فرماید کہ بفتح غین معجمہ باشد صاحب ناصری گوید کہ ظن من آنست کہ اصل این (غرندہ آب) بود و مقلوب کردہ اند کہ آب را خشمناک گرفتہ

ارغنداب بقول صاحب برہان و جامع و ہفت و جہانگیری نام رودخانہ است

غریب است مؤلف گوید کہ (ارغناب) گوئیم
یا (غرندہ آب) ہر دو کنایہ باشد از رودخانۂ
کہ در روانیش آوازی پیدا شود و این قسم آواز
در آبی باشد کہ سطح زمینش سنگلاخ بود پس ہمچو
(ارغندہ شیر) رودخانہ را ہم (ارغناب) گفتند۔
نہ بمعنی خشمگین بلکہ بمعنی حقیقی (آروغندہ) است
وصراحت این امر کہ (آروغندہ) چگونہ (ارغند)
شد بر (ارغندن) می آید۔ و آروغ رودخانہ
ہمان آواز روانی باشد وبس (اردو)
ارغناب۔ دو ندیون کا نام ہے جنکی
روانی مین آواز بلند ہوتی ہے اس لئے
فارسیون نے انکوڈکارنے والی ندیان کہا
ایک عراق اور آذربایجان کے درمیان
واقع ہے اور دوسری قندہار مین۔

(الف) ارغندن (ب) بقول صاحب برہان بر وزن شرمندہ (۱) بمعنی حریص
(ب) ارغندہ وخداوند شرہ و (۲) ہستی کہ طالب وحریص شراب باشد (۳)
بمعنی قہرآلود وغضبناک صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح (۴) دلیر (۵) مہیب و ذکر معنی
سوم ہم کردہ وصراحت کند کہ (ارغدہ) مرادف این است صاحب (سری وپہلوی) ذکر
(ارغدہ و ارغندہ) کردہ فرماید کہ بمعنی خشم باشد وبقول بعض جنگ آور وخشمناک۔ صاحب
جہانگیری بر معنی اول وسوم قانع۔ صاحب جامع باتفاق برہان در معنی اول وسوم فرماید
کہ بر وزن شرمندہ وپژمردہ ہر دو باشد (یعنی بکسر وضم غین معجمہ ہر دو) صاحب جہانگیری
گوید کہ (ارغدہ) و (الغدہ) و (ارغندہ بر وزن برکندہ) ہر سہ بمعنی خشم باشد (کذا فی التحفہ) ودر نسخۂ
دیگر بمعنی جنگ آور وخشمناک آوردہ واین اصح است کذا فی فرہنگ آما (ارغندہ بضم
غین) است ودر رسالۂ حسین وفائی (ارغیدہ بر وزن لرزیدہ) بمعنی خشم آلود است و

ادات الفضلا (ارغده - بوزن سرزده) نیز باین معنی و (ارغنده بوزن گرونده) بمعنی مستیکہ طالب شراب باشد (انتهی کلامہ) صاحب ناصری آورده کہ (ارغنده) بمعنی دلیر وخشمناک است وبیشتر برای گرگ وشیر اطلاق آن نمایند صاحب ہفت این را بالفتح غین نوشتہ معنی با برہان اتفاق کند صاحب شمس فرماید کہ بر وزن (فرخنده) مرادف (ارغده) بمعنی خشمگین وقہر آلود وبمعنی حرص ہم باشد مؤلف عرض کند کہ (رغن) بالفتح لغت عربی است بقول منتخب بمعنی میل وطمع کردن بچیزی فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اوّل و علامت مصدر (دن) در آخر این آورده (ارغندن) را بمعنی میل کردن قرار دادند واین قسم مصادر مرکبہ از لغات عربی بسیار است ہمچو (طلبیدن وفہمیدن - وغیر ذلک) اگرچہ حالا این مصدر متروک است ولیکن (ارغنده) اسم فاعل و (ارغنده وارغند وارغده) مخفف آن در استعمال فارسیان وفرہنگ ہای فارسی زبان موجود واین است ماخذ معنی اوّل کہ عام است وتخصیص معنی دوم مجاز آن - انچہ صاحب شمس این را بمعنی حرص نوشتہ تسامح اوست - نسبت معنی سوم عرض می شود کہ (آرُغ) بہ مدّ ہمزه وتفخیم ضمّہ وراء مہملہ وسکون غین در ترکی زبان بمعنی بادی کہ وقت انہضام غذا از دہن بر آید (کذا فی لغات ترکی) وترکان بقاعدۂ خود تفخیم ضمّہ را در رسم الخط باواو ظاہر کنند و (آروغ) نویسند پس فارسیان از ہمین آروغ مصدر (آروغیدن) ساختہ اند کہ در ممدوده گذشت ونتیجۂ لب ولہجۂ بعض مقامات است کہ ممدوده بمقصوره بدل شد وواو علامت ضمّہ را حذف کرده (ارغیدن) کردند واز مصدر (ارغیدن) (ارغنده بروزن شرمنده) اسم فاعل است بمعنی آروغ زننده و (ارغیده) ہم اسم فاعلش پس اصل معنی سوم

آرو غرنندہ و مجازاً بمعنی خشمناک باشد۔ آنچہ صاحب ناصری استعمال این را اکثر با شیر و گرگ
بیان کند درست است کہ (شیر ارغندہ) شیر خشمناک را گفتہ اند ہمچنین (ارغندہ گرگ) گرگ
خشمناک را چنانکہ در اُردو ہم (ڈکارنا) برای آواز شیر مستعمل یعنی (آواز اسد) را کہ بحالت
خشم برآرد (شیر کا ڈکارنا) گویند ولیکن مجازاً برای غیر اسد و گرگ ہم مستعمل ہمچو (ارغنداب)
گذشت پس بتحقیق ما استعمال (ارغند و ارغندہ) بمعنی مجازی برای غیر اسد و گرگ خال خال است
و اسناد موجودہ برای اسد و گرگ مخصوص و بدین لحاظ این را استعمالاً - - - - - - - - -

(ج) **ارغندہ شیر** قائم کردن اولی است کہ تخصیص و کثرت استعمال این با شیر و گرگ
(د) **ارغندہ گرگ** ظاہر شود (حکیم اسدی ؔ) یکی نامہ بنوشت نزدیک کید ؛ چو
شیری کہ ارغندہ گردد ز صید ؛ (فردوسی ؔ) سوی رزم آمد چو ارغندہ شیر ؛ کندی بباز و
سمندی بزیر (ولہ ؔ) سراپردۂ سبز دیدم بزرگ ؛ سپاہی بکردار ارغندہ گرگ ؛؛ بالجملہ معنی چہارم
و پنجم ارغندہ مجاز سوم است آنچہ بعض محققین (ارغیدہ) را بمعنی (ارغندہ) آوردہ اند صراحت آن بجای
خودش کنیم انشاءاللہ (اردو) الف - حرص کرنا - غصے ہونا دلیر ہونا ہیبت ناک ہونا خوفناک
ہونا - (ب) (۱) حریص - بقول آصفیہ (عربی) لالچی - حرصی - (۲) وہ مست جو حریص
شراب ہو (۳) بقول آصفیہ - غصیلا (۴) دلیر (۵) ہیب - (ج) ڈکارنیوالا شیر - (د)
پکارنیوالا اور غصیلا بھیڑیا (مذکر)

ارغنگ بقول برہان و ہفت و انند
بر وزن و معنی (ارژنگ) نگارخانہ مانی
نقاش باشد خان آرزو در سراج گوید کہ
(ارژنگ) بدین معنی محل نظر است و اغلب کہ

تصحیف (ارتنگ) باشد۔ صاحب جامع فرماید
که مچو (ارتنگ) کامر۔ صاحب سروری این را
مرادف (ارژنگ) گفته بهمه معانی مؤلف عرض
کند که هرگاه این را برای جمیع معانی (ارتنگ
و ارژنگ) مرادفش گرفتیم صرف تحقیق ماخذ
باقی ماند و ظاهر است که این نه مبدل (ارتنگ)
است و نه (ارثنگ) و (ارجنگ) و (ارژنگ)
و (ارسنگ) که در هیچ یکی ازین پنج لغت قاعدهٔ
تبدیل (تای فوقانی۔ ثای مثلثه۔ جیم عربی۔
زای فارسی و سین مهمله) با غین معجمه جاری
نمی شود۔ پس بخیال ما جز این نیست که مرکب
است از (ار) و (غنگ)۔ (ار) بمعنی مرد
و مجاز از آن بمعنی صاحب گذشت و (غنگ)
بقول محققین فرس با کاف عجمی بمعنی آواز بلند
است پس معنی لفظی (ارغنگ) صاحب آواز
و شهرت باشد و کنایه باشد از مانی و دیگر همه
معانی که ذکرش بر (ارتنگ) گذشت مجاز
است (اردو) دیکھو ارتنگ۔

ارغن بقول صاحب برهان بفتح اول
و سکون ثانی و ثالث مفتوح و رابع مضموم
بنون زده مخفف ارغنون است (که ذکرش
بر ارغن گذشت) و ماخذش هم همدرانجا
مذکور شد۔ صاحبان جامع و هفت و انندهم
ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو ارغن۔

ارغنون بقول برهان و هفت بروزن
اندرون سازیست مشهور که افلاطون وضع
آن کرده و بعضی گویند که ارغنون ترجمهٔ مزامیر
است یعنی جمیع سازهای نفس و بعضی برآنند
که چون هزار آدمی از پیر و جوان همه یکبار بآواز
مخالف یکدیگر چیزی بخوانند آن حالت را
(ارغنون) خوانند و برخی برینند که ارغنون
ساز و آواز هفتاد دختر خواننده و سازنده
است که همه یک چیز را به یکبار و بیک آهنگ
باهم خوانند۔ و بنوازند مؤلف گوید که این همه

مجاز است و معنی حقیقی همان است که اول
ذکرش گذشت - صاحب رشیدی گوید
که سازیست مخترع فلاطون - صاحب غیاث
(ارغن - ارغون - ارغنون) هر سه را بمعنی
بیان کرده اش که بر (ارغن) گذشت مراد
یکدیگر گوید و بقول صاحب جامع مرادف (ارغنن)
که گذشت و معنی با برهان متفق - و صاحبان
(دری و پهلوی) و ناصری مؤید و سروری این را
مرادف ارغن گفته اند - صاحب رهنما بحوالهٔ
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار (ارغنون)
بمعنی (ساز) و (ارگن) آورده و ارگن لغت
انگلیسی است بهمین معنی و صاحب روزنامه
گوید که یکی از ساز غنا (ارغنون) باشد - صاحب
شمس صراحت کرده که این لغت فارسی است
مؤلف عرض کند که ما بر (ارغن) ذکر کرده ایم
که (ارغنون) لغت ترکی است صاحب کنز که
محقق ترکی زبان است گوید که آلهٔ طرب است

و خیال ما این که ترکان غنا را که در عربی بمعنی سرود
است بقاعدهٔ جمع خود غنون کرده با (ار) که
مجاز را بمعنی صاحب باشد مرکب ساخته (ارغنون)
کردند بمعنی صاحب سرودها و برای سازی نام
نهادند که از و سرودها بر می آید و این اصل است
و (ارغنن) و (ارغون) و (ارغن) مخفف آن
امّا در ترکی زبان غیر (ارغن) تحققش یافته نشد
و باشد که در هر دو اوّل الذکر تصرّف فارسیان
باشد (انوری ـــہ) از مئی طامات خوشتر
لا یتعلم مطرب کجاست ؛ تا بهوش از نغمهای ار
آرد مرا ؛ بعض فارسیان این را بمعنی مطلق
استعمال کرده اند چنانکه ظهوری در وصف قلم
(ـــہ) گسلانید ز ارغنون صریر ؛ تار قانو
و شهرت ارغون ؛ عجبی نیست که بخیال شا
و در ارغنون هم تار و تنبکی است چنانکه صاح
غیاث اشارهٔ آن کرده است که بر (ار
گذشت و در نفس الامر تار است و نه تنبک

بلکه صندوقی است مرکّب از آلات موسیقی که
همه آهنگ های موسیقی ازو برآید و او را از زبان
دست می نوازند و به تصعید هوای داخلی
به بالا کار را از هر دو پای هم گیرند (ظهوری ـه)
ز سر تا پای هر جای نهم انگشت می نالم ۔ ز تاب
درد باشد پیکر کس ارغنون باشد ۔ (اردو)
دیکھو ارغن ۔

(الف) ارغنون زدن | استعمال۔ الف به معنی
(ب) ارغنون زن | نواختن ارغنون است
از زبان انگشت و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی
ارغنون نواز ۔ بهار آن ذکر ب کرده و از نظامی سند آورده
(ـه) ز یونانیان ارغنون زن بسی ۔ که برد هوش
از دل هر کسی ۔ (اردو) (الف) ارغنون بجانا
(ب) ارغنون بجانے والا ۔

ارغوان | بقول صاحب برهان و هفت بر وزن پهلوان (۱) معروف است و آن بغایت
سرخ و رنگین طبیعت آن سرد و خشک باشد ۔ اگر از آن بهار شربتی سازند و بخورند رفع خمار کند
و چوب آن را بسوزانند و برابرو مالند موی بروید و سیاه برآید و معرب آن ارجوانست صاحب
رشیدی برگل معروف قناعت کند ۔ صاحب غیاث گفته که بفتح اوّل و سوّم درختی است
که شاخهای باریک دارد و در موسم بهار همه درخت از گلها سرخ می گردد و اصلاً برگ ندارد
و در موسم دیگر پر برگ می شود ۔ بقول صاحب جامع بهار و شگوفه درختی که بغایت سرخ
و رنگین است ۔ صاحب مؤیّد فرماید که نام گلی است سرخ و صحیح آنست که شاخهای آن
باریک می شود گویا مرجان آموده است در تمام سال یکبار برگهای باریک آرد ۔ بتأمّل
معلوم شود ۔ صاحب ناصری نویسد که گلی است مانند درخت برنگی سرخ ۔ معروف بارغوانی
و صاحب شمس باتّفاق مؤیّد صراحت کند که این لغت فارسی است صاحب سراج السبیل

برا رجون فرمودہ کہ بفارسی ارغوان است و آن بہار درختی است بغایت سرخ کہ ایرانیان یو قت
می نوشی باخود دارند کہ دافع خمار است ومطلق سرخ را نیز گویند و جامۂ سرخ رنگ را نیز خوانند
وصاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست (ارجوان) را فارسی گفتہ و (ارغوان) را بمعنی ارجوان لغت
ترکی نوشتہ بتحقیق ما در استعمال فارسیان (ارغوان) برای گل است نہ برای درخت چنانکہ (انوری
گوید سے) صدرا بروزگار خزان است وطبع من ٭ در باغ مدح تو بہ گل و ارغوان رسید ٭
(صائب سے) فسردہ دل نفس خونچکان نمی دارد ٭ زمین شور گل ارغوان نمی دارد ٭
و مجرد (ارغوان) بمعنی سرخ یا جامۂ سرخ نیامدہ البتہ بیای نسبت جامہ ارغوانی گویند بمعنی
جامۂ سرخ مؤلف گوید کہ فارسیان (۲) استعارۃً رخساریار را ہم (ارغوان) گفتہ اند چنانکہ صائب گوید
(سے) خمار می نکند زرد ارغوان ترا ٭ خزان نسیم بہار است گلستان ترا ٭ صاحب محیط فرماید کہ
ارغوان اسم فارسی است ومعرب آن (ارجوان) و آنرا (رغیدا) گویند و آن درختیست در بلاد
فارس می روید گل آن بسیار سرخ و مائل بکبودی و انبوہ وخوش منظر واندک شیرین مزہ۔ فارسیان
آن گل را تنقل بر شراب کنند۔ بقول گیلانی نبات آن لاسیا گل آن مثل معتدل مائل بحرارت
ولیکن بیخ و پوست آن مسخن است ومخرج اخلاط لزجہ ورافع سردی معدہ وگردہ ومنافع بسیار
دارد (اردو) ارغوان۔ بقول امیر فارسی (مذکر)۔(ارجوان) اس کا معرّب ہے۔ پھول
نہایت سرخ اور خوشنما۔ مزے میں کسی قدر مٹھاس لئے ہوے ہوتا ہے اہل فارس تفریح
کے واسطے استعمال کرتے ہیں (آتش سے) تمہارے شہیدوں میں داخل ہوے ہیں ٭
گل لالہ وارغوان کیسے کیسے ٭ مؤلف کہتا ہے کہ ہماری تحقیق میں ارغوان ترکی زبان کا لفظ ہے

ارغوان تن بقول صاحبان بحر و ضمیمۂ برہان و مؤید و شمس و اننداج مرّیخ است و بخیال ما این کنایہ باشد کہ سراپای مرّیخ را سرخ گفتہ اند خاقانی در خطاب بہ شمس گوید (س) بالات شجاع ارغوان تن ٭ زیر تو عروس ارغنون زن٭ (اردو) مرّیخ - دیکھو اختر پنجم -

ارغوان خد اصطلاح - بقول صاحب اننداج بحوالۂ منظہر العجائب فارسی است از اسمای معشوق مؤلف گوید کہ (ارغوان) ترکی است چنانکہ بجایش گذشت و خد لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح و تشدید دال رخسارہ پس فارسیان اگر این ہر دو را مرکّب کردہ بمعنی سرخ عارض کنایۃً برای معشوق نام نہادند نتوان گفت کہ این لغت زبان فارسی است - البتہ استعمال فرس توان گفت مگر ضعیف است کہ سندی پیش نشد و دیگر کسی از محققین فرس ذکرانش نکرد (اردو) گل عذار - بقول صاحب آصفیہ (فارسی و عربی) اسم مذکر گلاب کے سے رخسار و الا معشوق - لال لال گالون والا -

(۱۳۳۵) **ارغوان خیز** اصطلاح - کنایہ باشد از خون چکان و فارسیان این را بصفت چشم آوردہ اند چنانکہ ظہوری گوید (س) دیدہ گویا دیدہ ہای ارغوان خیز مرا ٭ گریہ ہای خون چکان بر زعفران خوش غالبست ٭ (اردو) خونچکان - اگرچہ یہ فارسی زبان کا مرکّب لفظ ہے لیکن دیدۂ عاشق کی صفت مین کہ سکتے ہین - جیساکہ رند نے دیدۂ معشوق کو (خونخوار آنکھ) کہا ہے (دیکھو امیر اللّغات مین آنکھ کے صفات)

(۱۳۳۶) **ارغوان روئیدن** استعمال - بمعنی پیدا شدن ارغوانست یعنی روئیدن درخت و گل آوردنش چنانکہ ظہوری گوید (س) تموز حسرت آبی در جگر نگذاشتست اما ٭ ہمان در جوئبار گریۂ من ارغوان روید ٭ (اردو) ارغوان پیدا ہونا -

(۱۳۴۶) ارغوان زار | استعمال - از قبیل لالہ زار
است کہ خیابان ارغوان را گویند چنانکہ ظہوری
گوید (ﮯ) ہر سال وظیفۂ بہار است ؛
از روی تو رنگ ارغوان زارہ ؛ (ارد و) ارغوان زار
اس چمن یا خیابان کو کہ سکتے ہین جس مین
ارغوان کے درخت ہون - ارغوان کا تختہ
ارغوان ساعد | اصطلاح - بقول صاحب
انند از اسمای محبوب است و بہا ذکر این کرد
از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کنایہ باشد کہ سرخ
بازو را ارغوان ساعد توان گفت چنانکہ میرخسرو
گوید (ﮯ) دی رسید آن ارغوان ساعد گل شاہی
بدست ؛ داد خسرو را کہ خدمتگار خسرو خان آ
این ؛ (ارد و) ارغوان ساعد ارد و مین یار کو
کہ سکتے ہین - یعنی وہ جس کے بازو کثرت خون سے
سرخ ہون -
(الف) ارغوانی | بقول صاحب مؤیّد بمعنی
سرخ است صاحب شمس گوید کہ گل سرخ
و صاحب انند نقل ہر دو معنی کند مؤلف
عرض کند کہ بزیادت یای نسبت در آخر
ارغوان (ارغوانی) منسوب بارغوان بمعنی سرخ
رنگ است و بس از قبیل زعفرانی ظہوری
(ﮯ) نیا یدم بنظر صد ہزار باغ و بہار ؛ زلالہ
کاری مژگان ارغوانی خویش ؛ و از ہمین است

(۱۳۴۸) (ب) ارغوانی سرشک | (اصطلاح)
کنایہ از اشک خون چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ)
سرشک ارغوانی بر جبین زعفران من ؛ تبسّم
گونہ کاہی زکوۃ لالہ رخساری ؛ و از ہمین قبیل
است - - - - - - - - - - - -

(۱۳۴۹) (ج) ارغوانی شراب | شراب سرخ
(صائب ﮯ) ارنجیت ہر خونی کہ چرخ سنگدل
در ساغرم ؛ از ہوا جوئی شراب ارغوانی شد مرا
(ارد و) الف - ارغوانی - بقول امیر - ارغوان
کی طرف منسوب بہت سرخ (ناسخ ﮯ)
نظر آتا ہے شیشہ سر بریدہ ہجر ساقی مین ؛ شراب

ارغوانی کم نہین ہے خون جاری سے ؛ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ (ارغوانی) کا ترجمہ کامل سرخ ہو
ہماری رائے مین مبالغہ کی ضرورت نہین ہے
اس لئے کہ کمی سرخی کی حالت مین اس کے
خاص نام ہین - جیسے گلابی - پیازی - موتیا -
(ب) اشک خونین - اشک گلرنگ - اشک لالہ گون
اشک گلگون - اشک سرخ کا ذکر امیر نے (آنسو)
کے صفات مین فرمایا ہے - اشک ارغوانی
بھی کہہ سکتے ہین (ج) دیکھو الف -

ارغون | بقول صاحب برہان و رشیدی و
جہانگیری و جامع و سروری و ہفت و سراج
و ناصری بروزن گردون (۱) اسپ تند
و تیز را گویند (حکیم قطران ؎) ترا چہ نالہ کوس و
چہ نالۂ ارغون ؛ بروز جنگ چو باشی نشستہ بر
ارغون ؛ (اسدی ؎) ہزار اسپ دیگر نژند
شام ؛ ز ارغون و از تازی تیزگام ؛ صاحب شمس
و مدار الافاضل صراحت کنند کہ اسپی را (ارغون)
گویند کہ از جانبی ترکی بود و از جانبی تازی؛ مؤلف
عرض کند کہ صاحبان تحقیق این را لغت فارسی
زبان گفتہ اند و بخیال ما لغت ترکی است مخفف
ارغنون یا ارغوان و ترکان اسپی را نام نہادہ
باشند کہ از ترکی و عربی پیدا شدہ حیف است
کہ کتب لغات ترکی زبان ازین ساکت و محققین
فرس از صفات این صراحت کافی نہ کردہ اند
اگر تخصیص با کثرت رنگ سرخ باشد عجبی نیست
کہ مخفف ارغوان و اگر خصوصیتی در آواز دارد
یا اینکہ از آوازہای گوناگون رم نکند مخفف
ارغنون باشد و رای این ممکن است کہ بوجہ
صفت تندی و تیزیش و رغبت مخلوق این
قسم اسپ را استعارۃً از ارغنون - (ارغون)
نامش نہادہ باشند یا اینکہ فارسیان بر لغت
رغن کہ در عربی زبان بقول صاحب منتخب
بالفتح بمعنی گوش دادن و قبول کردن است
بزیادت الف وصلی در اول و واو زائد درمیان

کلمهٔ هیچ (افتادن واو فتادن) ارغون کرده باشند
و برای اسپی نام نهادند که بر حکم راکب گوش دهد
و اطاعت کند که از بهترین صفات اسپ عربی
است ما بدریافت وجه تسمیهٔ این جگه کا و یها
کردیم و چنانکه باید بمقصد نرسیدیم و الله اعلم -
(اردو) فارسی یا ترکی مین اس گھوڑے کا نام
جو عربی اور ترکی سے پیدا ہوا ہو ارغون ہے
(۲) ارغون - بقول برہان و جہانگیری و جامع
و بہار و ہفت مخفف ارغنون که ساز معروف است
(که گذشت) صاحبان رشیدی و سراج بر ساز
معروف قناعت کنند و گویند که وضع افلاطون
است و نه گویند که مخفف (ارغنون) بلکه مرادفش
(هکذا فی الغیاث) صاحب سروری سند این
از کلام حکیم قطران آورده که بمعنی اوّل مذکور
شد - بخیال ما این همان (ارغن) است که بجایش
گذشت لغت ترکی است و مخفف ارغنون
دیگر هیچ - (اردو) دیکھو ارغن -

(۳) ارغون - بقول وارسته و بہار قومی از
ترکان و بقول ناصری و سراج و رشیدی قبیلهٔ
از ترکان - صاحب جهانگیری گوید که بزبان ترکی
نام قومی از ترکان - صاحب شمس فرماید که بمعنی اصل
ترکان است مؤلف گوید که همان (ارغن)
باشد که بضمّ غین بجای خودش گذشت ترکان
بقاعدهٔ رسم الخط خود برای اظهار ضمّهٔ غین
معجمه بواو نوشته باشند و فارسیان نقلش کرده اند
شک نیست که این لغت ترکی است و صاحب
لغات ترکی این را نوشته فرماید که قومی است
از مغل و ما ذکر این بر ارغن کرده ایم (اردو)
دیکھو ارغن کا نمبر ۲ -
(۴) ارغون - بقول بہار و وارسته نام
پادشاهی - صاحب سراج و سروری فرماید که
نام یکی از ملوک چنگیزیه که پسر اباقای خان بن هلاکو خان
باشد - ظهوری سه) بگسلانید ارغنون هم رشته
تار قانون و شهرت ارغون - صاحب سراج گوید

کہ بدین معنی ظاہر ترکی است و مؤلف را با او اتفاق است و عجبی نیست کہ ترکان (ارغن) مخفف (ارغنون) را برای اظہار ضمۂ غین معجمہ بہ واو نوشتہ باشند و فارسیان نقلش برداشتہ و نظر بر آواز خوش مسمی او را بدین نام موسوم کردہ باشند واللہ اعلم مخفی مباد کہ یکی از ملوک چنگیزیہ را ارغون نام معنی خیز است (اردو) ارغون ایک بادشاہ کا نام جو ملوک چنگیزیہ سے تھا۔

(۵) ارغون - بقول وارستہ و بہار بحوالۂ ظفر نامۂ شرف الدین یزدی نام جائی نیز - دیگر صاحبان تحقیق ذکر این نکردہ اند و عجبی نیست کہ این مقام از شاہ ارغون تعلقی و نسبتی دارد کہ بنامش موسوم شد واللہ اعلم (اردو) ایک مقام کا نام ارغون ہے۔

(الف) ارغیدن | خان آرزو بر لب) فرماید

(ب) ارغیدہ | کہ بروزن (غمدیدہ) در برہان بمعنی غضبناک و خشم آلود گفتہ و معلوم میشود کہ ظاہرا تصحیف است و صحیح ہمان ارغندہ است بروزن ارزندہ (کہ گذشت) و نیز این دو طور از اوزان اسم فاعلست کہ می آید و آن نمی باشد مگر در مشتق چنانکہ از (دویدن) دوندہ - بہ نون (دودیدہ) بیای معروف ہر دو آمدہ و (ارغندہ) جامد است نہ مشتق و فرق در ہر دو اسم فاعل آن است کہ آنچہ بنون باشد افادۂ معنی اسم فاعل کنند بر سبیل تجدد و حدوث و آنچہ بیای تحتانی است افادۂ اتصاف فاعل کند بر سبیل ثبوت و استقرار و اتصاف در اول گویا بوئی از استقبال و حال دارد و در دوم بوئی از ماضی - اگرچہ ذوات ازمنہ را در معانی اسمی دخلی نباشد و این تفاوت گویا ہمان تفاوت اسم فاعل و صفت مشبہ ست در زبان عربی و لفظ دوم از عالم صفت مشبہ باشد و لہذا در غیر فعل لازم نیاید و در متعدی صیغۂ اسم مفعول می گردد چنانکہ

بریده بمعنی بریده شده الحاصل چون (ارغیدن)
مصدر (ارغنده) نیامده بلکه همان ارغند است
که های در آخر آن زیاد کرده اند پس (ارغیده)
بیای معروف صحیح نباشد (انتهی) صاحبان برهان
و هفت و انند (ب) را بروزن (اغندیده) بمعنی
غضبناک و خشم آلوده گفته اند مؤلف عرض
کند که نقصانی نباشد که الف را مصدر گیریم اگرچه
متروک التصریف در کتب لغات و فرهنگهای
موجوده هم متروک است چنانکه بر (ارغنده) ذکرش
کرده ایم - اندرین صورت (ارغیدن) بمعنی
(آروغیدن) باشد - هرگاه (اروغ) را ترکیان
(اُرغ) هم گرفته اند پس (ارغیدن) از (ارغ)
همچنان است که (اروغیدن) از (آروغ) اندرین
صورت معنی حقیقی این (آروغ زدن) باشد و
مجازاً خشمناک شدن و آواز برآوردن همچو (ارغنده
شیر) و (ارغنده گرگ) و (اغنداب) که مشتق باشد از
(الف) پس اسم فاعل این نیز از قبیل (دونده و دویده)
(ارغنده و ارغیده) گرفتن عیبی نباشد و این قیاس بهتر
از است که ارغیده را تصحیف قرار دهیم بنا علیه ما را با خان آرزو
اتفاق نیست و رای ما مبنی بر اصول است (اردو) دیکھو ارغنده

ارقالو بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و ضم فوقانی لغت فارسی است نوعی از
پیراهن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و محققین ترکی زبان هم اینرا نه نوشته اند بخیال ما اصل
این (الخالق) باشد صاحب انند نوشته که (الخالق) بالکسر و بکسر لام ثانی - بترکی پوشاک معروف
که زیر قبا پوشند و صاحب غیاث این را بالفتح اول و ضم لام ثانی نوشته و تسامح صاحب انند است
که بحوالهٔ غیاث نوشت و در اعراب حروف اختلاف کرد - فارسیان بقاعدهٔ خود رای مهمله را بلام و
خای معجمه را بقاف بدل کرده (ارقالق) کرده باشند همچو (چنار و چنال) و (چخماخ و چقماق) و نقل
نویسان چابکدست (لق) را بشکل (لو) نوشته باشند به تصحیف دائرهٔ قاف و رفته رفته درازی

گردن لام بکوتاهی گرائید ونقطه های قاف بقبضه اش درآمده بیچاره قاف را صورت واو باقی ماند ولام مرکب حلیهٔ تای فوقانی اختیار کرد وصاحبان انند وفرهنگ فرنگ بصراحت حلیهٔ لفظ (ارقالق) را (ارقاتو) کردند ما از معاصرین ترک تحقیق کرده ایم که این لباسی است که آستین ندارد همچو عبا بالای کتفین قائمش کنند وساتر ظهر باشد وبس۔ مخفی مباد که در ترکی زبان (ارقه) پشت را گویند کذا فی کنز پس معلوم می شود که وجه تسمیهٔ (ارقالق) معنیی دارد اگر (ارقاتو) را بقول صاحبان فرهنگ فرنگ وانند صحیح پنداریم گوییم که مرکب است از (ارقه) و (تو) فارسیان های آخرهٔ (ارقه) را بالف بدل کردند همچو (خاره وخارا) و بالفظ (تو) مرکب ساختند که بقول برهان بضم اول بمعنی پرده وته ولای باشد پس (ارقاتو) بمعنی پردهٔ ظهر کنایه باشد از لباسی که ساتر پشت باشد۔ این است حقیقت این که اکثر محققین تبرک آن فارغ شدند وبعض شان بنقل نگاری قانع۔ (اردو) ارقاتو یا (ارقالق) ایک لباس کا نام ہے جو مثل عبا ساتر پشت ہے اور آگے سے کھلا ہوا۔

ارقالق | معاصرین ترک لباسی را گویند که همچو عبا۔ ساتر پشت است بیان مفصل این بر (ارقاتو) گذشت (اردو) دیکھو ارقاتو۔

ارقالی | بقول صاحبان بول چال و رہنما و روزنامه همان ارغالی است که گذشت ما صراحت کافی همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو ارغالی۔

(الف) **ارقام** | بقول صاحب منتخب (۱) بالفتح خطها واین لغت عربی است صاحب شمس وانند گوید که (۲) بالکسر بمعنی نوشتن صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که مصدر است از باب افعال از رقم ولیکن در کلام عرب بدین معنی نیامده وفارسیان استعمال این کنند

و احتراز ازان واجب - صاحب ازاحۃ الاغلاط گوید کہ آنچہ ہندیان بمعنی نوشتن نگارند و ابرا مصدر باب افعال انگارند (چنانچہ جلال لکھنوی مؤلف رسالۂ تنقیح اللغات نوشتہ (حاشیہ) نسبت آن بعض اجلۂ عصر نوشتہ اندکہ در کتب لغات عربی یافتہ نمی شود و در استعمال فارسیان نہ مرا اقرار است و نہ انکار (انتہیٰ) مؤلف عرض کند کہ تا در کلام فرس - - - - - -

(ب) **ارقام کشیدن** | را یافتہ ایم بمعنی نوشتن ولیکن رای ما اینست کہ این را بالفتح اول خوانیم بمعنی خطہا کشیدن و کنایہ باشد برای نوشتن چنانکہ انوری گوید (سہ) گہ بکلک وشہاب دست اثیر ؛ بفلک برہمین کشد ارقام ؛ پس اگر استعمال (ارقام) با مصادر دیگر ہم یافتہ شود بالفتح خوانند ش عیبی ندارد و البتہ صاحبان انند و شمس تسامح کردہ اند کہ (الف) را بالکسر بمعنی نوشتن نوشتہ اند (اردو) الف (۱) خطوط خط کی جمع (مذکر) (۲) لکھنا - امیر نے ارقام کرنا پر لکھا ہے کہ ارقام اردو مین لکھنا کے معنی مین مستعمل ہے مگر عربی اور فارسی مین ترقیم ہے شمس اللغات اور فردوس اللغات کے سوا کسی مستند لغت مین نہین دیکھا گیا - اس لئے صحیح نہین معلوم ہوتا (سودا سہ) یہ قصد خامہ ہے اب اسکی مدح غالب سے ؛ کرے یہ مطلع انور حضور مین ارقام ؛ (ناسخ سہ) کیا منہ سے نیک و بد مین نکالون کہ رات دن یہ اخبار کوئی کرتے ہین ارقام راندن ؛ (ب) دیکھو الف کا نمبر (۲)

ارقان | بقول صاحب برہان بروزن درمان بلغت رومی (۱) حنائی باشد کہ بردست و پا نہند - خوردن نیم مثقال ازان قولنج را بگشاید و چون طفلی را آبلۂ ابتدائی برآوردن باشد قدری برکف پای او مالند ایمن بود از انکہ از چشم او برآید و باین معنی بجای نون قاف ہم نظر آمد

و بلغت مغرب الاقصی (۲) نوعی از بادام کوهیست که آن را لوز البربر گویند و روغن آن را زیت الهرجان خوانند- صاحبان هفت و انند هم ذکر این کرده اند و صاحب محیط برارجان نوشته که مرادف (ارقان) است بمعنی دوم و بر (ارقان) فرماید که همان (ارقون) و (ورقان) که اسم حنّاست و بر حنّا نوشته که بیونانی (ارقان) و (ایرقان) و (ارقون) و برومی (شنبه) و (فعلوسیون) و بسریانی (فورفر) و (کفرا) و در انگلیسی (لاسونیا ایلبا) و بهندی (مهندی) گویند و آن نباتی است معروف که بدان موی را خضاب کنند- دو قسم است کرمانی و تبریزی بهترین آن کرمانی است سبز رنگ گویند نر و ماده باشد- سرد و خشک در اوّل و گویند در دوم و بقول شیخ سرد در اوّل و خشک در دوم و گویند گرم باعتدال و در ان تحلیل و تجفیف بلا لدع و اذیت است و ریاح را پراگنده کند و تفتیح افواه عروق نماید و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید که خواص و مزاج طبی این بمعنی دوم بر (ارجان) ذکر کرده ایم- مخفی مباد که (ارقان) بالکسر در عربی زبان بمعنی خضاب کردن ریش را بحنا یا زعفران آمده پس عجبی نیست که رومیان یا یونانیان این نام را برای حنا از لغت عرب گرفته باشند والله اعلم آنچه صاحبان برهان و هفت این را بقاف پنجم (ارقاق) هم گفته اند جز این نیست که تحریف باشد (اردو) (۱) مهندی- دیکهو اران کے دوسرے معنی (۲) دیکهو ارجان کا نمبر (۱)

ارقش | بقول برهان و جامع بر وزن ورزش (۱) بمعنی فهمیده و کاردان باشد و در جای دیگر بجای قاف- فای مفتوح نوشته (۲) بمعنی قافله و کاروان والله اعلم صاحب هفت نقل آن کرده صاحب سروری به قاف سوم مکسور ذکر معنی دوم نموده- صاحب

انند گوید کہ لغت فارسی است و در ہر دو معنی با برہان متفق۔ صاحب مؤید این را بفای
مکسور بمعنی دوم وبذیل لغات ترکی نوشتہ وصاحب لغات ترکی گوید کہ بفتح اوّل و سکون
ثانی وکسر قاف بمعنی کاروان است مؤلف گوید کہ لغت ترکی است وقول محقق آخرالذکر
اعتبار را شاید۔ صاحب مؤید حلیۂ لفظ را نہ نوشت وبحذف یک نقطہ قاف (ارفش) بہ فا
نوشت ومحققین فرس چہ قدر محتاط اند کہ فا و قاف ہر دو را بیان کردہ اند و قافلہ را بمعنی
خواندہ اند وکاروان را کہ مرادف قافلہ است کاروان بدال مہملہ نوشتند واین چیزی نیست
بجز تصرف وتحریف نقل نویسان بالجملہ بہ تحقیق ما اصح (ارقش) است بقاف ومعنیش قافلہ
وکاروان ودر استعمال فرس متروک (اردو) قافلہ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر لغوی
معنی سفر سے واپس پھرنے والا گروہ۔ کاروان۔ مسافرون یا تاجرونکا گروہ۔

ارک بقول صاحب برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وکاف فارسی (۱) قلعۂ کوچکی کہ درمیان
قلعہ بزرگ سازند۔ صاحب رشیدی وناصری گوید کہ ہر قلعۂ کہ درون قلعہ باشد (ارک) است
صاحب جہانگیری فرماید کہ قلعۂ درون را مانند (فرخی ع) آنکہ بگشاد بیک تیر دژ ارک زرنگ۔
خان آرزو در سراج گوید کہ (ارک) بالفتح وکاف تازی است۔ صاحب انند صراحت کند
کہ این لغت فارسی است مؤلف گوید کہ بقول صاحب لغات ترکی بکاف عربی وفتح
رای مہملہ لغتی است ترکی بمعنی قلعۂ کہ عمارات شاہ دارد (انتہی) پس این تصرف فارسیان است
کہ رای مہملہ را ساکن کردند نسبت کاف فارسی ما با محققین فرس اختلاف داریم و با خان آرزو
اتفاق کہ بکاف تازی نوشتہ محققین فرس در تحقیق وتعریف این غور نفرمودہ اند کہ قلعہ درون

قلعه یا قلعهٔ کوچکی در میان قلعهٔ بزرگ را (ارک) گفتند و تعریف حقیقی این همان باشد که صاحب
لغات ترکی ذکرش کرده معاصرین عجم هم قلعه و محل بادشاهی را (ارک) بکاف عربی می گویند صاحب
بول چال و رہنما - و روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده اند (اردو)
وه قلعه جس مین بادشاهی محل هو - شاهان سلف اپنے دارالسلطنت اور محل شاهی کو قلعه هی مین
قائم کرتے تهے جس کو ترکی زبان مین آرک کهتے تهے (مذکر) صاحب روزنامہ نے اسکا
ترجمه گڑهی کیا هے اور بقول صاحب آصفیه گڑهی اسم مؤنث (هندی) قلعچه - چهوٹا سا قلعه
دکن مین گڑهی اس قلعه نما عمارت کو کهتے هین جو حاکم مقامی دیهات مین اپنے قیام گاه کے لئے
بناتا هے -

(۲) ارک - بقول برهان نام حصاریست در ولایت سیستان - صاحب رشیدی گوید که قلعه
سیستان را (اوک) نام است نه (ارک) صاحب جهانگیری متفق با برهان (استاد فرخی ؎) نگهبان
کرده چو جنگ دشت بلخ ؛ قلعها کنده چو ارک سیستان ؛ (وله ؎) شاهی کز فتح هاست مر او را
چو فتح ارک ؛ شاهی که جنگهاست مر او را چو جنگ خوان ؛ خان آرزو در سراج این را بکاف
تازی آورده و تذکرةً با صاحب رشیدی هم متفق - مؤلف گوید که همان (ارک) است که
بر نمبر (۱) گذشت - باشد که قلعه سیستان را که در و مستقر شاه باشد بطور خاص آرک نام نهاده شند
و (اوک) قلعهٔ دیگر باشد در سیستان که ذکرش بجای خودش می آید - هر گاه سند استعمال موجود
است و صاحبان تحقیق تصدیق هم کرده اند پس وجهی نیست که (ارک) را (اوک) گوئیم نسبت
کاف فارسی عرض میشود که اصح بکاف عربی است چنانکه بر نمبر (۱) ذکرش کرده ایم (اردو)

ایک خاص قلعہ کا نام (ارک) ہے جو سیستان مین واقع ہے۔ (مذکر)

(۳) ارک۔ بقول برہان وجہانگیری بزبان علمی اہل ہند اسمی است از اسامی نیر اعظم کہ آفتاب باشد مؤلف گوید کہ صاحبان برہان وجہانگیری درینجا تسامح کردہ اند کہ (ارک) را بکاف فارسی نوشتہ اند۔ بقول صاحب ساطع کہ محقق زبان سنسکرت است (ارک) بکاف عربی بالفتح وسکون دوم نام خورشید و (ارگ) بکاف فارسی ماریعنی افعی۔ ہرگاہ فارسیان این را برای نیر اعظم استعمال نکردہ اند بیانش ضرورتی نداشت واضح باد کہ (ارک) بکاف عربی در سنسکرت نہ صرف برای خورشید نام است بلکہ در سنسکرت نباتی راہم (ارک) گویند کہ غذای اباآبیل است (اردو) ارک۔ زبان سنسکرت مین آفتاب اور ایک پودے کا نام ہے جو اباآبیل کی غذا ہے اور (ارگ) بمعنی سانپ (مذکر)

(۴) ارک۔ بقول برہان بفتح اول وثانی ریسمانی باشد کہ گاہی بردرخت آویزند وبران نشینند ودرہوا آیند وروند وگاہی برپای اسپ واستر بندند ودرعلف زارہا سردہند تا بچرد وباین معنی بضم اول وثانی ہم مشہور است۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی برہان واختلاف باو این را باکاف تازی گوید۔ وبحوالہ سروری فرماید کہ بدین معنی (اورک) بہ واو دوم آمدہ مؤلف عرض کند کہ (اورک) ہمین معنی بکاف عربی در برہان ہم بجایش مذکور وتحقیقش ہم ہمدرانجا کنیم اگر (ارگ) را بقول برہان باکاف فارسی لفظ مستقل بدین معنی گیریم استعارہ باشد از (رگ) کہ فارسیان بزیادت الف زائد رااولش ریسمانی را نام نہادند کہ ذکرش بالا مذکور شد۔ بدین وجہ کہ از دوران خون تحرکی دررگہای شود و (رگ) بارسن مشابہت صوری ہم دارد

باشد کہ استعارۂ رسن را (ارگ) گفتہ باشند یا اینکہ این را از زبان سنسکرت گرفتہ باشند کہ (ارگ)
بمعنی مار و افعی آمدہ (کذا فی الساطع) پس رسنی را کہ در ہر دو صورت مبنیٔ بالا تحریکی دارد استعارۃً
یہ تشبیہ مار - از (ارگ) موسوم کردہ باشند واللہ اعلم (ا ر د و) رسی کا جھولا جو درختوں کی شاخوں
پر ڈالا جائے (مذکر) یا وہ رسی جو چرنے کے وقت چار پایوں کے پاؤں میں باندہ دیتے ہیں - مؤنث

(۵) ارک - بقول صاحب رشیدی بالفتح نام ولایتی است حوالی الآن چنانکہ نظامی گوید
(ع) ستیزندہ روسی ز الآن وارک ❊ مؤلف گوید کہ درین مصرع معنی اول یا دوم
ارگ زیادہ ترچسپان است و صاحب منتخب این را بکاف عربی نوشتہ گوید کہ در عربی زبان
نام موضعی است - صاحب غیاث معنی اول الذکر بکاف عربی گفتہ (ا ر د و) ارگ یا ارک
ایک ولایت کا نام ہے اور نیز (ارک) ایک موضع کا نام -

ارکاک بقول صاحب برہان و جہانگیری بکسر اول و سکون ثانی با کاف بالف کشیدہ
و بکاف دیگر زدہ باران قطرۂ کوچک را گویند کہ نرم باران باشد - خان آرزو در سراج فرماید
کہ بہ ہندی ترجمہ این پہار است و ہر دو کاف تازی است - صاحب رشیدی از شہاب الدین
خطاط سندی آوردہ (ب) یک قطرہ زارکاک کف راد توشا بانہ تشویر دہ قلزم و عمان و
محیط است ❊ بقول صاحب جامع ریزہ باران و بقول ناصری و ہفت بالفتح باران خورد قطرہ
صاحب شمس فرماید کہ بالکسر باران و بالفتح انگشت است و این لغت ترکی است و صاحب
مؤید ذیل لغات ترکی گوید کہ بالفتح انگشت - صاحب انند بحوالہ منتہی الارب فرماید کہ بالکسر
بلغت عرب باشد بمعنی باران ریزہ باریدن و باران ریزہ رسیدن و بہ تکرار این نوشتہ

که فارسی است۔ بمعنی باران خرد و قطرۂ کوچک باشد۔ صاحب منتهی الارب فرماید که (رک) بالکسر و بالفتح باران نرم ریزه و (ارکاک۔ بالفتح) و (رکاک۔ بالکسر) جمع آن و (ارکاک) بالکسر مصدر این از باب افعال۔ صاحبان کنز و لغات ترکی این را ترک کرده اند۔ محقق مابعدالذکر (ایرکاک) بمعنی تر نوشته مؤلف عرض کند که این لغت عرب است بفتح اوّل بمعنی باران ریزها۔ نه فارسی است و نه ترکی۔ از سند شهاب الدین خطّاط هم معنی جمع پیدا است محققین فرس ناحق این را لغت فارسی قرار داده اند و در بیان معنی هم تصرّف کرده که جمع را واحد گفتند آنچه ترکان ایرکاک را بمعنی تر گرفته اند عجبی نیست که از لغت عرب گرفته بقاعدۂ رسم الخط خود یای تحتانی برای اظهار کسره زیاده کردند و مجازاً تر را گفتند (اردو) بہار۔ دیکھو ارزن ریزه۔

(۱۴۴۱) **ارکشیدن** استعمال۔ بمعنی اره کشیدن است که (ار) بمعنی (اره) بجایش گذشت (اثیرالدین اخسکتی ؎) کلک مانی طبعش آن استاد چابکدست است ٭ کارد اندر دستگاه صنعتش اری کشد ٭ مؤلف گوید که شاعر نازک خیال به لطافت مضمون سیف را تابع قلم کرده است گوید که در کارگاه صنعتِ کلک ممدوح کارد (که تراشندۂ قلم است) مطیع کلک شد یعنی خدمت (اره کشی) تفویض اوست و اره کشی همانست که بعد از آنکه از قلم صنعتی بظهور آید حک و فک آن از کارد متعلق است (اردو) بقول امیر۔ آرا کشی کرنا۔ آرا چلانا۔ آنچہ (آرازنی یا آری کھینچنا) پر فرمایا ہے کہ یہ تعبیر بصورت جمع مجازاً معنوں میں سر۔ گردن۔ جان اور دل کے ساتھ مستعمل ہے۔

ارکونتن بقول برہان و ہفت و انند با نون و تای قرشت بر وزن پہلو شکن بلغت زند و پازند بمعنی بخشیدن و بخشایش باشد صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب

بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کرده وصاحب موارد هم این را به همین معنی آورده مؤلف گوید که این ماخوذ باشد از (ارکون) که در فارسی قدیم حاکم و افسر اعلی را گویند و مبدل ومفرس (ارخون) است که بزبان یونانی بهمین معنی آمده - صاحبان سوار السبیل وانند ذکر آرخون کرده اند بقاعدهٔ فارسی خای معجمه بکاف عربی بدل میشود همچو (خمان وکمان) بالجمله معنی لفظی (ارکونتن) کار افسرانه وحاکمانه کردن ومجازاً بمعنی بخشیدن مستعمل وحاصل بالمصدر بمعنی بخشایش هم بر وزن مصدر آمده (اردو) بخشنا - اس کا حاصل بالمصدر بخشش ہے - بقول صاحب آصفیہ (بخشنا) بمعنی عفو کرنا - معاف کرنا -

ارکیا بقول صاحب برہان وہفت وانند بر وزن اصفیا بلغت ژند و پاژند جوی آب را گویند - صاحب جهانگیری در دستور چهارم خاتمهٔ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کرده مؤلف گوید که (ارکی) بقول انند بحوالهٔ منتهی الارب در عربی زبان بمعنی بسیار است است پس بدین وجه که جوی سست رفتار است فارسیان قدیم بزیادت الف زائد در آخر (ارکیا) برای جوی نام نهاده باشند واین کنایه باشد (اردو) ندی - دیکھو ارغا -

ارگ همان (ارک) است که بکاف عربی گذشت - تعریفش همه را آنجا کرده ایم و از ماخذ هم بحثے (اردو) دیکھو (ارک)

(الف) **ارگجه** صاحب انند گوید که بالفتح وجیم تازی بر وزن مضمضه (فارسی) نوعی از خوشبوئیها مرکب از صندل وگلاب وکافور ومشک وعنبر وروغن سمن واین لفظ هندی است (انتهی) مؤلف گوید که مقصودش جزین نباشد که فارسیان از لغت هندی گرفته اند - صاحب

غیاث اللغات باین معنی بیان کردہ مانند مشفق صاحب ساطع کہ محقق (سنسکرت) است
فرماید کہ (ارگجا) بالفتح ۔ مذکر ۔ خوشبوئی است زرد رنگ کہ از صندل وعطر وغیر آن سازند
وبقولش (ارگجی) جامہ کہ آنرا بارگجا رنگ کردہ باشند مؤلف گوید کہ استعمال این را در فارسی
بجز دو محقق معاصر ہندی نژاد دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر نکرد و معاصرین عجم ہم ازین
ساکت نعمت خان عالی این را نظم کردہ (ﮯ) بخودی تنگ در آغوش کشیدہ است مرا
آن قبا تا بر دوش ارگجہ پوش آمدہ است ؛ مؤلف گوید کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) ارگچہ پوش | درین شعر بمعنی (ارگجہ مالیدہ) مستعمل است یعنی (ارگجہ پوشدن قبا) (۱۳۲۲)
یعنی قبائی مستعمل است کہ ارگجہ بر و مالیدہ باشند (اردو) (الف) ارگجا ۔ بقول امیر ۔
(ہندی) مذکر ۔ ایک مرکب عطر کا نام (سودا تپنگ باز کی ہجو مین ﮯ) مونڈھون پر ارگجا
ملے سے جب ؛ زرد اسکو د و باز کہتے ہین سب ؛ (میر حسن ﮯ) اور اسپر ارگجے کا عطر
مل مل ؛ سلیقے سے لگا تھے پہ صندل ؛ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین (ارگجا)
ایک خاص قسم کے منجمد ۔ خوشبودار ۔ زرد رنگ مرکب کا نام ہے جسکو مثل عطر کے جسم پہ
ملتے ہین خصوصًا سردی کے موسم مین ۔ ہاتھون پر بعد غذا اور نیز چہرے پر تا کہ سردی
جلد دفع ہو جاے اور جلد تڑکنے نہ پاے ۔ دلہنون کے لئے بلا لحاظ موسم اور تقاریب
تعزیت مین (ارگجا) کی ایک خاص قسم مستعمل ہے (ب) ارگجا ملا ہوا ۔

ارگلی | بقول ضمیمۂ برہان گوسپند دشتی را گویند ۔ صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
صراحت کند کہ بفتح اوّل وثالث وکسر لام لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محققین فرس

ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ جز این نباشد کہ این مرکب است از (ار) کہ بلغت ترکی مجازاً صاحب را گویند و (گلی) بیای نسبت منسوب بہ گل وصاحب منسوب بہ گل نرکوہی را بدین وجہ نام نہادہ باشند کہ برغذای سنگ پارہا وگل صحرائی بسر می برد گوئیم کہ در نرکوہی و دشتی فرق است نازک۔ نرکوہی محتاج بہ علف نیست سنگ ریزہا غذای اوست وہمچنین نر دشتی خاک می لیسد و احتیاج بہ چریدن کاہ ندارد (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

ارگنج | بقول صاحب برہان وجامع وہفت بضم اوّل وسکون ثانی وکاف فارسی بنون وجیم زدہ نام شہریست از ولایت خراسان کہ در سرحد ماوراء النہر واقع است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ پای تخت خوارزم است وبحوالۂ رشیدی گوید کہ این ترکی است وبفارسی (گرگانج) خوانند۔ صاحب برہان بر (گرگانج) نوشتہ کہ نام دارالملک ولایت خوارزم باشد ومعرب آن (جرجانج) وترکان ارگنج خوانند (انتہی)۔ صاحب (لغات ترکی) آوردہ کہ بضم ہمزہ وسکون رای مہملہ وفتح کاف فارسی ونون خفی وسکون جیم۔ نام شہریست (انتہی) بخیال ما معنی ترکیبی این در ترکی زبان نو پیداست مرکب از (ار) و (گنج) و (ار) بمعنی صاحب است و (گنج) بمعنی تازہ وحدوث۔ اگر وجہ تسمیۂ این مطابق خیال ما باشد باید کہ این را بالفتح خوانیم نہ بالضم ولیکن معروف بضم است (اردو) ارگنج۔ زبان ترکی میں ایک شہر کا نام ہے جو پایہ تخت خوارزم ہے (مذکر)

ارگیلہ | بفتح اوّل وکسر کاف فارسی وفتح لام بقول صاحب بول چال در روزمرۂ عجم بمعنی قلیان باشد صاحب سوال آبیل این را بکاف عربی نوشتہ گوید کہ عوام این را بجای

(نارجلیہ) استعمال نمایند و بر (نارجلیہ) فرماید کہ بمعنی قلیان و در سنسکرت (نارگیل) نام است چہ قلیان عموماً از نارجیل می باشد مؤلف عرض کند کہ (نارگیل بکاف فارسی) در فارسی زبان اسم (نارجیل) است و (نارجیل) معرب ہمان (نارگیل) و این را در سنسکرت (ناریر) و (ناریل) گویند۔ انچہ صاحب سواءالسبیل ترجمۂ قلیان در زبان سنسکرت (نارکیل) بکاف عربی نوشتہ است بہ تحقیق ما نرسید و این متحقق است کہ موجد قلیان در ابتدا این را از (نارجیل) درست کرد و فی زماننا ہم قلیان کشان۔ قلیانی را ترجیح دہند و پسند کنند کہ از نارجیل ساختہ شود گویند این جور قلیان بوی خوشی و لطافتی خاص دارد بالجملہ بخیال ما (ارگیلہ) مخفف (نارگیلہ) باشد کہ نون اول را حذف کردند و در (نارگیلہ) جزاین نیست کہ ہای نسبت در آخر نارگیل زیادہ کردہ نام قلیان نہادند کہ منسوب است بنارگیل (اردو) حقہ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ قلیان ۔

ارلاد | بقول صاحب ناصری بر وزن فرہاد بمعنی ہرگز و اصلاً و قطعاً۔ فرماید کہ بہمین معنی در دساتیر آمدہ و صاحب انند نقل این کردہ مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ این اسم جامد ژندو پاژند باشد و فارسیان لفظ (زنہار) بہمین معنی از (ارلاد) ساختہ باشند و (زنہار) مبدل (ارلاد) باشد یعنی حرف اولش (الف) را بقاعدۂ خود بہ زای ہوز بدل کردند ہمچو (اروغ) و (زروغ) و حرف دومش یعنی رای مہملہ را بہ نون ہمچو (تار) و (تان) و حرف سومش یعنی لام را اول بہ رای مہملہ ہمچو (الوند) و (اروند) و باز رای مہملہ را بہ ہای ہوز ہمچو (ہوبر) و (ہوبہ) مخفی مباد کہ در حرف سوم دو تبدیل واقع شدہ۔ پس حرف چہارم یعنی الف را بجالش قائم داشتند

وحرف پنجم یعنی دال مہملہ را اول بلام بدل کردند ہمچو (دغ) و (لغ) و باز لام را بہ رای
مہملہ بدل ساختند مثالش بالا گذشت۔ نتیجۂ این ہمہ تبدیل ہا باشد کہ (ارلاد) بزبان حال زنہار
شد بتصرف در حرکات (اردو) ہرگز۔ بقول آصفیہ (فارسی) تابع فعل۔ زنہار کبھی۔ کسی وقت کبھی
ارلاس | بقول صاحب ناصری نام عقل فلک عطارد۔ صاحب انند نقلش برداشتہ
و دیگر کسی از محققین فرس این را نہ نگاشتہ معلوم میشود کہ این اسم جامد ژند و پاژند است
و مراد از عقل ثامن کہ با فلک ہشتم یعنی فلک عطارد از عقل سابع پیدا شد صاحب غیاث
بر لفظ (عقول) صراحت می کند کہ حق تعالیٰ اول یک فرشتہ پیدا کرد پس آن فرشتہ۔ یک فرشتہ
دیگر و یک آسمان پیدا کرد و بعدہ از فرشتۂ دوم یک فرشتہ و آسمان سوم و ہم برین ترتیب
فرشتہ و نہ آسمان پیدا شد و ہمین دہ فرشتگان را عقول عشرہ گویند و فرماید کہ نزد حکما زیادہ
ازین تحقق نیست (انتہیٰ) **مؤلف** عرض کند کہ آغاز این حساب از فلک نہم است بہر
سبب ما عطارد را با فلک ہشتم حساب کردہ ایم و اگر شمار این از فلکی کنیم کہ با قریب تر است
اندرین صورت فلک عطارد۔ فلک دوم باشد۔ مخفی مباد کہ صاحب غیاث عقل را فرشتہ
نوشتہ است و صاحب کاشف الاصطلاحات صراحتی کہ کردہ است۔ وران ہر یک فرشتہ
بیان کردۂ غیاث را عقل نام نہادہ پس فرشتۂ موکل فلک عطارد را فارسیان قدیم (ارلاس)
گفتہ اند و وجہ تسمیۂ این ہیچ بہ تحقیق نہ رسید۔ اجمال بیان اول الذکر را بہ تفصیل ذیل واضح
کردہ ایم۔ صاحب کاشف الاصطلاحات فرماید کہ بقول حکما باری تعالیٰ عقل کل را پیدا
کرد کہ سہ اعتبار دارد (۱) وجودش برای ذات خود و (۲) وجوبش با غیر و (۳) امکانش

برای ذات - پس بلحاظ این اعتبارات ثلاثہ از عقل کل یاء

(الف) از عقل اول سہ چیز صادر شد با عتبار وجود (۱ عقل ثانی) و با عتبار وجوب بالغیر - ۲ نفس) و باعتبار امکان - ۳ - جسم و ہمین است فلک الافلاک یا فلک اول پس

(ب) از عقل ثانی پیدا شد (عقل ثالث یا فرشتۂ سوم) و فلک ثانی کہ از حساب زمانیان فلک ہشتم است)

(ج) از عقل ثالث پیدا شد (عقل رابع یا فرشتۂ چہارم) و فلک ثالث یا فلک ہفتم کہ متعلّق بہ زحل است -

(د) از عقل رابع پیدا شد (عقل خامس یا فرشتۂ پنجم) و فلک رابع یا فلک ششم کہ متعلّق بہ مشتری است -

(ہ) از عقل خامس پیدا شد (عقل سادس یا فرشتۂ ششم) و فلک خامس یا فلک پنجم کہ متعلّق است بہ مریخ -

(و) از عقل سادس پیدا شد (عقل سابع یا فرشتۂ ہفتم) و فلک سادس یا فلک چہارم کہ تعلّق دارد با شمس -

(ز) از عقل سابع پیدا شد (عقل ثامن یا فرشتۂ ہشتم) و فلک سابع یا فلک سوم کہ زہرہ متعلّق بد وست -

(ح) از عقل ثامن پیدا شد (عقل تاسع یا فرشتۂ نہم) و فلک ثامن یا فلک دوم کہ عطارد بر آنست -

(ط) از عقل تاسع پیدا شد (عقل عاشر یا فرشتۂ دہم) و فلک تاسع یا فلک اول کہ قمر بروست (اردو) صاحب آصفیہ نے لفظ عقل پر فرمایا ہے (عربی) اسم مؤنث حکما کی اصطلاح مین دس فرشتون مین سے ایک فرشتہ کا نام چنانچہ عقول عشرہ اسی وجہ سے انکا نام رکھا گیا اور (عقول عشرہ) پر آپ ہی نے فرمایا ہے کہ (عربی) اسم مذکر دسون فرشتے کیونکہ حکما کے نزدیک کل دس فرشتے ہین جنکو خداے تعالی نے اس طرح پر پیدا کیا کہ اول صرف ایک فرشتہ کو مخلوق فرمایا اس کے بعد ایک اور فرشتہ اور آسمان پیدا کیا یہانتک کہ ایک ایک فرشتہ اور ایک ایک آسمان پیدا کرکے نو آسمان اور دس فرشتے پیدا کر دیئے اور دسوین فرشتے نے خدا تعالی کے حکم سے تمام جہان پیدا کیا (انتہی) پس (ارلاس) کا ترجمہ نوین عقل یا نوان فرشتہ ہے جو آٹھوین آسمان سے متعلق ہے جسپر عطارد ہے۔ اور یہ حساب فلک الافلاک سے شروع ہوا ہے اور اگر اس آسمان سے حساب لگائین جو ہماری آنکھون کے آگے ہے تو عطارد دوسرے آسمان پر ہے پس فرشتہ موکل آسمان دوم کو عقل تاسع اور فارسی مین (ارلاس) کہتے ہین۔

ارم | بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت و جہانگیری بکسر اول و فتح ثانی در عربی (الف) (ا) بہشت شداد است وصاحب مؤید فرماید کہ گویند کہ لعد شنشاہ یک خشت بالا می رفتی تا بنیش ہمہ صنعتہای بہشت ہمہ را ان موجود کردہ۔ چون خواست کہ درون آن بہشت در آید جانش قبض کردند۔ رفتن نیافت و آنکہ می گویند بہشت ہشتم ہمین است غلط است زیرا چہ در سراج القلوب تصریح است کہ این بہشت ہشتم نیست و آن بہشت

بہشت بالای ہفت آسمان طبقاً عن طبقٍ این زمان ہست و ہمہ ران مذکور است کہ (ارم)
نصیب مومنان است غارت خواہند کرد۔ صاحب شمس فرماید کہ در عربی نام شہر عاد۔ و باغ
بہشت شدّاد کہ حق تعالی او را بغیرت از چشم مردم پنہان ساختہ و او را بہشت ہشتم نام است چنانچہ
استادی گفتہ (ــہ) زنیسان کہ باغ راست طراوت زمان زمان ؛ ترسم کہ چون ارم شود از چشم
ما نہان ؛ ما از کلام انوری ہم سندی یافتہ ایم (ــہ) آنجا کہ درآید بہ نوا بلبل زرست ؛ چیزی چند
زیارت نکند باغ ارم را ؛ بہار گوید کہ ارم ذات العماد اسکندریہ و بقول منتخب ذات العماد
دمشق یا اسکندریہ۔ صاحب غیاث بحوالۂ بہجت العالم نوشتہ کہ آرم شدّاد مابین صنعا و حضرموت
است در اقلیم اول و مساحت باغ ارم دوازدہ فرسنگ در دوازدہ فرسنگ و ارتفاع دیوارش
سہ صد ذرع۔ صاحب ازاحہ گوید کہ از اوہام بعض خواص است کہ آرم باغ شدّاد را نامند و
معنی بہشت درست نیست گویم کہ (۲) مجازاً بمعنی بہشت ہم استعمال کردہ اند مولانا جامی فرماید
(ــہ) در رہ اسلام ہر کو آمدہ ؛ کرد گار او را بہ حور ارم (انتہی) مؤلف عرض کند کہ فارسیان
(۳) مجرد باغ را ہم ارم گفتہ اند و این ہم مجاز معنی اول است و (ارم پوش) کہ می آید متعلق است
از ہمین معنی۔ ظہوری (ــہ) بعطر صد ارم آگندہ مغز ہر خس و خاری ؛ صبا گذار ندانم بباغ و
راغ کہ دارد ؛ (ولہ ــہ) در کوی تو گلہای ارم خار و خسی چند ؛ پر مرغ چمن گشتہ چمنہا قفسی
چند (ولہ ــہ) صد چمن پژمردگی در غنچۂ دل چیدہ ؛ از بہارستان تو برگی ارم بر خویش
زن ؛ بالجملہ نتیجۂ این ہمہ تحقیق آنست کہ ارم لغت عرب است۔ صاحب سخندان نوشتہ کہ
(آرام) بزبان سنسکرت بمعنی (عیش باغ) است و در عربی نام باغ شدّاد (انتہی) مقصود

(۱۴۴)

جز این نباشد کہ مناسبت لفظی ومعنوی این ہردو لفظ را می نماید وچیزی دیگرنمی فرماید۔ ما عرض کنیم کہ اگرچہ لفظ (ارم) بفتحتین از لغات عرب متحقق است کہ بر حرف (ہ) می آید آما معانی مصدری متذکرہ حرف (ہ) باین معنی تعلقی ونسبتی ندارد برخلاف آن (آرام) کہ در سنسکرت بمعنی (عیش باغ) است بالفظ (ارم) بمعنی باغ وبہشت شداد تعلق لفظی ومعنوی ہردو دارد پس بخیال ما (ارم) بدین معنی ماخوذ است از (آرام) وبدین وجہ کہ علم بود و ہمین لفظ معانی دیگر در زبان عرب مستعمل بود۔ اہل عرب استعمال این بدین معنی ہم کردند نہ بطریق عجمہ بلکہ بر قاعدہ لغات عرب وحقیقت این است کہ لغاتیکہ در ابتدا از السنۂ غیر در زبان عرب داخل ومستعمل شد درحقیقت شان امتیازی باقی نماند۔ الحاصل ہمہ محققین عرب (ارم) را بمعنی بہشت شداد۔ لغت عرب گفتہ اند۔ صاحب (کنز لغات) کہ محقق زبان ترک است (ارم) بفتح اوّل وثانی بمعنی فردوس وجنت آوردہ و (آرَم باغی) مثلہ پس عجمی نیست کہ معنی سوم این کہ ما آنرا مجازی گفتہ ایم ترکی باشد واللہ اعلم (اردو) (۱) ارم۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ بہشت جو شداد پادشاہ نے ملک شام مین بنوایا تھا۔ (نوازش ؎) تری گلی ہے وہ گلزار دیکھتا جو اسے ؛ ہزار بار تصدق ابھی ارم ہوتا ؛ (سالک ؎) شداد نے جب ارم بنایا یارب ؛ ایسا تو نہ تھا کہ تجکو بھا یا یارب ؛ امیر ہی نے فرمایا ہے کہ (۲) اب عموماً مطلق بہشت کو بھی (ارم) کہتے ہین (اسیر ؎) آب کوثر سے بھرے جام کرے زینت قصر کہدو رضوان سے کہ ہم سوے ارم آتے ہین ؛ (۳) باغ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر گلزار چمن زار۔ وہ جگہ جہان بہت سے درخت لگائے ہون۔

(ب) (۱) ارم - بقول برہان و جہانگیری و جامع نام شخصی کہ ساز چنگ را وضع کرد - صاحب ہفت
گوید کہ بدین معنی لغت پارسی است - صاحب مؤید بحوالۂ زفانگویا ذیل لغات عربی نوشتہ کہ
(۲) نام مردی است - صاحب شمس گوید کہ در عربی بفتحتین (۳) بمعنی یک کس و (۴) بکسر
اوّل و فتح دوّم نام پدر عاد یا نام مادر عاد یا نام قبیلۂ عاد - و نام مردی - صاحب جہانگیری
صراحت مزید کردہ فرماید کہ ہمین واضع چنگ را (ارام - و رامین و رامتین) ہم گفتہ اند و از کلام
استادی سند برای ارم آوردہ (سه) آہ خزین در لب و آوای زرم چنگ ارم در بر و آہنگ
پست و بہار گوید کہ نام پدر یا مادر عاد است و بس - و بقول صاحب منتخب بفتحتین نام یک کس
و بکسر اوّل و فتح دوّم نام پدر یا مادر یا قبیلۂ عاد - مؤلف عرض کند کہ از تحقیق بالامی کشاید کہ
نام واضع چنگ (ارام) بود و مخففش (ارم) شد بحذف الف و اصل این لغت سنسکرت است
کہ بر نمبر (۱) (الف) گذشت - و بتخفیف مد در فارسی زبان مستعمل شد و مخففش (ارم) و اللہ اعلم (اردو)
(۱) ارم - اس شخص کا نام ہے جس نے ساز چنگ کو ایجاد کیا - (۲) ارم - ایک شخص کا نام (۳)
ارم بمعنی - ایک شخص (۴) ارم - عاد کے باپ یا ماں کا نام - یا قبیلۂ عاد کا نام -

(ج) ارم - بقول صاحب مؤید کہ ذیل لغات عربی بحوالۂ زاہدی آوردہ (۱) نام
شہری - صاحب شمس گوید کہ در عربی بالضم (۲) نام موضعی در طبرستان و بکسر اوّل و فتح دوّم
(۳) نام موضعی بفارس - بہار گوید کہ نام شہر عاد یا موضعی بفارس و بقول صاحب منتخب بالضم
موضعی است در طبرستان و بکسر اوّل و فتح دوّم نام شہر عاد یا موضعی بفارس - مؤلف گوید کہ
اصل این معنی اوّل است کہ بر (الف) گذشت یعنی بہشت عاد پس عجبی نیست کہ بیاد کرد آن

شہری و موضعی را ہم بدین نام موسوم کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) (۱) ارم - ایک شہر کا نام ہے جس کو عاد نے آباد کیا تھا - (۲) اُرم ایک موضع کا نام جو طبرستان مین واقع ہے (۳) نیز (ارم) فارس کے ایک موضع کا نام (مذکر)

(د) ارم - بقول صاحب مؤید کہ بذیل لغات عرب بحوالۂ تاج نوشتہ بمعنی سنگ ہاے نشان راہ صاحبان شمس و ہفت فرمایند کہ بلغت عرب بفتحتین بمعنی نشان و علمیکہ بجہۃ شناختن راہ برپا کنند و بقول برہان و جامع و ہفت و جہانگیری بزبان عرب نشانۂ تیر و صاحب شمس گوید کہ در عربی بمعنی نشانہ و صاحب محیط المحیط ہم تصدیق معنی سنگ نشان راہ کند مؤلف گوید کہ آنانکہ در معنی این استعمال جمع کردہ اند در غلط افتادہ اند و تحقیقیکہ ایرا بحوالۂ استعمال عرب بمعنی نشانۂ تیر آوردہ اند قابل تامل است (اردو) عربی زبان مین ارم اوس نشان یا پتھر کا نام ہے جو رہنمائی کے لئے قائم کرین -

(ہ) ارم - بقول صاحب شمس بالفتح بلغت عربی (۱) بدندان گرفتن و (۲) سخت تافتن رسن و (۳) خوردن تمام انچہ در خوان باشد و (۴) نرم کردن و (۵) سخت بستن - صاحب منتخب تصدیق این ہمہ معانی مصدری کردہ (اردو) (۱) دانتون مین پکڑنا - (۲) سخت بٹنا (۳) جو کچھ خوان مین ہو اوسکو کھا لینا - (۴) نرم کرنا - (۵) کھینچکر باندھنا -

(و) ارم - بقول صاحب شمس و منتخب بالضم و تشدید راے مفتوحہ در عربی زبان بمعنی دندانہا (اردو) دانت - بقول آصفیہ دندان - چبانے یا کاٹنے کا استخوانی اوزار جو حقتعالے نے انسان و حیوان کے منھ مین پیدا کیا ہے (مذکر) (اسکی جمع ارم کا ترجمہ ہے)

(ز) ارم- بقول صاحب شمس و منتخب بالضم و تشدید رای مفتوحہ در عربی زبان بمعنی اطراف انگشتان (ارد و) انگلیون کے کنارے (مذکر)

(ح) ارم- بقول صاحب شمس و منتخب در عربی زبان بالضم و تشدید رای مفتوحہ بمعنی سنگریزہ- (ارد و) کنکر- بقول آصفیہ (ہندی) مذکر- سنگریزہ-

(ط) ارم- بقول صاحب مؤید کہ بذیل لغات ترکی نوشتہ بکسرتین بمعنی بودم (ارد و) مین تھا-

(ی) ارم- بفتح اول- بقول صاحب ضمیمۂ برہان ما بین آرنج و دوش کہ ساعد باشد و ونی فرماید کہ مال کدام زبان است- دیگر کسی از محققین فرس و عرب و ترکی ذکر این نکرد (ارد و) ساعد- بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر و مؤنث - بازو (سالک ؎) صبح واعظ نے بیان کی روشنی شمع طور ٭ خواب مین دیکھا تھا شب کو مین نے ساعد یار کا ٭ (اسیر ؎) جہان کو قتل کیا تیغ بے نیام کی طرح ٭ اگرچہ ساعد معشوق آستین مین رہی ٭

ارماط | بقول صاحب برہان بر وزن و طواط بلغت اہل یمن درخت کادی را گویند و آن درختی است مانند درخت خرما و کاوی گل آن درخت است در نہایت خوشبوئی و آن در ملک دکن بسیار است - صاحب محیط گوید کہ درخت کاذی است کہ کدر نیز نامند و نزد بعضی گل آن و برکاذی فرماید کہ ہمان کدر و برکدر نوشتہ کہ بفتح کاف و کسر دال مہملہ و سکون رای مہملہ اسم عربی است و بیونانی (ارماط) گویند و بلغت اہل یمن ہم و بقول بعضی بلغت ہندی کاذی) نامند و نیز بہندی (کیوڑہ) صاحب جامع الادویہ مفردہ و مرکبہ گفتہ- کدر کہ آنرا کاذی

گویند درختیست کہ در زمین ہند و سند و مکران می روید نخلہ ایست کہ ازان طلع بر می آید و کاذی کہ
ازان شربت کہ در می سازند درختی است مثل جوز یا عنّاب و انچہ ازان شربت سازند سرد و خشک
در غایت سردی بالجملہ مزاج این گرم و خشک است در آخر دوم و گویند معتدل در گرمی و خشکی
مفرّح و مقوّی دماغ و دل و سائر حواس و اعضا و رافع خفقان و اعیا و نافع فسا د خون و منافع
بسیار دارد (اردو) کیوڑا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکّر - ایک درخت اور اوس کے
پھول کا نام جس کی خوشبو نہایت عمدہ ہوتی ہے - اس کا پھول گلّی کی مانند - اسوجہ سے
کیوڑے کی گلّی اسے کہتے ہین - کاذی -

ارماطس | بقول صاحب برہان و ہفت بضمّ طای حطّی و سکون سین بی نقطہ نام یکی
از پادشاہان یونان است گویند گل مختوم در زمان او بہم رسید و صورت اورا بر ان نقش کردند
مؤلّف گوید کہ دیگر کسی از محقّقین ذکر این نکرد و انچہ صاحب محیط بر گل مختوم می فرماید اینست
کہ صورت حکیم ارطامس بر قرص آن منقوش می شد و درانجا ذکری از شاہ ارماطس بمیان
نیامد - باقی حال این اسمی است از زبان یونانی (اردو) ارماطس - ایک بادشاہ کا نام تھا
جو یونان مین گزرا ہے - جس کے زمانے مین گلِ مختوم دریافت ہوئی اور ہاتھ آئی -

ارماک | بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) بضمّ اول و سکون آخر کہ کاف باشد چوبی است
شبیہ بدارچینی - صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی است مرادف ارمال و فرماید کہ چوبی است
کہ بدارچینی سیاہ ماند و بوی خوش دارد و (۲) بعربی بالکسر مقیم شدن - صاحب مؤیّد ہم ذکر
این ذیل لغات فرس کردہ گوید کہ مرادف ارمال است کہ می آید و صاحب منتہی الارب بمعنی

دوم را (مقیم کردن دیگری را بجائی) نوشته و نیز بقولش (۳) در عربی زبان رمکه بالتحریک بمعنی اسپ و مادیان اسپ تاتاری که برای نسل باشد یا عام است و (رماک و رمک) جمع و (ارماک) جمع الجمع آن۔ صاحب محیط برارماک نسبت معنی اول گوید که بفتح ہمزہ درخت کدر است و بعضی گویند که پوست درخت کاذی است که ہندی کیوڑہ نامند (انتہی) اومی گوید که این لفظ فارسی زبان است یا مال زبان دیگر۔ حلیۂ لفظ متقاضی آنست که ما این را لغت ترکی گوئیم ولیکن لغات ترکی ازین ساکت۔ پس جزاین چاره نیست که این را لغت فارسی تسلیم کنیم چنانکه بعض اہل لغت نوشته اند (اردو) (۱) ایک قسم کی خوشبودار لکڑی جو دارچینی سے مشابہ ہوتی ہے صاحب محیط نے کدر یا کیوڑے کا درخت لکھا ہے (۲) کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ (۳) تاتاری گھوڑا یا گھوڑی جو نسل کے لئے رکھی گئی ہو۔ یا عموماً گھوڑا یا گھوڑی۔

ارمال بقول برہان بروزن پرکال۔ بلغت یمنی (۱) چوبیست شبیه به قرفه در غایت خوشبوئی و قرفه چوبی است شبیه بدارچینی۔ خوردن آن در چشم را نافع و باین معنی بجای لام۔ کاف ہم بنظر آمده۔ صاحب ہفت صراحت کند که این لغت یمنی است۔ صاحب شمس این را لغت فارسی گوید و فرماید که بدارچینی سیاه ماند و نبت او یمن۔ مؤلف عرض کند که مقصودش جزین نیست که (ارمال) مرادف (ارماک) است که گذشت و بقول انند بحوالۂ منتہی الارب بالکسر (عربی) بمعنی (۲) بی زاد شدن و (۳) بی باران شدن سال و (۴) باریک بافتن بوریا را و (۵) برسن و برگ خرما بافتن سریر را و (۶) دراز کردن رسن را و (۷) آلوده بخون شدن تیر و (۸) رمله گردیدن زن سو (۹) بالفتح جمع (رمله) که بالضم خط سیاه است

وصاحب محیط نسبت معنی اوّل فرماید که بفتح ہمزه وسکون رای مہملہ وفتح میم والف ولام وبلغتی دیگر کاف بعد لام نیز آمده (یعنی ارمالک وبسریانی ارمالی گویند) اسم رومی است یوحنا بن ماسویه گوید که اسم دوای ہندی است که شبیه بقرفة القرنفل وبقول شیخ چوب یا پوست شجر یمانی است خوشبو۔ مشابه بقرفه وگویند نباتی است مثل چوب شیت وحکیم علوی خان نوشته اند که پوست درخت کاذی وبقول حکیم عبدالحمید که درحاشیۂ تحفه نوشته۔ آنرا بہندی لودھ وپٹھانی لودھ گویند وتحمّل که قسم زبون دارچینی ومیان قرفه وسلیخه باشد گرم دردوّم وخشک دراوّل وگویند گرم وخشک درآخر دوّم قابض ومجفّف وبویدنش مقوّی دماغ وجہت درد دندان واستحکام آن نافع وبرمنافع بسیار دارد مؤلّف عرض کند که اگرچه بقاعدۂ فارسی تبدیل کاف به لام می شود چنانچه (الکاک والاک) وبہمین قاعده ممکن است که فارسیان (ارماک) را (ارمال) کرده باشند ولیکن بتحقیق صاحب محیط لام بعوض کاف عربی نیامده بلکه لام را بعد کاف زیاده کرده (ارمالک) گفته اند باتّی حال یا این مرادف (ارماک) است یا چیزی دیگر که صراحت آن بالاگذشت (اردو) (۱) دیکھو ارماک کے پہلے معنی صاحب آصفیه نے (لودھ) پر لکھا ہے که رنگ کی اسم مذکر۔ لودھ۔ درخت کی چھال جو اکثر آنکھ کی دوا کے کام آتی ہے اور ایک قسم کی بوٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے۔ صاحب ساطع نے بھی لودھ کو لکھا ہے اور معنی آخرالذکر پر قناعت کی ہے۔ صاحب جامع الادویه (لودھ پٹھانی) پر فرماتے ہیں که تین ماشه کا استعمال آنکھ کو قوّت بخشتا ہے اور فساد بلغم کو دفع کرتا ہے اور خون حیض کو بند کرتا ہے۔ مقوّی باه ہے (وغیر ذلک) (۲) بے سروسامان ہونا۔ (۳) خشکسالی ہونا۔ (۴) باریک بُننا جو ریشے کو

(۵) فرش بنا رسّی یا کھجور کے پتّون سے (۶) رسّی کو ڈھیلی چھوڑنا - (۷) تیر کا خون مین آلودہ ہونا (۸) بیوہ ہونا - (۹) سیاہ خطوط - (مذکّر)

ارمان | بقول صاحبان برہان و رشیدی و جامع و سروری و ہفت و جہانگیری بفتح اوّل بروزن فرمان (۱) بمعنی آرزو باشد - خانِ آرزو در سراج فرماید کہ این مخفّف آرمان است (کہ در مد وده گذشت) صاحبان شمس و ساطع صراحت کنند کہ لغت فارسی است و صاحبان غیاث و انند فرمایند کہ بدین معنی لغت ترکی باشد مؤلّف گوید کہ صاحبان کنز و لغات ترکی کہ ہر دو محقّقین این زبانند ازین لفظ ساکت و صاحب مؤیّد ہم بذیل لغات ترکی ذکر این نکرد حالا تصفیہ این امر باقی ماند کہ آیا این لغت بقول مجرّد صاحبان انند و غیاث - ترکی است یا بقول دیگر محقّقین متذکّرہ بالا - فارسی مؤلّف عرض می کند کہ اگرچہ سکوت صاحبان کنز و لغات ترکی ازین لغت من وجہ تائید دیگر محقّقین می کند ولیکن باید کہ از ماخذ این آگاہ شویم بخیال ما این مرکّب است از (ار) کہ لغت ترکی است بمعنی مرد و مجازاً بمعنی صاحب و (مان) در فارسی زبان بقول صاحب برہان بروزن خان بمعنی خانہ باشد کہ ترجمۂ آن در عربی بیت است و اسباب ضروریات خانہ را نیز گویند و بزبان سنسکرت (بقول صاحب ساطع) بمعنی درون و اندرون و تعظیم و تکریم و جاہ و مرتبہ - پس فارسیان (ارمان) را باشد کہ از لغت ترکی و فارسی مرکّب کردہ باشند یا از لغت ترکی و سنسکرت - بصورت اوّل معنی لفظی و تحقیقی این - صاحب خانہ و مالک اسباب ضروریات خانہ باشد و بصورت ثانی - صاحب دل و مالک اندرون و صاحب تعظیم و تکریم و جاہ و رتبہ - بہر دو صورت کنایہ باشد از (آرزو) کہ خانۂ آن دل است پس این لغت را بدین معنی متعلّق

توان گفت مخفی مباد کہ (ارمانیدن) مصدریست بمعنی آرزو و حسرت بردن وافسوس وپشیمانی خوردن کہ تعریف کاملش بجایش عرض کنیم وآرمان حاصل بالمصدر آنست انچہ خان آرزو (آرمان - بہ ممدودہ) را اصل قرار دادہ این را مخفف آن گوید تسامح اوست زیرا کہ (آرمانیدن بہ ممدودہ نیامدہ نتیجۂ لب ولہجۂ بعض مقامات است کہ مقصورہ را ممدودہ کردند - چنانکہ محقق زبان دری یعنی صاحب (پہلوی و دری) این را بممدودہ آوردہ وبمقصورہ ذکری نکردہ بخیال ما خلاف خان آرزو اصل لغت بمقصورہ باشد - معاصرین عجم ہم بمقصورہ درست خیال کنند وتائید خیال ما از ماخذ انیہم می شود کہ بالا مذکور شد - حکیم فردوسی گوید (سہ) بارمان وارو ندم وہنر ؛ فراز آورد گونہ گون سیم وزر ؛ (حضوری قمی سہ) تو پری وارپری کام دل انسان محال ؛ حیف بر جانش کہ با وصل تو ارمان کردہ است ؛ (اردو) ارمان - بقول امیر (ترکی) مذکر کہیں تمنا و حسرت اور کہیں حوصلہ سے اسکی تعبیر خوشنما ہوتی ہے (رند سہ) کرے مردئے مرے زیر زمین بھی ظلم وجور ؛ آسمان ارمان نہ رہ جاے تجھے بیدادکا ؛ (ظفر سہ) کوئی حسرت اسے پری اپنی نکلنے کی نہیں ؛ ساتھ ہی زیر زمین ارمان سارے جائینگے ؛

(۲) ارمان - بقول برہان ورشیدی وہفت وانند رنج بردن وحسرت وپشیمانی ودریغ و افسوس - صاحب سروری بسند این معنی از کلام فردوسی سندی پیش کردہ کہ بر معنی اول مذکور شد - خان آرزو ودرسراج ذکر این کردہ فرماید کہ ماخوذ است از (آرمانیدن) بمعنی حسرت بردن وافسوس وپشیمانی خوردن وصاحب مؤید ذیل لغات فرس بالکسر آوردہ - مؤلف عرض کند کہ مصدر این بممدودہ نیامدہ وخود خان آرزو درسراج او پن مصدر بممدودہ ساکت

البتہ بمقصورہ می آید و (ارمان) حاصل بالمصدر آنست و آنچہ (آرمان) بہمین معنی در ممدودہ گذشت نتیجہ لب ولہجہ بعض مقامات باشد ـ پس (ارمان) را ماخوذ از (آرمانیدن) نتوان قیاس کرد و مخفف آرمان چنانکہ بمعنی اوّل ذکرش گذشت ـ مخفی مباد کہ این لغت مفرّس است نہ ترکی چنانکہ صراحتش بمعنی اوّل کردہ ایم (اردو) ارمان ـ بقول صاحب آصفیہ (ترکی) اسم مذکر بمعنی افسوس ـ تاسف ـ ورنج ـ صاحب امیر اللغات نے (ارمان) کو ان معنون مین نہین لکھا ـ لفظ افسوس بھی اردو مین مستعمل ہے بقول امیر (فارسی) مذکر حسرت ـ رنج ـ تاسف (نسیم ۵) تو جائے کیون نہ آئے افسوس ؛ افسوس افسوس ہائے افسوس ؛

(۳) ارمان ـ بقول برہان وہفت نوعی از دارو باشد کہ بوی آن بوی قرفہ ماند و بیخ دندان سخت کند مؤلف گوید کہ این ہمان (ارمال) است کہ بہ لام بجیم بجایش گذشت تسامح برہان وہفت بیش نیست کہ بذیل (ارمان) اینمعنی را ذکر کرد مطابقت این با بوی قرفہ و افادت آن برای استحکام دندان ہمہ را انجا ذکر کردہ ایم و برای آن داروی دیگر موسوم بہ ارمان نیست ـ (اردو) دیکھو ارمال ـ

(۴) ارمان ـ بقول برہان وہفت واَنند بکسر اوّل ہر چیز کہ آن بعاریت باشد و بقول مؤید چیزی عاریت ـ حیف است کہ سندی پیش نظر ما بر معنی اوّل نوشتہ ایم کہ مفرّس است وصاحب مؤید ہم ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ اگر استعمال این را بدین معنی تسلیم کنیم و سندی بدست آید توانیم عرض کرد کہ این مجاز معنی اوّل باشد کہ آرزو ہم عاریتی را ماند کہ بدل ودیعت کردہ می شود بدین وجہ کہ معنی حقیقی این ـ آرزوست ـ فارسیان مجازاً بمعنی چیز عاریت استعمال کردہ باشند

(اردو) عاریتی چیز۔ مستعار چیز۔ جو ملکی اور ذاتی نہ ہو (مؤنث) صاحب آصفیہ نے (عاریتی) کا ذکر انہین معنون مین کیا ہے۔

(۵) ارمان۔ بقول برہان وہفت نام شہر و مدینہ صاحب انند این را بالضم گفتہ۔ وصاحب رشیدی فرماید کہ نام موضعی بتوران وبقول صاحب مؤید نام شہری کہ در سرحد توران واقع است (فردوسی ع) کہ بیژن۔ ندارد بارمان رہی ٭ مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ این موضع یا شہر را بمعنی اول موسوم کردہ باشند و بانی این را از آبادی این آرزوی دل بر آمدہ باشد (اردو) ارمان۔ توران مین ایک موضع یا ایک شہر کا نام ہے۔ (مذکر)۔

(۶) ارمان۔ بقول شمس بالکسر لغت عربیت بمعنی استوار کردن حیف است کہ ما تصدیق این از لغات عرب نیافتیم۔

(۱) **ارمان خوار** | استعمال۔ بقول صاحب
(۲) **ارمان خور** | بحر آرزو کنندہ وحسرت خورندہ باشد صاحب ضمیمہ برہان ہم ذکر این کردہ وصاحب برہان بضمن لفظ ارمان لغت دوم را نوشتہ (اردو) ارمان بھرا بقول امیر حسرتمند (داغ ے) وہ اپنے تصور سے یہان پیشتر آئے ٭ ارمان بھرے دل مین آئی اثر آئے ٭ (بحر ے) ارمان بھرے محفل ساقی سے چلے ہم ٭ جز دیدۂ تر جام کسی روز نہ چھلکا ٭

(۱۲۲۲) **ارمان کردن** | استعمال۔ بمعنی آرزو وتمنا کردن است۔ سند این از کلام حضوری قمی بر لفظ ارمان گذشت (اردو) ارمان کرنا بقول امیر کسی بات کی تمنا اور حوصلہ کرنا (بحر ے)

دل لگا کر آدمی کچھ پا نہیں؛ جان کو دشمن نہ یہ ارمان کرتا

ارمانیدن | بقول صاحب برہان و ہفت و انند بر وزن ترسانیدن بمعنی آرزو و حسرت بردن و افسوس و پشیمانی خوردن باشد۔ بقول بحر سالم التصریف است یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آن راه نیابد پس درین صورت غیر ماضی و مستقبل: اسم مفعول نخواہد بود و صیغہای غیر سالم آن که مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نہی باشد در استعمال اہل لسان نیامده (الخ) صاحب نوادر فرماید که بمعنی آرزو کردن و حسرت بردن و اندوه خوردن و پشیمانی کشیدن است و صاحب موارد باتفاق نوادر گوید که ارمان حاصل بالمصدر باشد **مؤلف** گوید که (آرمان) که بممدوده گذشت ہم حاصل بالمصدر ہمین مصدر است که (آرمانیدن) بالمد نیامده و ممدوده (آرمان) نتیجه لب و لہجه مقامی است که (ارمان) را (آرمان) کردند۔ صاحب سروری بمعنی حسرت بردن قانع۔ خان آرزو در سراج ارمان را مخفف آرمان و ماخوذ از (آرمانیدن) نوشته ولیکن در ممدوده (آرمانیدن) را ذکر نکرد۔ **مؤلف** عرض کند که با لفظ (ارمان) صراحت کرده ایم که بلحاظ ماخذش (ارمان) بمقصوره اصل است و مصدر (ارمانیدن) از ہمان (ارمان) ساخته اند و یای زائده برای دفع ثقل قبل علامت مصدر زیاده کردند که این قسم عمل در اکثر مصادر فارسی است ہمچو (طلب و طلبیدن) و (فہم و فہمیدن) وغیر ذلک (اردو) ارمان کرنا۔ دیکھو ارمان کردن۔ حسرت کرنا۔ غم کرنا۔ افسوس کرنا۔ پشیمان ہونا۔ بقول امیر (ارمان کرنا) بمعنی تمنا کرنا۔ حوصلہ کرنا۔

(الف) **ارمائل** | صاحب رشیدی و شمس ذکر (الف) کرده و صاحبان برہان و سراج و

(ب) **ارمایل** صفت وجامع وانند نسبت (ب) میفرمانید که بروزن عزرائیل نام پادشاه زاده ایست
داو مطبخی ضحاک بود گویند که دو پادشاه زاده بودند یکی ارمائیل ودیگری کرمائیل وایشان
بواسطه تخیر خلق الله مطبخی ضحاک می کردند و بایشان حکم بود که دو نفر آدمی که ضحاک می فرمود بکشند
ومغز سر ایشانرا بجهة مارانیکه بر هر دو کتف ضحاک بر آمده بود تدحاضر سازند. یک نفر را آزادی
کردند و به صحرای گریزانیدند و بجای مغز سرا و مغز گوسپند داخل می نمودند و گویند که کردان
صحرا نشین از نسل آن جماعت اندکه راه صحرا می گرفت مؤلف) بخیال ما (الف) مخفف
(ب) باشد چنانکه اسدی گوید (ص) دو پاکیزه از گوهر پادشاه ٭ دو مرد گرانمایۀ پارساہ
یکی نامش ارمایل پیش بین ٭ دگر نام کرمایل پاک دین ٭ صاحب شمس صراحت کند که این
لغت عربیست و در لغات عرب یافته نمی شود و بخیال ما اسم ترکی معلوم می شود و معنی لفظی
این (مرد گرفتار کنندۀ مردم) و این لقب باشد بلحاظ فریضۀ خدمت که از اہل ملک ہر روز
دو کس را برای ذبیحه گرفتار می کردند (ار) در ترکی زبان بمعنی مرد است و (ما) بمعنی گیر و بحالت
ترکیب گیرنده و ایل بیای معروف بمعنی مردم (کذا فی لغات ترکی وکنز) و نیز (ایل) بقول
برہان بلغت سریانی یکی از نامهای خدای تعالی است. پس بدین لحاظ معنی لفظی (ارمائیل)
(مرد گیرندہ خدا) و کنایه از خدا رسیده باشد و (ارمایل) را بامالۀ الف بیای تحتانی (ارمایل)
کرده باشند والله اعلم (ارد و) ارمائیل ایک شہزادہ کا لقب تھا جو خدمت خلق کے لئے
ضحاک کا باورچی بن بیٹھا تھا اور اُن دو شخصوں مین سے جن کو ہر روز اونکے مغز کی
ضرورت سے قتل کرنے کا حکم تھا (تاکہ ضحاک کے دونون شانون پر باندہین) ایک شخص کو

مخفی طور پر بھگا دیتا اور اسکے عوض بکری کا بچہ شریک کر دیتا تھا۔

(۱۲۲۵) (الف) ارم پوش | اصطلاح بقول صاحب بحر و بہار از عالم چمن پوش است (طغرا ــــ) ہمان بہ کہ خم را دہد زنگ و بو٭ زعکسش ارم پوش گردد سبو٭ مؤلف گوید که ازین سند مصدر ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) ارم پوش گردیدن | پیدا می شود بمعنی باغ پوش شدن کنایہ باشد از سرسبز گردیدن (اردو) (الف) سرسبز (ب) سرسبز ہونا۔ یعنی تازگی پیدا کرنا تروتازہ ہونا۔

(الف) ارمد | استعمال (الف) بفتح اوّل وثالث لغت عربی است بمعنی
(ب) ارمد کردن چشم را | کسیکہ چشم او درد کند باسرخی وسیلان آب (کذا فی انند) فارسیان (۱۲۲۶)
بالفظ کردن استعمالش کردہ اند چنانکہ انوری گوید (ســ) در مقامی کز بجار خون و از گرد نبرد٭ چشم مینای سپہر از کحل ارمد کردہ اند٭ پس (ب) بہ رای اضافی یا بحذف آن صاحب درد کردن یعنی مبتلای درد کردن چشم را است کہ رمد در عربی۔ بقول منتخب مرض درد چشم است و ارمد بقولش کسی کہ مرض رمد دارد۔ (اردو) (الف) مرض آشوب مین مبتلا (ب) آنکھ کو آشوب مین مبتلا کرنا۔ صاحب آصفیہ او ر امیر نے لفظ آشوب پر لکھا ہے کہ آنکھ کے جوش کر آنیکی حالت کو آشوب کہتے ہین۔

ارمز | بقول صاحب برہان و ہفت بضم اوّل بروزن ہرمز (۱) نام روز اوّل است از ہر ماہ شمسی و (۲) نام فرشتہ ایست کہ امور و مصالح روز ارمز بدو تعلق دارد و (۳) نام ستارۂ مشتری و (۴) نام پسر اسفندیار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف (ارمزد) بحذف

دال است ونسبت معنی چهارم فرماید که سهو کاتب یا تسامح مصنّف باشد که صاحب برهان پسرزادهٔ اسفندیار را پسر اسفندیار گفت۔ صاحب سروری بر (اورمزد) با واو دوم و دال مهمله در آخر ذکر هر سه معنی اوّل الذکر کرده و بر (ارمز) فرماید که همان (اورمزد) که مرقوم شد۔ صاحب جامع و رشیدی را در هر چهار معنی با خان آرزو اتّفاق۔ مؤلّف عرض کند که اصل این (اورمزد) لغت ترکی است و بحذف واو علامت ضمّه (ارمزد) بضمّهٔ اوّل هم آمده هر دو بمعنی مشتری باشد کذا فی کنز۔ مرکّب از (اور) و (مزد)۔ آور بقول صاحب لغات ترکی به تفخیم ضمّهٔ همزه و سکون رای مهمله بلندی و آسمان و مزد بقول کنز در ترکی بمعنی سیارهٔ مشتری است پس معنی لفظی (اورمزد) بلندی مشتری یا آسمان مشتری است و مجازاً بمعنی مشتری اندرین صورت (ارمزد) مخفّف (اورمزد) و (ارمز) مخفّف (ارمزد) باشد و در ترکی این لغت را صرف معنی سوم است۔ فارسیان مجازاً و استعارةً بمعانی دیگر هم استعمالش کرده اند۔

(اردو) (۱) ہر ماہ شمسی کے پہلے روز کا نام فارسی میں (ارمز) ہے (۲) ایک فرشتہ کا نام فارسی میں (ارمز) ہے جس سے مصالح روز (ارمز) متعلّق سمجھے جاتے ہیں (۳) مشتری بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکّر۔ ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے منجّم اسے سعد اکبر مانتے ہیں۔ قاضی فلک۔ برجیس (۴) ارمز۔ اسفندیار کے پوتے کا نام ہے

ارم زار | بقول بہار و اننداز عالم گلزار و لالہ زار است مؤلّف گوید کہ کنایہ باشد از مطلق باغ کہ ارم بدین معنی بجای خود گذشت (ملاطغرا ؎) پریخانہ ہر گوشہ از روخوش ٭ ارم زار ہر سو زگیسوی خوش (اردو) گلزار۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) مذکر۔

بمعنی چمن۔ گلشن۔ پہلواری۔

ارفد بقول برہان و جامع و ہفت و سراج و جہانگیری مرادف (ارفر) کہ گذشت ما ر (ارفر) از حقیقت و ماخذ این بحثی کردہ ایم (حکیم فردوسی ۵) یکی کودک آمد بہ ارفر د روزبہ بہ نیک اختر و فال گیتی فروز (اردو) دیکھو ارفر۔

ارمس بقول برہان وانند بروزن و معنی ہرمس کہ ادریس پیغمبر باشد و او را ہرآمسہ نیز گویند و بر ہرمس فرماید کہ مرادف (ہرمز) و نام ادریس علیہ السّلام باشد و (ہرمز) مرادف و مبدل (ارمز) است کہ گذشت پس وجہی نباشد کہ (ارمس) را مرادف و مبدل (ارمز) ہم انگیریم مخفی مباد کہ بقاعدۂ فارسی ہای ہوز بالف بدل شود ہمچو (ہمیان و امیان) و نیز زای ہوز بہ سین بدل (ایاز و ایاس) پس بخیال ما این بہ تبدیل اوّل الذکر مرادف ہرمس است بمعنی ادریس و بہ تبدیل آخر الذکر بمعنی (ارمز) مگر استعمال این بمعنی (ارمز) از نظر ما نگذشت ہمین وجہ باشد کہ صاحب برہان بر ترادف ہرمس قناعت کرد۔ صاحب انند باتّفاق برہان صراحت کند کہ این لغت فارسی است و بر (ہرمس) فرماید کہ لغت رومی باشد پس بلحاظ تبدیل (ارمس) را بدین معنی مفرّس توان گفت (اردو) ادریس۔ بقول امیر۔ ایک پیغمبر کا نام جو بہشت مین زندہ داخل ہوے آپ حضرت شیث علیہ السّلام کی اولاد مین ہین اور حضرت آدم علیہ السّلام سے پانچوین پشت۔ دریاے مصر پر آپ پیدا ہوے۔ علم نجوم اور سینا۔ لکھنا آپ ہی کا ایجاد ہے۔ ہاروت و ماروت نے آپ ہی سے شفاعت کی درخواست کی تہی (ناسخ ۵) ناصحا ہرگز سیا جاے نہ میرا چاک دل ؛ سوزن عیسے مین رشتہ بہی جو ہو ادریس کا۔

ارمغان بقول برہان با غین نقطہ دار بروزن پہلوان (۱) تحفہ و سوغاتی را گویند

که چون از جائی بیایند بجهت دوستان بطریق ره‌آورد بیاورند و او را ارمغانی بروزن ترانی
هم گویند و بضم ثالث بروزن مردمان هم آمده و بعربی عراضه خوانند و (۲) درم و دینار را نیز
گویند۔ صاحب هفت هم بهمین هر دو معنی ذکر ارمغان کرده خان آرزو در سراج گوید که بفتح
اول و ضم میم اصح است و یرمغان بتحتانی مبدل این و ارمغانی هم بهمین معنی آمده۔ صاحبان جامع و سروری و
جهانگیری و (دری و پهلوی) و بهار و رشیدی و آنند بمعنی اول قانع۔ صاحب شمس باتفاق برهان گوید که لغت
فارسی زبان است و فرماید که بجای غین معجمه قاف هم آمده و بحواله مؤید نوشته که قاف تصحیف غین است
و صاحب مؤید هم بذیل لغات فارسی این را آورده فرماید که بفتح اول و ضم سوم اصح
باشد و در معنی اول اینقدر صراحت مزید کند که بمعنی مطلق تحفه باشد خواه از جائی
بیارند یا بفرستند و بحواله زفانگویا ذکر معنی دوم هم کرده مؤلف عرض کند که اکثر محققین
ترکی ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را ذکر کرده صراحت کند
که لغت فارسی است۔ پس در فارسی بودن این لغت شبهی باقی نماند و سوغات ترجمهٔ
این است در ترکی (خاقانی ؎) از سفر می آیم و در راه صید افگنده ام ٭ هست صید
چرب پهلو ارمغان آورده ام ٭ (اردو) ارمغان۔ بقول امیر (عربی) و بقول آصفیہ
(فارسی) مذکر۔ ہدیہ۔ تحفہ۔ سوغات مؤلف خیال کرتا ہے کہ غالباً امیر سے تسامح
ہوا ہے جو آپ نے اسکو عربی کہا (داغ ؎) خدا قبول کرے داغ تم جو سوئے
عدم ٭ چلے ہو عشق بتان لے کے ارمغان کی طرح ٭

ارمغان آوردن	استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید

کہ آوردن تحفہ باشد (سالک یزدی ســ) تا شریف
کعبۂ عشقیم و دائم برہمن * ارمغان از بہر ناقوس
و زنار آورد * (اردو) ارمغان لانا بمعنی
تحفہ لانا کہ سکتے ہین - لیکن ملحقات مین آگے
اسکا ذکر نہین فرمایا - تحفہ لانا مستعمل ہے -

ارمغان بردن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
کہ تحفہ برای کسی باخود بردن است (حزین
اصفہانی ســ) از چمن ای نسیم اگر سوی قفس
کنی گذر * برگ گل ارمغان ببر بلبل بینوای
را * (اردو) ارمغان لیجانا - (ناسخ ســ)
آج میرے داغ سے چھوٹا ہے پھاہا ای
نسیم * ارمغان لیجا یہ گلشن مین برای عندلیب *

ارمغان دادن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ بمعنی تحفہ دادن بہ کسی باشد (حزین
اصفہانی ســ) کنیم بخواہ از شب ہجران کہ
تا بکی * گیرد ز دیدہ خواب و بہ بخت ارمغان
دہد * (اردو) تحفہ دینا - ارمغان دینا
بھی کہ سکتے ہین -

ارمغان داشتن | استعمال بمعنی تحفہ
باخود داشتن است چنانکہ ظہوری گوید
(ســ) فسردہ رہ سفر ملک سوز روزی باد *
برای داغ غمش سینہ ارمغان دارم *
(اردو) تحفہ ساتھ رکھنا - ارمغان ساتھ
رکھنا بھی کہ سکتے ہین -

ارمغان دیدن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از
عرفی شیرازی سند آوردہ (ســ) کسی
کز ملک معنی در رسد خود را بوی بنما * کہ گر
مس وانمائی کیمیا را ارمغان بینی * مؤلف
گوید کہ ترک این بربیان تفوق داشت -
(اردو) ارمغان دیکھنا -

ارمغان فرستادن | استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
تحفه فرستادن به کسی باشد که ارمغان تخصیص آن
با خود بردن ندارد (نظامی ـ ه) بسی ارمغانی
ز تاراج زنگ ؛ بهرسو فرستادی وزن و
سنگ ؛ (اردو) ارمغان بهیجا (تسلیم ـ ه)
جگر کو داغ کلیجے کو زخم دل کو ملال ؛ جناب
عشق نے بھیجے ہیں ارمغان کیا کیا ؛

ارمغانی | بمعنی ارمغان است که گذشت
خان آرزو در سراج وهم صاحبان برهان
ورشیدی و بهار بر لفظ (ارمغان) ذکر این کرده اند
وصاحبان سروری وشمس ومؤید ذکر مستقل
این فرموده بمعنی اوّل ارمغان باشد و ارمقانی
بقاف که می آید مبدّل این است (از تاثی
که صاحب شمس ذکرش کرده ـ ه) من بعد ازین
اگر به دربار رکنم ؛ هیچ ارمغانی نبرم جز سلام
دوست ؛ صاحب سروری از خلّاق المعانی
سندی آورده (ـ ه) چو فکرت بمعراج معنی
خرامد ؛ همه حور عین آورد ارمغانی ؛ بخیال ما
سند ثانی بکار (ارمغان) هم می خورد خان آرزو
بر لفظ (ارمغان) صراحت کند که اگرچه ارمغانی
بمعنی ارمغان آمده ولیکن وجه آن معلوم نیست
فارسیان گاهی در آخر کلمات یای زیاده کنند
چنانکه (نوراهان ونوراهانی) ودر الفاظ عربی
نیز چنانچه (قربان وقربانی) مؤلف عرض
کند که یای نسبت باشد یعنی چیزیکه منسوب بود
بارمغان دیگر هیچ (اردو) دیکهو ارمغان ـ

(الف) **ارمقان** | صاحب مؤید ذکر (الف)
(ب) **ارمقانی** | کرده گوید که بروزن زرگران
همان ارمغان بمعنی اوّل وبعضی گویند یرمقان
بیا هم کذا فی القنیه منقول از لسان الشعرا لیکن
نسخه که نزد کاتب است در ان ارمغان باغین
است ودر ادات نیز همچنان پس ازین معلوم
میشود که قاف تصحیف واز لسان الشعرا می کشاید
که میم مفتوح است زیراکه بروزن زرگران

آمده (انتهی) و بذکر (ب) با ارمغانی فرماید که کلاه بهما بالفتح همان ارمغان (دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد) مؤلف عرض کند که بقاعدهٔ فارسی این هر دو مبدل (ارمغان و ارمغانی) است که فارسیان عراق غین معجمه را بقاف بدل کنند چنانکه صاحب قوانین دستگیری آورده فرماید که قاعدهٔ این قسم تبدیل در عراق عجم است همچو (چناغ و چناق) و (اروغ و اروق) و اکثر محققین فرس نوشته اند که اگر در لفظی قاف بنظر آید باید دانست که اصلش غین معجمه یا کاف است و از همین قبیل است (غالین و قالین) حقیقت (ارمقان ارمغان) بجایش عرض کنیم ان شاء الله المستعان (اردو) دیکھو ارمغان

ارمک | بقول صاحب برهان و هفت بضم اول بر وزن اردک پشمینه باشد پوشیدنی لغت ترکی است و در فارسی مستعمل حقیقت این بر (ارپک) گذشت ـ صاحب انند این را لغت فارسی زبان گفته و صاحب مؤید بذیل لغات ترکی نوشته (اردو) دیکھو ارپک ـ

ارمگان | بقول صاحب برهان و جامع و هفت با کاف فارسی بر وزن اصفهان (۱) تربیت کننده و مربی و (۲) بمعنی سعد و سعادت نیز آمده خان آرزو در سراج باتفاق برهان گوید که (۳) بمعنی سوغات نیز گفته اند و این مبدل (ارمغان) است پس باعراب ارمغان باشد صاحب سروری بذکر معنی اول از خاقانی سند آورده (۲۹ اوله) گر تو بوسی ارمگان که ؛ زرین کنی آستان که ؛ کعبه ز تو ستد جاودان یافت ؛ که تبعات ارمگان یافت ؛ نیز فرماید که این لغت مخصوص نسخهٔ تحفة العراقین است و جای دیگر بنظر نیامده صاحب جهانگیری بصراحت کاف فارسی ذکر هر دو معانی اول الذکر کرده و از خاقانی سند آورده (ﻪ) در طالع هر که ارمگان یافت ؛ سرمایهٔ عمر جاودان یافت ؛ صاحب رشیدی

برمعنی اول قانع - مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری بزیادت نون بعد میم (ارمنگان) بمعنی اول آورده پس بخیال ما (ارمگان) مخفف (ارمنگان) است بمعنی اول و بیان ما خلف بجای خودش کنیم و معنی دویم مجاز است کہ معلّم و مربّی ہم باعث سعد و سعادت باشد دیگر ہیچ - انچہ خان آرزو این را مبدل (ارمغان) گفتہ جا دارد - صاحب ناصری و آرایش ہفتم ذکر کرده کہ غین معجمہ بکاف فارسی بدل شود ہمچو (لغام و لگام) (اردو) (۱) معلّم بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - علم سکھانیوالا - استاد - ادیب - آپ ہی نے مربّی پر فرمایا ہے کہ (عربی) اسم مذکر - پرورش کرنیوالا - تربیت کرنیوالا سرپرست (۲) سعد - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - نیک بختی اقبال مندی اور سعادت کا ذکر بھی آپ نے انہین معنو نمین کیا ہے - (۳) ارمغان - دیکھو ارمغان کے پہلے معنی -

ارمن بقول صاحب برہان وہفت وجامع بفتح اول بروزن چمن ولایتی است از کوہستان آذربایجان و مولد شیرین و ابریشم ارمنی منسوب بدانجاست و بکسر اول ہم گفتہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ ایروان و نخجوان از جملۂ آنست وانچہ صاحب برہان بکسر اول ہم آورده خلاف مشہور است - صاحب ناصری فرماید کہ ہمین است گرجستان صاحب سروری از نظامی گنجوی سندی آورده (سے) خاص کن ملک جہان برعموم ؞ ہم ملک ارمن و ہم شاه روم ؞ صاحب شمس این را لغت فارسی زبان گفتہ و صاحب مؤیّد ہم ذکر این ذیل لغات فارسی فرموده تشکیپیر گوید کہ فارسی است بخیال ما این لغت رومی باشد واللہ اعلم - (اردو) ارمن - ایک ولایت کا نام ہے جو کوہستان آذربائجان سے ہے - شیرین کا مولد

اور ابریشم ارمنی اسی سے منسوب ہے - صاحب ناصری نے اسی کو گرجستان کہا ہے -

ارمنا | بقول صاحب ناصری نام جرم فلک قمر است - صاحب انند این را بالفتح و لغت فارسی گوید - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد معلوم میشود کہ این از لغت دساتیر است تا اخذ این ہیچ متحقق نشد (ارد و) فلک قمر یعنی پہلے آسمان کے جرم کا نام فارسی مین آرنا آہ

ارمند | بقول صاحب برہان وہفت وانند بروزن فرزند (مخفف ارمیدہ مند) است یعنی صاحب آرام وآرام گرفتہ - صاحب جامع گوید کہ مخفف (ارمیدہ) صاحب نوادر ذکر این بذیل مصدر (آرامیدن وآرمیدن) کردہ فرماید کہ بمعنی آرام گیرندہ باشد مؤلف گوید کہ عجب است از محققین با نام ونشان وخصوصاً از ہفت وانند وبرہان نپدیدہ ام کہ اصل این (آرمیدہ مند) از کجا پیدا کردند وبچہ موشگافی (ارمند) را مخففش قرار دادند بخیال ما جزین نیست کہ مخفف (ارمندہ) است کہ می آید ہمچو (ارغند) کہ مخفف (ارغندہ) گذشت (ارد و) دیکھو ارمندہ -

ارمندہ | بقول برہان بروزن شرمندہ بمعنی آرمندہ است وآرام گرفتہ - وبقول رشیدی (ارمندہ وارمیدہ) مخفف (آرمندہ وآرمیدہ) وصاحب جامع فرماید کہ (ارمند وارمندہ وارمیدہ) این ہرسہ مخفف (آرمیدہ وآرام گرفتہ) وصاحب نوادر این را بذیل مصدر (آرامیدن وآرمیدن) آوردہ گوید کہ بمعنی آرام گیرندہ - صاحب ہفت میفرماید کہ بمعنی (ارمند) است کہ آرمیدہ وآرام گرفتہ باشد وصاحب ناصری ارشاد کند کہ (ارمندہ) مخفف آرمیدہ وخان آرزو در سراج گوید کہ (ارمندہ) بمعنی آرام گرفتہ مرادف

(آرمیده) و فرماید که تفاوتی دارد چنانکه در (ارغنده) گذشت و صاحب جهانگیری نوشته که (ارمنده و ارمیده) مخفف (آرمیده) چنانکه حکیم سوزنی گوید (ــه) تا بدان کندگان رسم یکره ٭ خر بیار رای غلام خربنده ٭ که چو من در نشاط این سفراند ٭ مانده از سفره مان ارمنده ٭ مؤلف عرض کند که اصل این مصدر (آرمیدن) است بمد و بحذف الف دوم مخففش (آرمیدن بمد) و به تبدیل ممدوده بمقصوره (که نتیجهٔ لب و لهجهٔ بعض مقامات است) مبدل یا مخفف آن (ارمیدن - بالف مقصوره) و لیکن این مصدر لازم در استعمال فرس و فرهنگهای عجم متروک است و اسم فاعلش بر دو قسم آید (۱) ارمنده به نون بر وزن قیاسی و (۲) ارمیده به یای تحتانی بر وزن اسم مفعول - و دومین در حقیقت بمعنی اسم مفعول است بمعنی آرام گرفته شده و لیکن بدینوجه که این لازم است و در لازم اسم مفعول نیاید (ارمیده) را نیز اسم فاعل (ارمیدن) و مرادف (ارمنده) گرفتیم و در مصادر لازم معنی مفعولی هم از فاعل پیدا میشود و چنانکه خان آرزو نوشته است و صراحت فرق هر دو بر (ارغیده) گذشت اما خان آرزو تسامح کرده است که (ارمنده) را صرف بمعنی آرام گرفته نوشت - بخیال ما - معنی این آرام گرفتن و آرام گیرنده هر دو باشد - حیف است از برهان که این را بمعنی (آرمنده - بنون) گفت و بمعنی آرام گرفته آورد مؤلف گوید که (ارمنده) بمعنی آرام گیرنده باشد و برای (آرام گرفته) لفظ (ارمیده) موجود است که می آید - وای بر صاحب جامع که (ارمند و ارمنده و ارمیده) هر سه را مخفف (آرمیده و آرام گرفته) بیان کرد و فی الحقیقت نه چنانست بلکه (ارمند) مخفف (ارمنده) و ارمنده مرادف یا مبدل یا مخفف (آرامنده) باشد و معنیش آرام گیرنده

وغلط کرد صاحب ناصری که (ارنده) را مخفف
(ارمیده) گفت مؤلف عرض کند که اگر ارنده
را من وجه مخفف هم خیال کنیم اصلش (آرمنده
بنون) باشد نه (آرمیده بیا) وصاحب جهانگیری
از تحقیق کار نگرفت که (ارمنده و ارمیده) هردو
را مخفف (آرمیده - بمد ویا) نوشت زیرا که ارمنده
مخفف (آرمنده) باشد و (ارمیده) که می آید
مخفف (آرمیده) اگر محققین لغت اصول و
قواعد را در تعریف الفاظ زدست دهند -
جویندگان حقیقت را در غلط اندازند (اردو)
ستانیوالا -

ارنگان | بقول صاحب ناصری بالکسر
تربیت کننده وبس - دیگر کسی از محققین
ذکر این نکرد و ما بر لفظ (ارنگان) اشاره این
کرده ایم و این مرکب است از (ار) و (رنگ)
و (الف ونون جمع) (ار) لغت ترکی ست مجاز بمعنی
صاحب و (رنگ) بقول برهان بمعنی قاعده وقانون
و روش پس معنی لفظی (ارنگان) صاحب قواعد
روش باشد و کنایه از معلم و مربی و (ارنگان) که گفته
مخفف این است (اردو) دیکھو ارنگان کی پہلی معنی

ارنمین | بقول صاحب برهان وهفت بر وزن مه جبین (۱) نام پسر لنطی بن یونانست
ولغت رومی (۲) انار صحرائی را گویند وبعربی (رمان البری) خوانند وبعضی درخت انار صحرائی
را گفته اند وبعضی گویند انار دانه دشتی است که آنرا حب القلقل خوانند - صاحب رشیدی و
ناصری بر انار دشتی قانع وبقول جهانگیری وسروری انار بری - صاحب جامع فرماید که بضم
و فتح میم انار صحرائی وبقول بعض درخت آن وبقولی دانهٔ آن - خان آرزو در سراج ذکر
معنی اول و دوم کرده صاحب محیط نوشته که این اسم یونانیست و آن نباتیست بری و
بستانی و هر سال می روید بری آن غیر مستعمل وبستانی آنرا برگها شبیه به برگ (اثل) وساق

مربع بقدر نیم ذراع و غلاف ثمر آن شبیہ بغلاف (لوبیا) مائل بطرف اسفل و تخم آن سیاہ و دراز و تخم بری آن مستدیر و اغبر و گویند (ارنین) درخت قلقل است و بقول ابن بیطار غیر آنست و نیز ابن جلجل بغلطی گمان بردہ کہ آن قلقل است گرم و خشک در سوم و بقول گیلانی خشک در دوم و محلل و جاذب و از جملۂ خواص این نبات آنست کہ چون تازۂ آنرا سودہ و یا خشک آنرا بآب پختہ بر موضعی کہ دران پیکان و مانند آن فرو رفتہ باشد ضماد نمایند از عمق بدن و گوشت انچہ دران خلیدہ باشد بکشد و منافع بسیار دارد صاحب انند گوید کہ این لفظ بمعنی اول فارسی است و مؤلف عرض کند کہ منسوب بہ ارمن باشد بقاعدۂ فارسی کہ یا و نون نسبت بر (ارمن) زیادہ کردہ باشند یا باعتبارات خاص نامش بزبان یونانی ارنین باشد (اردو) (۱) ارنین (نسطی بن یونان) کے فرزند کا نام (۲) ایک پودے کا نام بعض نے جنگلی انار کہا ہے اور بقول بعض اس کے درخت کو اور بقول بعض جنگلی انار کا دانہ جس کو حب القلقل کہتے ہیں صاحب محیط نے (حب القلقل) پر اسکا ہندی نام گوارجکنہ لکھا ہے لیکن آپہی نے (ارنین) پر لکھا ہے کہ بقول ابن بیطار وغیرہ (ارنین) (حب القلقل) کے سواے ایک پودے کا نام تیسرے درجہ مین گرم و خشک ۔

ارمنی نشین اصطلاح ۔ بقول صاحب رہنماے سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار مقامی کہ ارمنیان دران جا سکونت دارند مؤلف گوید کہ از قبیل شہ نشین است ۔ اسم

مفعول ترکیبی (اردو) ارمنیون کا محلہ مذکر

ارمنیہ بقول برہان بکسر اول (۱) شہریست معروف کہ آتشکدۂ درخش دران جاست گویند بانی این شہر و تیز از و آتشکدۂ درخش دراس

مجوسی آباد کرده الحال براس البغل مشهور است
و درهم بغلی منسوب باوست صاحب هفت
باتفاق برهان در معنی فرماید که بکسر اول وکسر یا
وسکون رای مهمله وسکون میم وکسر نون بمثناة
تحتانی مشدد رسیده وهای مدوره زده باشد
صاحب انند صراحت فرماید که این لغت فارسی
است - خان آرزو در سراج گوید که ظاهرا
بانی آتشکده باشد. و بانی ارمیه همان ارمنین است
که گذشت پس ارمیه بفتح اول باشد چنانکه شهرت
دارد وصاحب ضمیمهٔ برهان آورده که (۲)
(ارمنیه) نام مملکتیست وسیع که طرف مشرق
دریای فرات وجانب شمال دیار بکر وکردستان
و آذربایجان وسمت مغرب شروان وسمت
جنوب گرجستان واقع است وآن منقسم بدو
قسم است یکی صغری ودیگری کبری پس تفلیس
و توابع آن را ارمنیهٔ کبری نامند وخلاط ومضافات
آن را ارمنیهٔ صغری مؤلف نسبت خیال
خان آرزو عرض کند که اگر بانی این (ارمنین)
می بود نام این (ارمنینیه) می شد به دو نون و
به دو تحتانی - (اردو) (۱) ارمنیه - ایک
مشہور شہر کا نام ہے جو (راس) مجوسی
کا آباد کیا ہوا ہے اور (۲) ایک وسیع
مملکت بھی اسی نام سے موسوم ہے جو دریائے
فرات کی مشرق مین واقع ہے -

ارمود | بقول برهان وهفت وانند بروزن ومعنی امرود است وآن میوهٔ باشد معروف
خان آرزو در سراج فرماید که ظاهر قلب امرود باشد از عالم درپوش ودرویش مؤلف
عرض کند که مقصودش از قلب بعض باشد - صاحب جهانگیری فرماید که با اول مضموم وثانی زده
ومیم مضموم وواو معروف امرود را گویند - هم او این را در دستور چهارم خاتمهٔ کتاب بذیل لغات
آژند و پاژند به همین معنی آورده - صاحب جامع بر میوهٔ قانع - به تحقیق ما (ارمود) بدین معنی

لغت ترکی است (کذا فی کنز) مزاج و خواص این بار بو نوشته ایم (اردو) امرود۔ دیکھو اربو

ارمون (الف) بقول صاحب برہان و جہانگیری و جامع و ہفت بر وزن گردون زری باشد که پیش از کار کردن بمزدور دہند و آنرا بعربی (اربون) خوانند و بقول صاحبان رشیدی و سراج بمعنی بیعانه که بعربی (اربون) گویند و فرماید که ظاہرا (اربون) را به تصحیف (ارمون) خوانده اند۔ صاحب منتهی الارب ذکر (عربون) بمعنی بیعانه کرده گوید که عین ہمزه هم بدل شود یعنی در لغت عرب (اربون) هم بمعنی (عربون) آمده مؤلف گوید که بقاعده فرس تبدیل بای موحده با میم آمده ہمچو (غرب و غرم ـ بمعنی دانهٔ انگور پخته و تازه) پس ظاہر است که فارسیان (اربون) را که لغت عرب بوده به تبدیل بای موحده با میم (ارمون) کردند پس اندرینصورت بقول صاحبان رشیدی و سراج تصحیف نباشد بلکه تبدیل است و این را مفرس توان گفت (لطیفی سـ ۵) منم در در ترا باجان خریدار ٭ که ارمون داده ام جان را بیانا مخفی مباد که ازین سند استعمال - - - - - - - - - - - - - - -

(ب ـ ارمون دادن) بمعنی بیعانه دادن پیدا می شود ـ طرز بیان محققین اول الذکر نسبت معنی (ارمون) پسند خاطر ما نیست که معنی حقیقی آن بیعانه باشد و بس و مجازا بمعنی زری توان گفت که پیش از کار بمزدور دہند پس ارمون دادن مجازا بمعنی اجرت پیشگی دادن هم باشد (اردو) (الف) بیعانه ـ بقول صاحب آصفیه (عربی و فارسی) اسم مذکر ـ سائی ـ پیشگی ـ (فارسی) اسم مؤنث ـ وه اجرت جو کام سے پہلے دیجائے سائی ـ بیعانه (ب) بیعانه دینا ـ پیشگی دینا ـ

ارمومن بقول صاحب برہان و ہفت و انند و موارد بر وزن پہلو شکن بلغت زند و پازند

بمعنی خوابیدن و آرام گرفتن باشد صاحب جهانگیری در دستور چهارم خاتمهٔ کتاب بذیل
لغات ژند و پاژند ذکر این کرده مؤلف گوید که استعمال این حالا متروک است مخفی مباد که
(ارمون) اسم جامد زبان ژند و پاژند باشد بمعنی خواب و استراحت و آرام و (تن) علامت
مصدر است ـ حیف است که صاحبان تحقیق بر لفظ (ارمون) که گذشت این معنی را ترک
کرده اند و بر معنی بعیّانه اکتفا کرده و عجبی نیست که معنی خواب مجاز باشد از بعیانه که خواب
بعیانهٔ موت است واللہ اعلم اندرینصورت باید که نون اوّل را ساکن گیریم (اردو)
سونا ـ آرام لینا ـ

ارمیا | بقول صاحب برهان بر وزن انبیا (۱) نام یکی از انبیای بنی اسرائیل و (۲) نام
خضر پیغمبر و (۳) نام حضرت علی علیه السّلام و (۴) نام بیت المقدّس و (۵) نام بلیان بن
ملکان باشد و بضمّ اوّل و کسر اوّل هم بنظر آمده ـ صاحب سروری گوید که بفتح همزه و تشدید
یای حطّی و بضمّ همزه و نیز نام پیغمبری از بنی اسرائیل (شیخ روزبهان ۵) بلطف شیث پیمبر
برفعت ادریس ؛ بآب دیدهٔ نوح و کلیم ارمیا نه ـ صاحب جهانگیری در دستور پنجم خاتمهٔ کتاب
بذیل لغات غریبه ذکر این کرده بر معنی دوم قانع و فرماید که او را ابلیان بن ملکان هم خوانده اند
صاحب جامع بذکر معنی اوّل و چهارم و پنجم فرماید که نام مبارک خاتم الانبیا و سیّد اوصیا محمد
و علی صلی اللہ علیهما و آلهما ـ صاحب (دری و پهلوی) بر معنی اوّل قناعت کرد صاحب
زبده گوید که لغت عربی است بمعنی خضر یا الیاس مؤلف عرض کند که بخیال ما این لغت سریانی
زبانست ـ انچه صاحب غیاث بحوالهٔ منتخب ذکر این کرده است غلط است ـ در منتخب یادگم

لغات عربی یافتہ نمی شود - اغلب کہ فارسیان این را از سریانی گرفتہ باشند (ارد و) (۱) انبیای بنی اسرائیل سے ایک پیغمبر کا نام ارمیا ہے (۲) خضر کو بھی آرمیا کہتے ہین (۳) حضرت علی کرّم اللّٰہ وجہہ بھی ارمیا سے موسوم ہین (۴) بیت المقدس کو بھی فارسیون نے ارمیا کہا ہی بعض اہل لغت نے نبینا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بھی آرمیا سے موسوم کیا ہے اس لفظ کی شان سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان سریانی کا لفظ ہے -

(الف) ارمید (ب) ارمیدہ | بقول صاحب برہان (الف) بروزن فہمید مخفّف (آرمید) است کہ ماضی آرمیدن باشد معنی قرار گرفت وساکن شد و (ب) بروزن فہمیدہ مخفّف (آرمیدہ) کہ قرار گرفتہ وساکن شدہ - باشد - صاحب ہفت در ہر دو ہمزبان برہان وصاحب انند بر (الف) ذکر (ب) ہم کردہ با برہان متّفق مؤلّف گوید کہ ما صراحت کامل (ب) بر (ارمندہ) کردہ ایم کہ گذشت و (الف) ماضی مطلق است از (ارمیدن) کہ بجایش مذکور (ارد و) (الف) سستایا (ب) سستایا ہوا -

ارمیس | بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن تلبیس نوعی از خار بود کہ برگہای نرم آن دوائی باشد - صاحب شمس صراحت کند کہ این لغت فارسی زبان است فرماید کہ خاریست کہ از برگہای کھلک نرم باشد - در دوا بکار برند وصاحب مؤید ہم ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ گوید کہ خاریست کہ از برگہای وی انچہ نرم باشد در دوا استعمال کنند حیف است کہ ما بیش ازین از حقیقتش خبر نداریم واین لغت غریب است کہ در محیط اعظم ہم یافتہ نشد (ارد و) ارمیس - کانٹونکی ایک قسم ہی جسکی نرم پتیونکو دوا استعمال کرتے ہین اس سے زیادہ ہم معلوم نکر سکے -

ارمین بقول برہان وہفت وسروری وجہانگیری وناصری وجامع بر وزن پروین نام پسر چہارم کیقباد است کہ برادر کوچک کاؤس باشد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اصح (کی ارمین) است و فرماید کہ (کی) لفظی ہست برای تعظیم ہمچو (کی لہراسپ) و (کی قباد) و (کیخسرو) و (کے کاؤس) از جہت امتیاز داخل است نہ از اصل نام۔ مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ معنیؑ منسوب بہ ارَم باشد وبفتح اوّل معروف واللہ اعلم (اردو) آرمین کیقباد کے چوتھی لڑکے کا نام جو کاؤس سے چھوٹا تھا۔

ارمینا بقول صاحبان برہان وہفت وانند بر وزن ہمسیا بلغت سریانی نوشادر باشد و آن چیزی است مانند نمک وبیشتر سفیدگران بکار برند وبعضی گویند لغت یونانی است صاحب محیط بر(ارمینا) گوید کہ نوشادر است و بر نوشادر نوشتہ کہ اسم فارسی است وبعربی نیز بدین نام مشہور وبلغت حجاز ویمن (نغش) وبیونانی (اذرار) و (ارمینا) و (ملیا) وبہندی (نوساد و نوساگر) و بفرنگی (سال ارمونیک) و درانگلیسی (امونیا) نامند وباصطلاح اہل اکسیر (عقاب) و (کبریت الدّخان) و (ملح النّار) و (سلسالیوس) گویند واین چیزی است سفید شبیہ بشورۂ قلمی۔ معدنی ومائی ومصنوعی می باشد بہترین آن پیکانی است کہ دران نوعی استدارت مخروطی شبیہ بہ پیکان تیر باشد ولہذا بہ پیکانی مسمّی گشتہ طبع آن قریب بہ نمک است گرم وخشک در آخر دوّم وبقول گیلانی در سوّم وگویند گرم در آخر سوّم وخشک در اوّل۔ وآن ملطّف۔ مذیب۔ مفتّح وقاطع سیلان خون ومنافع بسیار دارد (اردو) نوشادر۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ مرکّب از نوش۔ آدر یعنی

(تریاق آتش) ایک کانی دوا کا نام جو اکثر سفید ہوتی ہے - کانی نوشادر نواح سمرقند کے
ایک پہاڑ سے نکلتا ہے اور نیز اس پہاڑ کے غار سے جو (دمندان) علاقہ کرمان مین واقع ہے
کہتے ہین کہ اس غار مین سے دھوان نکلتا اور جم جاتا ہے یہ سب سے عمدہ قسم کا نوشادر ہے
دوسرا نوشادر وہ ہے جو پڑا وہان آ دون مین گندگی وغیرہ جلنے سے اکٹھا ہوجاتا ہے۔ ہنود
لوگ اسی کو عقاب اور نسر طائر و مشاطہ کہتے ہین اور عرب والے (ملح بوتیہ) آنکھ کی سفیدی
کے واسطے مفید ہے - اصل مین ایک قسم کا کھاری نمک ہے - مزاجاً تیسرے درجہ مین
یابس اور بعض کے نزدیک تیسرے مین حار۔

ارمینہ | بقول صاحب شمس بالکسر نام شہریست وصراحت کند کہ لغت فارسی و عربیست
صاحب انند ہم ذکر این کردہ وصاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نوشتہ مؤلف
بدیدکہ عجبی نیست کہ آباد کردۂ (ارمین) باشد (اردو) ارمینہ - ایک شہر کا نام ہے افسوس ہے
اس کے تفصیلی حالات نہین معلوم ہوسے -

ارمینیہ | بقول صاحب سروری نام الکہ ایست نصاریٰ (جرجانی لامعی ۵) لشکر
شکستہ ونشکستہ تیغ او ؛ در روم بت نماند و بارمینیہ شمن ؛ صاحب منتہی الارب گوید
بالکسر وگاہی یای اخیر مشدد ہم آید - شہریست بروم یا چہار اقلیم است یا چہار شہر متصل
ہم و ہر شہر را از آنہا (ارمینیہ) گویند - ارمنی بفتح میم منسوب است بآن مؤلف عرض
کند کہ در وجہ تسمیۂ این ہم عجبی نیست کہ (ارمین) را دخلی باشد (اردو) ارمینیہ روم میں ایک
کئی شہروں اور اقلیموں کا نام ہے زمانۂ حال مین اسکی کامل حقیقت جغرافیہ سے معلوم

ہو سکتی ہے اہل لغت کا بیان جغرافیہ کے مقابلہ مین لا شے کا حکم رکھتا ہے۔

ارمیون | بقول برہان وہفت وانند بروزن ارغنون (۱) نام حکیمی است رومی و (۲) بمعنی زیرک و عاقل ہم آمدہ و (۳) نام سنگی است در زمین روم کہ ہرچند آنرا بشکنند مخمس شکستہ شود و بفتح واو بروزن پرویزن ہم گفتہ اند مؤلف گوید کہ بخیال ما این لغت یونانی است بمعنی دوم اصل باشد وہمان سبب حکیمی را بدین اسم موسوم کردہ باشند بلحاظ زیرکی او وعجبی نیست کہ سنگ مذکور راہم نظر بر صنعتش کہ بالا مذکور شد مجازاً این نام نہادہ باشند واللہ اعلم (اردو) (۱) ارمیون۔ ایک حکیم کا نام ہے جو روم مین گزرا ہے (۲) زیرک۔ بقول آصفیہ (فارسی) دانا دانشمند (۳) ایک پتھر کا نام بھی ارمیون ہے جو زمین روم مین واقع ہے۔ مذکر۔

ارّن | بقول صاحب برہان بفتح اوّل و ثانی مشدد و سکون نون بلغت ژند و پاژند (۱) گوسفند مادہ را گویند کہ میش باشد وبقول صاحب مؤید (۲) بفتح یکم وضم دوم در زبان ترکی بمعنی آب صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب ذیل لغات ژند و پاژند ذکر این بمعنی اوّل کردہ وصاحب لغات ترکی نسبت معنی دوم فرماید کہ بفتح ہمزہ وکسرۂ رای مہملہ و سکون نون باشد وبجای دیگر (ارن) بکسر اوّل وفتح دوم ہم ہمین معنی آوردہ وصاحب کنز کہ ہم محقق ترکی زبان است این را (۳) بفتحتین بمعنی اشیای خوشبو وا گفتہ۔ صاحب ساطع فرماید کہ بفتح اوّل وضم رای مہملہ بزبان سنسکرت (۴) آفتاب و (۵) بامداد و (۶) سرخی کہ بوقت صبح در افق ظاہر شود مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این اسم جامد ژند و پاژند است وحالا در روزمرّۂ عجم متروک (اردو) (۱) بکری (ہندی) بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ گوسفند

بزبادہ (۲) پانی۔ دیکھو آب کے پہلے معنی (مذکر) (۳) خوشبودار چیزیں مؤنث (۴) آفتاب مذکر دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی (۵) صبح بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث (۶) صبح کی شفق (مؤنث)

ارنج | بقول برہان وہفت بفتح اوّل وثانی وسکون ثالث وجیم بمعنی (آرنج) است کہ بندگاہ ساعد و بازو باشد وبعربی مرفق خوانند۔ صاحبان جامع وسراج ورشیدی این را مخفف آرنج گفتہ اند کہ در ممدودہ گذشت مؤلف گوید کہ لغت فارسی زبان است۔ واصل این (آرنگ) بمدوکاف فارسی کہ بجایش گذشت عجمی نیست کہ عربی دانان عجم کاف فارسی را بجیم عربی بدل کردہ باشند ہمچو (شنگرف وشنجرف وزنگ ورنج) وتبدیل ممدودہ بہ مقصورہ نتیجہ لب ولہجۂ مقامی باشد (اردو) دیکھو۔ آرنج کے پہلے معنی۔

ارندان | بقول صاحب برہان وسراج وسروری ورشیدی وجامع وہفت واننددبروزن قلمدان بمعنی انکار وحاشا باشد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ پیراہر یو۔ خواجہ عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ العزیز در طبقات خویش آوردہ کہ "طاقت علم وعقل خلق در نیافتند ویرا مہجور کردند وبرخاستند بانکار وارندان" مؤلف گوید کہ باتفاق محققین لغت فارسی زبانست (اردو) انکار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ اقرار کی ضد (جانصاحب ع) انکار سے بدتر ہیں سب اقرار تمہارے شعر

ارنواز | بقول صاحب برہان وجامع وہفت وناصری وسراج واننددبر وزن سرفراز نام خواہر جمشید است کہ باخواہر دیگر (شہرناز) درحبالۂ ضحاک بود وعاقبت بفریدون منتقل شد۔ صاحب سروری از فردوسی سندی آوردہ (ع) درایوان شاہی شب ویریاز * بنجواب اندرون بود باارنواز * مؤلف گوید کہ معنی لفظی این دل جوی شوہر۔ وخوش کنندۂ شوہر وہمراد

رسانندۂ شوہر باشد کہ (ار) بزبان ترکی بمعنی تر و تازہ آمدہ و (نواز) صیغۂ امر از نواختن کہ
بمعنی دلجوئی کردن و خوش کردن و برادر رسانیدن آمدہ پس (ارنواز) اسم فاعل
ترکیبی است ازہمین مصدر (اردو) ارنواز - زبان فارسی مین جمشید کی بہن کا نام ہے
جو اپنی دوسری بہن کے ساتھ ضحاک کی بی بی تھین اور آخرکار فریدون کے قبضہ مین آئین -

ارنونداسپ بقول خان آرزو و سراج با اول مفتوح و ثانی زدہ و نون و واو مفتوح
و نون دوم زدہ و دال و ہمزۂ مفتوح و سین مہملہ ساکن و بای فارسی - نام پدر ضحاک صاحب
رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند مخفی مباد کہ اکثر در آخر اسمای شاہان ترک و فارس لفظ اسپ
زیادہ می کردند - معنی لفظی این (صاحب اسپ تیزرو) باشد کہ (ار) در ترکی زبان مجازاً
بمعنی صاحب آمدہ و (نوند) بقول برہان بمعنی تیزرو عموماً و اسپ تیزرو خصوصاً و مردم تیزفہم
راہم گفتہ اند - اندرین صورت معنی این (صاحب اسپ کہ تیزفہم باشد) ہم توان گرفت
عجبی نیست کہ ہمین باشد وجہ تسمیۂ این (اردو) ارنونداسپ - ضحاک کے باپ کا نام تھا

ارنی بقول بہار بفتح اول و کسر دوم امر حاضر از مصدر (ارارت) بمعنی (بنما مرا) فارسیان
آنرا یک کلمہ پنداشتہ اند و بسکون دوم استعمال نمایند (سالک یزدی ؎) مرغ ارنی گو
ز شوق (لن ترانی) می پرد ؛ پیش موسی خارخار وادی ایمن گل است ؛ و آرستہ بند ہمین شعر
گوید کہ منصوص است و سکون دوم تصرف فارسیان مؤلف عرض کند کہ این اشارہ
ایست بسوی (رب ارنی) کہ سوال موسی علیہ السلام بود با خداوند تعالی و جوابش (لن ترانی)
یافت پس فارسیان ازین لفظ اشارہ می کنند بہ واقعات بالا دیگر ہیچ (اردو) ارنی - بقول

اسیر- (عربی) اس کا لفظی ترجمہ (دکھا مجھے) آپ فرماتے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے جلوۂ باریتعالے کے دیکھنے کی درخواست مین فرمایا تھا اور اسکے جواب مین ادہر سے ارشاد ہوا (لن ترانی) یعنی تو نہ دیکھ سکے گا تو مجھے) (تسلیم سلمہ) لینے لگے لن ترانیون کی ؎ ایجان ارنی سنائی کس نے ؎ (اسیر سلمہ) ارنی کہتے ہو کیون طور پہ ہر وقت اسیر ؎ اک ذرا حضرت موسیٰ کو تو آجانے دو ؎

ارن بیز بقول صاحب برہان وجامع وسراج وسروری با بای ابجد وزای فارسی بروزن الم یجد چوب بقم را گویند کہ بدان چیزہا رنگ کنند و آنرا (تبرخون) ہم خوانند ومعرب آن طبرخون وبعضی بتقدیم بای ابجد بر یای حطی بروزن (سحر خیز) گفتہ اند- صاحب ہفت صراحت حلیہ لفظ کند کہ بفتح اول ورای مہملہ وسکون نون وفتح مثناۃ تحتانی وبای ابجد وسکون زای پارسی است- صاحب محیط بر بقم فرماید کہ بلغت مین (ناتورہ) وبعربی (بقم) چوبی سرخ رنگ مائل بزردی وبفارسی آنرا (وردبرہنہ) ودر انگلیسی (لوگ اوڈم) وبہندی (پتنگ) گویند- گرم وخشک در دوم وگویند گرم درسوم وخشک درچہارم- چون آنرا کوفتہ بپختہ برجراحت وقروح بپاشند تنقیۂ آن کند وشستن رو بآب آن جہت نیکوئی رنگ رخسار وتقویت مفاصل نافع ومنافع بسیار دارد وبر طبرخون فرماید کہ نوعی از صفصاف کہ بفارسی سرخ بید وبہندی تن نامند نتیجۂ این ہمہ تحقیق آنست کہ طبرخون ورای بقم باشد و (ارن بیز) اسم بقم است بخیال ما اصل این (ارن بیز) بروزن سحر خیز باشد چنانکہ صاحب برہان ہم ذکر کردہ بمعنی خوشبودار خالص وکنایہ از بقم کہ خوشبوی لطیفی دارد- (ارن) درترکی زبان بمعنی چیز خوشبودار و (بیز) بقول برہان بمعنی خالص آمدہ وانچہ بای موحدہ بیای تحتانی مبدل شد وبالعکس آن ونیز تبدیل

زای عربی بہ زای فارسی خلاف قیاس و تحریف و تصحیف باشد کہ ماخذش ہیچ تحقق نمی شود و در لغات ژند و پاژند ہم یافتہ نمیشود (اردو) پتنگ ۔ بقول آصفیہ ۔ ایک لکڑی کا نام ہے جس سے سرخ رنگ نکلتا ہے ۔ (مذکر) بقول صاحب ساطع یہ زبان سنسکرت کا لفظ ہے ۔

ارنی سنج استعمال بمعنی ارنی گوینی گوینده (وبت ارنی) اسم فاعل ترکیبی از ارنی سنجیدن چنانکہ عرفی گوید	(۵) حصہ مجنون ادب سنج بود ؛ زان لب موسی ارنی سنج بود ؛ (اردو) ارنی گو کہ سکتے ہین ۔

(۱۲۱۸)

ارواند بقول برہان و جہانگیری و ہفت و اندو جامع بر وزن پروانہ (۱) نام گلیست کہ آنرا خیری صحرائی گویند چون قدری ازان بخور کنند ہر بوی بد و گندہ کہ در جائی باشد برطرف گردد و زائل شود و (۲) نوعی از شتر ہم ہست خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی دال بجای واو آمدہ کہ بجای خودش گذشت برین تقدیر و احد ہما تحریف باشد و نوعی از شتر و قیل نوعی از مادہ شتر صاحب سروری ذکر ہر دو معنی کردہ و برای معنی دوم از امیر مختاری سندی آوردہ (۵۳) من بندہ کہ روی سوی رہ دارم ؛ بی بختی و بی سرا ک و ارواند ؛ صاحب ناصری بر شتر مادہ قانع و بقول صاحب رشیدی گل خیری و شتر مادہ ۔ صاحب محیط این را بہ واو سوم معنی اول لغت فارسی گوید و افعال و خواص این بر (ارداند ۔ بدال مہملہ) گذشت ۔ اصراحت ماخذ (ارواند ۔ بدال) بجای خودش کردہ ایم عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود دال مہملہ را بواو بدل کردہ باشند ہمچو (بید و بیو) بمعنی کرکی کہ جامہ و کاغذ را ضائع کند پس آنچہ خان آرزو واحد ہما را تحریف گوید ما این را تبدیل نام نہیم و نسبت معنی دوم عرض کنیم کہ بقول صاحب لغات ترکی (اروند) بالفتح اول و سوم بمعنی مادۂ شتر است انتہی پس فارسیان بقاعدۂ خود کہ ذکرش بالا گذشت دال مہملہ را بواو بدل کردہ

اروَنہ کردہ باشند حقیقت الف دوم ہمین قدر معلوم می شود کہ ترکیان بقاعدۂ خود فتح دال را بالف نوشتہ باشند و فارسیان ہمان الف علامت فتح را قائم کردہ (اروانہ) کردند دیگر ہیچ (اردو) (۱) دیکھو اردانہ (۲) اونٹنی۔ بقول آصفیہ (ہندی) مادۂ شتر۔ سانڈنی۔ ناقہ۔ (مؤنث)۔

(۱) اروب | بقول صاحب بول چال (۱) و (۲) مفرّس یورپ است (انتہی) مؤلف

(۲) اروبا | گوید کہ اقلیمی است از پنج اقلیم طبیعی و نام یکی از برّاعظم کہ در مغرب برّاعظم ایشیا

(۳) اروپ | واقع و بر ہفدہ ممالک شامل (۱) برطانیہ (۲) فرنساویہ (۳) ہسپانیہ (۴)

(۴) اروپا | پرتگال (۵) اِتلی (۶) ترکی (۷) روس (۸) سویدن (۹) ناروے (۱۰) ہالنڈ (۱۱) بلجیم (۱۲) سوئٹزرلینڈ (۱۳) پرشیا (۱۴) آسٹریا (۱۵) جرمنی (۱۶) ڈنمارک (۱۷) یونان۔ صاحب روزنامہ (۳) را و صاحب رہنما (۴) را بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بہ بای فارسی ہم بہمین معنی آوردہ و بسند استعمال این حوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ بای حال این تفریس معاصرین عجم است کہ دران لزوم قاعدۂ تبدیل باقی نماندہ است یعنی تبدیل بعض حروف خلاف قاعدہ واقع (اردو) یورپ بقول صاحب آصفیہ (انگریزی) اسم مذکر۔ مغرب کا برّاعظم۔ ممالک مغرب۔ دنیا کے پانچ برّاعظموں مین سے ایک برّاعظم کا نام۔ جو برّاعظم ایشیا سے جانب غرب واقع ہے اس میں سترہ ممالک شامل ہین (جن کا ذکر فارسی مین ہوا مؤلف)

اروَر | بقول صاحبان برہان و سراج و ہفت و انند بضم اوّل بروزن دختر بلغت ژند و پاژند بمعنی نباتات باشد یعنی رستنیہا۔ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ گوید کہ زر را تشت در صفت بہشتیان گوید (۵) ہمان مینوی و اروَر

سرو آتش بود باستاده به پیش تو هم سرخوش بود مؤلف گوید که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو)
نباتات - بقول آصفیه (عربی) اسم مؤنث - نبات کی جمع - پودے - سبزی - ترکاریان -

اروس | بقول صاحب برہان و جامع و ہفت و انند و سراج و ناصری و رشیدی و سروری و جهانگیری بفتح اول و ثالث مجهول بروزن عروس متاع و اسباب و کالا را گویند صاحب فرہنگ فدائی گوید که در فارسی زبان ہر خواسته که برای خرید و فروش باشد (پوربہای جامی سے) یکروز چار بار بہر و اسپم از گله بود روز دگر اروس و قماش از نہانده بود صاحب انند صراحت کرده که لغت فارسی زبان است - بخیال ما این ماخوذ است از لغت عرب که (ارؤس) بفتح اول وسکون ثانی و ضم ہمزه - بقول منتہی الارب جمع رأس و رأس بمعنی سر و سر ہر چیز و راس المال و سرمایه تجارت و بقول منتخب (اروس) بمعنی روشن و صاف آمده پس عجبی نیست که فارسیان ہمین لفظ را بتصرف خفیف برای اسباب و کالا گرفته باشند (اردو) متاع - دیکھو اخریان -

ارومه | بقول ضمیمه برہان بفتح اول و میم علفی که اشخار از ان حاصل شود - صاحب انند این را بالفتح و بضم دوم و فتح میم لغت عربی گوید که بمعنی بیخ درخت و جز آن باشد (ہکذا فی منتہی الارب) (اردو) ایک قسم کی گھانس کا نام فارسیون نے ارومه رکھا ہے جس سے سجی کا جوہر حاصل ہوتا ہے -

ارون | بفتح اول و واو وسکون رای مہمله و نون - بقول صاحب فرہنگ فدائی (۱) بالای کلفت و (۲) میل آہنینی که زور آن چیزہای سنگین را از جای خودش برمیدارند و آن چنین است که یک سرش را زیر آن چیز می نہند و سر دیگرش را گرفته رو بزمین زور می کنند تا آن چیز به آسانی

از جای خود بلند شود و این از افزار ہای سنگین کشی است و بقول صاحب انند در عربی زبان بفتح
اوّل و ضمّ ثانی (۳) بمعنی شادمان و (۴) بمعنی زہر و (۵) مغز سر فیل کہ زہرناک باشد و (۶) نام
شہری در طبرستان (کذا فی منتہی الارب) مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل و دوّم غیر از فرہنگ فارسی
کہ از معاصرین اہل زبان است دیگر کسی نہ نوشت (اردو) (۱) موٹا کپڑا ۔ (مذکر) (۲) وہ آہنی
کل یا مشین جس کے ذریعہ سے سنگین چیز کو بلند کرتے ہین ۔ (۳) خوش ۔ (۴) زہر ۔ مذکر ۔
(۵) ہاتھی کا مغز جسمین سمیت پیدا ہو چکی ہو (مذکر) (۶) ایک مقام کا نام (اردن) ہے جو طبرستان
مین واقع ہے ۔

اروتن بقول صاحب برہان و ہفت و انند و موارد با فوقانی بروزن (سبوشکن) بلغت
ژند و پاژند بمعنی شستن باشد و (ارومن) یعنی بشویم و (اروتید) بمعنی بشوئید ۔ صاحب جہانگیری
در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ در
ترکی زبان (ارن) بفتح اوّل و ضمّ دوّم بمعنی آب آمدہ (کذا فی المؤید) و صاحب لغات ترکی
ہم معنی ہمزبان صاحب مؤید لیکن بحلیہ لفظ اختلاف کردہ پس عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ رسم الخط
ترکی برای اظہار ضمۂ رای مہملہ ۔ واو زیادہ کردہ (ارون) کردہ باشند و فارسیان قدیم (تن) کہ
علامت مصدر است برو زیادہ کردہ (اروتن) را بمعنی شستن گرفتہ باشند اگر برخلاف این قیاس
(ارون) را لغت ژند گیریم جا دارد لیکن در لغات ژند یافتہ نمی شود واللہ اعلم (اردو) دھونا ۔

اروند بقول برہان و رشیدی و جہانگیری و غیاث و مؤید و سروری و ناصری و شمس و ہفت
و سراج (۱) بروزن و معنی الوند است و آن کوہی باشد در نواحی ہمدان گویند شخصی دران کوہ

آسود کہ نام او (اروند) بود و آن کوہ را بنام او خوانند (حکیم خاقانی ؎) شرارِی جہد ز آتش
نعل اسپش ٭ کہ حر اتش اروند و شہلان نماید ٭ (اثیر الدین اخسکتی ؎) صدای نالہ بخصمت ز کوہ
این آید ٭ بس ای درشت گران جان و سرد چون اروند ٭ صاحب جامع گوید کہ این کوہ بر دجلہ
واقع است کہ شط بغداد نام دارد۔ صاحب مؤید بحوالۂ عجائب البلدان نوشتہ کہ برین کوہ در
یک فصل سہ حالت بود بر قلۂ زمستان و بر صفحہ ربیع و در دامن تابستان (مرادف ارا وند۔ کہ
گذشت) (اردو) کوہ الوند ایک پہاڑ کا نام ہے جو نواحی ہمدان مین واقع ہے۔ (مذکر)

(۲) اروند۔ بقول برہان و جامع و ہفت و سراج دریای محیط۔ وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد
مخفی مبادکہ در زبان پہلوی (اروند) دجلہ را گویند چنانکہ بمعنی چہارم می آید پس عجبی نیست کہ
مجازاً محیط را ہم گفتہ باشند (اردو) سمندر۔ بقول صاحب آصفیہ بحر محیط (مذکر) جس کو
زبان سنسکرت مین سُمدر کہتے ہین۔

(۳) اروند۔ بقول برہان و ہفت بمعنی کرۂ آب۔ خان آرزو در سراج بذکر این فرماتے
کہ معنی چہارم اصح است مؤلف گوید کہ مارا با او اتفاق نیست بخیال ما تعمیم معنی چہارم اصح
باشد و معنی دوم و سوم مجاز آن (اردو) کرۂ آب۔ بقول آصفیہ (عربی۔ فارسی) اسم مذکر۔
پانی کی سطح جو زمین کے کرہ کے ساتھ داخل کرہ ہے۔ وہ پانی جس نے زمین کو گھیر رکھا ہی

(۴) اروند۔ بقول برہان و رشیدی و ہفت و سراج نام دجلۂ بغداد صاحب جہانگیری فرماید کہ ہمین
دجلہ را بعربی شط نام است (فردوسی ؎) اگر پہلوی را ندانی زبان ٭ بتازی تو اروند را دجلہ
خوان ٭ صاحب فرہنگ منظوم ؎) دارار وندرود را بر یاد ٭ کہ بتازی بود شط بغداد ٭

صاحب سروری فرماید کہ مطلق بمعنی دجلہ و رود است - صاحب ناصری با سروری متفق
وصاحب شمس صراحت فرماید کہ این لغت پہلوی است مؤلف گوید کہ بہ تحقیق ما ہم اسم جامد
زبان پہلوی است ومعنی دوم وسوم مجاز این باشد - آنچہ اکثر صاحبان لغت این را بمعنی دجلۂ
بغداد گفتہ اند سندش می خواہیم - مخفی مباد کہ در لغت عرب ہم (شط) بمعنی کرانہ رود وجوی آمدہ
(کذا فی المنتخب) واستعمال مجرد لفظ (شط) یا اروند برای دجلۂ بغداد سندی میخواہد و درآنحالت
توانیم عرض کرد کہ این تخصیص بمجاز باشد (اردو) ندی مؤنث - دیکھو ارغا - بعض محققین
فارسی نے دجلۂ بغداد کو اروند کہا ہے -

(۵) اروند - بقول برہان وجامع وہفت وسراج نام چشمہ ایست در سیستان گویند نی بسیار
درین چشمہ روئیدہ است آنچہ در میان آب است تنگ شدہ وآنچہ در بیرون آب است
وازآب برآمدہ است نی است وشاخ وبرگ دارد مؤلف گوید کہ اینہم مجاز معنی چہارم
باشد کہ چشمہ را اروند نام نہادند (اردو) اروند فارسی زبان مین ایک چشمہ کا نام ہے جو
سیستان مین واقع ہے -

(۶) اروند - بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وہفت وسراج بمعنی حسرت و
آرزو مؤلف عرض کند کہ اکثری ازین ہمہ محققین سند این از ہمان کلام فردوسی گرفتہ اند
کہ بمعنی ہشتم می آید وسندی دیگر از نظر ما نگذشت و ما سند اول الذکر را برای معنی ہشتم مناسب تر دانیم
وبعض محققین ہم ہمچنین کردہ اند کہ ذکرشان بمعنی ہشتم می آید پس بخیال ما این معنی قابل نظر است
وہما نوقت مطمئن شویم کہ سند دیگر یابیم (اردو) دیکھو ارمان -

(۷) ارونِد - بقول برہان وجہانگیری وجامع ومؤید وسروری وشمس وہفت بمعنی فر وشکوہ
حکیم فردوسی ~~سہ~~) سیاوش مراخود چو فرزند بود ٭ که با فر و با برز و ارونْد بود ٭ خان آرزو در
سراج فرماید که بدین معنی (اورند) صحیح باشد که مبدّل (اورنگ) است مؤلف عرض کند که
اگر بقولش (اورند) را بدین معنی صحیح قرار دہیم - میتوانیم که (ارونْد) را مبدّل (اورند) گیریم که را
مہملہ با واو و بالعکس آن بدل می شود چنانچه (برمر) در (برو) بمعنی انتظار و (کلاو) و (کلار) بمعنی
غوک وجا داند که (ارونْد) را مبدّل اورنگ ہم گیریم که تبدیل وا و با رای مہملہ و بالعکس آن
جائز است چنانکه بالا گذشت ونیز تبدیل کاف فارسی با دال مہملہ ہم آمده ہمچو (اپرنگ) و (اپرند)
و (دروغ) و (گروغ) پس اشتباہ خان آرزو باقی نماند مخفی مباد که سندی که بالا ذکور شد
از برای معنی ہشتم ہم بکار میخورد (اردو) فر - بقول آصفیہ (فارسی) مذکر - بمعنی زیبایش - شان
وشوکت - رفعت وشکوہ -

(۸) ارونِد - بقول برہان ورشیدی وجہانگیری وجامع وسروری وہفت بمعنی تجربہ وآزمایش
(فردوسی ~~سہ~~) بارہان وارونْد مرد ہنر ٭ فراز آورد گونه گون سیم وزر ٭ خان آرزو در سراج
گوید که در تحفة السعادت (اروین) بوزن پروین بمعنی تجربہ وآزمایش آمده وصحیح بمعنی تجربہ
ہمین است وہمین را به تصحیف (اورند) خوانده اند مؤلف عرض کند که سند استعمال مصدق
معنی است واگر (اروین) بمعنی تجربہ وآزمایش آید عیبی ندارد ومستلزم آن نیست که (ارونْد)
مرادفش نباشد ووجہی برای تخصیص (اروین) بدین معنی نیست (اردو) دیکھو آزمایش -
(۹) ارونِد - بقول برہان وہفت وسراج نام پدر لہراسپ صاحب سروری گوید که نسبش

کیقباد میرسد (فردوسی ۹) کہ لہراسپ بُد پور اروندشاہ * کہ او را بدی آن زمان تاج وگاہ *
وبقول ناصری نام حکیمی پدر لہراسپ کہ گشتاسپ و اسفندیار از پشت او بہم رسیدہ اند مؤلف عرض کند
کہ عجبی نیست کہ این نام بلحاظ معنی ہفتم نہادہ باشند (اردو) لہراسپ کے باپ کا نام اروند تھا۔
(۱۰) اروند۔ بقول برہان وجامع وناصری وہفت وسراج بمعنی عین ہر چیز (نثر نامہ از فرزآباد دساتیر)
ہستی ویکتائی وکسی سراسر فروزہا اروند گوہر اوست واز وبیرون نیست (اردو) عین بقول
آصفیہ (عربی) اسم مذکر ہر چیز کی ذات۔ جوہر۔
(۱۱) اروند۔ بقول برہان وہفت ومؤید بمعنی زیبائی وبقول شمس زیبا وپسندیدہ وزیبائی۔
خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر اتصحیف است وبدین معنی بہ تقدیم واو بر را و آن مبدل
(اورنگ) است وکاف فارسی بدال بدل شود مؤلف عرض کند خان آرزو ہمین قسم اشکال در معنی
ہفتم پیدا کردہ وما جوابش ہم در انجا عرض کردہ ایم وبلحاظ معنی مارا با صاحب ہفت اتفاق است
واین مبدل (اورنگ) باشد کہ اورنگ بمعنی زیبائی ہم آمدہ (اردو) زیبائش۔ بقول صاحب
آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث پھبن۔ آرایش۔ زینت۔ سجاوٹ۔

اروندہ بقول صاحب شمس مرادف (اروند) است کہ گذشت دیگر کسی از محققین فرس تا
ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ جز این نباشد کہ ہای زائدہ در آخر این آوردہ اند جویای سند باشیم
(اردو) دیکھو اروند۔

اروَنس بقول برہان وانند بفتح اوّل وضم ثانی بواو رسیدہ وکسر نون وسین بی نقطہ ساکن
بیونانی غلّہ الیست کہ آنرا لفارسی کرسنہ وکسنک ولعربی رعی الحمام گونید صاحب محیط برکرسنہ گوید کہ

معرّب است از (کسنک) فارسی ونیز بفارسی (کسن) و (شنک گاوی) و (گاودانہ) و (شنگک) و (شنکل) و بعربی (حبّ البقر) و یونانی (روس) وبسریانی (کشنی) و بر ومی (ناغیونس) وبفرنگی (برد) و بہندی (مٹر) نامند۔ غیر ماکول انسان بطریق غذا۔ بلکہ علف و غذای گاو است و آنرا فربہ می گرداند وبکبوتر وگوسفند ومرغ وغیرہ نیز می خورانند۔ بالجملہ گرم در اوّل تا دوّم و خشک در دوّم وگویند گرم در دوّم وخشک در سوّم۔ شدید الیبوست کثیر الارضیت۔ مقطّع و جالی ومفتّح سدد ومنافع بسیار دارد مؤلّف عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان در اوّل (روس) الف وصلی زیادہ کردہ مفرّس کردہ باشند۔ صاحب محیط ذکر مستقل (ارونس) ہم کردہ است وگوید کہ ہمان کرسنہ (اردو) مٹر۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنّث۔ ایک قسم کا غلّہ جسکے گول گول دانے ہوتے ہیں۔ عربی میں (کرسنہ) فارسی میں (کسنک) مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک

ارونہ | بقول صاحب شمس (۱) بمعنی پریشان و (۲) بدخواہ فرماید کہ لغت عربی وفارسی است وما از تحقیق این قاصریم کہ محققین عرب وفرس وترک ازین ساکت اند (اردو) (۱) پریشان۔ (۲) بدخواہ۔ بدچاہنے والا۔ خیر خواہ کی ضد۔

ارویس | بقول برہان وجامع وسراج وہفت واند باسین بی نقطہ بر وزن تجنیس (۱) تختہ را گویند کہ فارسیان اسباب پرستش را بر بالای آن گذارند وباین معنی باشین نقطہ دار ہم بنظر آمدہ و (۲) ریسمانی را نیز گویند کہ از موی بز تافتہ باشند۔ صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب۔ بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ (زرآتشت بہرام ۵۱) ابا بر قوم قوی بدبچہ دارنہ بدان واندگان گشتہ نگہدار نہ کہ نگذارد کسی را جاگاہش نہ ہمی باشد سوا ارویس راہش نہ نوشتہ

عرض کند کہ تبدیل سین مہملہ با معجمہ وبالعکس آن در فارسی آمدہ ہمچو (کستی) و (کشتی) و (شار) و (سار) پس (اروپس) و (اروپش) ہر دو صحیح باشد (اردو) (۱) وہ تختہ جس پر پرستش - پوجے کا سامان رکھیں - مذکر (۲) بکری کے بالون سے بٹی ہوئی رتی (مؤنث)

اروپش | بروزن اروپس کہ گذشت - بقول صاحب جامع مرادفش بمعنی اوّل وصاحبان برہان وسراج ہم بذیل (اروپس) ذکر این کردہ اند کہ گذشت - بخیال ما این مبدل آنست یا آن مبدل این کہ صراحت تبدیل ہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو اروپس -

اروین | بقول صاحبان برہان وجامع وہفت وآنند وشمس وجہانگیری بروزن پروین تجربہ وامتحان وآزمایش را گویند - صاحب رشیدی گوید کہ بمدود ہ نیز آمدہ - خان آرزو بذیل لفظ آروند ذکر این ہمین معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ ما در ممدودہ استعمال این نیافتیم واگر باشد نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی بیش نیست - باقی حال این اسم جامد زبان فارسی است وبخیال ما لغت ژند وپاژند ولیکن صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتابش ذکر این نکرد واللہ اعلم (اردو) دیکھو اروند کے آٹھوین معنی -

ارّہ | بقول بہار بروزن درّہ افزاریکہ درودگران ومانند آنہا دارند صاحب سروری گوید کہ بمعنی اوّل ہمان (ار) کہ گذشت وآن را بعربی منشار گویند وبہ تخفیف نیز آمدہ (حکیم اسدی ؎) چو بر فرق جم ارہ دندان نہاد ؎ جم ازدرد دندان بہ دندان نہاد ؛ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند وصاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ حقیقت این بذیل (ار) بیان کردہ ایم کہ مخفف (ارّہ) باشد (اردو) دیکھو ار کا پہلا نمبر -

(۱۳۰۳) **اره بر سر گذاشتن** مصدر اصطلاحی - کنایه باشد از دو نیم کردن و مجازاً بمعنی قتل کردن و مبتلای آفت کردن هم (صائب ؎) نیست ممکن برگرفتن دیده از رویش مرا ؛ ارّه گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا (اردو) آرے سے چیرنا - امیر فرماتے ہین کہ مشہور ہے کہ بعض جابر بادشاہون کے عہد مین مجرم آرے سے چیرے بہی جاتے تھے - قتل کرنا - آفت ڈھانا اور انہین معنون مین (آرا سر پہ چلانا) کہ سکتے ہین - اسی کے لازم کا استعمال ایک مثل سے ثابت ہے " آرے سر پہ چلگئے تو بہی مدار رہی مدار " آرے چلانا - بقول امیر مجازاً سختی اور بیداد کرنا (ناصر ؎) کیا شانہ دشمن نے اس زلف مین ؛ مرے سر پہ آرے چلایا کیا ؛

ارّه جان اصطلاح - بقول برہان و جامع و هفت و آنند با ثانی مشدد و جیم بر وزن پہلوان (۱) نام شہریست کہ مابین آن و شیراز شصت فرسنگ راه ست و آنرا عوام ارّه غان خوانند باغین نقطه دار مؤلف گوید که مخفف این بدون تشدید رای مہملہ و حذف ہای ہوز (ارجان) ہم آمده کہ بجایش گذشت عجبی نیست کہ فارسیان این شہر را نظر بخصوصیاتش باضافت ہای ہوز (ارّه جان) نام نہاده باشند یا بنظر خنگ و جدالی کہ درین واقع شده باشد بدون اضافت (ارّه جان) بمعنی سخت جان گفتہ باشند بہر حال وجہ تسمیہ این معنی دارد و (ارغان) بغین معجمہ مبدل است کہ جیم عربی و غین معجمہ با ہم بدل شود ہمچو (مغلاج) و (مغلاغ) کہ بمعنی بازی مخصوص است - (اردو) ارّه جان ایک شہر کا نام ہے جو شیراز سے ساٹھ فرسنگ پر واقع ہے - (مذکر)

ارّه زبان اصطلاح - بقول صاحب بحر و ضمیمہ برہان و شمس و مؤید مردم تند و تیز حرف زننده را گویند مؤلف گوید کہ معنی لفظی این کسی کہ زبان او مثل ارّه سخت و تکلیف رسان است

کنایہ باشد و اسم فاعل ترکیبی (اردو) سخت زبان اردو مین اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو درشتی اور سختی کے ساتھ گفتگو کرے۔

ارّہ غان ہمان ارّہ جان است گگذشت ما صراحت کافی ہمدر آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ارّہ جان۔

ارہفت بقول صاحب برہان وہفت وانند بروزن زربفت یکی از پیغمبران است باعتقاد کفرۂ ہند۔ ایشان شش طائفہ اند ہمہ قائل تناسخ۔ گویند چہار ہزار ارہفت خواہد آمد و بعد از ان آفرینش برطرف خواہد شد۔ صاحب جامع فرماید کہ در ہندی بمعنی پیغمبر و رسول است خان آرزو در سراج بنقل قول برہان گوید کہ (ارہنت) بنون است نہ بفا و پیش این گروہ پیغمبر نبی باشد و ایشان ہشتاد و چہار فرقہ اند کہ موسوم است بہ (سراوکی) قائل بست و چہار (ارہنت) بمعنی پیش قومی کہ آدمی باشد از قید ہستی خلاص یافتہ نیز فرماید کہ درین لفظ تنہا صاحب برہان غلط نکردہ است بلکہ مثل علامۂ میر غیاث الدین منصور وغیرہ۔ ہر کہ از ادیان اہل ہند کما ینبغی آگاہی نداشتہ باشد این قسم غلطی ہا کند۔ (اردو) ارہنت۔ بقول خان آرزو زبان سنسکرت مین ایک پیشواے فرقۂ سراوکی کو کہتے ہین جو آدمی ہوا اور قید ہستی سے خلاص پا چکا ہو۔

(الف) ارّہ کش استعمال۔ صاحب انند
(ب) ارّہ کشیدن بذکر (الف) گوید کہ مباشر ارّہ را گویند و صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (ب) مصدر راست مرادف (ارکشیدن) کہ گذشت بمعنی کار از ارّہ گرفتن و ارّہ راندن بر چیزی کنایہ باشد از مبتلای مصیبت کردن ہم و (الف) اسم فاعل ترکیبی آن بمعنی ارّہ کشندہ (ظہوری ۔۵) چو از جام شد پنجۂ جم جدا ٭ بفرقش کشید ارّہ دست بلا (اردو) (الف) آرا کش۔ بقول امیر ارّہ چ

آرے سے لکڑی چیرنے کا پیشہ کرے صحیح
اره کش ہے مگر زبان پر یونہین ہے (ب)
آرا چلانا - دیکھو ارّه بر سر گذاشتن -

ارّه گذاشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت و از صائب سندی پیش
کرده (ف) گر احتیاج ارّه گذارد تبارکش بغیرت
کجا بہ بیخودی التجا برد ٭ **مؤلف** گوید کہ مجرد
ارّه گذاشتن چیزی نیست و از سند صائب استعمال
(ارّه بتارک گذاشتن) ثابت و این از قبیل (ارّه
بر سر گذاشتن) کہ گذشت (اردو) دیکھو
ارّه بر سر گذاشتن - جیسا امیر نے اسکے ترجمہ مین
کامل صراحت فرمائی ہے -

ارهنت | ماذکر این بحوالۂ خان آرزو بر (ارهفت) کرده ایم (اردو) دیکھو ارهفت -

ارهنگ | بقول صاحب برہان و انند و ہفت و سراج بروزن فرہنگ نام قصبہ ایست
از بدخشان و دران قصبہ زیارت گاہی است و باعتقاد مردم آنجا سر امام حسین علیہ السلام
در آنجا مدفون است و آنرا (ارهنگ حسین) ہم گویند - صاحب ہفت صراحت کند کہ در آخر
این کاف فارسی است - صاحب جہانگیری و رشیدی بر (نام قصبۂ از بدخشان) قانع - صاحب
مؤید بدون نون (ارهگ حسین) نوشتہ گوید کہ در فرہنگ (ارهنگ) بنون است - مخفی مباد کہ
بخیال ما این مرکب است از (ار) کہ بزبان ترکی بمعنی مرد و مجازاً بمعنی صاحب مستعمل و (هنگ)
بقول برہان بمعنی وقار و غار و شگاف کوه و زر و یاقوت و نگہداری و غمخواری پس عجبی نیست
کہ این قصبہ را بوجہ مدفن سر مبارک این نام کرده باشند کہ معنی لفظی آن با وقار یا صاحب غمخواری
و نگہداری باشد یا دران موضع غاری یا شگافی در کوه باشد یا معدن یاقوت و بدینوجہ کہ این
متعلق بہ بدخشان است جا دارد کہ در وجہ تسمیۂ این کان یاقوت را دخلی باشد واللہ اعلم -

(اردو) بدخشان کے ایک موضع کا نام (ارہنگ) ہے۔ مذکر۔

آرہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت واز صائب سند آوردہ (ص) سرو اگر جلوہ کند پیش قد رعنایش ؛ قمری از شہپر خود ارّہ نہد بر پایش ؛ بخیال ما مجرد (ارہ نہادن) چیزی نیست	بلکہ از کلام صائب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ **آرہ نہادن بر پا** بمعنی بریدن پا ثابت است (اردو) پاؤن کاٹنا۔ پاؤن پر آرا چلانا۔

ارے بقول بہار وانند (۱) بالفتح و یای مجہول کلمۂ نداست و مشترک در ہندی عوام (حکیم شرف الدین شفائی ص) اری گیدی تو کجا ورک کجا شعر کجا ؛ لاف چیزی کہ ندانی چہ زنی پیش کسان ؛ صاحب منتخب گوید کہ (۲) در زبان عرب بالفتح کینہ و رشدن و (۳) عسل کردن زنبور۔ وبقول صاحب مؤید (۴) در ترکی زبان بفتح اوّل وکسر دوّم بمعنی زنبور۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است فرماید کہ بفتح اوّل وکسر دوّم (۵) بمعنی پاک است وبکسر اوّل و دوّم (۶) سطبر و فربہ و محکم وصاحب لغات ترکی بتصدیق معنی چہارم فرماید کہ (۷) بمعنی یوزہم آمدہ مؤلف گوید کہ استعمال این بمعنی اوّل در معاصرین عجم حالا متروک است و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد عجبی نیست کہ فارسیان این را از سنسکرت گرفتہ باشند کہ بقول صاحب ساطع بہمین معنی در سنسکرت آمدہ و در محل تحقیر مستعمل است (اردو) (۱) ارے بقول امیر کلمۂ خطاب حرف ندا (تحقیر اور بے تکلفی سے) اے۔ او۔ ابے کی جگہ مستعمل ہے (داغ ص) ہمارے ہاتھ سے دامن بچا کر ؛ ارے بیداد گر جاتا کہان ہے ؛ (آتش ص) روئی یہ کہ بت اشکون کے ریلے سے بہائے ؛ کیا کام کیا تونے خدا سمجھے اری آنکھ ؛

(۲) کینہ رکھنا - بقول آصفیہ عداوت رکھنا - دشمنی رکھنا - کپٹ رکھنا - (۳) زنبور کا شہد
بنانا (۴) زنبور - بقول آصفیہ فارسی (مذکر) بھڑ - شہد کی مکھی (۵) پاک - بقول آصفیہ
(فارسی) صاف - بے غش - (۶) دبیز - بقول آصفیہ فارسی - موٹا - گاڑھا - گندہ -
دلدار - فربہ اور مضبوط اور محکم بھی اردو مین مستعمل ہے (۷) چیتیا - بقول آصفیہ (ہندی)
اسم مذکر - یوز ایک درندے جانور کا نام جس کی کمر نہایت پتلی اور جسم پر چتیان ہوتی ہین -

اریب | بقول صاحب برہان و رشیدی و ہفت و انند بضم اول و کسر ثانی و سکون تحتانی
مجہول و بای ابجد (۱) بمعنی محرف و کج باشد و ترکان قیقاج گویند - خان آرزو در سراج
گوید کہ مرادف (اریو) است و (اریو) مبدل (اریب) - صاحب سروری فرماید کہ (وریب)
ہم برین معنی آمدہ (مولوی معنوی سے) یک قدم چون زد بہ بالا تا نشیب ؛ یک قدم چون
پیل رفتہ با اریب ؛ صاحب شمس گوید کہ (۲) بزبان عرب بالفتح بمعنی زیرک و عاقل
و آراب جمع آن - صاحب منتخب تصدیق تولش کند نسبت و احد - صاحب جہانگیری
فرماید کہ بمعنی اول (اوریب) و (وریب) نیز گویند مؤلف عرض کند کہ بزبان سنسکرت ہمین
لفظ بمعنی مکر و پیچ آمدہ (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان این را بمعنی محرف و کج
استعمال کردہ باشند بتصرف خفیف در معنی (اردو) (۱) اریب - بقول امیر (فارسی) محرف
آڑا - ترچھا - عوام - اوریب بولتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہماری تحقیق مین یہ
زبان سنسکرت کا لفظ ہے اسکی حقیقی معنی مکر او رپیچ کے ہین فارسیون اور زباندانان
اردو نے معنی مین خفیف سا تصرف کیا ہے اور اردو کے بعض محاورات سے معنی حقیقی

تصدیق ہوتی ہے جیسے (اریب کی باتین) بقول امیر ار پیچ کے فقرے - فریب دینے کی باتین - اور (اریب کی چال) بقول امیر دغا فریب کے کام - (۲) زیرک - عاقل (دیکھو ارش)

اریحا | بقول برہان و ہفت و انند بر وزن سیما نام دہیست در ولایت شام - صاحب شمس فرماید کہ این لغت عربی است وحضرت یوشع علیہ السّلام این را فتح کردہ بود - صاحب جہانگیری در دستور پنجم خاتمۂ کتاب بذیل لغات غریبہ ذکر این کردہ وصاحب منتخب ہمزبان صاحب شمس (اردو) اریحا - ایک موضع کا نام ہے جو ولایت شام مین واقع ہے - کہا گیا ہے کہ یوشع علیہ السّلام نے اسکو فتح کیا تھا -

اریدبرید | بقول برہان و ہفت بکسر اول و ثانی وسکون ثالث و دال وکسر بای ابجد و رای قرشت و تحتانی ساکن و دال دیگر این لغت از توابع است ومعنی دوائی باشد مانند پیاز - میان شگافتہ و از سیستان آرند و بر بواسیر طلا کنند نافع باشد و خوردن آن زنان را خون حیض بکشاید - صاحبان انند وشمس باتفاق برہان صراحت کنند کہ لغت زبان فارسی است مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ در ممدودہ ہم گذشت - صاحب محیط این را ممدودہ (آریدبرید) نوشتہ فرماید کہ دوائی است فارسی مثل پیاز شگافتہ - وطن این سیستان گویا کہ آن بیخ ولبوس است کہ آن سوسن بری سرخ باشد وبقول انطاکی بیخ سوسن سفید کہ بفارسی سوسن آزاد نامند کہ زنبق عبارت ازان است گرم وخشک در سوم جاد وجذاب ومحلل فضول ومنقی سطوح اعضا وغسال جرک است طلای آن نافع بواسیر واگر بکیدرم نخوریم اورا حیض محتبس بقوت نماید - شربت آن یکدرم است مؤلف عرض کند کہ بخیال ما

اصل این بید باشد و بغیر ممدودہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است نیست وجہ تسمیۂ این عرض می شود
کہ خان آرزو در سراج بذیل ممدودہ فرماید کہ انچہ صاحب برہان گوید کہ از اتباع است خطا است
چرا کہ اتباع۔ دو کلمہ بیک وزن باشد و اسم چیزی نباشد (انتہی) پس بخیال ما این اسم بمعنی
حقیقی لفظ باشد یعنی بیاریدو دارا و ببرید پول نقش را و بدینوجہ کہ پیدا وار این سیستان بکثرت
است عجبی نیست کہ تجارت این در بلاد غیر فروغ دارد و حاجلانہ بفروش می رود۔ ہر گاہ اہل
سیستان این رامی آوردہ باشند دارو فروشان دست بدست می گرفتہ باشند از ینجاست
کہ این دوا بہ (آرید برید) موسوم شدہ باشد۔ واللہ اعلم (اردو) فارسی مین (آرید برید) ایک
دوا کا نام ہے جو سیستان مین پیدا ہوتی ہے اور پیاز سے مشابہ ہوتی ہے بعض اطبا کا قول
ہے کہ یہ سوسن بری سرخ کی جڑ ہے بعض کا خیال ہے کہ سوسن آزاد یعنی سوسن سپید کی
جڑ ہے۔ سوم درجہ مین گرم و خشک بواسیر کے لئے نفع بخش۔ اسکو بقدر یک درم کھانے سے
رکا ہوا حیض قوت کے ساتھ جاری ہوتا ہے۔

(الف) **اریس** بقول برہان و ہفت و جہانگیری بتحتانی مجہول بروزن انیس (۱) بمعنی
زیرک و ہوشیار باشد و در عربی (۲) بمعنی متابع آمدہ و بکسر اول و ثانی مشدّد در عربی (۳) بمعنی
مزارع و زراعت کنندہ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید کہ بشین معجمہ ہم می آید
کہ مبدل است۔ صاحب رشیدی ہم بمعنی اول قانع و صاحب شمس بمعنی سوم بدین صراحت
کہ بالفتح و بالکسر و تشدید رای مہملہ باشد۔ صاحبان اننددجامع۔ صرف معنی اول و سوم را
نوشتہ اند و بقول انند بحوالۂ منتہی الارب بمعنی امیر ہم آمدہ و صاحب سوار التبیل ہم ذکر این کردہ

و از منتہی الارب متحقق است کہ بمعنی سوم بفتح اول و دوم بدون تشدید و نیز بفتح اول و کسرۂ دوم و تشدید رای مہملہ ہر دو آمدہ بمعنی امیر بدون تشدید راست و نیز بقولش (۴) نام چاہیست در مدینۂ منورہ نزدیک مسجد قبا پس بخیال ما مقصود برہان از معنی دوم امیر است مؤلف عرض کند کہ (ارش) بمعنی اول بر بستوم ی نمبر ش گذشتہ است و مانسبت ماخذش ہم بہ در انجا بحث کردہ ایم پس بخیال ما اصل این-----------

(ب) اریش | بہ شین معجمہ باشد و الف مبدل این کہ فارسیان شین معجمہ را بہ سین مہملہ بدل کنند ہمچو (شار) و (سار) اندرین صورت نسبت (ب) این قدر قابل صراحت است کہ ترکان (ارش) را کہ بجایش گذشت بیای اظہار کسرۂ رای مہملہ نوشتہ اند و فارسیان این یا را داخل لغت کردند دیگر ہیچ - صاحبان برہان و جامع و سروری و ہفت و انند (ب) را بمعنی اول مرادف الف گفتہ اند و فی الحقیقت (الف) مبدل (ب) باشد و خیال ما درین تبدیل بالعکس خان آرزو ست بوجہی کہ بمعنی چہارم (ارش - بدون یا) ذکرش کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو ارش کے تیسرے معنی (۲) امیر - بقول امیر (عربی) کارفرما - دولتمند - بڑا آدمی (ناسخ ﮥ) اس امیر باکرم کی مدح خوانی کے لئے ؎ کیا عجب گر دام سے طوطی سے منقار آئینہ ؎ (۳) کسان - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر کاشتکار - مزارع - کھیتی باڑی کرنے والا - (۴) ایک کنوین کا نام عربی مین اریس ہے جو مدینۂ مطہرہ مین واقع ہے - مسجد قبا کے پاس -

اریک | بقول صاحب برہان و ہفت و انند بر وزن شریک بلغت ژند و پاژند بمعنی

دُور است که مقابل نزدیک باشد و بقول صاحب شمس در عربی زبان (۲) نام وادی است
است و (۳) تخته های آراسته صاحب مؤید نسبت معنی دوم فرماید که در تاج اللغات بازای
معجمه آمده - صاحب جهانگیری در دستور چهارم خاتمهٔ کتاب بذیل لغات ثرند و پاژند ذکر این
کرده - صاحب منتخب تصدیق معنی دوم می فرماید - بقول صاحب کنز (۴) بکسر اول و ثانی
بمعنی عمل و کار مؤلف گوید که اسم جامد فارسی قدیم است و برزبان معاصرین عجم متروک
و معنی سوم از لغات عرب بتحقیق نرسید (اردو) (۱) دور بقول آصفیه (فارسی) بعید - فاصله
(۲) ایک وادی عرب کا نام (اریک) ہے (۳) آراسته تختے مذکر - (۴) عمل - بقول
آصفیه (عربی) اسم مذکر - کام - کاج - کار - دہندا -

اریکه نشین استعمال - بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ - مرکب - فارسی است
بمعنی تخت نشین دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - مخفی مباد که اریکه بقول منتهی الارب لغت
عرب است بفتح اول و کسر ثانی و سکون تحتانی و فتح کاف بمعنی تخت آراسته و سریری
که بران حجله یا شامیانه باشد (ارائک) جمع آن - پس فارسیان این را با صیغهٔ امر مصدر
نشستن مرکب کرده بمعنی تخت نشین گرفتند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تخت نشین
اردو میں کہ سکتے ہیں تخت شاہی پر بیٹھا ہوا - سلطنت ران - صاحب آصفیه نے -
(تخت نشینی) کا ذکر - اور (تخت نشین) کو ترک فرمایا ہے -

اریو بقول صاحب سروری و رشیدی مرادف و مبدل (اریب) است که گذشت -
(خان آرزو هم بذیل لفظ (اریب) ذکر این کرده او پر بهای جامی سه) بر یدن بیانت با ره گوست

زدن گردن تو تیغ اریو؛ مؤلف گوید کہ فارسیان بہ تبدیل بای موحّدہ با واو (اریب) را (اریو) کردہ اند ہمچو (آب) و (آو) پس بضم اوّل وکسر دوم باشد مثل (اریب) (اردو) دیکھو اریب کا نمبر (۱)

الف مقصورہ بازای ہوّز

از بفتح اوّل وسکون ثانی بقول بہار ترجمۂ (مِن) باشد مؤلف گوید کہ صلہ و (۱) بمعنی زائدہ چنانکہ (از وگفتم) یعنی گفتم اورا (باقر کاشی ؎) تو خود کی می کنی از من فراموش ؛ کجا جان میکند از تن فراموش ؛ (اردو) بقول آصفیہ (سے) علامت مفعول ہے جیسے " اس سے کہدو "
(۲) از۔ بقول بہار گاہی معنی اضافت نیز کند چنانکہ فردوسی گوید (؎) سپاس از خدا و ند خورشید و ماہ ؛ کہ دیدم ترا زندہ در جایگاہ ؛ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ چنانکہ (این آدم از کیست) صاحب قوانین دستگیری فرماید کہ درینجا از بمعنی تبیین است (غنی ؎) رسانی ای صبا ہر جا کہ بینی آن نکو رو را ؛ سلام از دل پیام از جان و از من بندگی او را ؛ (اردو) اس موقع پر اردو مین بحالت تانیث مضاف الیہ کلمۂ (کی) کا استعمال ہوتا ہے جیسے۔ " خدا کی تعریف کرو " اور بحالت تذکیر مضاف الیہ کلمۂ (کا) کا استعمال ہے جیسے " اونکا حکم " اور کبھی کلمۂ (سے) سے بھی (کے) کے معنی پیدا ہوتے ہین دیکھو نمبر (۶) اسی طرح " سرکار سے حکم حاصل کرو " یعنی سرکار کا حکم حاصل کرو "
(۳) از۔ افادۂ معنی نسبت ہم کند۔ چنانکہ (این از ان بہتر است) یعنی بہ نسبت آن۔ (اردو) سے بقول آصفیہ نسبت کے واسطے جیسے " یہ چیز اس سے اچھی ہے " یعنی اسکی نسبت۔ " ایک سے دو بھلے " یعنی ایک کی نسبت دو۔

(۴) از بقول صاحب مفتاح القواعد افادۂ معنی ظرفیت کند و آنرا ظرفیہ نامند چنانکہ (ع
ادیم از چہل روز گردد تمام ؛ این ظرف زمان است و برای ظرف مکان (از خانہ بیرون
نرفتم ؛ (اردو) بقول صاحب آصفیہ (سے) بمعنی اندر بیچ مستعمل ہے جیسے " ہنڈے
سے گھی نکالو " " تپیلی سے سالن نکالو " یہ مثال ظرف مکان کی ہے اور ظرف زمان کے
لئے اردو مین کلمہ (مین) کا استعمال ہے جیسے " چالیس دن مین چمڑے کی دباغت ہوتی ہے "
چار روز مین یہ کام تمام ہوگا "

(۵) از - بقول صاحب تحقیق القوانین بر ابتدای مسافت چیزی دلالت کند چنانکہ (سیر کردم
از مکہ تا بصرہ) و گرسنہ بودم از شنبہ تا جمعہ) (اردو) بقول آصفیہ کلمۂ (سے) ابتدا کیلئے مستعمل
ہے زمانہ سے تعلق ہو خواہ مکان سے جیسے " گھر سے بازار تک گیا " کل سے راہ دیکھ رہا تھا "

(۶) از - بقول صاحب قوانین برای بیان ماقبل آید چنانکہ (آنکس فراوان متاع از جواہر
و پارچہ ہا باخود دارد) و ہمچنین درین مصرع (حزین ع) تراشد از دل سنگین من تنخانہ آذرش
(عرفی ؎) جایم از دیدہ کند عقل و جبینم دارد ؛ ہر کہ را کعبۂ مدح تو بود ناصیہ سای خیال
تا این ہمان نمبر (۲) باشد کہ گذشت اضافی گوئیم یا تبیینی (اردو) بقول صاحب آصفیہ
(سے) بیان کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے " اسے کپڑے پیسے کھانے پینے سے کیا
کمی ہے " مؤلف کی راے مین یہ مثال صاف نہین ہے بلکہ (بیانیہ) کی مثال یہ ہے "
بہت سامال و اسباب جواہر و پارچہ سے اسکے پاس ہے " (دیکھو نمبر ۲)

(۷) از بقول صاحب قوانین بنا بر مجاوزت آید چنانکہ (بیرون آمدم از شہر) (اردو)

بقول صاحب آصفیہ (سے) دوری کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے " یہ چیز ہاتھ سے پھینک
(۸) از۔ بقول صاحب قوانین متضمن معنی استعانت باشد چنانکہ (بریدم سر دشمن را از خنجر)
(اردو) بقول آصفیہ (سے) مدد کے واسطے بھی مستعمل ہے۔ جیسے " توپوں سے قلعہ لیا "
سو سواروں سے شہر لیا "
(۹) از۔ بقول صاحب قوانین۔ مفید معنی بعض باشد چنانکہ (سخاوت از شمائل کریمہ است
و بخل از خصائل ذمیمہ) " (اردو) بقول صاحب آصفیہ (سے) بعض یا بعضیت کیواسطے
بھی مستعمل ہے جیسے " ہندوون سے ایک وہ بھی ہے " یعنی ہندوون مین سے۔
(۱۰) از۔ بقول صاحب قوانین متضمن معنی سبب بود چنانکہ (قول سعدی) گربہ درخانہ امین
از کم آزاری و گرگ در صحرا سرگردان است از بدکرداری) " (اردو) بقول آصفیہ (سے
سبب یا علت کے واسطے جیسے " غل سے کان پھٹے جاتے ہین " یعنی غل کے سبب
(۱۱) از۔ بقول صاحب قوانین معنی طرف می آید چنانکہ (خسرو ؎) لبی داری شراب
آسا دلی دارم کباب از تو * بیا بنشین حریفانہ کباب از من شراب از تو * (اردو) سے
طرف کے معنون مین بھی مستعمل ہے جیسے " خردون سے خطا اور بزرگون سے عطا "
(۱۲) از۔ بقول صاحب مفتاح القواعد بمعنی بر ہم آمدہ کہ ترجمہ (علی) است و آن را
استعلا نام است چنانکہ (فلان از نفس خود بخیلی می کند مؤلف گوید کہ فارسیان در بعض مقام
کلمہ (با) استعمال کنند و برای این صاحب قوانین دستگیری سندہا آوردہ (حافظ شیراز ؎
اعتمادی نیست بر کار جہان * بلکہ از گردون گردان نیز ہم * (منہ ؎) کوس ناموس تو

کنگرۂ عرش زنیم ؛ علم عشق تو بر بام سمٰوات بریم ؛ (اردو) بقول آصفیہ (سے) بمعنی اوپر مستعمل ہے۔ جیسے سیڑھی سے گرا۔ کوٹھے سے گرا۔

(۱۳) از بقول صاحب قوانین دستگیری بمعنی مع آید و این را معیّت نامند چنانکہ (خواجہ جمال الدین سلمان سہ) جان زندگی از چشمہ بر نوش تو دارد ؛ دل بستگی از سنبل گل پوش تو دارد ؛ (اردو) بقول صاحب آصفیہ (سے) بمعنی ساتھ ہمراہ مستعمل ہے جیسے "سالن سے روٹی کھائی" مؤلف عرض کرتا ہے "مجھکو اس سے محبت ہے" یعنی اس کے ساتھ

(۱۴) از۔ بقول صاحب قوانین دستگیری بمعنی تخصیص ہم۔ چنانکہ (رنجیدم از فلان) و (این اسپ از فلان است) (نظامی سہ) از دو بوم و کشور بہ یک بارگی ؛ ستوہ آمدند از ستمگارگی ؛ مؤلف گوید کہ بہترین مثال این (از ماست کہ بر ماست) (اردو) اردو مین اس کے لئے کلمۂ (ہی) یا اس کا مخفف صرف یای معروف زیادہ کرنے سے۔ جیسے "خدا ہی سے امید ہے" "اسی سے توقع ہے" اور بعض مواقع مین صرف کلمہ (سے) سے بھی تخصیصی مقصد حاصل ہوتا ہے جیسے "تم مجھ سے کام رکھّو" یعنی مجھی سے کام رکھّو۔

(۱۵) از۔ بقول صاحب قوانین دستگیری برای اعراض ہم آید۔ مثال این از کلام سعدی است (سہ) صاحب دلی بمدرسہ آمد ز خانقاہ ؛ بشکست عہد صحبت اہل طریق را ؛ گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود ؛ تا کردی اختیار از آن این فریق را ؛ یعنی آنرا ترک کردہ این فریق را اختیار کردی۔ (اردو) صاحب آصفیہ نے صرف کلمہ (سے) کا استعمال ان معنون مین نہین لکھا لیکن کہہ سکتے ہین کہ "آپ دلّی سے حیدرآباد مین آیے" یعنی دلی چھوڑکر۔

(۱۶) از بقول صاحب مفتاح زائد ہم آید چنانکہ (ع) نہ از بہر آن می ستانم خراج ٭ (اردو) کلمہ (سے) اردو مین بھی بعض موقعون پر زائد مستعمل ہے جیسے "انھون نے بہت سے انار مجھکو دیدیے۔

(۱۷) صاحب توامین دستگیری فرماید کہ (از) گاہی حذف ہم می شود چنانچہ حافظ (ع) ازین شعر تر و شیرین ز شاہنشہ عجب دارم ٭ کہ سرتاپای حافظ را چرا در زر نمی گیرد ٭ یعنی از سرتاپا (نظامی ع) سکندر کہ کرد آن عمارت گری ٭ کجا تا کجا سد اسکندری ٭ (خاص ع) وعدۂ وصلی کہ ایمہ پارہ یادت رفتہ است ٭ چارۂ دردمن بیچارہ یادت رفتہ است ٭ (اردو) کلمہ (سے) اردو مین بھی اپنے موقع اور مقام کے لحاظ سے کبھی حذف ہوتا ہے جیسے (ع) دون مین کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہے ٭ یعنی کہنے سے اور سننے سے

بالجملہ بخیال ما (از) صلہ ایست کہ با مصادر مختلفہ آمدہ۔ معانی مختلفہ پیدا کند کہ انحصار آن درین موقع بسیار مشکل است وضرورتی ندارد وبسیاری ازین قسم معانیش در مرکبات این باب می آید

از آب بر آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر (۱) ظاہر شدن چیزے مطلقاً۔ فرماید کہ اگر خوب برآید۔ خوب از آب بر آمدہ واگر بد بر آید۔ بد از آب بر آمدہ۔ گویند وبقول بہار (۲) از تنزل بترقی رسیدن واز دنو بعلو بر آمدن خواہ در شرافت خواہ در رذالت ۔ وذکر معنی اوّل ہم کردہ۔ خان آرزو در چراغ بمعنی اوّل قانع۔ (میر نجات ع) تا بکی ای شوخ چشم پوچ برائی ز آب ٭ چند بسان حباب سر بہوا داشتن ٭ (اردو) (۱) ظاہر ہونا (۲) تنزل سے ترقی پانا۔ بری حالت سے اچھی حالت مین آنا ۔

از آتش او گرم نشدم و از دودش مردم (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ صاحب احسن بعوض لفظ (مردم) (سوختم) آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بجائے زنند که مقصود شان از شکوه و شکایت مرد بدخصال و مضرت رسان باشد که مثال او ہمچو آتش است که قبل از انکه روشن شود و گرمش مردم، نفع بخشد دودش مبتلای عذاب کند ہمچنین مرد بدخصال اگرچه صلاحیت امداد بدیگران داشته باشد ولیکن بیشتر از ان خوی بدش نقصان رساند (اردو) دکن مین کہتے ہین ''روٹی لگی چولھے مین دھوین نے آنکھین پھوڑ دین'' اس کا یہ مطلب ہے کہ جب آگ سلگے گی تو اسوقت روٹی پکیگی لیکن اس سے پہلے دھوان سارے گھر مین پھیل چکا ہی اور آنکھین بند ہو رہی ہین اسیطرح بد شخص اگرچہ کچھ نفع پہنچا سکتا ہے لیکن اسکے بُرے اخلاق نفع سے پہلے نقصان مین مبتلا کرینگے

از آتش ہا دود سے ندیده (مقوله) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از انقلابات بخت و زمانه تجربه ندارد (اردو) گرم و سرد زمانہ سے واقف نہین ہے ۔

از آذر پسر چون براہیمی تواند بر آمد (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید که فارسیان این مثل را بجائے زنند که مقصود شان از بیان امکانات دنیا باشد که از اولاد کافری مسلمانی و از نسل فاسقی عابدی و (ہم برین قیاس) پیدا شدن ممکن است (اردو) دکن مین کہتے ہین ''شیطان کے پیٹ مین فرشتہ'' اسکا یہ مقصد ہے کہ باپ تو مثل شیطان کے خبیث تھا اور اسکا لڑکا فرشتہ صفات نکلا۔ اور ہم نے بعض اہل ہند کی زبان پر انھین معنون مین ''شیطان کے گھر رحمان'' بھی سنا ہے ۔

(۱) از آسمان چیزی بر زمین آوردن | مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بحر عجم کار
(۲) از آسمان چیزی بر زمین کشیدن | ممتنع الوقوع سرانجام دادن است مؤلف
گوید کہ این کنایہ باشد (مخلص کاشی ۵۲) کند جلوۂ ناز تو جذبہ دارد کز آسمان بر زمین می کشد
مسیحا را ؛ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - اگرچہ از سند صاحب بحر تمثیل (از آسمان چیزی
بر زمین آوردن) پیدا می شود ولیکن عیبی ندارد کہ بآی موحدہ معنی بر ہم آمدہ (اردو) آسمان
تارے اتار لانا " بقول امیر دشوار و ناممکن کام کرنا (گلزار نسیم ۵) وہ بولی جو تو کہے زبان سے ؛ تارے
تو اتاروں آسمان سے (فقرۂ امیر) ایسے نایاب اور عالی مضامین کہتے ہین گویا آسمان سے تارے اتار لاتے ہین
از آسمان ہرچہ آمد زمین برداشت | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این
کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ
مقصود شان از بیان مجبوری فلاکت زدہ باشد بمقابلۂ امیری یا ناتوانی بمقابلۂ پہلوانی یا کم رتبہ
بمقابلۂ بلند پایہ یا زبردستی بمقابلۂ حاکمی وہم برین قیاس (اردو) دکن مین کہتے ہین " جو برسے
ہمارے سر پرسے " " آسمان کی بلا زمین کے سر " مقصد یہ ہے کہ بیچاری زمین تمام آسمانی آفتون
اور بلاؤن کو سہتی ہے اور نہ سہے تو کیا کرے اور کہان جاے (ع) ہر زمین کہ رسید م آسمان پیداست ؛ کا مصداق
ہے یہ مثل اس موقع پر کہی جاتی ہے کہ زبردست جو کچھ کرے زیردست اور غریب کو سہنا پڑتا ہے -
از آسیا کہ برون رفت ترا با سیر و نیم سیر چہ کار | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بدین معنی زنند کہ چون کسی در آغاز کار
احتیاط مناسب نکند باید کہ بر نتیجۂ آن ہرچہ باشد صبر کند افادۂ این مثل اینست کہ چون غلہ را بآسیا بری

باید کہ وزنش کنی تا بعد از انکہ آرد شود حساب تو درست برآید ہرگاہ احتیاط ضروری است بکار نبردہ و
غلہ از آسیا بیرون رفت یعنی آرد شد پس حالا وقت آن نیست کہ از سیر و نیم سیر حساب کنی (اردو) کہتے
ہین - بھاجی پکاکر کاڑیان چنا۔ کہتے ہین اسکے معنی یہ ہین کہ ساگ بھاجی کو پکانے سے پہلے تنکون سے
صاف کرنا چاہیے - پک جانیکے بعد اسکا موقع نہین - اسی طرح غلہ کو پسنے سے پہلے تول لینا
چاہئے کہ کس قدر ہے - پسجانے کے بعد سیر و نیم سیر کا حساب دیکھنے سے کیا فائدہ -

(۳۰۵) **ازآن** | (از) حرف جر و صلہ کہ بجایش گذشت و آن اسم اشارہ بعید کہ در ممدودہ مذکور شد
و ترکیب ہردو (ازان) (۱) بمعنی حقیقی است (انوری ع) کورہ دوزخ مرگ آتش ازان
تیغ ستد ؛ کوزہ جنت جان مایہ ازآنجام گرفت ؛ و (۲) بمعنی بدان وجہ و بدان سبب کہ در
اصل وجہ و سبب دران محذوف است و اشارہ (آن) بطرف اوست (انوری ع)
بیدست تو کس را بمرادی نرسد دست ؛ بوسیدن دست تو ازان معتبر آمد ؛ (۳) بمعنی مملوک
و این معنی متعلق است از معنی ہفتم کلمہ (آن) کہ در ممدودہ بمعنی مال و ملکیت گذشت یعنی لفظی
این (از ملک) باشد و بمعنی ملک مستعمل (استادی ذکا ع) دل برد کہ بر دلستان بردہ دل بود
ازان او ازان برد ؛ در کتابت و قرارت ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ است اگرچہ نوشتن مد بر
الف دوم خلاف رسم الخط نباشد و لیکن خواندنش غیر فصیح (اردو) (۱) اس سے (۲) اسوجہ سے
(۳) ملک بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - مال -

ازآن باز | استعمال - بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی ازان وقت و ازان زمان -

مؤلف گوید کہ در روزمرہ معاصرین عجم مستعمل است بمعنی زان پس (اردو) پھر - اسکے ا

(۱۳۵۱) **از آن پس** (استعمال) بمعنی بعد از آن و پس از آن باشد و بحذف الف (ز ان پس) ہم آمدہ اگرچہ درین ہم الف دوم ممدودہ باشد ولیکن در کتابت و قرارت سد حذف شود و بمقصورہ مستعمل متقدین و متاخرین استعمال این کردہ اند و معاصرین ہم بزبان دارند (اردو) اسکے بعد۔

از آنجا بقول بہار (۱) بمعنی برای آن۔ (خواجہ نظامی ؂) مگر بار بر گنج از انجا نشست که تا رایگان بہرہ ناید بدست ؛ مؤلف گوید که این مجاز باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی از ان مقام مخفی مبا دکہ مد الف دوم خصوصًا در قرارت حذف شود کہ خلاف فصاحت است (اردو) (۱) اسوجہ سے ۔ اسلئے ۔ (۲) وہان سے ۔

از آنجا راندہ و از اینجا ماندہ (مثل) صاحبان امثال و خزینہ ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کسی با دو علاقہ داشتہ باشد و یک سوئی را اختیار نکند و بالآخر از ہر دو ناکام شود (اردو) (ع) نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے ؛ صاحب آصفیہ نے لکھا ہے " نہ اَللذی نہ اُللذی " (غلط العوام) نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا ۔ گھر کا نہ گھاٹ کا " دکن مین کہتے ہین " یہ بھی گیا وہ بھی گیا " حاصل یہ ہے کہ جس نے کسی کام مین یکسوئی اختیار نہ کی ہو اور دو شخصون سے تعلق رکھتا ہو اور ہر ایک کے پاس اپنی خصوصیت کا دم بھرتا ہو وہ ہمیشہ دونون کے پاس بے اعتبار رہتا ہے اور بالآخر اس کو اس طرز عمل سے نقصان پہنچتا ہے اور ایسے ہی موقعون پر ان کہاوتون کا استعمال ہوتا ہی

از آنجا کہ بقول صاحب غیاث بحوالۂ بہار بمعنی (برای آن) و بہار ذکر این بمدان کاف کردہ کہ گذشت مؤلف گوید کہ غیاث

تصرف کرده است که کاف در آخر زیاد کرد - بہ تحقیق ما معاصرین عجم این را در ابتدای تحریر واقعه استعمال کنند بمعنی (بدین وجه که) (گلستان سعدی) از انجا که سلامت حال درویشان است گمان فضولش نبرند و بیاری قبولش کردند" (معنی مباد که ترک مد از الف دوم در قرارت فصیح باشد و اگر در کتابت ہم ترک کنند عیبی ندارد (اردو) بدینوجہ کہ - اسوجہ سے کہ - اسلئے کہ -

از آنجہان آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بحر عجم از بیاری مہلک برخاستن و صحت یافتن - صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکر این بہمین معنی کرده حیف است که سندی پیش نشد و بخیال ما این کنایہ باشد (اردو) نئے سر سے زندگی پانا - مردون کو دغا دینا - موت کے منہ سے بچنا -

از آنجہانی | اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم مرادف (از آن جہان آمدن) صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کرده فرماید که معنی ترکیبی از ان جہان ہستی و آنکه از مرض موت صحت یافته باشد - مؤلف عرض کند که کسی از مرض الموت صحت نمی یابد و مقصود فاضل محقق از مرض مہلک باشد و در آخر این یای نسبت است نه یای علامت واحد حاضر و معنی لفظی این - صاحب آنجہان یعنی آنکه ازین جہان گذشت و مرد و این انتہای مبالغه باشد به بیان حالتش که از مرض مہلک نجات یافت - کنایہ از شخص صحت یافته از مرض مہلک (اردو) دوباره زندگی پایا ہوا مردون کو دغا دیا ہوا - موت کے منہ سے بچا ہوا یعنی وه شخص جس نے مہلک مرض سے نجات پائی اور تندرست ہوا -

(۱۳۵۲) **از آن رو** | استعمال - معاصرین عجم این را (۱) بمعنی (بران) استعمال کرده اند - صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاجار گوید که (از آن ر

راه می روند) بمعنی (همه بران می گذرند) آمده مؤلف گوید که الف دوم اگرچه در اصل ممدوده باشد ولیکن درکتابت وخصوصاً در قرارت مخل فصاحت و بمقصوره بدل شده و (ازان رو) (۲) بمعنی حقیقی هم مستعمل یعنی ازان سبب (اردو) (۱) اس سے (۲) اسو جہ سے۔

(۱۲۵۱) **از آن سان** | استعمال - بقول صاحب تحقیق القوانین - سان را در الفاظی شمار کنند که افادهٔ تشبیه و ہند ولقول برہان سان شبیه ونظیر و طرز وروش پس این مرکب است از (از) و (آن) و (سان) و در استعمال فرس بمعنی ازان طرز و مثل آن وچنان مستعمل چنانکه انوری گوید (س) بر جہان ای زجہان قدر تو بیش :: دولت سایه ازان سان گسترد :: مخفی مباد که الف دوم اگرچه ممدوده باشد مگر درکتابت وخصوصاً در قرارت مقصوره گرفتن اولی وافصح (اردو) اُس طرح سے اُس طرح - ویسا -

(۱۲۵۲) **از آن سر** | استعمال - معاصرین عجم این را بمعنی ازان طرف استعمال می کنند که (سر) بقول بہار اوّل چیزی وجانب چیزی باشد - صاحب سرگذشت فرماید" می خواستم برگردم دیدم شعله خانم بامردی صحبت کنان ازان سر رو بطرف اطاق می آید" مؤلف عرض کند که الف دوم اگرچه ممدوده باشد ولیکن در کتابت وخصوصاً در قرارت باید که مقصوره گیریم که ممدوده مخل فصاحت است (اردو) اُس طرف سے - اس جانب سے - اُدھر سے

از آن سیم گون سکهٔ نوبهار | استعمال - صاحب مؤید الفضلاء فرماید که کنایه از گلهای سپید است وذکراین بذیل لغات فرس در الف مقصوره کرده صاحب انند ہم بتقدیم و تاخیر لفظی ذکراین کرده یعنی (ازان سکهٔ سیگون نوبهار) را ہمین معنی نوشته مؤلف گوید که گلهای سپید را بطور کنایه (سیگون سکهٔ نوبهار) توان گفت -

ولفظ (ازان) درین اصطلاح تسامح محقق فاضل سوا ضیح باد کہ الف دوّم در اصل ممدودہ باشد ولیکن درکتابت وخصوصًا در قرارت بمقصورہ آوردن فصیح است (اردو) سیدہ پھول مذکر۔

ازآن کجا | استعمال۔ بقول بہار بمعنی از برای آنکہ (میر معزی سے) تنم ہمیشہ چو دال است ازان کجا زلفت ؛ بہ دال ماند و خالت چو نقطہ بر سر دال ؛ (ولہ سے) درو یاقوت من از ہمت وجود تو سنرد ؛ زان کجا ہمت وجود تو چو بحر است چوکان ؛ مؤلف گوید کہ کاف حذف شدہ است یعنی اصل این (ازان کجا کہ) بود بمعنی این وجہ کہ پس آوردن کاف اولی باشد و در ثانی الف (از) را تخفیف کردند و (زان) مخفف ازان است مخفی مباد کہ الف دوّم را بمقصورہ آوردن فصیح است از ممدودہ اگرچہ در کتابت نوشتن ممدودہ نقصانی ندارد ولیکن در قرارت بمقصورہ فصیح تر است (اردو) اسوجہ سے کہ۔ اسلئے کہ۔

(۱۳۵۵) **ازآنکہ** | استعمال۔ بمعنی (بدانوجہ کہ) و (ازان سبب کہ) واین آنکہ مرکّب از (از) و (آن) و (کہ) (انوری سے) درجای ساخت در دل بدخواہ تیغ او ؛ نشگفت ازانکہ جای گہر سنگ و آہن است (ولہ سے) ملک را رای تو گر افزون کند نشگفت ازانکہ ؛ صید کم ناید چو مستظہر بود از دانہ دام ؛ مخفی مباد کہ الف دوّم کہ ممدودہ باشد در کتابت وخصوصًا در قرارت بمقصورہ بدل شود کہ وجودش مخل فصاحت است۔ (اردو) اس لئے کہ۔ اسوجہ سے کہ۔

ازآئینہ نگین ساختن | استعمال۔ مرادف (آئینہ بر انگشتر نشاندن) کہ در ممدودہ (۱۳۵۶)
گذشت (صائب سے) این قوم خود آرا کہ کنون بر سر دست اند ؛ وقت است نگین خود

از آئینہ بباز زند (ارد و) دیکھو آئینہ بر انگشتری نشاندن۔

از ابر سیہ باشد افزونی باران ہا (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی۔ و احسن ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان ابر سیاہ را علامت بارش کثیر دانند و چون گرد و غبار بسیار بنید کہ علامت آمدن لشکر بسیار است۔ استعمال ہمین مثل کنند نقیض آن باشد کہ فوج بسیار می آید و تخصیص باین نیست بلکہ در دیگر مواقع ہم چون علامتی ببین بر کارے بنظر آید استعمال این مثل جا دارد (ارد و) دکن مین کہتے ہین " کالی گھٹا جم جم برسے " یہ بالکل اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے جس کے معنی یہ ہین کہ ابر سیاہ زیادہ برسنے کی علامت ہے

(۱۳۵۷) **از ابر و گرہ بیرون بردن** (استعمال) بمعنی دور کردن چین جبین و ناگواری طبع چنانکہ ظہوری گوید (ے) شوم سرگشتہ تا کی غیر از پرکارم اندازد ؎ انسان ابرو گرہ بیرون برد در کارم اندازد ؎ (ارد و) ابروسے بل نکالنا۔ ناگواری دفع کرنا۔

(۱۳۵۸) **از اثر دور** (استعمال) بمعنی بی اثر و دور از اثر (عرفی ے) صدرہ افگندم کمند نالہ بر ایوان عرش ؎ ونز اثر دور است ریخ دست بازویم ہنوز ؎ (ارد و) اثر سے دور۔ بے اثر۔

(۱۳۵۹) **از اختلاط پہلو تہی کردن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از نپسندیدن اختلاط چنانکہ ظہوری گوید (ے) گہی از اختلاط غیر گو پہلو تہی سکین ؎ کہ بار خاطرت از حرف پہلو دار می ؎ (ارد و) اختلاط سے پہلو تہی کرنا۔ کنارہ کرنا۔

ازار بقول برہان و ہفت بکسر اوّل بروزن خیار (۱) بُن و تک آب را خوانند و (۲) دستار را نیز گویند و (۳) ہر چیز کہ در پای کشند مانند شلوار و تنبان و در عربی (۴) زن باشد کہ در مقابل

مرد است و بمعنی لنگی و لنگ فوطه هم - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که اغلب که
همان شلوار است که در عربی آمده و بمجاز تنگ و بن آب دا گفته اند - صاحب ناصری نسبت معنی
اوّل سندی از انوری آورده (سـ۵) اندیشه در سواحل دریای جاه تو ؛ بسیار غوطه خورده
ولی کم ازار یافت ؛ صاحب جامع باتّفاق هر سه معنی اوّل الذکر برهان نسبت معنی اوّل
صراحت کند که معرّب است - صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل و سوّم و چهارم کند - صاحب
مؤیّد بذیل لغات عربی نسبت معنی چهارم فرماید که شلوار و مانند آن مثل لحاف کذا فی الصراح
و پاجامهٔ دوخته که از فرو ناف تا ساق می پوشند - بهار گوید که بمعنی شلوار و فرماید که چنانچه دستار
مخصوص است به سر همچنین ازار مخصوص است بر پاے پس احتیاج نماند - باین که مضاف
کنند بسوی پای مگر آنگاه که زیادت تصریح منظور باشد بهر تقدیر با لفظ بستن و در پا کردن و در پا
کشیدن می آید (حکیم سنائی سـ۳) تا چرخ برکشاد گریبان ز نو بهار ؛ از لاله بست دامن کهسار ها
ازار ؛ (ملّا فوقی سـ۳) یکره بگو بآن لب کم التفات خویش ؛ تا کی کنی ازار تغافل به پاے ملح
مؤلّف گوید که صاحب منتخب که محقّق لغت عرب است نسبت (ازار) فرماید که بالکسر چادر که
بر میان بندند و شلوار و زن و پوشیدنی (الخ) پس فارسیان در معنی این اینقدر تصرّف کردند که
مجازاً ته آب را گفتند و استعمال این بمعنی دستار هم مجاز باشد - تکمیل بیان ماخذ این بر (ازاریا)
می آید (اردو) (۱) پانی کی ته (مؤنّث) (۲) دستار) بقول صاحب آصفیه (فارسی) اسم مؤنّث
پگڑی - عمامه - منڈاسا (۳) ته بند - بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر - آپ فرماتے ہیں
که فارسی میں تہمد بھی آیا ہے - لنگی ته پوشی - دھوتی وغیرہ - ازار - بقول امیر (عربی) (مؤنّث)

پاجامہ (انشا ـــہ) چشم بد دور شیخ جی صاحب ؎ کیا ازار آپکی اُٹنگی ہے ؎ (۴) عورت بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث مجازاً بمعنی زن - استری - جورو - بیوی -

ازار بستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر اینا کردہ از معنی ساکت - واز ہمان شعر سنائی غزنوی سند آوردہ کہ بذیل لفظ (ازار) گذشت - بخیال ما (ازار بستن) بمعنی تہبند بر کمر بستن و ازار در ہر دو پای پوشیدن است (اردو) تہبند باندہنا ازار پہنا -

ازار بند | استعمال - بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ معروف کہ شلوار و تنبان بآن بندند مؤلف گوید کہ بندی کہ بواسطہ آن ازار یا تہبند بر میان بندند - اسم فاعل ترکیبی است از (ازار بستن) کہ گذشت - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) ازار بند - بقول امیر - مذکر - شلوار بند کمر بند (نواب مرزا شوق ـــہ) لال نیفا ازار بند ہرا ؎ تہا کنجیون کا سمین پڑا ؎

ازار پا | استعمال - بقول برہان و ہفت و بحر بکسر اوّل و رابع و بای فارسی بالف کشیدہ (۱) شلوار و تنبان را گویند - بہار بذیل لفظ (ازار) گوید کہ بسکون مہملہ ہم می آید و تحتانی در آخر ہم - یعنی (ازار پای) و فرماید کہ چنانچہ دستار مخصوص است بہ سر ہمچنین آزار مخصوص است بر پای پس احتیاج نماند باین کہ مضاف کنند بسوی پای و سر - مگر آنگاہ کہ زیادت تصریح منظور باشد و اینکہ بفکّ اضافت آمدہ ظاہراً از جہت کثرت استعمال است - صاحبان رشیدی و شمس و مؤید با او متفق و صاحب سروری از خلاق المعانی سندی آوردہ (ـــہ) چون گل ورد زجود تو پیراہن حریر ؎ در پا چو سرو آنکہ نبودش ازار پا ؎ خان آرزو در سراج کسرۂ رای مہملہ را بحوالۂ برہان و سکونش را بوثیقۂ رشیدی ذکر کردہ فرماید کہ بمعنی شلوار است و نیز فرماید کہ چون ازار موضوع برای

پاست - لفظ پا درین مستدرک باشد مؤلف
عرض کند که سند خلاق المعانی برای کسر و سکون
ہر دو بکار می خورد - اگر بسکون رای ہمہ گیریم فک
اضافت باشد و بس - مخفی مباد که از فک اضافت
معنی دیگر ہم پیدا می شود یعنی (۲) ازار پا - اسم فاعل
ترکیبی بمعنی کسی که ازار در پای دارد و نیز بتحقیق ما
(۳) ازار پا - باضافت ازار بمعنی پاتابہ [illegible] ین کنایہ
باشد مخفی مباد که (ازار) ماخوذ است از (ازر)
که در لغت عرب بالفتح بمعنی احاطه کردن آمده
(کذا فی منتخب) بدینوجه که لنگ احاطه کند به کمر
و پای - این را در عربی (ازار) گفته اند - اذ بصورت
بخیال ما (شلوار دوخته) مجاز آن باشد - فارسیان
اگرچه مجازاً دستار را ہم (ازار) گویند ولیکن این مجاز
بلحاظ ماخذش مقابل حقیقی است که دستار ہم احاطه
می کند سر را - الحاصل برای معنی سوم از کمال
اسمعیل سندی پیش می کنم که بہار برای معنی اول
گرفته است (سـ۵) چون کبک آنکه موزه ندارد
ہر آینه بر در پای می کشد چو کبوتر ازار پا پ تصفیه ما
و بہار بر نکته سنجان می گذاریم یا از کبوتر بپرسیم که پاتابہ
سرخ در پا کشیده یا ازاری (اردو) (۱) دیکھو
ازار کے تیسرے معنی (۲) وہ شخص جو ازار پہنا
ہوا ہو (۳) پاتابہ - بقول آصفیہ (فارسی) اسم
مذکر (صحیح پاتیابہ) جُراب - وہ چیز جو پاؤں کو
گرمی سے بچائے - مؤلف کہتا ہے کہ وہ غلاف
جو پاؤں کو سردی سے بچائے (پاتابہ) کی وجہ
تسمیہ یہی ہے - یعنی پاؤں کو گرم رکھنے والی چیز
آپ نے اُس چمڑے کو بھی پاتابہ کہا ہے جو
جوتے کے اندر زائد ڈال دیتے ہین جس کو اہل
دکن (تلا) کہتے ہین -

ازار خرگاه | اصطلاح - بقول صاحب بحر
وضمیمه برہان و بہار روانند ازار خرگاه باشد
صاحب مؤید گوید که خیمها و پرده آن و در بعض
نسخ مؤید (ازاره خرگاه) نوشته مؤلف گوید
که آنچه صاحب مؤید این را بمعنی خیمها نوشته اصطلا

درست نیست کہ معنی ترکیبی این خبری دہد کہ تہ بند خیمہ - دیواری را گویند کہ از پارچہ و چوب قائم کنند کہ آنرا در ترکی قنات گویند ولا زار خرگاہ) بدین معنی کنایہ باشد (اردو) قنات - بقول آصفیہ (ترکی) اسم مؤنث - لغوی معنی پہلو - بازو - اصطلاح مین وہ کپڑے کی دیوار یا پردہ جو خیمے کے چارون طرف لگاتے ہین - کپڑے کا بنا ہوا پردہ - کپڑے کی بنی ہوئی اوٹ یا ٹٹی (امیر ؎) نہین جو مائل سیر جہان وہ پردہ نشین تو کیون فلک کی مشبّک قنات اتنی ہے ؎

(۱) ازار در پا کردن | (۲) ازار در پا کشیدن | استعمال صاحب آصفی بذیل لفظ ازار سند این ہر دو آوردہ مؤلف گوید کہ ہر دو بمعنی ازار پوشیدن است سند اوّل از نوقی یزدی بر لفظ (ازار) گذشت و سند ثانی از کمال اسمعیل ہمانست کہ بر معنی سوم لفظ (ازار پا) مذکور شد بخیال ما سند مذکور متعلق بہ شلوار نیست چنانکہ ہمدرانجا ذکرش کردہ ایم (اردو) ازار پہننا -

ازارود | بقول صاحب برہان بکسر اوّل بر وزن گل آلود - ما وراء النہر را گویند و بفتح اوّل ہم گفتہ اند - خان آرزو در سراج گوید کہ انچہ معلوم می شود این لفظ در اصل (ازان روی رود) است کہ بہ تخفیف (ازار و د) ماندہ و (ازرود) بحذف الف دوم ہم آمدہ و آن مخفف (ازارود) باشد و بحوالۂ رشیدی فرماید کہ گاہی بمدّ الف و غیر مدّہ بحذف کلمۂ رود نیز آمدہ چنانکہ گویند (سیب ازا) یعنی (سیب ما وراء النہر) (الخ) صاحب ناصری از فردوسی سند آوردہ (ع) ازارو د - را ما وراء النہر دان ؎ و فرماید کہ بمد نیز آید و گوید کہ بحذف رآ و واو و دال نیز گویند چنانکہ (سیب ازا) (فخری ؎) بکوی مبادا ز سر او کم کہ جہان را ؎ آن موی بہ از جملہ سمرقند و ازارود ؎ صاحب جامع فرماید کہ معنی ولایت توران و ما وراء النہر باشد - صاحب ہفت

بابرہان اتفاق کند وگوید کہ بفتح اول نیز آمدہ۔ صاحبان سروری وشمس وانندہم ذکراین کردہ اند
مؤلف گوید کہ نسبت ماخذ این باخان آرزو اتفاق داریم (اردو) ما وراء النہر ولایت توران
کا نام ہے جو رود جیحون کے اُس پار واقع ہے ۔

(الف) ازاره | بقول صاحب رشیدی
بالکسر بمعنی ازارۂ خانہ۔ صاحب جامع فرماید
کہ ازبن دیوار تا اول طاقچہ باشد۔ خان آرزو
در سراج گوید کہ بدین معنی لفظ عربی است چنانکہ
(ازارة الجدار) در عربی گویند (کما فی القاموس)
وفرماید کہ انچہ (اجارۂ دیوار) بجیم در ہند شہرت
دارد خطاست وفارسی پنداشتن رشیدی ہم
محل تعجب۔ صاحب شمس گوید کہ در عربی بمعنی
شلوار است ومانند آن مؤلف گوید کہ اگر فارسیان
(ازارة الجدار) را در فارسی بترکیب خود۔۔۔

(ب) ازارۂ دیوار | نامند عیبی ندارد و محل
تامل نیست کہ مجرد (ازارہ) را بمعنی (ازارۂ دیوار)
گیرند۔ سندی پیش نشد (ب) را از قبیل (ازار جرگاہ)
گرفتن عیبی ندارد کہ حصہ (زیر طاق) دیوار خانہ
را (تہبند خانہ) نام نہادن کنایہ باشد وہمین معنی از
(الف) پیدا کردن استعارہ ایست بشتاق سند
باشیم (اردو) الف وب دکن مین دیوار کے
اس حصہ کو جو داخل مکان طاقچون کے نیچے
واقع ہو تڑنچا کہتے ہین جو استرکاری مین
کسی قدر ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ نہ معلوم دلّی اور
لکھنؤ والون نے اسکو کیا کہا ہے۔

ازازدم | بقول برہان وجہانگیری وجامع
وہفت بفتح اول وثانی بالف کشیدہ وزای
نقطہ دار زدہ ودال بی نقطہ مفتوح ومیم ساکن
نام غلہ ایست کہ آن را لوبیا گویند صاحب
ہفت صراحت کردہ است کہ حرف چہارم
ہم زای ہوز باشد وصاحب محیط برلوبیا نوشتہ
کہ اسم ہندیست وبیونانی (سلہبین) و (سیلا)

و (فاسلو) و در نبطی (وجر) و بسریانی (قسامانا) و بقبطی (مامیرا) و برومی (قسولن) و بعربی (فریقا) و (قرتیا) نامند و بفارسی نیز مشهور بلوبیاست و آنرا (لوبا) و (تا مروان) نیز گویند و در ملک مالوه آنرا (چولا) نامند و آن دانه ایست از حبوب ماکوله سفید آن معتدل در حرارت و برودت و گویند گرم در اول و معتدل در رطوبت و یبوست و بعضی گرم و خشک در اول دانسته اند و سرخ آن گرم در آخر اول و تر در دوم - مرکب القوی مولد خلط بلغمی و نفخ و قراقر و جید برای صدر و ریه و مدر طمث و منافع کثیره دارد (الخ)

مؤلف گوید که صاحب نفائس آوبارا لغت عربی زبان گفته و صاحب مخزن این را لغت هندی نوشته و کسی از محققین اول الذکر بجز صاحب انند صراحت نکرده که (ازازدم) لغت کدام زبان است و صاحب انند این را فارسی گوید و بوجه بی خبری از ماخذ این بجای حرف چهارم - رای مهمله نویسد - اگرچه کاتب برهان هم نقطه را حذف کرده است ولیکن از سلسله ردیفش تصدیق این می شود که بجای حرف چهارم زای هوز است و غلطی کتابتش نیست بر خلاف صاحب انند که باصلاح ردیف در حروف لغت غلط کرده است حیف است از ناصری که بهمین عمل - صاحب انند را در غلط انداخت - بخیال ما این مرکب است از لغت عرب و فرس یا به لغت عرب یعنی آزاز لغت عربی است بقول منتهی الارب بمعنی جوش زدن دیگ و برافروختن کردن آتش و آواز کردن ابر و حرکت دادن چیزی و آمیخته کردن و دم در فارسی زبان بقول برهان بمعنی نفس و بعربی بمعنی خون پس عجبی نیست که فارسیان ترکیب این هر دو لفظ (ازازدم) بمعنی حرکت دادن نفس یا جوش دادن نفس و آواز کردن نفس کنایه کرده باشند از لوبیا که مولد نفخ و قراقر در شکم است یا دم را

بمعنی خون گیرند۔ اندرین صورت معنی لفظی (از ازدم) حرکت دادن خون و کنایہ از غلہ لوبیا کہ (مذکور شد) است۔ کمامرّ۔ واللہ اعلم۔ باقی حال این مفرّس باشد (اردو) لوبیا۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو ماش کی قسم سے رنگ کا سفید ہوتا ہے اسکی کچی پھلیان گوشت مین پکاتے ہین اور دانون کو گھنگنیان کرکے کھاتے ہین۔

از اسپ پرت شد استعمال۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی (از اسپ درافتاد) باشد مؤلف گوید کہ پرت بقول صاحب انند و غیاث بمعنی بر رود از راہ یکسو شود آمدہ ما تحقیق کاملش بجای خودش کنیم درینجا همین قدر کافی است کہ معاصرین عجم۔ پرت شدن را بمعنی جدا شدن گرفتہ اند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) گھوڑے سے جدا ہونا۔ گھوڑے سے گرنا۔

از اسپ فرود آوردہ برخر نشاند (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان بد قسمتی کسی باشد کہ آنرا از مرتبہ اعلیٰ بمرتبہ ادنی آوردہ باشند کہ تنزلش باعث رسوائی او و کسر شانش باشد و از استعمال اینمثل طنزی بر عامل کنند کہ خوب نہ کرد۔ (اردو) دکن مین کہتے ہین کہ "منہ سے اتار کے کتل پر بٹھائے" یہ کہاوت اس موقع پر مستعمل ہے جب کسی کو اعلےٰ مرتبہ سے بے وجہ تنزل کرکے اسکی عزت گھٹائی جائے اور ناحق رسوا کیا جائے۔ اس فارسی مثل کا لفظی ترجمہ بھی اردو مین ایک کہاوت کی شان رکھتا ہے یعنی "گھوڑے سے اتار کر گدھے پر بٹھائے"۔

ازاعتبار انداختن (مصدر اصطلاحی) (۱) بمعنی بی اعتبار کردن کسی را - اگرچہ محققین فرس این را ترک کردہ اند ولیکن صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار فرماید کہ (از اعتبار می انداخت) بمعنی (غیر مستعمل می نمود) آمدہ پس (از اعتبار انداختن) (۲) بمعنی ناقابل استعمال بنظر آمدن - و بی کار و غیر مفید بودن باشد (ارد و) بے اعتبار کرنا - (۲) بیکار ہونا - غیر مفید ہونا - قابل استعمال نہ ہونا -

ازاعتدال افتادن (مصدر اصطلاحی) بمعنی اعتدال نداشتن چیزی یا کسی باشد یعنی برہم شدن آن و اعتدال باقی نماندن در طبیعت چنانکہ ظہوری گوید (ع) باد خاکم را ببرو آتش آبم را بسوخت ÷ خوردہ برہم طینتم از اعتدال افتادہ ام (ارد و) اعتدال سے گر جانا اعتدال باقی نہ رہنا - برابر اور یکسان نہ رہنا - (۲۱۳۱)

از افلاک گذشتن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از مرتبۂ اعلیٰ حاصل کردن و بمرتبۂ اعلیٰ رسیدن و بلند شدن چنانکہ صائب گوید (ع) روشندلان چگونہ ز افلاک بگذرند ÷ این بادہ سخت بیغش و رستا زنار کست ÷ (قدسی ع) شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت ÷ بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی ÷ (ارد و) آسمان پر سر پہونچنا - بقول امیر سرفرازی حاصل ہونا - (رشک ع) کرون سجدے جو تیرے چوکھٹ پر ÷ پہنچے سر تا بآسمان میرا ÷ آسمان سے گزرنا - آسمان سے پار ہونا بھی بقول امیر مجازاً بہت دور پہنچنا (مومن ع) منفعل سا دم نا ہید نغمے کیا ہوئے ÷ کیون گزرتی ہے فلک سے آہ و زاری آپکی ÷ (رند ع) نالہ ہونے لگا افلاک کے پار آ چکی رات ÷ ضبط مجھسے نہ ہوا آخر کار آ چکی رات ÷ (۲۱۲۱)

ازلف آدم تامیم مسیح (اصطلاح) بقول صاحب بحر وضمیمہ برہان ومؤید بمعنی ازآدم تا عیسی علیہما السلام۔ صاحبان مؤید وہفت بعوض تا واو عطف آوردہ اند بخیال ما غلطی کتابت بیش نباشد (اردو) آدم سے عیسے تک۔

(الف) ازالہ بقول صاحب آصفی دور گردانیدن مؤلف گوید کہ لغت عربی است بکسر اوّل۔ صاحب منتخب ہم تصدیق این معنی کند فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر کنند و با مصدر (کردن) ہم یعنی - - - - - - - - - - - - - - - - -

(ب) ازالہ کردن استعمال بمعنی دور کردن وزائل کردن صاحب آصفی از عالی شیرازی سندی آوردہ (نثر) ازالہ خطاب کردہ تعینۂ صوبۂ بنگالہ نمودند" (اردو) (الف) ازالہ بقول امیر (عربی) مذکر۔ دور کرنا۔ زائل کرنا مٹانا۔ (فقرۂ امیر) بر ہیز تو کرتے نہین مرض کا ازالہ کیونکر ہو" (تسلیم ؎) تمہین منصف ہو مسیحا تمہین کیونکر کہدون ؛ مرض عشق کا اتبک تو ازالہ نہوا ؛ مؤلف کہتا ہے کہ ان دونون مثالون مین اسکا استعمال حاصل بالمصدر کے معنون مین ہے (ب) زائل کرنا۔ مٹانا۔

از امکان بیرون بودن استعمال بمعنی ناممکن بودن است چنانکہ انوری گوید (؎) ہمال بختی کز باغ دولتت ببرند ؛ چو شاخ خشک ز امکان نشو بیرون باد ؛ (اردو) امکان سے باہر ہونا۔ خارج از امکان ہونا۔

از اندازہ بیرون (اصطلاح) بقول بحر ومؤید بمعنی بسیار وبیشتر (اردو) اندازسے باہر (ناسخ ؎) رنج ہے عشق مین انداز سے باہر ناسخ ؛ کہتے ہین قامت منصور سے

بتی واردر از ؂ امیر نے (اندازے باہر ہونا) کا ذکر کیا ہے۔

از اہل تلنگی استعمال - باضافت اہل بہار گوید کہ در ہر کاری کامل عیاری و فرماید
کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ - صاحب انند نقل این برداشتہ صراحت کند کہ بکاف عجمی است
مؤلف عرض کند کہ (تلنگی) بقول برہان بضم اوّل و فتح ثانی بمعنی خواہش کنندہ پس معنی
لفظی (اہل تلنگی) صاحب مذاق باشد و فارسیان برای کسی استعمال کنند کہ در ہر کاری مذاق
و دل تنگی داشتہ باشد بخیال ما درینجا ضرورت (از) نباشد تا آنکہ استعمال این تقاضی آن نشد
مثلاً گوئیم کہ (فلان کس از اہل تلنگی است) یعنی آنکس از صاحبان ذوق است - ضرورت انیقد
صراحت بدین وجہ واقع شد کہ بہار در معنی این معنی آنرا ترک کردہ است مؤلف گوید
معنی (از اہل تلنگی) (از اہل مذاق) باشد (اردو) اہل مذاق سے - جیسے " آپ اہل مذاق سے ہیں
یعنی ہر کام مین ذوق اور دلچسپی رکھتے ہین "

ازای بقول صاحب شمس بکسر و مد بمعنی برابر چنانکہ گویند (ازای فلان) یعنی (برابر فلان)
صراحت فرماید کہ لغت فارسی زبان است و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - صاحب
منتخب بر (ازا) فرماید کہ بالکسر بمعنی برابر شدن چیزی با چیزی - مصدر است از دوازی
(یوازی) و بمعنی مقابل و برابر نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان برین لغت عربی
بقاعدۂ خود یای تحتانی بضرورت اضافت زیادہ کنند و بحالت غیر اضافت ہم یای
آرند دیگر ہیچ - ازین قدر تصرف نتوان گفت کہ لغت فارسی یا مفرس است (انوری)
صدر را مر بقوت جاہ تو خاطر سیت ؂ کاندر ازای فکرت او برق کودن است ؂ (ولہ)

بیشک از الفاظ من یک نکتۂ مدح ترا ؛ اہل معنی درازای صد مجلد کردہ اند ۔ (اردو) مقابل بقول آصفیہ (عربی) سامنے والا۔

ازاین از قبیل (از آن) است کہ آن اشارۂ بعید است و این اشارۂ قریب باصولی کہ ما در (از آن) وملحقاتش ملحوظ داشتہ ایم می بایست کہ ذکر (از این) ہمدر این جا کنیم کہ در اصل این الف و توم ہم داخل است ولیکن فارسیان در قرارت وکتابت عموماً الف دوم را حذف کنند ازینجاست کہ ما این را وملحقات این را بحذف الف دوم بجائیش ذکر کنیم ۔ (اردو) دیکھو ازین۔

(الف) ازبابت فلان استعمال ۔ بہار ذکر الف کردہ فرماید کہ بمعنی از قبیل است
(ب) ازباب فلان وگوید کہ از اہل زبان بتحقیق رسید مؤلف گوید کہ معاصرین عجم گویند "این پول ازبابت فلان است" یعنی متعلق است بہ فلان بابت ۔ پس بقول بہار (الف) مرادف (از قبیل) نباشد ۔ صاحب انند کہ نقل نگار بہار باشد این را بحوالۂ اواز (باب فلان) قائم کردہ است (اردو) فلان بابت کا۔

ازبادہ گل گل شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب بحر عجم سرخی چہرہ ونشاط دل یافتن از شراب خوردن ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نشد (اردو) سرور جمنا (بقول صاحب آصفیہ آنکھوں میں سرخی جھلکنا) شراب خواری سے چہرہ سرخ ہونا ۔

ازبالا سرازیر باکلہ پائین آمدن استعمال ۔ صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این باصیغۂ ماضی مطلق کردہ و ما بشکل مصدر آوردہ ایم ۔ فرماید کہ

از بام افتادن بجالتیکہ کلہ بزمین رسد و پای بالا - این استعمال معاصرین است - (اردو) کوٹھے سے منھ کے بل گرنا۔

از بالای بند خودش راپرت کردن استعمال بالاے رسن جست کردن یعنی خود را از بالای رسن جہانیدن ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این کردہ عبارتش نقل کند (فقرہ) از بالای بند خودش راپرت کردہ توی تنوا فتاد" (اردو) رسّی پر سے اپنے آپ کو اچھالنا۔

از بالای چیزی استعمال - بہار ذکر (از بالای فلان) کردہ گوید کہ بمعنی از پیش فلان باشد صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی (از بالا) از جای بلند - است ولیکن فارسیان در محاورۂ خود استعمال این باظہار وقعت وبرتری چیزی کنند اگرچہ لفظ بالا درہمچو مواقع زائد می نماید ولیکن در لطافت معنی داخل باشد مثلاً (از دل کسی افتادن) را (از بالای دل کسی افتادن) می گویند بمناسبت افتادگی - لفظ بالا استعمال کردند ونیز گویند (از بالای دل خود این قدر بیتابی دارم) یعنی بوجہ دل و باعث دل خود بیتابی دارم وظاہر است لفظ بالا درینجا ہیچ معنی ندارد اما لفظی است پر معنی برای اظہار وقعت وعزت و اقتدار دل (والہ ہروی ؎) مو بمو بیتابیی دارند از بالای دل ؛ عالمی در اضطراب افتادہ وبسمل یکیست ؛ در مصرع اوّل (از بالا) بمعنی از دست واز قدرت دل است وہمین معنی از (از دل) ہم پیدا می شود ولیکن لفظ بالا این معنی را دقیع و بلند کردہ است کہ بعوض (از دل) (از بالای دل) گفتند وہمچنین مخلص کاشی گوید (؎) نپوشیدم ز بالای سخن ہرچند تشریفی ؛

...ازلب گریبان سید رد شوق ثنا خوانی ؛ اندرین شعر ہم لفظ بالا ہیچ معنی ندارد و (از بالای سخن)
...ی (از سخن) است ولیکن برای اظہار وقعت و بلندی سخن لفظ (بالا) را استعمال کردند و
...ین گوید شفیع اثر (ف) عزت از بالای زر دارند اہل روزگار ؛ عبرت از من گیر و پاس
...ت خود را ہدار ؛ درین شعر ہم (بالای زر) بمعنی (وقعت زر) است لفظ (بالا) درینجا
...را و تبیع کند و بس۔ بخیال ما انچہ بہار رواتند (از بالا) بمعنی (از پیش) گفتہ اند نا قابل قبول
...ست و اگر من وجہٍ معنی (از بالا) را قائم کنیم می توانیم گفت کہ بمعنی (از وجہ) ولا (از باعث)
...ند (اردو) وجہ سے۔ باعث سے۔

...بد قمار ہرچہ ستانی شتل بود (مثل) صاحبان خزینۃ الامثال و محبوب الامثال ذکر
...ن کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ شتل بر وزن دغل زری را گویند
...ر قمارخانہ برند و بحاضران مجلس دہند۔ (کذا فی البرہان) و بقول صاحب غیاث انچہ در
...ر بازی حریف برد و بعد از گروبردن اندکی از زر حاصلۂ خود حاضران مجلس قمار را بدہد۔
...ؤلف گوید کہ مقصود محققین بالا جز این نیست کہ چون قمار بازی زری را بخوش وقتی از
...یف خود بقمار برد یعنی بکامیابی خود پول حاصل کند حصۂ کلانش را در گرو بازی دیگر صرف
...ر و جز قلیل آن را بطور دل خوشی بر قمار بازان تقسیم نماید و ہمین جز قلیل را شتل گویند و بد قمار
...ل بہار آنکہ قمار بنا راستی بازد (الخ) پس گویند کہ ہرچہ از بد قمار۔ بقمار برد یعنی بکامیابی
...ی خود از و حاصل کردہ آن را (بُرد بازی) مدان بلکہ شتلے است کہ او بہ دل خوشی بداد اما
...ن جز قلیل است از بُرد بازی) تو کہ صد چند زیادہ ازین بود۔ بالجملہ مقصود فارسیان از استعمال

این مثل - مذمت نا راستان است کہ ہرچہ از حق خود از ایشان حاصل کنی - آن حصہ تعلیلی از حق تو باشد و بخیال او ای حق تو نمید ہند بلکہ بطور رشتل قمار بازان) می دہند (ارد و) دکن مین کہتے ہین " نادہندسے جو کچھ مل جاے اسکا کرم - بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہی بھلی" یعنی جو شخص بدمعاملہ ہے اس سے اپنے مطالبہ مین جو کچھ ہاتھ آجائے اسکو اپنا حق نہ سمجھو بلکہ اوسکی بخشش - صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے " نا دہندسے جو نکلے سولا ہے" آگ لگنتی جھوپڑی جو نکسے سولا بہ " اسی آخرالذکر کہاوت کو دکن مین یون کہتے ہین " جلتے گھر کا بانس بھلا " صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے " جلتی جھوپڑی سے جو نکلے سودا"

ازبر استعال - بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت و غیاث بروزن جعفر یا بای ابجد بیاد گرفتن و بخاطر نگاہداشتن باشد و بعربی حفظ گویند مؤلف گوید کہ طرز بیان شان شان مصدری پیدا کند مقصود محقق جزین نباشد کہ این حاصل بالمصدر (ازبر کردن) باشد و بہترین ترجمہ آن حفظ کتاب است در ذہن - خان آرزو در سراج فرماید کہ مرادف (ازبیر) بزیادت یای تحتانی است بمعنی حافظہ و حفظ و زبر مخفف ازبر و بقول بعض بر ہم و این محل تردد و آزبر مخفف (ازبیر) نباشد چرا کہ اول بفتح باست و دوم بکسر با - پس (ازبر) مرکب باشد از کلمۂ (از) و (بر) و این لفظ بمعنی (از حفظ و حافظہ) خواہد بود و (ازبرم) بروزن سرگرم مرادف ازبر گفتہ اند و این دلالت دارد کہ (ازبر) مخفف (ازبرم) باشد (انتہی) بہار وانند گوید کہ (ازبر) بمعنی حفظ و یاد است و با لفظ کردن مستعمل - مؤلف عرض کند کہ با مصادر دیگر ہم چنانکہ در ملحقات آید - صاحب جہانگیری ہمزبان برہان وگوید کہ این مرادف ازبرم

وازبیر است (انوری ؎) زوشنو حال خراسان و عراق ای شہ شرق ؛ کہ مراد وراست ہمہ حال چو الحمد ازبر ؛ مخفی مباد کہ ؔبرؔ بقول برہان بمعنی یاد و حافظہ وحفظ و نگاہداشتن بخاطر آمدہ پس فارسیان بزیادت (از) در اوّل این (ازبر) بمعنی چیزی گرفتند کہ از حفظ و حافظہ تعلق دارد یعنی چیزیکہ (از حفظ) است و تعلق بمشاہدۂ کتاب ندارد (اردو) ازبر ۔ بقول امیر (فارسی) حفظ ۔ برزبان (ناسخ ؎) نامۂ یار کے مضمون ہیں ازبر مجھکو ؛ جس طرح یاد کوئی نسخۂ اکسیر رہے ؛

ازبرآمدن استعمال ۔ بمعنی ازبر شدن است کہ می آید و آمدن بمعنی شدن بر معنی بست و دو	گذشت (انوری ؎) طبع توکہ ترجمان غیب است ؛ اسرار قضاش ازبرآمد (اردو) ازبر ہونا ۔

(۱۳۱۴)

ازبرابر برخاستن استعمال ۔ بمعنی از نظر جدا شدن است چنانکہ ظہوری گوید (؎) آنکہ از پیش ما نمی گذرد ؛ برنمی خیزد از برابر ما (اردو) سامنے سے ٹلنا ۔

ازبرای فلان استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی از انوری آوردہ

ازبرای فلان را (؎) فاتحۂ داغش از زمانہ ہمیخواست ؛ شیر سپہر از برای لوح سرین را گفت قضا کرئی سباع نوشت است ؛ کاتب تقدیر حرز روح امین را ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی (ازبرای) حقیقی است یعنی از جہت و ؔازؔ فی الحقیقت زائد است کہ در استعمال فارسیان با کلمۂ (برای) می آید ۔ انچہ محقق نازک خیال کلمۂ (را) را داخل محاورہ کردہ است بخیال ما ضرورت ندارد زیرا کہ درسند پیش کردہ او (رای) اضافی است و با (ازبرای) تعلق ندارد معنی شعر اینست کہ فاتحۂ داغش از زمانہ شیر سپہر را خواست از برای لوح سرین یا اگر شیر سپہر را

فاعل گیریم معنی شعر چنان باشد کہ شیر سپہر از برای لوح سرین فاتحہ داغش را از زمانہ خواست ہر دو تقدیر کلمہ (را) کہ بعد سرین واقع است اضافی است و متعلق بلوح یعنی (سرین را لوح) و (لوح سرین را) بدون اضافت - ہر دو بمعنی (لوحِ سرین) باضافت است چنانکہ (اشکِ چشم) را کہ باضافت است (چشم را اشک) و (اشک چشم را) بدون اضافت توان گفت - آنانکہ در مصرع ثانی کلمہٴ (را) را زائد گیرند یا آنرا متعلق بہ (از برای) دانند با ایشان اتفاق نداریم و از ہمین قبیل است (را) ی مصرع رابع کہ در آخر واقع (اردو) کسی کام کے لئے کسی چیز کے لئے - کسی کام یا چیز کے واسطے -

از برای یک شکم منت دو کس نباید کشید | (مثل) صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ و صاحبان خزینہ و احسن در آخر این بعوض (نباید کشید) (نتوان کشید) آوردہ اند و ہمہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود از بیان این فوائد قناعت و یکسوئی باشد و این مثل باعتبار مقصد مرادف (یک در گیر و محکم گیر) است گویند کہ منت دو کس کشیدن خوب نیست یعنی نباید کہ با دو کس تعلق داریم کہ شکم ما یکی است و تعلق ما با یک کس کافی (اردو) یک در گیر و محکم گیر" اس فارسی مثل سے معاصرین ہند کہاوت کا کام لیتے ہین - صاحب آصفیہ نے بھی اسکو لکھا ہے " ایک کا ہو رہے " دکن مین کہتے ہین " ایک پیٹ کے لئے دو ہاتھ بہت کچھ ہے " اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان زیادہ حرص نہ کرے اور مختلف شخصون کے پاس دوڑ دھوپ کرکے اپنی عزت نہ گھٹائے - ایک پیٹ کے بھرنے کے لئے دونون ہاتھون یعنی اپنی ہی ذات سے وہ بہت کچھ کرسکتا ہے

ازبر چیزی استعمال - بقول بهار به معنی بالای چیزی (فردوسی ؎) بفرمود پس تا منوچهر شاه ٭ نشست از بر تخت بارزمگاه ٭ (نظامی ؎) یکی خود فولاد آئینه فام ٭ نهاد از بر فرق چون سیم خام ٭ نشست از بر بارهٔ کوه وش ٭ بدین همایون برفتار خوش ٭ بنجیال ما درین لغت لفظ از زائد نیست بلکه (از بر) بهیئت مجموعی بمعنی بالا باشد همین وجه است که بجهه اسمی اینرا بحالت اضافت کسره میدهند (اردو) اسکے اوپر -

ازبر خواندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی خواندن چیزی بزور حافظه بدون دیدن کتاب (سعدی شیرازی ؎) اگر خود هفت سبع ازبر بخوانی ٭ چو آشفتی الف با تا ندانی ٭ (اردو) منهه زبانی پڑھنا - یعنی زبانی بے دیکھے پڑھنا - صاحب آصفیہ نے (منهه زبانی) پر لکھا ہے کہ زبانی بلاتحریر - بے لکھے جیسے منهه زبانی کہلا بھیجنا -

ازبر خود استعمال - بهار گوید که باضافت بمعنی از پیش خود مستعمل (سید حسین خالص ؎) ندید کس کمر تنگ دلستان ترا ٭ مصوّر از بر خود می کشد میان ترا ٭ مؤلف گوید که درین شعر (از بر) بمعنی (از دل) است که بر بمعنی آغوش و کنار و مجازاً بمعنی دل آمده و مقصد شاعر این است که مصوّر که مشاهدهٔ کمر یار نکرده است از ذهن خود و از خیال خود تصویر کمرش کشیده است و این هردو معنی از (از دل) پیدا است پس (از بر خود) بخیال ما بمعنی از دل خود - و از ذهن خود و از خیال خود باشد مجازاً نه بمعنی از پیش - بهار بر ادعای خود سند دیگر هم آورده (میر معزی ؎) بدان قضا چو رضا دادم اندران ساعت ٭ نشستم از بر دیوی جهنده همچو شهاب ٭ (وله ؎) تا نام تو نبوشت دبیر از بر منشور ٭ سیاره غلام قلم و دست دبیر است ٭ مؤلف گوید که درین هردو شعر

(از بر) بمعنی بالاست چنانکہ بر (از بر چیزی) گذشت نہ بمعنی (از پیش) پس متحقق شد کہ ادعای بہار از اسنادش ثابت نشد۔ صاحب انند نقل نگار بہار۔ (اردو) اپنے دل سے۔ اپنے ذہن سے۔ اپنے خیال سے۔ جیسے ”میں نے یہ تصویر اپنے دل سے کھینچی ہے“ یعنی اپنے ذہن اور خیال سے۔

(الف) **از برداشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی یاد داشتن و بحافظہ داشتن کتابے باشد یا مضمونی۔ صاحب آصفی از آہی ہمدانی سند آوردہ (ص) من چہ دانستم کہ دلبر خط بخونم آورد ❊ سرنوشت خویش را ہرگز کسی از بر نداشت ❊ بخیال ما ــــــــــــ

(۱۲۹۵) (ب) **از برداشتن سرنوشت** مصدر اصطلاحی۔ بکسر نون اوّل کنایہ باشد از (مطلع بودن از سرنوشت) و این مصدر خاص از سند آہی ہمدانی پیدا می شود و اگر (از برداشتن) آن گوئیم معنی اوّل الذکر درست شود کہ بر الف مذکور شد (اردو) حفظ کر لینا۔ حافظ ہو جانا یعنی زبانی یاد رکھنا۔ (ب) نوشتۂ تقدیر سے واقف ہونا۔

(۱۲۹۶) **از بر شدن** استعمال۔ معنی بحفظ در آمدن کتاب یا مضمونی باشد چنانکہ خاقانی گوید (ص) روزی ہزار بار بخوانم کتاب صبر ❊ چشمم ثبت لاجرم از بری شود ❊ (اردو) از بر ہونا۔

از بر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حفظ کردن و بحفظ آوردن کتاب و مضمونی باشد بذریعہ مشاہدہ یا بواسطۂ سماعت (صائب ص) تمام روز دارد و داغ از شوخی معلم را ❊ تمام شب نشیند گوشہ و از بر کند بازی ❊ (انوری ص) بسی اسرار جزوی کردہ معلوم ❊ بسی احکام کلی کردہ از بر ❊ (ظہوری ص) سادہ نقشان خواندہ اند بہا

جملہ از بر کردہ اند؛ وقت شد گر چون ظہوری	(شعور سے ۵) اور اُن گل کے دیکھ کے
دفتر اندازان کنند؛ (اردو) از بر کر لینا۔	بلبل ہے نعرہ زن؛ از بر کرگی یاد چمن کی
بقول امیر حفظ کرنا۔ زبانی یاد کر لینا (فقرۂ	کتاب کو؛ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آخر الذکر
امیر) سبق از بر کر لو تب چھٹی ملیگی۔"	سند سے واضح ہے کہ (از بر یاد کرنا) بھی مستعمل ہو

از برکسی | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم و بہار و وارستہ بمعنی از طرف اولی تحریک و تعلیم غیر۔ صاحب انند بذیل (از پیش کسی) ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہمان (از بر خود) است کہ گذشت۔ وارستہ برای این سند (خان خالص) آوردہ و سند مذکور ہم بدر انجا مذکور و ما در معنی آن اختلاف کردہ ایم۔ بہار در انجا معنی این (از پیش) نوشتہ و در ینجا (از طرف) بخیال ما معنی (از بر خود) یا (از برکسی) ہمان است کہ بر (از بر خود) ذکرش کردہ ایم (اردو) دیکھو۔ از بر خود۔

از برم | بقول صاحب برہان بر وزن سرگرم بمعنی (از بر) باشد کہ بعربی حفظ گویند صاحبان جامع و جہانگیری و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو بذیل (از بر) ذکر این فرمودہ گوید کہ (از بر) مخفف این است مؤلف گوید کہ این مرکب است از کلمۂ (از) و لفظ (برم) و برم بقول برہان بمعنی (از بر) و حفظ آمدہ چنانکہ (بر) بہمین معنی بر لفظ (از بر) گذشت بنی بخیال ما ترکیب (از برم) از ہمان قبیل است کہ نسبت (از بر) ذکر کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو از بر

از بروغ | بقول صاحب شمس۔ بالضم لغت فارسی است بمعنی لیف خرما و شاخہای زیادتی کہ از تاک بر آید۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ بوضع لغت معلوم می شود کہ ترکی باشد

ولیکن محققین ترکی ہم ازین ساکت اندما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) کھور کی تیج۔ انگور کی فصول شاخین

ازبز بقول صاحب شمس بزای اوّل معجمہ بانگ جوش ماکیان۔ صراحت کند کہ لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین فرس با او نیست مؤلف گوید کہ این آوازیست کہ ماکیان در زمانۂ بیضہ نہادن برمی آرد و مسلسل تا دیر کشد و این آواز تعلق دارد از بیضہ دانش کہ غدود آن برای ترکیب دادن و مسلسل کردن سلک بیضہا بحرکت آید و تا بقای حرکتش آوازی مسلسل از منقار مادۂ مرغ برآید پس عجبی نیست کہ این مرکب باشد از کلمہ (از) و (بز) بز۔ بقول برہان بفتح اول در فارسی زبان بمعنی رسم و آئین و قاعدہ و روش و زمین و بکسر اول بمعنی زنبور آمدہ اگر بفتح موحدہ گیریم معنی لفظی این از قاعدہ و روش و از زمین باشد و اگر بکسر موحدہ گیریم بمعنی (از زنبور) پس عجبی نیست کہ فارسیان این آواز را بدین وجہ (ازبز) نام کردہ باشند کہ تعلق حصۂ زیرین ماکیان و بقاعدہ و روش دریک سلسلہ تا دیری برآید یا مثل آواز زنبور باشد۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال غیر از طبع آزمائی ما چیزی دیگر نیست (اردو) مرغی کا کرکرانا سوکن مین اس آواز کو کہتے ہین جو مادے کی تیاری کے لئے مسلسل نکالا کرتی ہے کیا عجب ہے کہ اس آواز کو کرکرکرکرکر سے مشابہ پاکر (کرکرانا) کہا ہو اور عجمیون نے بھی اسی آواز کو (ازبز ازبز ازبز) سے مشابہ خیال کرکے اسکا نام (ازبز) رکھدیا ہو۔ صاحب آصفیہ نے (کڑکڑانا) پر لکھا ہے کہ انڈے دینیکے دنونمین مرغی کا بولنا۔ مرغی کی وہ آواز جو انڈے دینیکے زمانہ مین نکالتی پھرتی ہے

(۱) **ازبزبر شیر دوشیدن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و وارستہ و اند مثلی است مشہور بمعنی امر غیر ممکن بظہور آوردن۔ بہار گوید کہ بمعنی امر غیر ممکن بوقوع آمدن باشد

(محمد جان قدسی سه) نابینا را عشق کند صاحب دید ؛ توفیق از دست نابقی گفت و شنید ؛
آری شکست اینکه دلش گر خواهد ؛ شیر از بز نر شبان تواند دوشید ؛ مخفی مباد که در مصرع اول
این رباعی عشق نفتجین منظوم شده که بقول صاحب منتخب بمعنی بسیار دوست داشتن و پیوستن
باچیزی است ۔ تسامح بہار است که این را بمعنی لازم نوشت مارا با محققین اول الذکر اتفاق
وانچه همه محققین بالاتفاق این مصدر اصطلاحی را مثل گفته اند ۔ بخیال ما غور نکرده اند

(۲) از بز نر شیر می دوشد | البته مثل است ولیکن این مثل را بقالب مصدر درست
کردن و باز شکلش نام نهادن درست نباشد (نمبر ۱) را مصدر اصطلاحی گوئیم (اردو) صاحب
آصفیه نے (چڑیا کا دودھ) بمعنی ناممکن بات لکھا ہے اگر اس محاورہ سے مصدر بنانا ہو تو
(۱) چڑیا کا دودھ دوہنا) کہہ سکتے ہیں (۲) چڑیا کا دودھ دوہتا ہے ۔ یعنی ناممکن کام کرتا ہے

از بس | استعمال ۔ بہار گوید که (۱) مابعد این لفظ اگر مصدر یا انچه در حکم مصدر باشد
واقع شود ۔ حرف (از) برای سبب و کلمه (بس) بمعنی کثرت و بسیاری بود و (۲) اگر
جمله واقع شود آن جمله بمعنی مصدری و (بس) بهمان معنی بود چنانکه درویش واله هروی بمعنی
اول آورده (سه) شاید از مضراب مطرب ناخنی بر دل زند ؛ بسته ام بر سینه از بس
خواهش امشب تار را ؛ و فرماید که بمعنی دوم هم سند کلام اوست (سه) از بسکه سینه کندم
و ناخن در و نشست ؛ چون پشت ماهی است سراپای سینه ام ؛ یعنی بسبب بسیاری
کندن سینه و نشستن ناخن در و سراپای سینه من مثل پشت ماهی شده درین صورت حذف
(از) جائز است چنانکه میر صیدی طهرانی گوید (سه) شد بسکه از خرام تو تغییر جالها ؛ از جا در آمدند

بگلشن نہالہا؛ و فرماید کہ حذف کاف نیز جائز است و ما سند این از انوری یافتہ ایم (ﺳﮧ) راز عشق از این تراوش می کند ازبس مرنج؛ گر بود روح الامین محرم کہ غمازی کند؛ صاحب انندہم بزبان بہار (اردو) ازبس - بقول امیر (فارسی) بمعنی - بہت - بے انتہا - آپ فرماتے ہین کہ اب فصحا کم استعمال کرتے ہین اور آپ ہی نے (ازبسکہ) کا ترجمہ (چونکہ) لکھا یعنی دگلزار نسیم ﺳﮧ) ازبسکہ وہ شاہ تھا بد اختر؛ کرتا تھا حسد سے قتل دختر؛ (مومن ﺳﮧ) بزار ہوگئے ہم ترک عشق سے؛ ازبسکہ پاس وعدہ و پیمان نہین رہا؛ اسکی نسبت بھی آپ نے فرمایا ہے کہ اب فصحا اس کا استعمال کم کرتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اگر اردو مین (ازبس) اور (ازبسکہ) کا استعمال کیا جائے تو مثل فارسی کے سبب اور کثرت کے دونون معنی ضرور پیدا ہونگے - اگرچہ امیر نے صراحت نہین فرمائی -

ازبسکہ ہمان ازبس است کہ گذشت کاف بیانیہ دران حذف شد و درین باقی است گویا آن مخفف این است (انوری ﺳﮧ) ہر لحظہ شود رمح تو در دست تو شکلی؛ ازبسکہ بجنبد چہ شجاع و چہ جبان را؛ (اردو) دیکھو (ازبس)

ازبن برآوردن نہال استعمال - بقول بہار و انند از بیخ برکندن آنرا - صاحب انند ہم ذکر این کردہ - اگرچہ سندی پیش نشد و لیکن معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) درخت کو جڑ پیڑ سے اکھاڑنا - یا کھود کر پھینکنا (جڑ پیڑ سے اکھاڑنا یا کھود کر پھینکنا) بقول صاحب آصفیہ - بیخ و بنیاد سے اکھاڑنا - معدوم کرنا -

ازبن دندان اصطلاح - باضافت بن - بقول برہان و ہفت (۱) بمعنی ازبن گوش

کہ کنایہ از طوع و رضا و رغبت و از تہ دل ۔ مکنون خاطر باشد کہ غایت از بن گوش ۔ کنایہ از تہ دل شنیدن و از بن دندان کنایہ از دل گفتن و (۲) کنایہ از ذخیرہ و جمع شدہ وہم صاحب بحر عجم باختصار بیان در ہر دو معنی متّفق با برہان خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ اغلب کہ بمعنی طوع و رغبت است و نسبت معنی دوّم فرماید کہ این معنی (از بن ناخن) است نہ (از بن دندان) چنانکہ خود برہان معنی دوّم را بر (از بن ناخن) نوشتہ (انتہی) صاحبان جامع و وارستہ و رشیدی و جہانگیری و بہار بر معنی اوّل قانع وہم زبان خان آرزو و صاحب ناصری ہم از کلام اہل زبان سند آوردہ (مختاری سلہ) ہر کت بزبان مدح نگفت از بن دندان ؛ آب دہنش خون شد و جانش بلب آمد ؛ (ظہیر فاریابی سلہ) العون و عصمت حق دولتت چنان بادا ؛ کہ چرخ از بن دندان شود مسخّر تو ؛ صاحب غیاث بذکر معنی اوّل گوید کہ کنایہ از نہایت رغبت و الحاح و منّت کشی و ظاہر است کہ در چنین حالت اکثر بیخہای دندان ظاہر می گردد ۔ مؤلّف گوید کہ آنکہ برغبت دل کاری کند خندہ رو باشد و از خندہ روئی ظاہر شدن دندان ممکن است و عجبی نیست کہ ہمین باشد ماخذ این الحاح و منّت کشی را از این تعلّقی نیست ۔ بالجملہ از اسناد متذکرۂ بالا ثابت است کہ این را تخصیص با گفتن نیست چنانکہ مقصود صراحت برہان است و تصدیق معنی دوّم نمی شود ۔ طالب سند باشیم (اردو) (۱) تہ دل سے ۔ دل و جان سے (۲) ذخیرہ ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ خزانہ ۔ گنجینہ ۔ گودام ۔ جمع ۔ وہ چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں ۔

(الف) از بن دندان خدمت کردن	مصادر	(ب) از بن دندان کاری کردن	اصطلاحی

صاحب انند ذکر (ب) فرموده سندی که پیش
می کند از ان تصدیق الف می شود (محمد قلی سلیم
ے) خواہد که خدمت از بن دندان کند ترا ❊
زین آرزو مه نوگشتست چون خلال ❊ (سلمان
ساوجی ے) فتحیابی ز فلک یافت کسی کو می کرد ❊
خدمتی بر در شه از بن دندان چو کلید ❊ مؤلّف
گوید که کسی که از دل و جان خدمت کسی کند ہمیشه در
خدمت گزاری خنده رو باشد عجبی نیست که تا خذ
این ہمین خنده روئی باشد (اردو) دل وجان
سے خدمت کرنا۔ دل سے خدمت کرنا۔

خاطر باشد۔ زیراکه زیادت الفاظ دلالت بر
زیادت معنی دارد صاحب جهانگیری و رشیدی
با خان آرزو متفق واز (از بن دندان) ہم ہمین
معنی گیرند و ما با رای آخر اتفاق نداریم۔ صاحب
ناصری بذیل (از بن دندان) ذکر این ہم کرد
معنی با خان آرزو متفق و مؤلف ہم با او
اتفاق دارد (کمال اسمعیل ے) سالم زبیت
ارچه فزون نیست می شود ❊ گردون پیر از بن
سی و دو چاکرم ❊ (اردو) کمال رغبت سے
ته دل سے۔

از بنِ سی و دو (اصطلاح) باضافت

بن۔ بقول برہان یعنی (از بن دندان) است
کنایه از رضا و رغبت دل و ته دل و طیب خاطر
باشد۔ صاحبان بحر و ہفت با برہان متفق۔ خان
آرزو در سراج گوید که (از بن دندان) که گذشت
بمعنی طوع و رغبت و (از بن سی و دو) و از
بن سی و دو دندان یعنی کمال رغبت و طیب

از بنِ سی و دو دندان (اصطلاح)

باضافت بن۔ بقول برہان مرادف (از بن
سی و دو) صاحبان بحر و ہفت متفق با برہان
و انچه خان آرزو نسبت این در سراج گفته است
بر (از بن سی و دو) گذشت و بقول صاحب
جهانگیری و رشیدی کنایه از غایت طوع و
نهایت رغبت۔ صاحب ناصری بذیل (از بن

وندان) ذکر این هم کرده معنیٔ باصاحب سراج
متفق وگوید که گاهی (از بن سی وسه وندان)
هم می آید (اثیر الدین اخسکتی ـــه) نیم صبری
برلب ودندانش دل ؛ از بن سی و دو دندان
می کند ؛ (اردو) دیکهو از بن سی و دو ـ

از بن گوش (اصطلاح) باضافت بن ـ
بقول برہان وہفت وجامع کنایه از کمال اطاعت
وبندگی وخدمت گاری ازته دل صاحب بحر
فرماید که غایتش ازته دل شنیدن مؤلف گوید
که مقصودش جز این نباشد که استعمال این مخصوص
است برای شنیدن ـ خان آرزو در سراج
این را مرادف (از بن وندان) نوشته ـ وبقول
صاحب ناصری کنایه از اطاعت وفروتنی
مؤلف را باخان آرزو اتفاق که معنی این عام
است وباشنیدن خصوصیتی ندارد چنانکه ادعای
بحر است ـ بهار از کلام صاحبان زبان اسناد پیش
می کند (جمال الدین سلمان ـــه) از سر مهر آسمان
آستان بوس آمده ؛ وز بن گوش احترامت تابع
فرمان شده ؛ (وله ـــه) از بن گوش آنکه ز خطش
ندارد سر چو زلف ؛ روز و شب افتاده از سرگشتگی
بر گردن است ؛ (خاقانی ـــه) از بن گوش
آسمان از مه نو هر مهی ؛ حلقه بگوشی شود بر
در شاه عجم ؛ (ملا نصیر ـــه) از بن گوش ار نه
سر بر خط نهند از سرکشی ؛ گوش شان چون گوشه
مکتوب می باید برید ؛ (اردو) دیکهو از بن
وندان ـ

از بن ناخن اصطلاح ـ باضافت
بن ـ بقول بحر وہفت وجامع وبرہان (۱)
کنایه از ذخیره وجمع و (۲) کنایه از اطاعت
وبندگی وته دلی ـ خان آرزو در سراج ذکر
معنی اول کند وبس ـ بهار برای این سند پیش
کرده (امیر خسرو ـــه) حجام که خون از رگ جانم
بکشید ؛ یک آینه چون صورت او دیده بدید ؛
زانگشت من آن بقدر ناخن ببرید ؛ خون دل من

ازبن ناخن بدوید ؛ (ملا عشرتی ۵) خون بلبل را نہ پنداری کہ گل پامال کرد ؛ جان	زارش ازبن ناخن برون می آورد ؛ (اردو) (۱) و (۲) دیکھو ازبن دندان ۔

از بنیاد بر دن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند کنایہ از ہلاک کردن ونابود ساختن (خواجہ شیراز ۵) حالیا عشوۂ لطف توز بنیادم برد ؛ تاد گر بار جفای تو چہ بنیاد کند ؛ (اردو) جڑ پیڑ سے اکھاڑنا ۔ بقول آصفیہ استیصال کرنا ۔ نیست کرنا ۔ معدوم کرنا ۔ اجاڑنا ۔

از بہا افتادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند (۱) از قیمت اصلی کم شدن (مناٗ ۵) بدر دغربت و زندان بساز چون یوسف ؛ مرو بجانب کنعان کہ از بہا فتی ؛ مؤلف گوید کہ (۲) بخیال ما مجازاً از منزلت افتادن ہم وسندی کہ بالا مذکور شد بخیال ما برای معنی دوم است نہ اول (اردو) (۱) قیمت گھٹ جانا (۲) مرتبہ گھٹ جانا ۔

از بہرای فلان | استعمال ۔ بقول بہار بمعنی از بہر فلان مؤلف گوید کہ (بہرا) بقول برہان بروزن صحرا بمعنی از جہت چیزی واز برای چیزی آمدہ ما راطرز بیان صاحب برہان پسند نیست وبحث آن بجایش کنیم ودرین جا ہمین قدر کافی است کہ (بہرا) بمعنی جہت و برای آمدہ ۔ ویای تحتانی درآخر برای اضافت است وکلمۂ از دراول زائد پس (از بہرای فلان) بمعنی ازبرای فلان واز بہر فلان باشد (حکیم سنائی ۵) حاجت عقل اندر وگشت رواای عجب ؛ ساخت زبہرای خویش از دل وطبعش سلب ؛ مخفی مباد کہ بقول صاحب منتخب سلب بالفتح وبفتحتین ہر دو آمدہ (اردو) فلان کے واسطے فلان کے لئے ۔

(الف) **از بہر توتیا نماندن چیزی** | استعمال ۔ بہار بذکر الف وب وج گوید کہ کنایہ از نہایت

(ب) ازبہر توتیا نیافتن چیزی	نایابی و قحط آنچیز است۔صاحب بحرعجم نسبت
(ج) ازبہر دوا نماندن چیزی	(ب و د) فرماید کہ مبالغہ در قحطی و نایابی آن۔
(د) ازبہر دوا نیافتن چیزی	وآرستہ ہم ذکر (ب) و (د) ہمین معنی کردہ (صاحب

ب ۵) ازبہر توتیا نتوان یافتن در دو پند انکہ چشم کارکند ور رہ غبار۔ مؤلف عرض کند کہ این مصدر مرکب است بمعنی حقیقی۔(الف وج) لازم است و (ب۔ د) متعدی (ازبہر) راہم با این خصوصیتی نباشد بجای آن (برای) و (ازبرای) ہم مرادف این لفظ دیگر ہم توانیم استعمال کرد۔ محاورۂ وارسیان ہمین قدر است کہ چون عدم وجود و قحط چیزی را خواہند کہ بیان کنند گویند کہ فلان چیز از برای دوا و توتیا ہم نیست مقصود این است کہ برای دوا و خصوصاً برای توتیا مقدار اقل آن کفایت کند و چون برای دوا و توتیا ہم باقی نیست مراد آن باشد کہ مقدار قلیل و اقل ہم از ان نماندہ است و بس (اردو) دوا کو نہ ملنا۔ بقول آصفیہ کسی چیز کا بالکل دستیاب نہ ہونا۔ گھس لگانے کو نہ ملنا۔ آپ ہی نے (گھس لگانے کو نہین) پر فرمایا ہے کہ اسقدر بھی نہین کہ گھس کر دوا کے بجاے لگائین۔ مجازاً بالکل نہین مطلق نہین ذرا نہین۔ نام کو نہین۔ نہایت کم یاب۔ ناپیسر۔ ناپیدا اور عنقا ہے۔ سب صرف مین آگیا۔ کچھ باقی نہین۔ بالکل نہین بچا (نکہت ۵) کس سے سر پھوڑون جنون مین گھس لگانے کو نہین ؛ سنگ کوی شوخ قاتل سنگ پارس ہوگیا ؛

(۱) ازبہر فلان	استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت	مؤلف گوید کہ این مرادف (ازبرای فلان و ازبرای فلان را) است کہ گذشت (میر معزی
(۲) ازبہر فلان را		

(۵۵) از بهر ترا توبه وسوگند شکستیم ؛ بر کف قدح
باده نهادیم دگر بار ؛ مخفی مباد که بعضی از معاصرین
برانند که در مصرع ثانی کلمهٔ (را) زائد است و
بخیال ما زائد نیست بلکه متعلق از توبه وسوگند باشد
وتصرف همین قدر است که خلاف قاعده مقدم
آورده یعنی معنی مصرع اینست که از بهر تو توبه و
وسوگند را شکستیم - ما بیان کامل کلمهٔ (را) بجا
خوش کنیم ونسبت این استعمال همین قدر
که (از بهر چیزی واز بهر فلان) مرادف (از
وبرای چیزی) است وبس (اردو) ک
کے لئے - فلان چیز کے لئے - کسی چیز کے
فلان کے واسطے - فلان کے لئے -

(۱) از بیخ برآوردن	استعمال - بقول صاحب انند یعنی از بن برآوردن وا
(۲) از بیخ برانداختن	استیصال - مؤلف گوید که از بنیاد برآوردن) به همین
(۳) از بیخ برکشیدن	گذشت سند نمبر (۲) از کلام سعدی آورده که بکارش
(۴) از بیخ برکندن	(ع) براندختم بیخ شان از بهشت ؛ معاصرین عجم استعما

این هر چهار مصدر می کنند واستعمال نمبر (۴) در کلام انوری هم یافته ایم (۵) برکند بیـ
عشق از بیخم ؛ تا بیخ صلاح وتوبه برکندم ؛ (اردو) دیکھو از بنیاد برآوردن -

از بید ثمر خواستن	(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم طلب محال کردن - دیگ

از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید که معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) ک
مین کہتے ہین "بیجڑے سے بچے کی امید کرنا گولر سے پھول کی ہوس کرنا -

از بیر	بقول برہان وجامع وہفت برون

تقصیر یعنی از بر است که یاد گرفتن وحفظ باشد
خان آرزو هم در سراج ذکر این کرده وصا
جهانگیری از استاد فرخی سند آورده (مـ

با عطار دبسر خانہ سخن داند گفت ؛ هر دبیر که دیوان
کند آنرا تقریر ؛ از پئی رسم در آموختن نامه کنند ؛ منشیان
خواجه بزرگان و دبیران از بیر ؛ مؤلف گوید که فارسیان
یای زائد درمیان بای موحده و رای مهمله زیاده
کرده اند ہمچو (شبخون و شبیخون) (اردو) دیکھو ازبر ۔

از بیر کردن | استعمال ۔ بقول صاحب انند
مرادف ازبر کردن است و سندش همان است
که بر (ازبر گذشت (اردو) دیکھو ازبر کرنا ۔

از بیضۂ خاکی چوزہ نزاید | مثل ۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده اند
و از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بجائی زنند که مقصود شان
از اظہار ناممکن بودن امری دکاری باشد (اردو) دکن مین عام لوگ کہتے ہین " انگلیون
سے بچے نہین ہوتے " خاص لوگ کہتے ہین " ہتیلی مین بال نہین پھوٹتے " ہماری
رائے مین عام لوگون کی کہاوت فارسی مثل سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے ۔ بعض اہل
ہند کہتے ہین " خاکی انڈے سے بہی کہین بچہ نکلتا ہے " یہ کہاوت بالکل لفظی ترجمہ ہے
فارسی مثل کا ۔ صاحب آصفیہ نے (خاکی انڈا) پر لکھا ہے کہ وہ انڈا جو مرغی جفتی کے بغیر
خاک مین لوٹ کر دے اس انڈے کا بچہ نہین نکل سکتا (الخ)

از بیم باران بہ ناودان می گریزد | (مثل) صاحبان خزینه و محبوب الامثال ذکر این
کرده اند و صاحب احسن بجای کلمہ (بر) لفظ (زیر) آورده مؤلف گوید که فارسیان این مثل
را برای شخصی زنند که به ناعاقبت اندیشی کار کند مقصود آنست که چون از بیم باران بخواہی که
بجای سایه دار پناہ گیری چه قدر ابلہی است که از سایۂ ناودان پناہ جوئی ونمی دانی که
ناودان آب ریز است و مقصود تو از سایۂ او حاصل نشود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال

وہ گڑاہی سے نکلے تو آگ میں گرے ۔ پنجاب میں کہتے ہیں ۔ ڈھیاں وچوں نکل کے وہن وچ پیہے ۔
مقصود یہ ہے کہ جب کسی ضرر بخش مقام سے بچنا چاہیں تو اول خیال کر لینا چاہیے کہ وہ جگہ
کیسی ہے جہاں پناہ لینا مقصود ہے ایسا نہو کہ وہ مقام باعتبار خطرہ پہلے مقام سے بدتر ہو

از بی مغز خاکیان | استعمال ۔ صاحب شمس ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی تری دماغ
آدمیان است ۔ صاحب مؤید فرماید کہ یعنی از برای تری دماغ آدمیان (کذا فی الفوائد)
در نسخۂ دیگر مؤید الفضلا این را (از پی مغز خاکیان) بہ بای فارسی نوشتہ و ہمین قرین قیاس آ
آوردن بای عربی بجای بای فارسی غلطی کتابت باشد و بس (اردو) دیکھو از پی مغز خاکیان ۔

از بیوہ گیر گدائی | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای اظہار موزونیت کسی برای کاری نیز نند
اندرین صورت معنی گیر درین مثل (قبول کن) باشد یعنی گدائی بیوہ را قبول کن و عیب مدار کہ
او برای شکم پروری چہ کند کہ گدائی نہ کند (اردو) دکن میں کہتے ہیں ۔ بیوہ کی بھیک سر آنکھوں
پر ۔ مقصد یہ ہے کہ بیوہ امداد کی مستحق ہے اوس کا بھیک مانگنا قابل اعتراض نہیں ۔

(الف) از پا افتادن | (استعمال) بقول بہار و انند مرادف از پا در آمدن و از پای در آمدن
یعنی افتادن اگرچہ سندی پیش نکرد مگر بخیال ما استعمال این در زبان فارسی بسیار است (۱)
بمعنی حقیقی افتادن از پا لغزو شکوخیدن (ملا قاسم مشہدی ؎) سست بنیاد است عشرتخانۂ
ما بی غمان ٭ افتد از پا گر کشی تصویر بر دیوار ما ٭ (عرفی ؎) چند گویم کہ گرز پا افتم ٭ بشکند
این و آن خراب شود ٭ (۲) مجازاً ناتوان و عاجز شدن (ظہوری ؎) ز پا افتادہ ام

برسر افتد ؛ اگر صد بار خیزد دیگر افتد ؛ (ولہ ۵) برایت هر که بنشیند بخاک از خاک برخیزد ؛ ز پا افتاده ام دستی دهم کافلاک برخیزد ؛ صاحب آنند - - - - - - - - - - - - -

(ب) از پا افتاده | رابحواله مظهر العجائب بمعنی عاشق آورده از سند ساکت مؤلف گوید که این کنایه باشد متعلق به معنی دوم (از پا افتادن) یعنی اسم فاعلش که بروزن مفعول آمده ولیکن بخیال ما اضافت این بسوی یار لازم است یعنی (از پا افتادهٔ تو) یا (از پا افتادهٔ او) (صائب ۵) بود دستی ز پا افتادهٔ نقش پای تو ؛ زبس سرو ترا کیفیت از رفتار می‌ریزد ؛ در همه اسناد این مصدر الف (از) حذف شده است معنی ندارد (اردو) (الف) (۱) ٹھوکر کھا کر گرنا (۲) عاجز ہونا - ناتوان ہونا - (ب) عاشق -

از پا افگندن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم (۱) ساقط کردن و (۲) عاجز کردن کسی را - و بقول بہار بمعنی افگندن - صاحب آنند گوید که بمعنی فگندن باشد (صائب ۵) سیل از افتادگی دیوار از پا افگند ؛ سرکشان را روی میمالد مدارا بر زمین ؛ (غنی ۵) بر تو ضعیفی دشمن تکیه کردن ابلهی است ؛ پای بوس سیل از پا افگند دیوار را ؛ (باقر کاشی ۵۲) مروتی است دلیران عشق را در رزم ؛ که افگنند ز پا خصم را و سر بخشند ؛ (انوری ۵۲) آنرا که دست حادثه از پای افگند ؛ دست عنایت و کرمش دستگیر باد ؛ (اردو) (۱) گرادینا - (۲) عاجز کرنا -

از پا درآمدن | (استعمال) بقول بہار و آنند بمعنی (۱) افتادن - اگر چه سندی پیش نشد ولیکن معاصرین عجم در روزمرهٔ خود بر زبان دارند صاحبان بحر عجم و ضمیمهٔ برهان و مؤید این را بزیادت یای تحتانی (از پای درآمدن) نوشته بذکر معنی اول گویند که (۲) بمعنی عاجز شدن و (۳) مردن و (۴) لغزیدن هم آمده - صاحبان

رشیدی و ناصری و سراج بر معنی اول قانع و صاحب
هفت معنی سوم را ترک کرد (اردو) (۱) گرنا (۲)
عاجز آنا - عاجز ہونا (۳) مرنا (۴) پھسلنا -

از پا در آوردن استعمال - بقول بہار

و آنند مرادف از پا افگندن و بقول صاحبان
ضمیمهٔ برهان و بحر (از پای در آوردن) بزیادت
یای تحتانی زائد (۱) بمعنی افگندن و انداختن
و (۲) عاجز کردن و (۳) کشتن - صاحب هفت
بر معنی دوم قانع و صاحب مؤید بر معنی اول و
دوم (با قزلباشی سلـ) کنم دگرگون گر بخت از او
باشد * ز پا در آرم اگر کوه بیستون باشد * (ملا شرف
سلـ) ای نخل تمنا قدر رعنای تو مارا * از پای در آورد
تمنای تو مارا * (اردو) (۱) گرانا (۲) عاجز
کردینا (۳) مار ڈالنا -

از پا در افتادن استعمال - بقول بہار

و آنند مرادف (از پا افتادن) که گذشت یعنی
بمعنی افتادن مؤلف گوید که بهر دو معنی که صراحتش
بهر دو آنجا کرده ایم و سند معنی دوم از میر معزی بدست
آورده ایم که صاحب آنند این را متعلق به معنی اول
کند مخفی مباد که کلمهٔ (در) درین زائد است و بس
(سلـ) تا بخت تو در نصرت دین دست بر آورد
بس دشمن سرگشته که از پای در افتاد * یعنی عاجز
شد (اردو) دیکھو (از پا افتادن)

از پا در افگندن استعمال - بقول بہار

مرادف (از پا افگندن) که گذشت (علی خراسانی
سلـ) صد سرو روان را بیکی جلوهٔ رفتار * از پای
در افگند خیال قدش انیست * (عرفی سلـ)
گفتا مروت انیست کز پا در افگنیش * تا آنکه جوید
از غیر و ز خود نیاید آنرا * مؤلف گوید که کلمهٔ (در)
زائد است و بر اسناد اشارهٔ اول و دوم بدین
ضرورت کرده ایم که بتحقیق ما (از پا افگندن)
به دو معنی گذشت (اردو) دیکھو از پا افگندن

از پا در انداختن استعمال بقول بہار و آنند

بمعنی افگندن (خواجهٔ شیراز سلـ) و رخرامان

(۷۶۲)

سرو گلبارش کند میل چمن ؛ سرو را از پا در انداز دل گل بشکند ؛ مؤلف گوید کہ معاصرین عجم ایرا ہم کنایۃً بمعنی عاجز کردن استعمال کنند یعنی مرادف (از پا افگندن) است کہ گذشت و کلمۂ (در) درین زائد (اردو) دیکھو از پا افگندن۔

از پا رفتن استعمال (۱) بمعنی زائل شدن از پا۔ چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) از کہن پیران شدیم و نوجوانی برنخورد ؛ رفت از پا رفتن و سرو روانی برنخورد ؛ و (۲) بمعنی افتادن و عاجز شدن ظہوری ﮯ) ہمان غم دست می گیرد اگر روزی ز پا رفتی ؛ تمنای غم مرد آزمائی می توان کردن ؛ بعض معاصرین برینند کہ در مصرع اول (افتی) بہ الف باشد نہ (رفتی) بہ رای مہملہ غلطی کتابت پیش نیست ولیکن تا آنکہ در نسخ دیگر این را نیابیم نتوانیم تصرف کنیم۔ (اردو) (۱) پاؤن مین باقی نہ رہنا۔ پاؤن سے زائل ہو جانا۔ پاؤن سے جاتی رہنا (۲) دیکھو از پا افتادن۔

از پا فتادن حیرت (مصدر اصطلاحی) مخفی مباد کہ (از پا فتادن) ہمان (از پا افتادن) است کہ گذشت و مجازاً در اینجا بالفظ حیرت بمعنی زائل شدن آمدہ چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) از پا فتاد حیرت بر جاست آب و تابم ؛ بر ضعف ریخت قوت آسود اضطرابم ؛ (اردو) حیرت باقی نہ رہنا۔

از پا نشستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و آنند کنایہ از قیام بستوہ آمدہ نشستن چنانکہ صائب گوید (ﮯ) دو عالم گر شود پروانۂ شمع از پای ننشیند ؛ بیک عاشق کجا آن آتشین رخسارہ می سازد ؛ (حافظ شیراز ﮯ) چون شمع وجود من شب تا بسحر خور را ؛ می سوخت چو پروانہ تا روز و ز پا ننشست ؛ (عرفی ﮯ) عشق نشست از پا در رہ جویائی قرب ؛ زاغ اندیشہ ہمان گرم خرام است اینجا ؛ (صائب ﮯ) چہ خیالست دل از پا ننشیند دیگر ؛ جلوۂ دیدہ ام از شاہد ہستو رکیہ

بپرس پڑ (ا ر د و) تھک کر بیٹھ جانا۔

از پای بستہ چہ سیر آید و از دست گرسنہ چہ خیر

(مثل) صاحبان گلدستہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این نثر گلستان سعدی است کہ صورت مثل گرفت و فارسیان این را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان مجبوری و عجز کسی باشد (ا ر د و) "ننگی کیا نہائیگی کیا نچوڑیگی" بقول صاحب آصفیہ یہ ایک کہاوت ہے یعنی اگر مفلس تہی دست دل والا بھی ہو تو کیا صرف کرے۔ بے مایہ کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ اسیطرح دکن مین کہتے ہین "آپہی میان مانگتے باہر کھڑے درویش" ان دونوں کہاوتوں کا استعمال اظہار مجبوری و معذوری کے موقع پر ہوا کرتا ہے۔

از پا بچہ شما ہویداست (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ حالت کسی از روی وہیئت او عیان باشد اگرچہ حالا برای ہمچو مواقع این مثل عام است ولیکن فی الحقیقت این بواقعۂ خاص تعلق دارد و صراحتش لطفی ندارد (ا ر د و) "صورت سوال ہے" یہ دکن کی کہاوت ہے۔ اُس موقع پر اِس کا استعمال کرتے ہین جبکہ عیاری یا غربت کسی کے چہرے اور لباس اور ہیئت گدائی سے ظاہر ہو۔

از پای درگذشتن مصدر اصطلاحی

بقول صاحب شمس لغزیدن و بیفتادن و عاجز شدن مرادف (از زبان و از پای درآوردن) صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بمعنی لغزیدن و افتادن است و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ این لازم است و مرادف (از پای درآمدن) باشد نہ مرادف (از پای درآوردن) (ا ر د و) دیکھو از پای درآمدن

از پای درگشتن	(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ہفت	بذیل (ازپای درآوردن) ذکراین کرده گوید که مراد ف
صاحب بحرعجم بمعنی لغزیدن وافتادن صاحب	ازپا درآمدن (اردو) پھسلنا۔ گرنا۔	

ازپرا بقول صاحب شمس بفتح الف وبای فارسی بمعنی زیر دفرماید که بکسر نیز آمده وصراحت کند که لغت فارسی زبان است۔ دیگرکسی از محققین فرس ذکراین نکرد مؤلف گوید که بخیال ما اصل این (ازیرا) باشد که الف وصلی دراوّل والف زائد در آخر کلمۂ (زیر) آورده باشند۔ آنچه یای تحتانی رابه بای فارسی بدل کردند غلطی کتابت بیش نباشد (اردو) زیر۔ بقول آصفیہ (فارسی) بالا کا نقیض۔ نیچے۔ تحت۔ پائین۔

(۱۲۰۹)

(الف) ازپرده بدرآمدن	(مصادر اصطلاحی) الف بمعنی ظاهر وفاش شدن است
(ب) ازپرده بدرافتادن	چنانکه صائب گوید (ــه) سخنی کز دهن تنگ تو برمی آید
(ج) ازپرده برون شدن	راز غیب است که از پرده بدرمی آید ۞ صاحب
(د) ازپرده بیرون افتادن	ذکر(ب) کرده فرماید که (۱) بمعنی ظاهر شدن و(۲)
(ه) ازپرده بیرون شدن	از رسوا شدن هم (ظهوری ــه) زنجیری ما یدگرکاکل

میفشان برکمر۞ ازپرده می افتم بدردرپرده کش رخسار را ۞ صاحب اننددکر (ج) کرده فرماید که کنایه ازحد گذشتن است وبخیال ما طرز بیانش خوب نیست که مقصودش رسوا شدن باشد یعنی (ج) هم بهردومعنی (ب) مستعمل ـ بهاروانند ذکر (د) کرده اند بمعنی رسوا وفاش شدن (ملا طغرا ــه) بدسازی قاصد ذوالمنن ۞ ازین پرده بیرون نیفتد سخن ۞ صاحب انند (ج) سندی از شانی تکلو آورده که بکار (ه) می خورد (ــه) گروزد بوی خیالت درد ماغ

زاہد خلوت نشین از پرده بیرون می شود ؛ **مؤلف** عرض کند که این ہر ہیچ مصدر (۱) بمعنی حقیقی خود است یعنی فاش و ظاہر شدن و (۲) کنایةً بمعنی رسوا شدن مستعمل - دیگر ہیچ (اردو) (۱) ظاہر ہونا فاش ہونا - (۲) رسوا ہونا -

از پرکار افتادن | مصدر اصطلاحی - بقول صاحبان بحر و بہار و سراج و وارسته ضائع و بیکار شدن (صائب ؎) تا نیفتاد است از پرکار غربال بدن ؛ خرمن خود را چندین چشم از غش پاک کن ؛ (ابوالفیض فیاضی ؎) با حرف تو چون بیفتدم کار ؛ پرکار قلم فتد ز پرکار ؛ (صائب ؎) فتاده است چو تقویم کہنه از پرکار ؛ بد و حسن تو مجموعهٔ نکوییہا ؛ صاحبان جہانگیری و رشیدی (از پرکار افتاد) را بمعنی ضائع شد نوشته اند و این صیغهٔ ماضی مطلق است از ہمین مصدر - و کنایه باشد که پرکار بمعنی سامان و نظام ہم آمده و صاحب بحر بذیل ہمین مصدر صراحت انہم کرده - (اردو) ضائع و بیکار ہونا -

(۲۰۰) **از پرکار انداختن** | (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از بیکار و ضائع کردن و این متعدی (از پرکار افتادن) است که گذشت بیان ما مصدر را اینجا کرده ایم (ظہوری ؎) شدم سرگشته تا کی غیر از پرکارم اندازد ؛ از ان ابرو گره بیرون بر و در کارم اندازد ؛ (اردو) بیکار او ضائع کردینا -

از پرکار رفتن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) مرادف از پرکار افتادن و (۲) نیز کنایه از سست و بیخود شدن - صاحب انند بر معنی دوم قانع تا عذر این بر (از پرکار افتادن) مذکور (ظہوری ؎) بنظاره لختی ز پرکار رفت ؛ ز دشواری کار از کار رفت ؛ (اردو) (۱) دیکھو از پرکار افتادن (۲) سست ہونا - بیخود ہونا -

از پرکار شدن | (مصدر اصطلاحی) بقول

برہان و بحر و ناصری و سروری و رشیدی و جہانگیری و ہفت با بای فارسی کنایہ از بیخودی و بی اختیاری و اضطراب کردن باشد (مولوی معنوی ؎) ساغری چند بخور از کف ساقی وصال: چون ز پرکار رشدی برجہ و در رقص	در آ ی: مؤلف عرض کند کہ درین مصدر اصطلاحی ہم پرکار بمعنی سامان و نظام است چنانکہ بر (از پرکار افتادن) مذکور شد - بہار (۱) مرادف (از پرکار افتادن) و (۲) ہم بمعنی بیخود و ست شدن گفتہ (اردو) دیکھو از پرکار رفتن -

از پس آواز کشیدن | استعمال - تعریف این بر (از پس سر صفیر کشیدن) ہمی آید (اردو) دیکھو (از پس سر صفیر کشیدن)

از پس خیزان این کار | استعمال - صاحب انند بحوالۂ بہار گوید کہ آنکہ بعد از ہمہ این کار را اختیار کند و فرماید کہ مرزا محمد قزوینی این عبارت را در نثر خود نوشتہ بخیال ما این استعمالی است بہ کسر نون اول بمعنی کسی کہ بعد از ہمہ افراد و اشخاص محرک کاری شود و کاری را اختیار نماید دیگر ہیچ (اردو) متعدد افراد مین سب سے آخر یعنی اورون کے بعد کسی کام کا محرک اور کرنے والا -

از پسر ناخلف دختر بہ | (مثل) صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ و صاحب احسن (بہ) را (بہتر) نوشتہ و ہر دو از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان در مذمت پسر ناخلف استعمال این مثل کنند کہ وجود دختر ازین قسم پسر بہتر است یعنی پسر ناخلف در حیات پدر باعث اقسام رنج پدر می شود و بعد مماتش ہم سبب بدنامی او ست (اردو) دکن مین ناخلف لڑکے کی نسبت کہتے ہین "ایسے لڑکے سے لڑکی بھلی" "شیطانی یادگار سے گمنامی بھلی"

بانجھ ہوتی جو ناخلف نہ جنتی۔ صاحب آصفیہ نے لفظ ناخلف پر ایک کہاوت کا ذکر کیا ہی جو اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے یعنی "ناخلف بیٹے سے بیٹی اچھی"۔

ازپس سر صفیر کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند کنایہ از رسوا و ذلیل نمودن کسی را (محمد قلی سلیم سہ) در چمن ہرگہ با و ہمراہ می بینید مرا: ازپس سر چون رقیبان می کشد بلبل صفیر: مخفی مباد کہ صفیر آواز ہر مرغ باشد عموماً و آواز بلبل خصوصاً و صفیر کشیدن بلبل بمعنی آواز کشیدن بلبل و (ازپس آواز کشیدن) آوازی است کہ مخالف کسی طنزاً ازپس او کشد و مراد از آن رسوا و ذلیل نمودن باشد فارسیان بخصوصیت بلبل لفظ (صفیر) بعوض (آواز) استعمال کردہ اند و بدین وجہ کہ بلبل صفیر خود از بالای درخت می کشد بعوض (ازپس)۔ (ازپس سر) گفتند بخیال ما برای انسان (ازپس آواز کشیدن) ہمین معنی دارد (اردو) آوازی کسنا۔ بقول امیر طعن کرنا۔ طنز سے کچھ کہنا (نصیر سہ) لسان نے تصیراب اونکے ہاتون ناک مین دم ہے: جہان وہ دیکھتے ہین مجھکو آوازے ہی کستے ہین:

(الف) ازپس واشدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (الف) بمعنی

(ب) ازپس واشدن عقلمندی دور شدن (طغرا سہ) بت من زجام تو این نفع بس: کہ وا می شود عقلمندی زپس: صاحب بہار عجم و انند ذکر (الف) کردہ گویند کہ کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ (ب) عقلمندی ازپس ظاہر شدن۔ بعد عقل را بنزاکت ظاہر می کند و ہمین است وجہ کنایہ و بخیال ما (الف) را بطور مصدر خاص قائم کردن درست نباشد ازینجاست کہ ما (ب) را مصدر اصطلاحی قرار دادہ ایم (اردو) دکن مین کہتے ہین (عقل چوتڑون مین گھس جانا)

یعنی عقل سے دور ہونا۔ بے عقل ہونا۔ بقول صاحب آصفیہ (عقل چرنے جانا) یعنی عقل کا موجود نہ ہونا۔ عقل کا غیر حاضر ہونا۔

(الف) **ازپشت زین فروکرد** (مقولہ) بقول صاحب شمس کوتاہ شد یا آخر رسید صبح دمید۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نہ شد مؤلف گوید کہ (از پشت زین فروکردن سواری را از بالای زین بزیر آوردن باشد غیر تسامح صاحب شمس نباشد کہ معنی خلاف قیاس بیان کرد کہ از کنایہ ہم درست نمیشود صاحبان ہفت و انند ------

(ب) **ازپشت سیارہ زین فروکرد** را بیان کردہ اند بمعنی شب کوتاہ شد و شب باخر رسید و صباح شد و صاحبان مؤید و بحر و ضمیمۂ برہان بجای لفظ (سیارہ) لفظ (سیاہ) آوردہ انمد بخیال ما رای مہملہ از غلطی کتابت حذف شد عجبی نیست کہ صاحب شمس ہمین مقولہ را بہ تسامح مختصر کرد کہ ذکرش بر الف گذشت و شک نیست کہ (ب) کنایہ باشد (اردو) دکن مین کہتے ہین ''چڑیان چون چون کرنے لگین'' یعنی رات ختم ہوئی اور صبح صادق نکل آئی اور انہین معنون مین کہتے ہین ''پوپھٹی'' صاحب آصفیہ نے پوپھٹنا پر فرمایا ہے کہ (ہندی) صبح صادق ہونا۔ صبح کی سپیدی کا نمایان ہونا۔

ازپشت کوہ چادر احرام برکشید (مقولہ) بقول صاحبان بحر و ضمیمۂ برہان بمعنی برف بارید و عالم را سفید کرد۔ صاحب مؤید بحوالۂ ادات گوید کہ ای برف از پشت کوہ در گداز آورد و صاحب انند و شمس ہمزبانش مؤلف گوید کہ ما را با معنی بیان کردۂ صاحب مؤید اتفاق است و این کنایہ باشد و با الفاظ مقولہ مناسبت دارد (اردو) پہاڑ کی چوٹی سے برف پگھلنے لگی

(الف) از پنجہ کشیدن استعمال بقول بہار وانند معروف مؤلف گوید کہ ہر دو محققین بالا بہ سند کلام صائب این مصدر را قائم کردہ اند (ﺳﻪ) ہر کہ در قید خود آرائی گرہ گردید ماند ﷲ آب را از پنجہ گوہر کشیدن مشکل است ﷲ بخیال ما ازین سند صائب مصدر اصطلاحی ------

(۱۳۷۵) **(ب) از پنجۂ گوہر کشیدن آب را** یعنی کار ناممکن و مشکل ترکردن پیدا می شود (از پنجہ کشیدن) و این کنایہ باشد مرادف (آب از آہن کشیدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو آب از آہن کشیدن۔

(۱۳۷۶) **از پوست بدر افتادن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از (۱) ظاہر شدن و (۲) بیخود شدن چنانکہ ظہوری گوید (ﺳﻪ) سہ کہ باشد کہ تواند بدر افتد از پوست ﷲ مہر از شرم تو در ذرہ خزیدن دارد ﷲ (ولہ ﺳﻪ) ظہوری کی بدر افتاد از پوست ﷲ شمیم طرۂ شد عتاز آغوش ﷲ (اردو) (۱) ظاہر ہونا۔ (۲) جامہ سے باہر ہونا۔ بقول آصفیہ آپے سے باہر ہونا۔ خودی مین نہ رہنا۔ بیخود ہونا۔

از پوست بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و ہفت و جامع وانند و برہان (۱) کنایہ باشد از کشف راز و احوال خود کردن و (۲) ترک دنیا نمودن و از خودی و نفسانیت باز آمدن و (۳) خندان بودن مؤلف گوید کہ مقصود این باشد کہ از مسرت و شادی در جامہ نگنجیدن و از جامہ بیرون شدن و (۴) بمقصود و مطلوب خویش رسیدن و آراستہ بذکر معنی اول و دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ کمال شگفتگی و شادی۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر چہار معنی نسبت معنی چہارم گوید کہ این بسیار بعید است و مؤلف با او اتفاق دارد (صائب ﺳﻪ) چون غنچہ

محال است کہ از پوست بر آید ٭ چندانکہ ذرّہ تنا
سبز حصار است دل ما ٭ (اردو) (۱) اپنی
حقیقت ظاہر کرنا - (۲) دنیا کو ترک کرنا -
آپے سے باہر ہونا - (۳) خوشی کے مارے
جامہ سے باہر ہونا - پھولا نہ سمانا - ہنسنا -
(۴) مقصد حاصل کرنا - بامراد ہونا -

از پوست بر آوردن (استعمال)

بقول وارستہ و صاحب بحر عجم معنی پوست
کندن کہ بتازی تسلیخ گویند (اردو) کھال کھینچنا
بقول صاحب آصفیہ پوست کشیدن کا ترجمہ
زمانہ جہالت کی وہ سزا جس میں زندہ مجرم کے
جسم سے پوست اتروا کر اس میں بھس بھروا دیا
کرتے تھے (میر ۵) رسم قلم و عشق مت پوچھ
تو کہ ناحق ٭ ایکوں کی کھال کھینچی ایکوں کو دار
کھینچا ٭

(الف) از پوست برون آمدن مصدر

اصطلاحی - بقول صاحب آنند کنایہ از ترک
تعلقات کردن - مؤلف گوید کہ بخیال ما انہم
مرادف ہر چہار معنی (از پوست بر آمدن) باشد -
(صائب ۵۱) ہر کرا در پردہ ہای چشم آب
شرم نیست ٭ زود می آید برون از پوست چون
بادام تر ٭ (صائب ۵۲) غنچہ از پوست برون
آمد و ما بی دردان ٭ جامہ چاک نکردیم درین
فصل بہار ٭ طالب آملی در تہنیت صحت
ممدوح گوید (۵۳) تا مبارک تنت از درد
با سوز شوق ٭ اہل دل غنچہ وش از پوست
برون آمدہ اند ٭ بخیال ما - - - - - - -

(۱۲۶۴) **(ب) از پوست برون آمدن ارقم و مار**

یعنی پوست انداختن و پوست دل کردن مار باشد
چنانکہ (سلمان ۵) کمند پیچ پیچ آرد سر اندر حلقہ
چون ثعبان ٭ سنان سرفراز آید برون از پوست
چون ارقم ٭ (صائب ۵) صد بار تا ز پوست
بیائی برون چو مار ٭ چشم تو بی حجاب بیفتد بروی
گنج ٭ مخفی مباد کہ در سند اوّلین (از پوست برون

آمدن) بمعنی حقیقی است و در سند آخر اللہ کر بمعنی و توہم کہ برد (از پوست بر آمدن) گذشت (اردو) (الف) دیکھو از پوست بر آمدن (ب) سانپ کا کینچلی جہاڑنا

از پوست برون شدن (مصدر اصطلاحی)

(۱۳۷۴) بقول صاحب انند کنایہ از (از خودی خود برآمدن) وخوشی با فراط نمودن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہرچہار معنی (از پوست بر آمدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو از پوست بر آمدن ۔

از پوست برون فتادن (مصدر اصطلاحی)

مرادف از پوست بر آمدن باشد (ظہوری ۵۳) نبض شادی برون فتاد ز پوست ؎ غمزہ درد دست نیشتر دارد ؎ (اردو) دیکھو از پوست بر آمدن

از پوست برون کشیدن (مصدر اصطلاحی)

(۱۳۷۵) مرادف از پوست بر آوردن کہ گذشت (طالب آملی ۵) زان سو ہوس اشارہ من میدہد لباس ؎ زین سو فتا ز پوست برون می کشد مرا ؎ (اردو) دیکھو از پوست بر آوردن ۔

از پوست بیرون آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از خودی خود بر آمدن وخوشی باز از نمودن وبقول ناصری ورشیدی وجہانگیری کنایہ از کشف احوال خود کردن وترک دنیا نمودن واز خودی باز آمدن وصاحب حقیقت شدن صاحب مؤید باتفاق معنی ناصری ذکر اسم مفعول این (از پوست بیرون آمدہ) کردہ وہم (از پوست بیرون آمدم) را بجای خودش نوشتہ وبحوالۂ اوات گفتہ کہ ای خندہ زنان آمدم دفانی شدم وفرماید کہ اقول معناہ از نفسانیہ بیرون آمدم وبمغز ومقصود رسیدم **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف ہرچہار معنی (از پوست بر آمدن) باشد کہ گذشت (فیاض لاہجی ۵) دربرا وای درود ل چندانکہ اشتب پیش یار ؎ ہمچو اشک از پوست بیرون آمدم باور نداشت ؎ (اردو) دیکھو از پوست بر آمدن

از پوست بیرون آوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار وانند مرادف از پوست

بر آوردن کہ گذشت (مولانا بنائی ؎) غنچہ
زولاف لطافت بادہان تنگ دوست ٭ زان
صبا تند آمدہ آورد بیرونش ز پوست ٭ (اردو)
دیکھو از پوست بر آوردن۔

از پوست بیرون افتادن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار و انند۔ مرادف از پوست بیرون آمدن
مؤلف گوید کہ مرادف ہر چہار معنی (از پوست
بر آمدن) است کہ گذشت (میر خسرو ؎) جہاندار
از نسیم گیسوی دوست ٭ چو غنچہ خواست بیرون فتد
از پوست ٭ (اردو) دیکھو از پوست بر آمدن

از پوست بیرون شدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف (از پوست بر آمدن) مؤلف
گوید کہ بر ہر چہار معنی او شامل کہ گذشت جلالای
کاشی المتخلص بہ یقین ؎) در رہ عشقش گران
منزل خبر سید اشتم ٭ میدویدم آنچنان کز پوست
بیرون می شدم ٭ (اردو) دیکھو از پوست
بر آمدن۔

از پوست بیرون کشیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بحر و بہار مرادف از پوست بر آوردن
کہ گذشت۔ بہار گوید کہ بقول وارستہ کنایہ از کشف حال
خود کردن و از خودی خود بر آمدن **مؤلف** عرض
کند کہ چنان باشد کہ اصول لغت اجازت این معنی
نمیدہد و نہ وارستہ در مصطلحات چنان نوشتہ تسامح
بہار بیش نیست (اردو) دیکھو از پوست بر آوردن

از پہلوی کسی چیزی دیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و بہار و انند
منفعت یافتن از وی **مؤلف** گوید کہ پہلو بقول صاحب برہان بفتح اول و سکون ثانی
وضم لام بواو کشیدہ کنایہ از نفع و فائدہ (الخ) پس معنی این مصدر اصطلاحی بر سبیل کنایہ
باشد (اردو) فائدہ اٹھانا۔ بقول صاحب آصفیہ نفع اٹھانا۔ منافع حاصل کرنا۔ پس اس
فارسی مصدر کا ترجمہ۔ کسی سے فائدہ اٹھانا۔

از پہلوی کسی کاری کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم وبہار روانند با عانت وامداد کسی کاری کردن (ہاشم صبوری ؎) دیدہ ام گوہر بدامن ریخت از پہلوی اشک ؛ ابروانم ریزش از پہلوی دریا می کند ؛ **مؤلف** گوید کہ پہلو بقول برہان ترجمہ جنب است پس بجنب کسی کاری کردن کنایہ باشد از امداد و اعانتش کاری کردن (اردو) کسی کی مدد اور اعانت سے کام کرنا۔

از پی استعمال (۱) بمعنی از پس چنانکہ انوری گوید (؎) چون سایہ دویدم از پیش روزی چند ؛ در صحبت او بسیار بودم خرسند ؛ و (۲) مجازاً بمعنی از برای۔ مخفی مباد کہ (پی) بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی بمعنی برای وبہر آمدہ بخیال **مؤلف** کلمہ (از) درین زائد است (عرفی ؎) چارۂ آخر ضرور است از پی تحصیل درد ؛ من نہ دانم ہر کہ می داند بگوید چارہ چیست (اردو) (۱) پیچھے (۲) لئے۔ واسطے۔

از پی جہت فلان بقول بہار بمعنی از بہر فلان **مؤلف** گوید کہ تسامح بہار یا غلطی کاتب باشد کہ واو عطف ترک شد مقصودش (از پی وجہت فلان) باشد یعنی از پی فلان و از جہت فلان۔ بخیال ما (پی) و (جہت) مرادف یکدیگر است پس وجہی نیست کہ در معنی یکی را ازین ہرو زائد گیریم اگر سند استعمال پیش می شد تسلیم می کردیم در روزمرۂ معاصرین استعمال این نیافتیم (اردو) اُسکے لئے۔ اسکے واسطے۔

(۱۴۹۶) **از پی چیزی رفتن جان** مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از واقع شدن موت بوجہ کسی یا چیزی عرفی گوید (؎) بود و امی کہ مرا می بری ای دل بگذار ؛ کہ بمیرم من و جان از پی محمل برود (اردو) کسی کے پیچھے جان جانا۔ کسی کیلئے جان جانا (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ؎) تربت فرہاد سے آواز آتی رہی ؛ جان شیرین ہائے شیرین کو لئے جاتی رہی

از پی داشتن آئینه (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب آنند- به کسر نون اوّل رشگونی
که هنگام وداع دوستان و یاران بعمل آرند
مرادف آب بر آئینه زدن (سنجر کاشی ۹)
سکندر را ز بیم آئینه داشت حین وداع * جم زباده
جنت کشید وقت شدن * (ار دو) دیکھو
آب بر آئینه زدن -

از پی رفتن استعمال - بقول بهار و آنند
بمعنی در پی رفتن - سندی پیش نه شد مؤلف
گوید که از سندی که بر (از پی چیزی رفتن جان)
پیش کرده ایم سند این هم توان گرفت بمعنی
لفظی (ار دو) پیچھے جانا -

از پی سر صفیر کشیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم رسوا نمودن شخصی را و مردم
را از ان آگاه کردن سندش از کلام سلیم همانست
که بر (از پس سر صفیر کشیدن) گذشت که در مصرع
ثانیش (از پس) را (از پی) نقل کرده و صراحت
هم کرده است که بهار ذیل (از پس سر صفیر
کشیدن) از کلام سلیم سند گرفته تغیر لفظی کرده است
خان آرزو در چراغ همزبان بحر و ما همدر انجا
صراحت کافی کرده ایم (ار دو) دیکھو از پس
سر صفیر کشیدن -

از پیش (۱) بمعنی حقیقی است یعنی از قبل چنانکه گویند "ما از پیش همین سخن می گفتیم" و (۲)
بمعنی از دل و از خاطر و از طرف چنانکه "این مضمون را از پیش خود پیدا کرده ام" یعنی از
خاطر خود و از دل خود پیدا کرده ام و از دیگری نه گرفته ام (نعمت خان عالی ۵۲) دل ما نهم
پیدا ز تو چشم نداشت * نیست از پیش تو البته بپای کسی است * (ار دو) (۱) پہلے سے
(۲) دل سے - جیسے "اپنے دل سے مین نے یہ بات پیدا کی ہے" طرف سے - جیسے
"انھون نے تو نہین کہا آپ اپنی طرف سے کہ رہے ہین"

(۱۷۷۲) **ازپیش بردنِ کار** (مصدر اصطلاحی)

بکسرۂ نون متعدی مصدر (ازپیش رفتن کار) است که می آید بمعنی سرانجام دادن کار و کار را اجرائی کردن چنانکه ظهوری گوید (س) کی توان در وادی مقصود بردازپیش کار؛ بر همه کاری مدار گر مقدم کار عشق؛ (اردو) کام چلانا- کار اجرائی کرنا-

(الف) ازپیش پای کسی برخاستن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و وارستہ و انند بہ تعظیم او برخاستن (تاثیر س) ما خویش را سبک پی دنیا نکردہ ایم؛ ازپیش پای دنخیر دغبار رما؛ مؤلف گوید کہ ہر چہار محققین این مصدر اصطلاحی را از ہمین یک شعر تاثیر پیدا کردہ اند و تسامح ایشانست کہ ......

(ب) ازپیش پای کسی خاستن قائم

نکردند کہ سند متقاضی آنست و نمیدانیم (ازپیش پای کسی برخاستن) را خصوصیت با تعظیم چہ باشد

محققین زباندان ازین مصدر اصطلاحی ساکت اند و معاصرین عجم خاموش- اگر سندی دیگر واضح تر ازین بدست آید قول فیصل را بکار خورد (اردو) کسی کی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہونا- اٹھنا-

ازپیش پیش استعمال- بقول صاحب انند ترجمۂ قدام است یعنی پیش پیش- بہار بذیل (ازپیش پای کسی برخاستن) ذکر این کردہ واز محسن تاثیر سند آوردہ (س) آنراکہ پیر دل روشن بود زبان؛ ازپیش پیش مشعل دولت روان بود؛ مؤلف گوید کہ کلمۂ (از) درین استعمال زائد است (اردو) آگے آگے بقول امیر پیشا پیش پیچھے پیچھے کا عکس (قلق س) آگے آگے نقیب کی للکار؛ باادب باملاحظہ ہشیار؛

ازپیش خودگرفتن چیزی (مصدر اصطلاحی)

بقول وارستہ و انند و بہار و بحر متوجہ و مشغول آن شدن (محمد جان قدسی س) از چہ خاکی

ای دل ویران کہ از روز ازل ٭ ہیچ کس
از پیش خود نگرفت تعمیر ترا ٭ (اردو) متوجہ ہونا
مشغول ہونا۔

از پیش رفتن حرف (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار دانند و بحر۔ سبز شدن حرف مؤلف
گوید کہ مقصود محققین از فروغ یافتن و فروغ
داشتن سخن است وبس (محسن تاثیر ٥)
رہ بی دلیل گم نکند کاروان عقل ٭ در وادیٔ
کہ حرف من از پیش می رود ٭ (اردو) بات
چلنا۔ بات کو فروغ ہونا۔

از پیش رفتن کار (مصدر اصطلاحی) کنایہ (۱۲۵)
از روا شدن و نتیجہ برآوردن کار چنانکہ صائب
گوید (٥) رود چگونہ باین ضعف کار من
از پیش ٭ کہ من بپای نسیم سحر روم از خویش ٭
(اردو) کام چلنا۔ بقول آصفیہ کارروائی
ہونا۔ کار اجرائی ہونا۔ کام نکلنا۔ مطلب نکلنا
(اثر دت ٥) صنم کی بزم میں جو می کا جام
چلتا ہے ٭ تو یاں بھی خون جگر پی کے کام
چلتا ہے ٭

از پیش فروختہ استعمال۔ بمعنی فروختہ شدہ
صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ
قاچار ذکر این کردہ است (اردو) بکا ہوا۔

از پیش کسی (اصطلاح) بقول بہار و وارستہ
و بحر دانند مرادف از بر کسی کہ گذشت مؤلف
گوید کہ ہمان (از پیش) است کہ گذشت و سند این
بمعنی دو پیش مذکور (اردو) دیکھو از بر کسی۔

از پی مغز خاکیان استعمال بکسر یای تحتانی اول و زای معجمہ بقول صاحب ضمیمہ برہان
و بحر عجم دانند از برای تری دماغ آدمیان۔ (اردو) روشن دماغی کے لئے۔

از ترس ہندوانہ افگندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بسیار ترسیدن
و وارستہ و بہار گوید کہ مرادف بیضہ افگندن کہ بمعنی بسیار ترسیدن می آید (یحیی کاشی ٥) یا

ہندوانہ افگن از ترس زخشم پو مگذار دوستی چو من از بہر خربزہ پو مؤلف گوید کہ فارسیان کنایۃً
شدۂ پس افگندۂ سخت حیوانات راہندوانہ گویند و درین مصدر اصطلاحی ہندوانہ بہمین
معنی مستعمل یعنی حیوانیکہ بسیار خوفناک وخوف زدہ شود از دہشت ہندوانہ افگند وہمین واقعہ
در محاورۂ فرس بطور عام صورت مصدر اصطلاحی پیدا کرد برای بسیار ترسیدن (اردو) گابہ
ڈالنا۔ بقول صاحب آصفیہ نہایت رعب ماننا جیسے " وہ اس حوصلہ کی بیوی تھی کہ اسکے
سامنے گابھنی گابہ ڈالتی تھی " (ہگ بھرنا۔ ہگ مارنا۔ ہگ دینا) بقول صاحب آصفیہ
خوف کے مارے پیخانہ پھر دینا۔ خوف سے پیخانہ نکل جانا۔ نہایت خائف اور ہیبت زدہ
ہوجانا۔ (شیخ باقر علی از آصفیہ ؎) ہگ دیا ڈر کے سوچ کر انجام پو زیر پا جب کوئی مزا آیا

از تقصیر کسی گذشتن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند کنایہ از عفو کردن باشد (ملا مفید
بلخی ؎) چون تیغ در زمانہ بہ ہمت شود علم پو صاحبدلی کہ از سر تقصیر بگذرد پو مؤلف گوید کہ
سند مقاضی آنست کہ ما این مصدر را (از سر تقصیر گذشتن) بجایش قائم کنیم (اردو) درگزرنا
درگزر کرنا۔ بقول صاحب آصفیہ معاف کرنا۔

از تندی زیر آمدن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامہ
از درشتی درگذشتن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (اردو) سختی چھوڑ دینا۔ سختی سے باز آنا۔

از تو این واز من این | استعمال۔ بقول بہار۔ در امثال این تقابل لفظ (می آید) محذوف
می باشد (نظامی ؎) زتو آیتی و زمن آموختن پو زمن دیو را دیدہ بر دوختن پو زمن جستن تو
رہ نمودن زتو پو بجان آمدن جان فزودن زتو پو مؤلف گوید کہ درین قسم تقابل تخصیص

(من وتو) نیست جادارد کہ (من واو) رامقابل گردانیم یا (این وآن) راحسب ضرورت وموقع وبخیال ماتخصیص انہم نیست کہ درہمہ جا (می آید) رامحذوف گیریم۔ ممکن است کہ لفظی دیگر رامحذوف قرار دہیم ودرین قسم ترکیب دائماً فعل محذوف باشد (اردو) تجھ سے اور مجھ سے جیسے "مجھ سے خطا اور تجھ سے عطا" اس فقرہ میں ہر جملہ کے بعد فعل محذوف ہوتا ہے

از تو حرکت از ما برکت (مثل) صاحبان خزینہ واشال فارسی واحسن ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل رابطور پند ونصیحت از برای کسانی زنند کہ در سستی وبیکاری گذارند وہیچ فکر وتلاش معاش نہ کنند (اردو) حرکت سے برکت (ذوق ع) چل دریکدہ تک ہے حرکت سے برکت ؀

از توش در آمدن (مصدر اصطلاحی) صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین ما بود نوشتہ کہ آشکار شدن ہنروری یا بی ہنری مرد در انجام کاری یا در آغازہای جوانی مؤلف گوید کہ توش بقول صاحب برہان بروزن گوش بمعنی تاب وطاقت وتن وبدن وزور وقوت وقدرت آمدہ (الخ) معاصرین عجم گویند کہ ظاہر شدن چیزی است از بطون کسی وبس (اردو) عادات واطوار کا ظاہر ہونا۔ دکن میں برائی کے موقع پر کہتے ہیں (پیٹ کے گن ظاہر ہونا)

از تو کشاید فقاع (مقولہ) صاحب مؤید گوید کہ یعنی از تو مفاخرت کند۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ مخفی مباد کہ (فقاع) بقول صاحب منتخب لغت عرب است بالضم وبالفتح بمعنی مرد سرخ رنگ وبالضم وتشدید قاف شرابی کہ از جو وغیر آن سازند ومیخورند وگیاہی کہ چون خشک شود وسخت

گردد ـ مانند شاخہای چارپایان شود مؤلف گوید کہ
این مقولہ در روزمرۂ معاصرین عجم متروک است ـ
(اردو) اکڑ فون کرنا ـ امیر نے اکڑ فون پر فرمایا ہی
بانکپن جتانے اور اپنے آپکو کچھ سمجھ کے خواہی نخواہی
اینڈنے بررسے کو کہتے ہین فصحا کی زبان پر نہین ہی
(انتہی) اینڈنا ـ لقول امیر بل کرنا ـ اکڑنا پس
اس فارسی مقولہ کا ترجمہ (اینڈنا) ہے ـ

ازتو نازی وازمن نیازی (مثل)
صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این
کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف
گوید کہ فارسیان این مثل را ابجائی زنند کہ مقصود
از اظہار جبر کسی و عجز خود باشد (اردو) دکن مین
بالکل اسکا ترجمہ بطور کہاوت مستعمل ہی یعنی یہ تم سے
ناز ہم سے نیاز جو چاہو کرو ؎

ازتہ دل استعمال ـ بقول صاحب انند بمعنی از طوع و رغبت مؤلف گوید کہ بمعنی خضوع
وخشوع ہمچنانکہ در ملحقات می آید (سلمان ؎) نفس آن روز برآرم بخوشی ازتہ دل ؛ کہ دل
سوختہ در بزم تو مجمر گردد ؛ (اردو) تہ دل سے ـ

ازتہ دل دعا کردن (استعمال) بعجز و
الحاح وخضوع وخشوع ـ دعا کردن است ـ
چنانکہ ظہوری گوید (؎) لبش ہنوز نگردید تر بدشنام
دعا نہ ازتہ دل می کنم اثر نگست (اردو) تہ دل سے
دعا کرنا ـ

ازتہ دل کاری کردن استعمال ـ بقول
بہار کنایہ از طوع و رغبت و تصمیم قلب و حضور دل
مؤلف گوید کہ از رغبت و طوع کاری کردن
باشد (اردو) دل دہی سے کام کرنا ـ

ازتہ دل نفس برآوردن (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از زندگی بسر کردن باطمینان صاحب
بہار عجم ذکر این کردہ است و از صائب
سندی آوردہ (؎) نیست
پروای بہار من وکنج قفسی ؛ کہ برآرم بفراغت

نفسی ازتہ دل ؛ (اردو) کمال خوشی سے زندگی بسر کرنا	فراغت و اطمینان سے زندگی بسر کرنا۔

ازتہ ریش گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و غیاث (۱) فریب دادن۔ صاحب انند گوید کہ کنایہ از فریب دادن و (۲) انجا برآمدن و از حالت نیک بحالت بد رفتن۔ مؤلف گوید کہ معنی اوّل کنایہ باشد یعنی ازتہ ریش کسی گذشتن و بہ بنجبر داشتن او را و بفریب آوردنش و معنی دوّم مرادی است یعنی فریب دادن کار بد است حیف است کہ سندی پیش نہ شد (اردو) (۱) فریب دینا (۲) اچھی حالت سے بری حالت مین آنا۔

ازجا آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ از حیز برآمدن و بیحوصلگی کردن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بدون سند تسلیم نکنیم بخیال ما تسامح وارستہ پیش نیست کہ (ازجا برآمدن) را بحذف (بر) قائم کرد۔ (اردو) حد سے بڑھنا۔ بقول آصفیہ اپنی جگہ سے باہر قدم رکھنا۔ بساط سے باہر پاؤن رکھنا۔

ازجا برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند (۱) تند شدن فرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ (ابوطالب کلیم ؎) یکی یافت گر بہرۂ از خدا ؛ ز رشک آن دگر یک برآمد ز جا ؛ و (۲) بمعنی از حیز برآمدن و بی حوصلگی کردن۔ صاحب غیاث بحوالۂ وارستہ ذکر معنی دوّم کند و وارستہ معنی دوّم را بر (ازجا آمدن) نوشتہ کہ گذشت مؤلف گوید کہ ما را با بہار اتفاق نیست کہ معنی اوّل را بسند شعر کلیم پیدا کرد و معنی دوّم را بدون سند قائم نمود۔ بخیال ما (ازجا برآمدن) بمعنی از جادّۂ اعتدال تجاوز کردن و از خود بیرون شدن است و این در حالت خشم یا حسد یا محبت و مسرت و عجب و حیرت و غم بوقوع آید و سند ابوطالب کلیم کہ بالا مذکور شد مصدّق این است

(اردو) جامے سے باہر ہونا - دیکھو ازپوست بدر افتادن کا نمبر ۲-

ازجا برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار متعدی (ازجا برآمدن) و وارستہ و انند ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ کسی را از خود بیرون کردن و بی خود کردن از خشم یا از محبت یا عشق یا تعجب یا حیرت وغیرہ (محسن تاثیر سـه) نباشد ہیچ در یکجا قرارم ؛ عجب حسنی مرا ازجا برآورد ؛ (آتش سـه) ہر دم ازجایش برآرم تا بہ بینم قامتش ؛ بر سر جنگ آورم تا سیر گفتارش کنم (اردو) آپے سے باہر کر دینا - جامہ سے باہر کر دینا - بیخود کر دینا -

ازجا برخاستن مصدر اصطلاحی - بقول بہار بمعنی ازخیز برآمدن و بیحوصلگی کردن یعنی مرادف ازجا آمدن - صاحب انند بذیل (ازجا رفتن) ذکر این کردہ سندش بکار ادنی خورد کہ ازجا خاستن راست مؤلف گوید کہ (۱) معنی حقیقی دارد یعنی ازجای خود برخاستن کسی و (۲) مجازاً بمعنی ازجلد خود گذشتن و ازخود بیرون شدن (صائب سـه) صبح گر نتوانی ازمستی زجا برخاستن ؛ مدّ آہی ازدل افگاری باید کشید ؛ (ولہ سـه) کند معشوق را بیدست و پا بیتابی عاشق ؛ بلرزد شمع برخود چون زجا پروانہ برخیزد ؛ (ولہ سـه) کرد تسلیم من مسند بیتابی را ؛ ہرسپند یکہ ازین انجمن ازجا برخاست ؛ (اردو) (۱) اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہونا - (۲) آپے سے باہر ہونا -

ازجا برداشتن کسی را (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر - ترقی دادن و مرتبہ اش افزودن - بہار گوید کہ مرادف (ازخاک برداشتن) است کہ می آید - نیز فرماید کہ این اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ - و وارستہ و انند ہمزبان ہر دو محققین (سالک یزدی سـه) رفعت دنیای دون معراج پستیہا بود ؛ گشت قارون ہر کہ ازجا برداشت ازجا آسمان ؛ (اردو) آبرو بڑھانا - بقول امیر عزت و توقیر زیادہ کرنا - مرتبہ بڑھانا (بحر

ص) بڑہی ہے گریۂ عاشق سے آبروی فراق ؔ
فلک سے اپنی نظر میں حباب جوی فراق ؔ

(الف) ازجا بردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار روانند معنی ازجا برآوردن کہ گذشت (مفید بلخی ص) دل ازمعشوق دیرین آن قدر بیچو دلی گردد ؛ کہ گرباہ نوی ازجا برد دیوانۂ مارا (صائب ص) روی گرم دولت آنکس را کہ ازجامی برد ؛ چون سپندی دان کہ آتش سرفرازی می کند ؛ مؤلف گوید کہ ازہمین مصدر است مصدر اصطلاحی - - -

(۱۴۰۱) (ب) ازجا بردن بنیاد — کہ کنایہ باشد از انگندن عمارت - (خواجۂ شیراز ص) اگر نہ بادہ غم دل زیاد ما ببرد ؛ نہیب حادثہ بنیاد ما ازجا ببرد ؛ - - -

(۱۴۰۲) (ج) ازجا بردن دل — کنایہ از پریشان حال کردن (رفیع واعظ ص) چنین کہ پای فشرد است بارنگینش ؛ کہ میتواند بردن زجا دل ما را (اردو) (الف) دیکھو (ازجا برآوردن (ب) ڈھا دینا گرا دینا کسی عمارت کو (ج) پریشان کرنا -

(الف) ازجا برکندن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف ازجا برآوردن (ظہوری ص) چو گردد ہزاران توجہ یکی ؛ زجا برکند کوہ را بیشکی ؛ (شیخ ابو الفیض ص) برکند نہال سنبل ازجای ؛ افگند درخت گل ہم ازپای ؛ مؤلف گوید کہ ازہر دو شد بالا مصادر - - - - - - - -

(۱۴۰۳) (ب) ازجا برکندنِ کوہ — کنایہ باشد از کار مشکل و دشوار کردن و - - - - - - -

(۱۴۰۴) (ج) ازجا برکندنِ نہال — یعنی ازبیخ برکندن نہال پیدا میشود (اردو) (الف) دیکھو ازجا برآوردن (ب) پہاڑ کاٹنا - بقول صاحب آصفیہ دشوار کام کرنا (ج) درخت کو جڑ پیڑ سے اکھیڑنا -

(۱۴۰۵) ازجا بریدنِ امید — (مصدر اصطلاحی) بکسر نون ناامید کردن چنانکہ انوری گوید (ص) بیدم فلک پردۂ رازم بدرید ؛ تیمار جہان امیدم ازجا

بہ بید ؎ (اردو) قطع امید کرنا (آرزو خاک مین
ملا دینا۔ بقول امیر پا یوس کرنا)۔

از جا بیرون آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بحر و وارستہ مرادف از جا بر آمدن کہ گذشت
(محسن تاثیر ؎) بیرون نیا مدیم بہ بہر خسان زجا ؎
گر کین بخاطری نہ تشیند غبار ما ؎ (اردو) دیکھو
از جا بر آمدن ۔

از جا جنبیدن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار و انند مرادف از جا بر خاستن (ملا آقا سم
مشہدی ؎) از ضعیفی جسم ما را قوت فریاد نیست ؎
نغمہ گر جنبید ز جا افتد گرہ در کار ما ؎ مؤلف
گوید کہ بخیال ما بمعنی از جا حرکت کردن است و اینا
معنی حقیقی است و دیگر ہیچ (اردو) اپنی جگہ سے
جنبش کرنا ۔ ہلنا ۔

(۱۲۶۹) (الف) **از جا خاستن** (استعمال) بمعنی
حقیقی برخاستن از جاست چنانکہ صائب گوید
(؎) بیدار کے شوند بفریاد غافلان ؎ دیوار

چون قفا دنخیزد ز جای خویش ؎ و از ہمین است
مصدر اصطلاحی ---------------

(۱۲۷۰) (ب) **از جا خاستن خانہ** بمعنی از بنیاد بر آمدن
خانہ (ارادتخان واضح ؎) حباب آسا
ز جا با موج اشکم خانہ می خیزد ؎ نفس ہم رنگ
شور حشر ازین کاشانہ می خیزد (اردو) (الف)
جگہ سے ہلنا ۔ اُٹھ کھڑے ہونا (ب) بنیاد ڈھ جانا

از جا در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم از حالت نیک بحالت بد رفتن
و بقول بہار و انند مرادف از جا بر آمدن مؤلف
گوید کہ کنایہ از لغزش کردن و از مقام خود تجاوز
شدن و از مقام خود تجاوز کردن و من وجہ
مرادف از جا بر آمدن است و معنی بیان کردۂ
صاحب بحر مجاز آن باشد (خواجہ نظامی ؎)
گر آن ژرف دریا بر آید ز جای ؎ نماند درو دران
داوری کوہ پای ؎ (رفیع واعظ ؎) زبان گم
چہ پردہ الٰہی یا رآید چو در گفتن ؎ از ان ترسم کہ از جا

ورنیایم از گرانیہا؛ (اردو) اپنی جگہ سے ہٹنا۔ تجاوز کرنا۔ دیکھو ازجا برآمدن۔

ازجا درآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند متعدّی (ازجا درآمدن) (صائب سے) کوہ را ازجا درآرد شوخی تمثال حسن؛ نقش شیرین را بسنگ خارہ چون فرہاد بست؛ (اردو) جگہ سے ہٹانا۔

ازجا دررفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ فدائی (کہ از معاصرین عجم بود) از شنیدن یا دیدن ناگواری یکایک بخشم و جوش وخروش درآمدن مؤلّف گوید کہ مقصودش از خود بیرون شدن است مرادف ازجا برآمدن (اردو) دیکھو ازجا برآمدن۔

ازجا رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم بی حوصلگی کردن و مضطرب شدن و غضب ناک گردیدن و (ازجا بردن) کہ گذشت متعدّی این است مؤلّف گوید کہ مقصودش ازجادۂ اعتدال بیرون شدن است و بقول بہار از چیزی برآمدن و بیحوصلگی کردن۔ و وارستہ فرماید کہ مرادف (ازجا آمدن و شدن) بخیال ما مرادف ہمان (ازجا برآمدن) است کہ گذشت (میر نجات سے) بہوای سرکوی تو چو خس در رہ سیل؛ گریہ انداز خوشی کرد کہ ازجا رفتم؛ (نوعی نیشاپوری سے) آسمان مانند طفلان زود ازجا می رود؛ یک سخن گفتیم و دانستیم بیجا ال است؛ (صائب سے) ہر کجا دیوانۂ را دید ازجا می رود؛ شیشۂ دل را مگر از سنگ طفلان ساختند؛ (ولہ سے) ز موج حادثہ مردان نمی روند ازجا؛ کہ زیر تیغ کند کوہ پا بدامان جمع (اردو) دیکھو ازجا برآمدن۔

ازجا رفتن پا (مصدر اصطلاحی) یعنی پا لغزی است (ظہوری سے) کار دل از یاری بخت نگون گردید پست؛ پایش ازجا رفتہ در چاہ زنخدان کہنہ شد؛ (اردو) پاؤن پھسلنا۔ بقول آصفیہ قدم کا لغزش کرنا۔

(۴۷۰)

(۱۴۹) **ازجا رفتنِ عضو** (استعمال) جدا شدن عضو از مقام خودش یعنی از مفصل (ملا قاسم مشہدی ؎) چنان غربت وطن شد تا ترا غربت وطن گردید ✿ کہ عضو من کہ ازجا رفتہ بود اکنون بجا آمد ✿ (اردو) کسی عضو کا اپنی جگہ سے سرک جانا۔

ازجا شدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند و بحر و وارستہ مرادف (ازجا رفتن) کہ گذشت (باقر کاشی ؎) بوقت غضب دوست را آزمای ✿ گر از جا نشد جان فشانش بپای ✿ (اردو) دیکھو ازجا رفتن۔

(۱۵۰) **ازجا کندن** (استعمال) از مقام خود جدا کردن باشد (صائب ؎) خواب غفلت شد گران از بس زخود بینی مرا ✿ پیل نتواند زجا کندن ز سنگینی مرا ✿ (اردو) جگہ سے ہٹانا۔

(۱۵۱) **ازجان برخاستن** (مصدر اصطلاحی) یعنی پروای جان نکردن (ظہوری ؎) زجان برخاستن شرط است در عشق ✿ بزنہاری زغم زنہار منشین ✿ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "جان پرسے اُٹھ جانا"۔ بقول صاحب آصفیہ جان پر کھیلنا۔ یعنی اپنے تئین ہلاکت میں مبتلا کرنا۔ مؤلف کہتا ہے کہ "جان کی پروا نہ کرنا" بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۱۵۲) **ازجان خریدار بودن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بہ جو جان عزیز داشتن و از جان و دل خواستن (صائب ؎) گو ہرش ہر چند بود در گرد کسادی شد نہان ✿ صائب بیدل بود از جان خریدارش ہنوز ✿ (اردو) جان سے زیادہ عزیز رکھنا۔ دل و جان سے چاہنا صاحب آصفیہ نے (جان کے برابر رکھنا) کا ذکر کیا ہے۔ یعنی نہایت عزیز رکھنا۔

ازجان سیر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و ضمیمہ برہان تنگ آمدن

از زندگی و بیزار شدن - صاحبان انند و مؤید ذکر ماضی مطلق این کردہ اند یعنی (از جان سیر آمد) یعنی زندگانی خوش نمی آید مؤلف گوید کہ معنی آخر الذکر حاصل است و معنی لفظی از زندگی بیزار شد (اردو) جان سے بیزار ہونا - زندگی سے سیر ہونا - صاحب آصفیہ نے (زندگی سے تنگ آنا) کا ذکر کیا ہے - یعنی جینے سے بیزار ہونا -

از جان سیر شدن (مصدر اصطلاحی) مرادف (از جان سیر آمدن) است کہ گذشت صاحب ہفت ذکر ماضی مطلق این (از جان سیر شد) کردہ (اردو) دیکھو از جان سیر آمدن صاحب آصفیہ نے (زندگی سے تنگ ہونا) یعنی جینے سے بیزار ہونا لکھا ہے -

(۱) **از جان سیر گردیدن** (مصادر اصطلاحی) (۱۳۹۲)
(۲) **از جان سیر گشتن** | مرادف (۱۳۹۳)
از جان سیر آمدن و شدن است (صائب ۵۱) باندک فرصتی می گردد از جان سیر تن پرور ٭ زگوہر ہای فربہ رشتہ لاغر زود ترگردد ٭ (ظہوری ۵۲) گشت از جان خود ظہوری سیر ٭ بر سر خوان رشک مہمان است (اردو) دیکھو از جان سیر شدن -

از جان قدم برآوردن (مصدر اصطلاحی) صاحب مؤید ذکر مضارع این کردہ یعنی (از جان قدم برآرم) یعنی از جان بخیزم - پس معنی مصدری (از جان برخاستن) باشد (اردو) دیکھو از جان برخاستن -

از جانِ من چہ خواہی (مقولہ) صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ فارسیان این مقولہ را بجائی استعمال کنند کہ کسی از ابرام مبرم تنگ آید (اشرف ماژندرانی ۵) رفتم کہ گر بگیرم یک بوسہ از لب او ٭ دردم خطش برآمد کز جان من چہ خواہی ٭ (اردو) "کیا جان لو گے" یہ اُس موقع پر کہتے ہین جبکہ مخاطب

شے عطا شدہ پر راضی نہو اور ہٹ کرے۔

ازجای بردن (مصدر اصطلاحی) صاحبان انند و ہفت و شمس و مؤید بضمّ بای موحدہ ذکر ماضی مطلق این کردہ اند بمعنی (حیران نمود و بی قرار کرد) پس معنی مصدری این حیران و بیقرار کردن باشد مؤلّف گوید کہ (ازجا بردن) بجای خود گذشت و این ہمان است و صراحت معنی آن بجالش کردہ ایم کہ بخود دگر دانیدن باشد۔ و جہی نیست کہ درینجا معنی تازہ پیدا کنیم کہ سندی بدست نداریم (اردو) دیکھو ازجا بردن۔

ازجای بلند افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند کنایہ از بی اعتبار شدن و بی رتبہ شدن مؤلّف گوید کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و لیکن معاصرین عجم اینرا قبول کنند (۱) بمعنی حقیقی است و (۲) کنایہ از (از رتبہ بلند افتادن) و بی اعتباری حاصل نست (اردو) (۱) بلندی سے گرنا (۲) مرتبہ سے گرنا۔ بے اعتبار ہونا

ازجای بلند افگندن (مصدر اصطلاحی) (۱) بمعنی حقیقی بقول انند (۲) کنایہ از بی اعتبار و بی رتبہ کردن ہم مؤلّف گوید کہ بہر دو معنی متعدی (ازجای بلند افتادن) است (اردو) (۱) بلند جگہ سے گرانا (۲) مرتبہ سے گرانا۔ بی اعتبار کرنا۔

ازجائی آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم خیال کردن کاری (نظامی سہ) گر آئی زجائی نگہدار جای ؛ وگرنہ سرت بسپرم زیر پای ؛ بہار باتفاق معنی بالا جای بیک یا نویسد و بحوالہ خان آرزو گوید کہ ہر گاہ گویند فلانی ازجای آمدہ است مراد آن بود کہ حرفی معقول گفتہ است وازدور آمدہ است ای خیال بلندی آوردہ است و بر متامل۔ پوشیدہ نیست کہ تنہا ازدور آمدہ در کلام فرس دیدہ نشد ظاہر ترجمۂ ہندی است و صحیح ازراہ دور آمدہ و ازراہ دور رسیدہ و صاحب انند ہمزبان بہار مؤلّف گوید کہ مارا با صاحب بحر اتفاق است کہ (جای) را

بہ دو یای تحتانی (جائی) نویسیم و سند ہم مؤید خیال ماست (اردو) دور کی کہنا ۔ بقول صاحب آصفیہ نہایت سمجھ کی بات کہنا ۔

ازجبین داغ سجود روئیدن استعمال ۔ ظاہر شدن داغ سجود از جبین است ظہوری (۱۳۹۵)
ؔ) کسی کہ داغ سجود ش نرویدش زجبین ٭ بداغ خویش نشانش مکن نشان انیست ٭
(اردو) پیشانی پر گھٹا ظاہر ہونا ۔

ازجگر گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر عجم بد دلی و نامردی کردن ۔ بجز صاحب غیاث دیگر کسی ذکر این نکردو سندی پیش نشد ۔ ما سرین عجم ازین ساکت ۔ (اردو) بدلی کرنا ۔ نامردی کرنا ۔

ازجمع عثمان سمع ابوجہل را چہ علم (مثل) صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مولف گوید کہ از جمع عثمان قرآن پاک مراد است کہ مرتب کردہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ باشد فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان جہل کسی در امر خاص باشد قول سعدی (مصحفی در میان زندیقان) مصداق این مثل است (اردو) گدھا کیا جانی زعفران کی قدر ۔ بقول آصفیہ بیوقوف جاہ و منصب کی قدر نہین پہچانتا ۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک ۔

ازجملہ گسیختن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از قطع تعلق کردن از عالمیان ظہوری (۱۳۹۶)
ؔ) نبورت کہ ازجملہ گسیختم ٭ بریدم زخود برتو آمیختم ٭ (اردو) دنیا سے کنارہ کشی کرنا ۔

ازجوش افتادن دیگ (استعمال) معنی لفظی این باقی نماندن جوش در دیگ باشد (۱۳۹۷)

ولیکن ظہوری در کلام خود این را بمعنی پختہ شدن آوردہ است و این کنایہ باشد زیرا کہ چون جوش دیگ بیفتد یعنی بہ نشیند چیزی کہ در دیگ است پختہ شود (ظہوری ؎) چنان عشوہ مکن گرم سر دمہران را ٭ کہ دیگ آرزو خام شان زجوش افتد ٭ معنی شعر بخیال ما اینست کہ ظہوری بیار خود گوید کہ سر دمہران را کہ آرزوی شان ہنوز خام است از آتش عشوۂ خود گرم مکن چنان نشود کہ دیگ آرزوی خام شان از جوش افتد یعنی پختہ و تیار شود و بکام خود رسند و کامیابی شان خلاف مقصود تست (اردو) دیگ تیار ہونا۔

(الف) از جوش نشستن (مصدر اصطلاحی) بہار و انند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بندی کہ او پیش کردہ است مصدر ...
(ب) از جوش نشستن خم پیدا می شود معنی باقی نماندن جوش شراب در آن (صائب ؎) خمی پری بہ خشت از جوش ہیہات است بنشیند ٭ اگر د و خامشی مہر لب اظہار عاشق را ٭ (اردو) (الف) جوش بیٹھ جانا جوش بیٹھنا (ب) خم کا جوش بیٹھ جانا

از جوش نشستن شراب (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم معنی رسیدن آن مؤلف گوید کہ مقصودش از تیار و درست شدنش باشد - ہم او سندی پیش کردہ است کہ (از جوش نشستن بادہ) راست عیبی ندارد (صائب ع) تا رگ خامی بود در بادہ ننشیند زجوش ٭ (اردو) شراب کا جوش بیٹھنا - شراب تیار ہو جانا -

از جوی زر آتش کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان از صراحی طلا شراب انگوری در پیالہ ریختن - صاحبان انند و مؤید ذکر (امر حاضر) این کردہ اند یعنی ٭ از جوی زر آتش کش) و معنا با محققین اول الذکر متفق - صاحب شمس ہمین را (از جوی و آتش کش

نوشتہ غلطی کتابت بیش نباشد (بخیال ما این کنایه باشد) (اردو) زرّین صراحی سے شراب انگوری پیالہ میں ڈالنا۔

از جہان رستن (مصدر اصطلاحی) معنی ترک دنیا کردن است چنانکه عرفی گوید (ﮯ) بسہو از تو به از می کردم و در مغان بستم ؛ کسی کو بازم آرد بر سر خم از جہان رستم ؛ مخفی مباد که حاصل بالمصدر رستن ـ رست است بر وزن ماضی کذا فی الموارد پس (از جہان رستم) درین شعر معنی (از جہان رستن من) باشد (اردو) دنیا سے کنارہ کرنا ـ دنیا ترک کرنا ـ (۱۲۹۸)

از جہان گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ولیکن در روزمرّہ معاصرین مستعمل است (اردو) دنیا سے گزر جانا ـ مر جانا کنایه از مردن و رحلت کردن به عالم باقی ـ اگرچه دیگر

از جہت استعمال ـ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی زیراکه و زیرا و بنا بر و برای و از برای و از سبب و از باعث صاحب غیاث گوید که بہلول در شرح دیوان حافظ نوشته که هرگاه که لفظ جہت مرادف طرف و جانب باشد به تای دراز نویسند و وقتیکه مرادف کلمه برای و سبب باشد بتای مدوّره مرقوم نمایند مؤلف گوید که (جہت) لغت عرب است بمعنی طرف فارسیان انیز بمعنی برای هم بزیادت (از) استعمال کنند و هم بدون (از) و کلمۀ (از) درین زائد است مخفی مباد که (از جہت) بمعنی زیراکه نباشد چنانکه صاحب انند نوشته البته (از جہت آنکه) مرادف (زیراکه) آمده (اردو) واسطے ـ لئے ـ

از جیب بیرون دادن (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از ظاهر کردن چنانکه ظہوری گوید (ﮯ) گل صد بوستان از جیب اگر بیرون دہم شاید ؛ که از داغ محبت گلبنی کردم تن خود را ؛ (اردو) ظاہر کرنا ـ (۱۲۹۹)

از جیب سر برآوردن (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از قبا پوشیدن (صائب ﮯ) یک بار (۱۳۰۰)

سر برآر زجیب قبای ناز ؛ دست مرہمین
بہ گریبان چہ می کند ؛ مخفی مباد کہ جیب لغت عرب
است بقول منتخب بالفتح بمعنی سینہ و دل وگریبان
پیراہن (اردو) قبا پہنا - لباس پہنا۔

ازچاہ بالا آمدن (مصدر اصطلاحی) بہار وانند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف (ازچاہ برون آمدن) است کہ می آید بمعنی ازچاہ برآمدن (صائب ؎) بی کشش نتوان برون از قید دنیا آمدن ؛ بی رسن ازچاہ ہیہات است بالا آمدن (اردو) کنوئین سے باہر نکلنا۔

ازچاہ برون آمدن استعمال - بقول بہار وانند کہ برون را بیرون نوشتہ بمعنی ازچاہ برآمدن (صائب ؎) زینہار از کنج عزلت پای خود بیرون منہ ؛ کز بہا افتاد یوسف تا برون آمد زچاہ (اردو) باولی سے نکلنا - کنوین سے نکلنا۔

مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای کسی زنند کہ از بلائی و مصیبتی نجات یافتہ باز در بلائے مبتلا شود (اردو) دکن مین کہتے ہین - "ایک سے بچا تو دوسرے مین پھنسا" بقول صاحب محبوب الامثال "بہار سے نکال بھٹی مین جھونکا" اسی کے قریب قریب ہے "کرہ اہی سے نکلے تو آگ مین گرے"

ازچاہ برون آمدہ درچاہ افتاد (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی باختلاف برون و بیرون ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند

(منع) **ازچرخ درآوردن** استعمال - بمعنی از آسمان بزیر آوردن کنایہ باشد از کار عجیب و غریب و ناممکن کردن - (انوری ؎) عکس سپہر سہیل شکلت ؛ ازچرخ درآورد سہا را ؛ (اردو) آسمان سے تارے اتار لانا - (دیکھو از آسمان چیزی بزمین آوردن)

از چرخ زدن بیفتد افلاک مقولہ۔ بقول صاحب شمس (۱) از سیر باز ماند و فرود افتد و قیل قیامت قائم شود صاحب مؤید (از چرخ زدن افتد افلاک) نوشتہ فرماید کہ یعنی افلاک از سیر باز ماند و فرود افتد مؤلف گوید کہ طرز بیان ہر دو درست نیست اصل این (افلاک از چرخ زدن بیفتد) باشد و این مقولۂ متقدمین عجم بود کہ بمعنی (قیامت قائم شود) استعمال می کردند (۲) بعضی از معاصرین گویند کہ (از چرخ زدن بیفتد افلاک) بنون نفی مثلی است کہ فارسیان بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان تعریف افلاک باشد کہ اگرچہ بقول متقدمین ہمیشہ چرخ می زند ولیکن مثل (انسان چرخ زدہ) بوجہ دوران سر از پا نیفتد۔ (اردو) (۱) قیامت آ ویگی۔ (۲) آسمان چکر کھا کر نہیں گرتا۔

از چشم افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و چراغ و بہار و اندلی اعتبار شدن در نظر کسے (جمال الدین سلمان ؎) از انکہ چشم من از طلعت تو محجوب است ؛ چو اشک مردم چشم خودم ز چشم افتادہ ؛ (ظہوری ؎) گویند کہ از چشم تو افتاد ظہوری ؛ با ور نکنم تا نہ فتم از نظر خود ؛ (اردو) نظروں سے گر جانا یا گرنا بقول آصفیہ بے اعتبار اور بے وقعت ہوجانا (ناسخ) گیا ہو ہم رندوں کے آگے شیشۂ گردونکی قدر ؛ گر گیا نظروں سے جب خالی قرابہ ہوگیا ؛

(الف) از چشم افگندن مصادر اصطلاحی
(ب) از چشم انداختن بقول بحر (الف) بمعنی بی اعتبار کردن و (ب) بقول بہار مرادف الف کنایہ از (از رتبہ انداختن و بی اعتبار کردن (صائب الف ؎) آنکہ از چشم تو افگند مرا بی تقصیر ؛ چشم دارم بہمین درد گرفتار شود ؛ (ظہوری ؎) باغ و بتان را باتید ی ز چشم افگندہ ام ؛ جان فدایت جای بسیار است در زندان تو ؛

(صائب ؎) عمرہا شد نازچشم اعتبار انداخت
است ٭ قبلہ را چون طاق نسیان گوشۂ ابروئے تو
صاحب آنند نسبت ہر دو فرماید کہ کنایہ از بی اعتبار
شدن وکردن باشد مؤلف گوید کہ تسامح
اوست کہ این ہر دو مصدر متعدی را معنی لازم
گرفت (اردو) نظرون سے گرا دینا۔ گرانا
بقول آصفیہ بی اعتبار اور بے وقعت
کردینا۔ جی سے اتار دینا (اسیر ؎) کعبہ
کو گراتا ہے کوئی ہو کے مسلمان ٭ کیون آپنی
نظرون سے گرایا مرے دل کو ٭

ازچشم بد دور (اصطلاح) صاحب
بحر عجم و بہار و آنند فرماید کہ چون چیزی بغایت
مطبوع و خوش آیندہ مرئی شود فارسیان
استعمال این بطریق دعا کنند مؤلف گوید کہ
معاصرین عجم استعمال این بدون کلمۂ (از)
کنند و اصل این (ازچشم بد دور باد) است
(اردو) چشم بد دور۔ بقول آصفیہ (فارسی)
ایک کلمہ ہے جو دفع چشم بد کے واسطے کسی
چیز کی تعریف سے پہلے زبان پر لاتے ہین
نظر بد دور رہو۔ نظر نہ لگے ۔

(الف) **ازچشم خریداری دیدن** (مصدر
اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و آنند و بہار
بتوجہ تمام دیدن (ملا رضی دانش ؎)
منزن بیدرد طعن خانہ پردازی زلیخا را ٭
بروی یوسف ازچشم خریداری نگاہی کن ٭
مؤلف گوید کہ سند پیش کردۂ بہار متقاضی
آنست کہ ما این مصدر را ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **ازچشم خریداری نگاہ کردن**
قائم کنیم (اردو) خریداری کی نظر سے دیکھنا

ازچشم غیر دور (اصطلاح) بقول صاحبان
بحر و چراغ و بہار و آنند مرادف (ازچشم بد
دور) (محسن تاثیر ؎) ازچشم غیر دور کہ امشب
بکام دل ٭ بادیدہ ز آستان تو رفتم غبار را ٭
(اردو) دیکھو ازچشم بد دور۔

از چشمِ کسی چیزی دیدن : مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بہار و صاحبان بحر و انند ظہور آن از پہلوی او دانستن (پیام ص۵) ترا میخواہم ای داغ جنون رویت سیہ گردد بہ من این آتش کہ در سر دارم از چشمِ تو می بینم : مؤلف گوید کہ مقصود محققین بالا جزین نیست کہ (بواسطۂ چشم کسی دیدن چیزیرا) یعنی از چشم خود دیدن چنانکہ۔ لیلی را بچشم مجنون باید دید نہ بچشم خود (اردو) کسی چیز کو کسی دوسرے کی آنکھوں سے دیکھنا۔ جیسے معشوق کا حسن عاشق کی آنکھوں سے دیکھنا۔ "لیلی کو مجنون کی آنکھوں سے دیکھنا"

از چشمۂ آفتاب جز تشنگی حاصل نشود (مثل) صاحبان امثال فارسی و خزینہ و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان اثر بدکسی باشد۔ اگرچہ ظاہر او نیک نماید چنانکہ چشمۂ آفتاب۔ فارسیان آفتاب را چشمۂ آفتاب گویند و چون نامش چشمہ شد باید کہ از و سیراب شویم و تشنگی را دفع نمائیم برخلاف آن ازین چشمہ کہ برای نام است بجز تشنگی سیرابی حاصل نشود (اردو) اردو مین بھی چشمۂ خورشید مستعمل جیسے (آتش ع) چشمۂ خورشید مین بھی سانپ لہرانے لگے بلاپیا کر سکتے ہین "چشمۂ خورشید سے پیاس نہین بجھتی" ۔

از چنگ جستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ پرواز کردن و بیرون شدن از دست باشد حیف است کہ سند محاورۂ بہار بدست نیامد (اردو) ہاتھ سے جاتا رہنا

(الف) از چوب تراشیدنِ چیزی (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (ب)

(ب) از چوب چیزی تراشیدن بمعنی بہم رسانیدن چیزی از جائیکہ حصول آن

ازچوب خشک تراشیدنِ چیزی	(ج) ازچوب خشک تراشیدنِ چیزی ممکن نباشد و (د) مراد نقش و ارسته (الف) و
ازچوب خشک چیزی تراشیدن	(د) ازچوب خشک چیزی تراشیدن (ج) را بہمین معنی آورده - خان آرزو در چراغ

ذکر (د) کرده و بہار رب (ب) قانع (زلالی در آذر و سمند گوید ؎) آنجا که غمانش در تلاشند ؛ عاشق از چوب می تراشند ؛ (قدسی ؎) از چوب خشک خوبان می تراشند آشنا قدسی ؛ مگر چون زلف شان از شانه ہر سو محرمی باشد ؛ مؤلف گوید که بخیال ما در عوض این ہمه مصادر (ازچوب یا ازچوب خشک تراشیدن آشنا و عاشق) مصدر اصطلاحی است که کنایه باشد از کار عجیب و غریب کردن یعنی انسانی را از چوب پیدا کردن و این نتیجه ایست که از اسناد بالا پیدا شده ملا لف - ب - ج - د) را تسلیم می کنیم که نتیجهٔ بی غوری است - (اردو) عجیب و غریب کام کرنا - لکڑی سے عاشق تراشنا -

ازچوب مراتب داشتن استعمال - صاحب رہنما ذکر مضارع این (ازچوب مراتب دارد) کرده و معنی لفظی این مصدر - زینهٔ چوبین داشتن است مخفی مباد که رتبه بالضم لغت عرب است و بقول صاحب منتخب بمعنی پایه و منزلت و بفتحتین زمین بلند بر آمده و سختی پس تصرف فارسیان می نماید که مراتب بمعنی زینه و نردبان استعمال کرده اند (اردو) لکڑی کی سیڑھی رکھنا -

ازچه استعمال (۱) بمعنی بچه وجه و بچه سبب و چرا مرکب از کلمهٔ (از) و (چه) و این بقاعدهٔ فارسی در سالفاظی داخل است که بواسطهٔ آن علت و سبب چیزی بیان کنند و (۲) بمعنی کدام چنانکه " این عطر از چه قسم است " سند این بر (ازچه دستم) می آید (انوری ؎) سر بخواه دانی ازچه خوشست ؛ زانکه با نیزه تو سرسبز است ؛ (اردو) (۱) کس لئے کس سبب سے

کیون ۔ (۲) کس نے۔ کون سے ۔

ازچہ دستم استعمال ۔ بقول انند وبہار مخفف ازچہ دستہ ام یعنی ازکدام فرقہ ام (طالب آملی ہ) نمید انم زمستی کزچہ دستم ؛ عبادت پیشہ یا عصیان پرستم ؛ مخفی مباد کہ دستہ بقول برہان بالفتح بمعنی جماعت مردم آمدہ (اردو) کس فرقہ سے ہون ۔ کس جماعت سے ہون ۔	**ازچہ رو** استعمال ۔ بقول بہار وانند بمعنی بکدام تقریب مؤلف گوید کہ بکدام سبب وبکدام وجہ وچرا (اسیر لاہجی ہ) یارب زچہ روروی تو در پردہ نہان است ؛ در پردہ نہان است دو پس پردہ عیان است ؛ (اردو) کس سبب سے کس وجہ سے ۔ کیون ۔

ازچیزی افتادن استعمال ۔ بقول بہار وانند بر رونق اولین نمامدن ۔ چون ازچشم افتادن وازنظر افتادن وازصفا افتادن وازنغمہ افتادن مؤلف گوید کہ این طرز بیان اصلا درست نباشد کہ تحقیق پسندان درغلط افتند اگر (ازچیزی افتادن) را بمعنی بیان کردہ بہار گیریم (ازبام افتادن چہ باشد ۔ بخیال ما (ازچیزی افتادن) بمعنی حقیقی خودش از بالای چیزی ریختن وزیر آمدن وسقط شدن چون ازبلندی افتادن وازبام افتادن وازدست افتادن باشد وبحالت ترکیب افتادن با الفاظ خاص معنی اصطلاحی پیدا شود چنانکہ (ازچشم افتادن) وامثال آن کہ بجایش ذکرش کنیم (اردو) کسی چیز پرسے گرنا ۔ جیسے بنگلہ پرسے گرنا ۔ یا کسی چیز سے گرنا جیسے ہاتھ سے گرنا ۔

ازچیزی بازخریدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار وانند کنایہ ازرہانیدن وخلاص	دادن (ملا وحشی ہ) بفروختہ خود درانہ ... ت بازخریدیم ؛ آن خط غلامی کہ بدادیم دریدیم ؛

صاحب بحر عجم این را در ردیف بای عربی (باز خریدن از چیزی) بہمین معنی قائم کردہ (اردو) چھڑانا رہا کرانا۔

از چیزی بدر ریختن (مصدر اصطلاحی)
صاحب اننداوبہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بیرون کردن وافگندن از چیزی است کہ بدر ریختن بمعنی بیرون کردن بیرون افگندن آمدہ چنانکہ بدر ریختن حسرت از دل۔ (ظہوری ـہ) زند جوش خون ناب دل در جگر ؛ ز دل حسرتی چند ریزم بدر ؛ (اردو) کسی چیز سے نکالکر پھینکدینا۔ نکالدینا۔ جیسے گھر سے کوڑا نکالکر پھینکدینا یا دل سے حسرت نکالدینا۔ دور کرنا۔

از چیزی بر آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بحر۔ (۱) جدا شدن و (۲) نشو نما یافتن از ان وبقول بہار (۳) ظہور گرفتن ہم و این کنایہ باشد (ظہوری ـہ) روز و شب و شام سحر ریختہ در ہم ؛ گر تفرقہ نیست ز اورا دبرآیم ؛ (صائب ع) مستی کہ بی خانہ ز دستار بر آید ؛ (بابا فغانی ـہ) نخل قدرت کہ از چمن جان بر آمدہ ؛ شاخ گلی بصورت انسان بر آمدہ ؛ (ولہ ـہ) از فرق تا قدم ہمہ جان است آن نہال ؛ گویا ز آب چشمۂ حیوان برآمدہ (اردو) (۱) جدا ہونا (۲) نشو نما پانا۔ (۳) ظاہر ہونا۔

از چیزی بر آوردن بقول بہار و بجمیع معانی متعدی (از چیزی بر آمدن) مؤلف گوید کہ مقصودش جز این نیست کہ (۱) جدا کردن و (۲) نشو نما دادن و (۳) ظاہر کردن و فرماید کہ این در اشخاص کہ معنی ظرفیت در آن منظور باشد نیز آمدہ (محسن تاثیر ـہ) با رحمت تو باد مخالف موافق است ؛ نومیدم از سفینہ کن از ناخدا بر آر ؛ از یک نگاہ لطف کہ بیگانہ دشمن است ؛ باز آر دوا کن و از آشنا بر آر ؛ (صائب ـہ) من آن شیرین پسر را از پدر صائب بر آوردم ؛ اگر طوطی ز بندی بیرون آورد شکر را ؛ مؤلف

عرض کند که بقول بهار این هر سه اشعار را با یکدیگر متعلق، یعنی اوّل گنیم و بخیال ما این مصدر اصطلاحی را با یکدیگر (از چیزی یا از کسی بر آوردن) قائم کنیم و نسبت معنی اوّل هم صراحت مزید درکار است یعنی بخیال ما ازین مصدر پنج معنی پیدا می شود (۱) جدا کردن سند این همان شعر صائب است که بالا مذکور شد و (۲) بمعنی باز داشتن از چیزی سند این همان شعر ثانی تکلوست که گذشت و (۳) بمعنی مستغنی کردن از کسی سند این در مصرع اوّل محسن تاثیر است که بالا گذشت و (۴) بمعنی نشو نما دادن و (۵) ظاهر کردن - برای هر دو معنی آخر الذکر سندی پیش نه شد و ما این را بدینوجه قائم داشته ایم که همین دو معنی برا (از چیزی بر آمدن) بحیثیت لازم گذشت و توانیم عرض کرد که معنی دوّم و سوّم هم بحیثیت لازم در (از چیزی بر آمدن) توان گرفت (اردو) (۱) جدا کرنا - (۲) باز رکهنا (۳) مستغنی کرنا (۴) نشو نما دینا (۵) ظاهر کرنا -

از چیزی برون آوردن (مصدر اصطلاحی) - اصول لغت متقاضی آنست که این هر پنج معنی مرادف (از چیزی بر آوردن) باشد ولیکن از مصرع دوّم کلام صائب که بر مصدر (از چیزی بر آوردن) ما گذشت - سند این مصدر صرف بمعنی اوّل حاصل می شود (اردو) دیکهو از چیزی بر آوردن

از چیزی بریدن (مصدر اصطلاحی) بقول بهار جدا کردن و باز داشتن چون طفل را از شیر بریدن - صاحب انند این را (از چیزی و از کسی بریدن) قائم کرده است و معنی با بهار متفق مؤلف را در هر دو تامّل بخیال ما (طفل را از شیر بریدن) و (طفل را از پستان بریدن) مصدری خاص است که بجای خودش می آید و صاحب بحر عجم و بهار هر دو ذکر این کرده اند و بر مصدر (بریدن) معانی مختلفه آن به تبدیل صله می آید پس (از چیزی بریدن) را به تعمیم مصدری قائم کردن قابل غور است (اردو) جدا کرنا - باز رکهنا

ازچیزی بیرون ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار دانند بمعنی ازچیزی بدر ریختن است ۔ مقصودش چیزی را ازچیزی بیرون کردن و ریختن باشد (بیدل ؂) آرزوئی درگره بستم دریکتا شدم ؛ حسرتی از دیده بیرون ریختم دریا شدم ؛ مؤلف گوید که بتسلیم مصدر بیان کردهٔ بہار عرض کنیم که از سند بیدل مصدر اصطلاحی (از دیده بیرون ریختن حسرت) پیدا می شود که بجایش می آید و آن مخصوص است و عیبی ندارد اگر آنرا در تعمیم این مصدر داخل کنیم (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے باہر پھینکدینا ۔ جیسے کوڑا کرکٹ گھر سے باہر پھینکدینا ۔

ازچیزی پاکشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار دانند بمعنی بیرون آمدن (مولانا بنائی ؂) دست ازحیات خود من بیمار شسته ام ؛ تا آن طبیب ازسر من پاکشیده است ؛ (ملا طغرا ؂) سبو درسر خود کلاهی ندیده ؛ تجمل گشته ازنگه پاکشید ؛ (محمد علی سلیم ؂) فغان من ز رکاب هلال پای کشید ؛ که از ستاره رهش درمیان کله شده است ؛ مؤلف عرض کند که (ازچیزی پاکشیدن) بمعنی کناره کردن ازان است و (ازسرکسی پاکشیدن) بمعنی برخاستن از پیش کسی و کناره کردن از او و (ازبزم پاکشیدن) بمعنی برخاستن از بزم و کناره کردن از بزم و (ازرکاب پاکشیدن) بمعنی کناره از رکاب کردن و سوار نشدن ۔ پس اگر مصادر خاص متعدده را ذیل تعمیم این مصدر داخل کنیم باید که معنی عامش کناره کردن گیریم نه بیرون آمدن (اردو) کسی چیز سے کنارہ کرنا ۔

ازچیزی پہلوتہی کردن (مصدر اصطلاحی)

بمعنی کناره کردن ازان باشد چنانکه صائب گوید (؂) گر بظاهر زاهد از دنیا کند پہلوتہی ؛ از فریب او مشو غافل که میدان می کشد ؛ (اردو) پہلوتہی کرنا ۔ بقول صاحب آصفیه کناره کرنا

پس فارسی مصدر کا ترجمہ کسی چیز سے کنارہ کرنا
کسی سے پہلو تہی کرنا۔

از چیزی جدا شدن (استعمال) بقول بہار
بمعنی از چیزی بر آمدن مؤلف گوید کہ علیحدہ
شدن از چیزی و کنارہ کردن از چیزی باشد
(اردو) کسی چیز سے جدا ہونا۔ کنارہ کرنا۔

از چیزی خریدن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار و آنند کنایہ از رہانیدن و خلاص دادن
مؤلف گوید کہ (خریدن) بدین معنی آمدہ کہ
کہ بجایش می آید و (خریدن از چیزی) بمعنی
(رہانیدن از چیزی) است و بہار درینجا (از
چیزی را مقدم آوردہ دیگر ہیچ (مخلص کاشی
ـه) گرفتہ روی مرا ورنہ کشتہ بود خمارم ٭ ہمیز وشش
باین وجہ خون خویش خریدم ٭ (صائب ـه)
از تند باد حادثہ شمع مرا بخر ٭ چون دست دست
تست بدست حمایتی ٭ مؤلف گوید کہ از
مثال اول (از کسی خریدن) پیدا است واز
مثال دوم (از چیزی خریدن) (اردو) کسی سے
یا کسی چیز سے چھڑانا۔ نجات دلانا۔

(الد۴) از چیزی دست بر داشتن (مصدر اصطلاحی)
ترک کردن آنچیز باشد (صائب ـه) دل عاشق
کی از زلف معنبر دست بردارد ٭ کجا مظلوم از
دامان محشر دست بر دارد ٭ (ولہ ـه) پردہ
پوشی چون شب تاریک کار صبح نیست ٭ دست
بردا راز سیہ کاری چو گرد مو سپید ٭ (اردو)
کسی چیز کو ترک کرنا۔ کسی چیز سے دست بردار ہونا

(الد۵) از چیزی دست شستن (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از مایوس شدن و نا امید شدن از آن
شد این از کلام مولانا ثنائی بر (از چیزی پاکشیدن)
گذشت) (اردو) کسی چیز سے ہاتھ دہونا۔
ہاتھ دھو بیٹھنا۔

(۱) از چیزی سر بروں آوردن | مصادر
(۲) از چیزی سر برون کردن | اصطلاحی
بہار و آنند ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف گوید کہ

کامیاب شدن و فهمیدن (محمد قلی سلیم ۵۱) هر کسی
بیرون نمی آرد سری از زلف او ٭ شانه داند معنی
این مصرع پیچیده را ٭ (ابوالحسن فراهانی ۵۲)
هیچکس آسان طرهٔ پیچیده سر بیرون نکرد ٭ با وجود
آنکه مضمون پیش پا افتاده بود (اردو) پار اترنا -
بقول آصفیہ کامیاب ہونا - مؤلف کہتا ہے
کہ ہم نے سر بر ہونا بھی سنا ہے - اگرچہ صاحب
آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے -

از چیزی فراموش کردن (استعمال) بقول
بهار و انند معنی چیزی را فراموش کردن مؤلف
گوید که بر کلمهٔ (از) صراحت این کرده ایم که گاهی
(از) بمعنی (را) می آید و (از کسی فراموش کردن)
هم مصدری است (باقر کاشی ۵) تو خود کی
می کنی از من فراموش ٭ کجا جان می کند از تن
فراموش ٭ (اردو) کسی چیز کو بھول جانا -
کسی شخص کو بھول جانا -

از چیزی فرو کشیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول انند بحوالهٔ بهار (۱) فرود آوردن - بهار
در این ردیف - از این مصدر ساکت است و
در ردیف فا (فرو کشیدن) را ذکر کرده بمعروف
قانع مؤلف گوید که (فرو کشیدن از چیزی) (۲)
چیزی را بواسطهٔ چیزی کشیدن و حاصل کردن یا
(۳) چیزی را از داخل چیزی کشیدن و حاصل کردن
معنی بیان کردهٔ صاحب انند را سندی باید (اردو)
(۱) اتارنا (۲) کسی چیز کی کھینچنا (۳) کسی چیز میں سے کھینچنا

(۱) از چیزی گذاردن استعمال -
(۲) از چیزی گذاشتن بقول بهار
(۳) از چیزی گذراندن چیزی را از این
طرف بآن طرف گذراندن (حکیم قطران ۵۱)
در بدولت روزگار از چرخ گذرا رو سرم ٭ خادم
این درگهم جاوید و خاک این درم ٭ (خواجه نظامی
۵۲) نه دنیا نه دولت نه دارا گذاشت ٭ نشان
از سر سنگ خارا گذاشت ٭ (فردوسی ۲ع)
که از کوه بگذاشتی تیغ و تیر ٭ مؤلف گوید که

تخفیص این هر سه مصدر چرا (گدرانیدن) هم درین داخل است وسند اول متعلق است از (سر از چرخ گذاشتن) که می آید اگرچه من وجه در تعمیم این مصادر هم داخل است ولیکن بلحاظ معنی بیان کردهٔ بهار اولی است که این سند را ازین مقام معذور داریم مخفی مباد که این هر سه مصادر بخیال ما (۱) بمعنی گذاشتن چیزی از داخل چیزی و (۲) بلند کردن چیزی از چیزی که سند اول متعلق بهمین باشد و (۳) عبور گردانیدن از چیزی هم به استعمال مصدر اول مثلاً "اوراز آب گذاردم" (اردو) (۱) کسی چیز سے پار کرنا۔ جیسے "تیر کلیجہ سے پار کرنا۔ (۲) کسی چیز سے بلند کرنا جیسے "نیزہ سر سے بلند کرنا۔ (۳) پار اتارنا۔ جیسے "دریا سے پار اتارنا

از چیزی گل چیدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بهار (۱) کنایه از فیض برداشتن و (۲) تماشا کردن (صائب ۵۱) نه مجنونم که فیض خود دریغ از شهریان دارم ٭ که از دیوانه من کوچه و بازار گل چینند ٭ (وله ۵۲) بسیر باغ و بستان احتیاجی نیست عاشق را ٭ که هم از کار خود فرهاد شیرین کار گل چینند ٭ (اردو) (۱) فیض حاصل کرنا (۲) دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا۔

از چیزی یاد کردن | استعمال۔ بقول بهار وانند چیزی را یاد کردن مؤلف گوید که بمعنی حقیقی خود است و کلمهٔ (از) بمعنی (را) آمده (خواجه شیراز ۵) نگویم از من بیدل بسهو کردی یاد ٭ که در حساب خرد نیست سهو قلمست مخفی مباد که سند بهار برای (از کسی یاد کردن) است و این پیش او چیزی نیست (اردو) کسی چیز کو یاد کرنا۔

از حاصل افتادن کشت | (مصدر اصطلاحی) خشک شدن و خوشه نیاوردن آن باشد چنانکه ظهوری گوید (۵) هنوز می کنم انبار گیهان حسرت ٭ اگرچه کشت تمنا ز حاصل (جاری)

افتاد است ؀ (اردو) کھیتی کا خشک ہو جانا۔ خوشہ نہ لانا۔

ازحد بردنِ چیزی (مصدر اصطلاحی) بقول بحر عجم افراط کردن در آن۔ بہار و صاحب انند (ازحد بردن) را قائم کردہ گویند کہ زیادہ از انچہ نباید بکار بردن است (باقر کاشی ؎) ہرچیز باشد جانمن بسیار۔ قدرش کم شود ؀ بسیار ناز از حد مبر در ہم شکستی ناز خود ؀ (ظہوری ؎) جور و جفا ازحد مبر ای بیوفا بترس ؀ ای بیوفا بترس بترس از خدا بترس ؀ (اردو) حد سے گزر جانا کسی چیز کا۔ اور اسی کا متعدی حد سے زیادہ کرنا۔ محاورۂ اردو میں اس موقع پر دو نون کا استعمال ہے۔ جیسے "آپکا ظلم حد سے زیادہ گذر گیا۔ آپ نے حد سے زیادہ ظلم کیا"

ازحدِ خود بیرون آمدن (مصدر اصطلاحی) صاحب انند ذکر این کردہ فرماید کہ معروف مؤلف گوید کہ بمعنی یا ازحد بیرون بردن است۔ سندی پیش نشد۔ معاصرین عجم تصدیق استعمالش کنند (اردو) حد سے تجاوز کرنا۔

(الحد ۷۱) (۱) **ازحد رفتن** (مصادر اصطلاحی) (۲) **ازحد گذشتن** مرادف ازحد خود بیرون آمدن باشد (ظہوری ؎) گرنہ اصراف تو می رفت ظہوری ازحد ؀ صرف اسال شدی طاقت پارینۂ ما ؀ (ولہ ؎) ازحد بگذشت خندیدن خدا را چشم گریانی ؀ لبم ضائع شد از آلودگی تلقین افغانی ؀ (اردو) حد سے گزر جانا (الحد ۷۰)

(الحد ۹۱) **ازحرف۔ زبان خالی کردن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بسیار گفتن (ظہوری ؎) زبان خالی کنم از حرف چشم افتد چو بر قاصد ؀ نمی گویم لبش چون این ہمہ پیغام پرداز ؀ (اردو) بہت کچھ کہہ ڈالنا۔

ازحلق کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار روانند نوعی از تعزیر۔ مؤلف گوید کہ تحقیق زبان از حلق کشیدن است کہ در زمانۂ شاہان سلف زبان دراز را سزا بود کہ زبانش از حلق کشیدند وبعض جہّال در خودکشی ہم ازین کار گیرند (راضی سـ۵) دردول ہر کرمی کند اظہار یہ بادیش چون فغان از حلق کشید ؛ یعنی زبانش باید از حلق کشید (اردو) زبان کھینچا۔ بقول آصفیہ گدی کے پیچھے سے زبان نکالنا۔ زبان کاٹنے کی سزا دینا جیسے بر جمی کے زمانے مین خلاف بادشاہ کہنے پر دیجاتی تھی۔

ازحلوا شیرین ترجنگ درخانۂ دیگران (مثل) صاحبان امثال فارسی وخزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحلّ استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون از خانہ کسی آواز خانہ جنگی برآید سامعین حظّی ولطفی می برند وخندہ با می زنند ہمین رسم وعادت را بصورت مثلی گفتہ اند (اردو) دکن مین کہتے ہین ”ہمسایہ کی لڑائی خاصی دل بہلائی“

ازحول وحوش استعمال۔ صاحبان روزنامہ ورہنا بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ اند بمعنی اطراف واکناف وقرب وجوار مؤلف گوید کہ حوش بالفتح لغت عربست۔ بقول صاحب منتخب بمعنی گرداگرد صید در آمدن وحول بقولش بالفتح بمعنی گرداگرد چیزے (اردو) اطراف واکناف۔ قرب وجوار۔ دونون مرکّب الفاظ اردو مین مستعمل ہین۔ صاحب آصفیہ نے (قرب وجوار) پر فرمایا ہے (عربی) بمعنی گردونواح۔ آس پاس امیر نے (آس پاس) پر لکھا ہے (ہندی) اردگرد۔ گرد وپیش۔

ازخ بقول برہان وہفت وجامع بروزن ملخ۔ دانہائے سخت باشد کہ از بدن آدمی

برآید و در دهکند وآنرا لعربی ثولول خوانند۔ صاحب انند گوید که این لغت فارسی زبان است صاحب برہان بر (زخ) بدون الف ہم ہمین معنی نوشتہ ہمدرآنجا فرماید که بمد (آزخ) هم گویند مؤلف عرض کند که در ممدوده ذکرش کرده ایم وبخیال ما اصل این (زخ) است فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی دراوّل این آورده (ازخ) کردند وممدوده نتیجهٔ لب ولہجهٔ مقامی است صراحت ماخذ بر (زخ) بیاید (اردو) مسا ومتا (مذکر) دیکھو (آزخ)

ازخاشاک پل جیحون می سازد (مثل) صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکراین کرده از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلّف گوید که فارسیان چون کسی را مشغول کار فضول وبی نتیجه وناپائدار بینند این مثل راز نند (اردو) دکن مین کہتے ہین " یہ تو تنکون کا پل ہے۔ یعنی محض ناپائدار اور بی نتیجہ اور فضول ہے۔ اسی طرح وہ نمک کا گھر بنایا ہے۔

ازخاطر بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر (۱) فراموش کردن بہار بند کر معنی اوّل (۲) بمعنی فراموش شدن ہم نوشتہ (شیخ شیراز ۵) دلی در دست بی پروانگاری غافلی دارم ٭ که در آتش زخاطر می بردستی کیابش را ٭ وصاحب انند (ازخاطر بردن و رفتن) را بیک جا ذکر کرده ہر دو معنی نویسد۔ جا دارد که لفّ ونشر مرتّب گیریم۔ اما در تسامح بہار شکّی نیست که ناحق معنی دوّم را بذیل (ازخاطر بردن) نوشت (اردو) فراموش کرنا۔ بقول آصفیہ بھولنا۔ چت سے اتارنا۔

ازخاطر رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند فراموش شدن۔ سندی پیش نشد ولیکن معاصرین عجم برزبان دارند وما از ظہوری سندی ہم بدست آورده ایم (۵) بسہو

ازخاطرش گرفته ام بر حال خود گریم ؛ فراموشی
اگر عمد است گو ہرگز مکن یادم ؛ (اردو)

خیال سے اتر جانا - بقول آصفیہ - یادسی
اتر جانا -

(۱۲۱۰) **ازخاک برآمدنِ تخم** | استعمال - معنی روئیدن باشد (صائب ؎) چو تخم سوخته از خاک بر نمی آید ؛ سری کہ من زخیال تو زیر پر دارم ؛ (اردو) اُگنا -

ازخاک برداشتن کسی را | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف (ازجا برداشتن کسی را) - بہار گوید کہ کنایہ از نواختن و بجائی رسانیدن (صائب ؎) دامن دشت جنون عالم نومیدی نیست ؛ خواہد از خاک مرا آبلہ پا برداشت ؛ (ولہ ؎) سرو نازی کہ کند سرکشی از سایۂ خود ؛ چہ خیال است کہ ازخاک مرا بردارد ؛ (حاجی فریدون ساتی تخلص ؎) برندارد سرو من افتادۂ مغرور را از خاک ؛ بابہا کی سایۂ بال ہما گردد بلند ؛ خان آرزو در سراج ہمزبان بہار (اردو) دیکھو (ازجا برداشتن کسی را)

ازخاک برداشته | (اصطلاح) بقول بحر تلخیصی کہ دستگیری او کردہ باشد - بہار گوید کہ معنی بر قیاس ازخاک برداشتن کسی را - خان آرزو در چراغ ہمزبان بحر مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر (ازخاک برداشتن کسی را) است کہ گذشت معنی این ترقی دادہ شدہ و مرتبہ افزون کردہ شدہ و نواختہ شدہ و بلحاظ معنی حقیقی مصدر رند گو کسی کہ او را ازخاک برداشتہ اند پس بقول بحر معنی (دستگیری کردہ شدہ) من وجہٍ درست است (اردو) دیکھو (ازخاک برداشتن کسی را) یہ اوسی کا اسم مفعول ہے - مدد کیا ہوا - ترقی دیا ہوا - نوازا ہوا -

ازخاک برگرفتن کسی را | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و اند مرادف (ازخاک برداشتن کسی را)

که گذشت ـ خان آرزو در سراج ذکر (ازخاک برگرفتن) بمعنی نواختن کرده (یوسفی جربادقانی ؎) بنیر من که همین پایمال روز بدم ؛ کسی نماند که بخشش ز خاک برنگرفت (استاد علی قلی ماهر ؎) چون فتیله سوخت داغ او ز سرتا پا مرا ؛ برگرفت از خاک ره آن آتشین سیما مرا ؛ (ظهوری ؎) زخاکساری افتاده کی به بخت بلند ؛ بپایه که فلک را زخاک برگیرند ؛ (اردو) دیکھو (ازجا بر داشتن)

ازخاک برگرفته (اصطلاح) بقول بحر و بهار و (وارسته و چراغ) مرادف (ازخاک برداشته) مؤلف گوید که این اسم مفعول مصدر (از خاک برگرفتن) است که گذشت (میرزا رضی دانش ؎) گر سرمه لاف نیست مژگان زند بجاست ؛ ازخاک برگرفته چشم سیاه اوست ؛ اگر با معان نظر برین سند غور کنیم توانیم عرض کرد که صاحب بحر و خان آرزو هم در معنی این تصرف غیر ضروری کرده اند زیرا که (دستگیری کسی کردن) کمتر از (نواختن و ترقی دادن و مرتبه افزودن) است پس بقول ما چنانکه بر (ازخاک برداشته) ذکرش کرده ایم معنی (ازخاک برگرفته) هم نواخته شده و مرتبه افزون کرده شده و ترقی داده شده باشد نه شخصی که دستگیری او کرده باشند فتامل ـ (اردو) دیکھو (ازخاک برداشته)

(الف ۱۱۱) **ازخاک بستر کردن** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از (برخاک خفتن) چنانکه صائب گوید (؎) خوابگاه مرگ را هموار بر خود ساختن ؛ در زمان زندگی ازخاک بستر کردن است ؛ مخفی مباد که در مصرع ثانی کلمهٔ (از) بمعنی (را) است چنانکه در معانی (از) ذکر این گذشت (اردو) خاک پر سونا ـ خاک کا بستر بنانا ـ

(الف ۱۱۲) **ازخاک خاستن انسان** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از پیدا شدن انسان در مقامی چنانکه گویند (ازخاک خراسان اهل علم می خیزند) یعنی در ملک خراسان اهل علم پیدا می شوند صاحب

ہم بہمین معنی آوردہ (ے) دلیر بصف افتادگان عشق متاز ۔ کہ جای گرد ازین خاک مرو منیخیزد ۔ (اردو) خاک سے پیدا ہونا ۔ جیسے خاک ہند سے اکثر اہل علم پیدا ہوے ہین ۔

از خاک ستاندن و بہ آب دادن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند کنایہ از ہلاک کردن ونابود ساختن (نظامی ے) چو دریا بہ تلخی جوابش دہم ۔ زخاکش ستانم بآبش دہم ۔ (اردو) خاک مین ملانا ۔ بقول آصفیہ برباد کرنا ۔ زمین کا پیوند کرنا ۔ ناپید کرنا ۔ مٹنا ۔

از خانۂ سوختہ ہر چہ بر آید سود است (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ از نادہندہ و بدمعاملہ چیزی قلیل بدست آید (اردو) بقول صاحب محاورات ہند جلتی جھونپڑی سے جو نکلے سوواہ ۔ دکن مین کہتے ہین "جلتے گھر کا بانس بھلا" صاحب محبوب الامثال فرماتے ہین "آگ لگتی جھونپڑی جو نکسے سولا بھ" ان کہاوتون کا یہ مقصد ہے کہ جلتے ہوے گھر سے جو کچھ ملجاے وہ غنیمت ہے ۔

از خدا بیابی (اصطلاح) بقول بہار و انند در امثال این کلام مفعول فعل (بیابی) یعنی جزا محذوف می باشد (ملا جویا ے) می ریختی و سبو شکستی ۔ اے محتسب از خدا بیابی ۔ مؤلف گوید کہ این محاورۂ عجم است کہ چون کسی برکسی جور و جفا کند ومظلوم دست ملافی ندارد میگوید کہ (از خدا بیابی) یعنی عوض و سزای این از خدا بیابی (اردو) خدا سمجھے ۔ بقول صاحب آصفیہ دعای بد یعنی خدا اس کی سزا دے ۔ خدا اس کا بدلا لے (ذوق ے) ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے ۔ اور اسپر بھی نہ سمجھے وہ تو اس بت سے خدا سمجھے ۔

از خدا شرم دار و شرم مدار (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بطور پند و نصیحت زنند مقصود آنست که بنده را باید که از خدای خود شرم دارد نه از دیگر کسی (اردو) رکن مین کہتے ہین ؎ بس خدا سے ڈرئے یعنی کسی اور سے نہ ڈرو تو ہرج نہین - خدا سے ڈرنا کافی ہے ؎ خدا سے شرم کرئے بہی انہین معنون مین کہتے ہین -

ازخر افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان برہان و بحر و سراج و ناصری و جامع و ہفت و بہار کنایه از مردن و از عالم رفتن (نظامی ؎) به ہندوستان پیری ازخر فتاد ؛ پدر مرده را بچین گاو زاد ؛ صاحبان آنس و رشیدی همین معنی ذیل (از خر فتادن) نوشته اند که (فتادن مخفف او فتادن) است - صاحب مؤید صراحت کند که این زبان ماورالنهر است صاحبان انند و شمس بمعنی بیوقر شدن هم نوشته اند جا دارد که بطور کنایه گیریم ولیکن کسی از محققین فرس ذکر این معنی نکرد و سندی هم پیش نشد مؤلف گوید که (۱) بمعنی حقیقی است یعنی سقط شدن از پشت خر و (۲) کنایه از مردن - گویند که کسی که از پشت خر بیفتد جان بسلامت نبرد بر خلاف (از اسپ فتادن) که خر از پشت خود افتاده را لگد هم زند و اکثر هلاک شود بر خلاف اسپ که از پشت افتاده را گزندی دیگر نرساند (اردو) (۱) گدہے پر سے گرنا (۲) مرنا ؎

ازخر افگندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم فریب دادن و عاجز کردن - بہار و انند ذکر (از خر فگندن) ہمین معنی کرده (مولوی معنوی ؎) دمدمه ایشان مرا از خر فگند ؛ چند بفریبد مرا این دهر چند ؛ (اردو) فریب دینا - عاجز کرنا -

ازخرد ان خطا و ازبزرگان عطا (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکراین کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان چون بزرگی را بہ بی ادبی کسی در خشم بینند بطور سفارش این مثل را زنند (اردو) امیر نے اسی فارسی مثل کو لکھا ہے اور مقولہ سے نامزد کیا ہے۔ یعنی چھوٹون کی خطا بزرگ معاف ہی کر دیتے ہین۔ حاصل یہ ہے کہ یہی فارسی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے۔

ازخرس موئی بس است (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکراین کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ این مرادف و مماثل (از خانۂ سوختہ ہرچہ برآید سود است) (اردو) دیکھو (از خانۂ سوختہ ہرچہ برآید سود است)

ازخرفگندن (مصدر اصطلاحی) بہار وانند ذکراین کردہ۔ ہمان است کہ بر (ازخر افگندن) گذشت (اردو) دیکھو ازخر افگندن۔

ازخط بیرون شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و انند اطاعت نکردن (میر معزی سہ) ازخانشان گروہی کز خط شد ند بیرون ؛ خنگ آوران یغما جان شان زدوند یغما ؛ (اردو) اطاعت نہ کرنا۔ حکم توڑنا۔ بقول آصفیہ نافرمانی کرنا۔ کہا نہ ماننا۔

(الہام) **ازخطر امین شدن** استعمال۔ بیخوف شدن و خطرۂ باقی نماندن (ظہوری سہ) امین شدہ ازخطر ظہوری ؛ آری شدہ زینہاری ما ؛ (اردو) خطرہ سے نجات پانا۔

(الہام) **ازخطر برون آوردن** استعمال۔ بیرون آوردن ازخطر و اندیشہ (ظہوری سہ) غشتم کجا خود درون بردہ آوردہ برونم ازخطر ہا ؛ (اردو) خطرے سے نجات دلانا۔ خطرے سے بچانا۔

ازخندہ بہ قفا افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و بہار و انند خندۂ شدید کردن از شیخ شیراز در ترغیب اختلاط بزنان گوید سہ) در دوم چو غنچہ دہی از وفا بدکہ از خندہ افتد چو گل در قفا؛ مؤلف گوید کہ از خندۂ بسیار ضاحک از بیتابی در قفا می افتد از ینجاست کہ این معنی بطور کنایہ قائم شد (اردو) ہنستے ہنستے لوٹ جانا۔ بہت ہنسنا (وزیر ع) فغان وہ سن کے مری ہنستے ہنستے لوٹ گئے؛

ازخواب برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند بمعنی بیدار شدن (خواجہ شیراز سہ) نفس برآمد و کام از تو بر نمی آید؛ فغان کہ بخت من از خواب بر نمی آید؛ مؤلف گوید کہ ازین سند مصدر اصطلاحی - - - - - - - - - - - -

(۱۲/۱) **ازخواب برآمدن بخت** بمعنی بیدار شدن بخت و طالع مندی پیدا می شود (اردو) (۱) بیدار ہونا۔ نصیبا جاگنا۔ نصیب جاگنا۔ بقول صاحب آصفیہ قسمت کھلنا۔ اقبال یاور ہونا۔ (آتش سہ) ایک شب بلبل بیتاب کے جاگے نہ نصیب؛ پہلوِ گل مین کبھی خار نے سونے نہ دیا؛

(۱۲/۲) **ازخواب بردن کسی را** (مصدر اصطلاحی) بمعنی خواب از کسی بردن و اورا موقع و مہلت خواب ندادن (ظہوری سہ) غیر را نتوان زخوابش برد؛ راہ افسانہ خواہی ہم ہست؛ (اردو) سونے نہ دینا۔

ازخواب درآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند مرادف از خواب برآمدن کہ گذشت (خواجہ نظامی سہ) رطب چین در آمد ز دوشینہ خواب؛ دماغی پر آتش رہانی پر آب؛ صاحبان ہفت و مؤید و شمس ہم ذکر ماضی بمطلق

این کردہ اند۔ (اردو) دیکھو ازخواب برآمدن
کے پہلے معنی۔

(۲۱۰۱) **ازخوان سیرانہ برخاستن** (مصدر اصطلاحی) سیر خوردن (ظہوری سہ) زخوان وصل دل سیرانہ برخاست ہ پشیمانیم در سر نچہ خائیست ہ (اردو) پیٹ بھر کر کھانا۔ سیر ہوکر کھانا۔

ازخودِ او سوال کردم (مقولہ) بکسر دال مہلۂ اوّل۔ یعنی از حال او سوال کردم صاحب روزنامہ بحالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ "سوال کردم برادچہ گذشت" مؤلّف گوید (از خودکسی سوال کردن) بمعنی از حال او از وسوال کردن مصدر نیست (اردو) اس سے اسکا احوال دریافت کرنا۔

(۲۱۰۲) **ازخود بدر رفتن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی ازخود بیرون شدن و ازخودی بیرون شدن و بحال خود نماندن است و این کنایہ باشد (ظہوری سہ) می نشینم چشم بر در میروم ازخود بدر ہ بر امید وعدہ مشق انتظاری می کنم (اردو) بیخود ہونا۔

ازخود برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار ازقید خودی برآمدن مؤلّف گوید کہ مرادف (ازخود بدر رفتن) کہ گذشت و این کنایہ باشد (صائب سہ) صائب زخود برآی کہ شرط طریق عشق ہ گام نخست ازخودی خود گذشتن است ہ (اردو) بے خود ہونا۔

(۲۱۰۳) **ازخود بدر کردن** (مصدر اصطلاحی) متعدی (ازخود بدر رفتن) کہ گذشت یعنی از خود بیرون کردن و این کنایہ باشد (ظہوری سہ) با منش وعدۂ در آمد نیست ہ آن ظہوری زخود مکن بدرم ہ (اردو) بیخود کرنا۔

ازخود برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار متعدی (ازخود برآمدن) کہ گذشت مؤلّف گوید کہ مرادف (ازخود بدر کردن) و این کنایہ باشد (صائب سہ) آہی میتوان ازخود برآوردن جہانی را بیک رہبر بمنزل میرسانند

کاروانی راچہ (اردو) دیکھو ازخود بدر کردن۔

ازخود بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم بمعنی بیخود کردن و این کنایہ باشد (اردو) بیخود کرنا۔

ازخود برون آمدن (مصدر اصطلاحی) مرادف ازخود بدر رفتن و ازخود برآمدن تواین کنایہ باشد (بیدل ؎) نبال ازور دغفلت آن قدرکزخود برون آئی ؛ بقدر قلقل است از خویش واسن چیدن مینا ؛ (اردو) دیکھو ازخود بدر رفتن۔ (۱۲۲۱)

ازخود برون رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ازخود برآمدن کہ گذشت۔ سندی کہ پیش کردہ است (ازخود بیرون رفتن) راست کہ می آید و شک نیست کہ این در روزمرہ معاصرین عجم مستعمل است و کنایہ باشد (اردو) دیکھو ازخود برآمدن۔

ازخود بریدن (مصدر اصطلاحی) صاحب بہار عجم و صاحب انند کہ بذیل (ازخود رفتن) ذکر کردہ فرماید کہ بمعنی ازخودی برآمدن است (لاادری ؎) ہر سر موی ترا با زندگی پیوندہاست ؛ باچنین دل بستگی ازخود بریدن مشکل است ؛ (ظہوری ؎) بہ نورت کہ ازحلہ بگسیختم ؛ بریدم زخود برتو آمیختم ؛ (اردو) دیکھو ازخود بدر رفتن۔

(۱۲۲۲) **ازخود بیرون آمدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف ازخود بدر رفتن و برآمدن باشد کہ گذشت و این کنایہ باشد (صائب ؎) تا ازخود بیرون نیائی خویش را نتوان شناخت ؛ عیب تیر کج در آغوش کمان معلوم نیست ؛ (ولہ ؎) در صف مردان کہ بیرون رفتن ازخود طاعت است ؛ بادبان کشتی می کمتر از سجادہ نیست ؛ (اردو) دیکھو ازخود بدر رفتن۔

ازخود بیرون رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحرعجم بمعنی بیخود شدن مؤلف گوید کہ کنایہ باشد استعمال این در کلام ظہوری یافتہ ایم

(ھ) زخود بیرون نہ رفتم در نیامد ؛ نشد رامم
رمی دریوزہ دارم ؛ (اردو) دیکھو ازخود رفتن ۔

(۱۲۲۳) **ازخود تہی شدن** (مصدر اصطلاحی) معنی
بیخود شدن و این کنایہ باشد (ظہوری ھ)
برگذار صبا آگہان چہ بیہوشند ؛ زخود تہی شدہ
پر آرزوی آغوشند ؛ (ولہ ھ) گران ترا ز خواب
ای ناقہ پا آہستہ تر داری ؛ کہ شد محمل نشین ازخود
تہی بہر سبکباری (اردو) بے خود ہونا ۔

(۱۲۲۴) **ازخود تہی گشتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
(ازخود تہی شدن) کہ گذشت و این کنایہ باشد
(ظہوری ھ) تا مشتاقان شود پر کعبہ گشت از
خود تہی ؛ صد بیابان تشنگی بردار زمزم عاشقت ؛
(اردو) دیکھو ازخود تہی شدن ۔

ازخود حساب داشتن (مصدر اصطلاحی)
بقول خان آرزو در چراغ و صاحب بحر عجم در نظر
داشتن خود کہ کنایہ از انانیت و بخود مغرور بودن
است مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (سلیم ھ)
خاکساری پیش مغروران ندارد اعتبار ؛
گر حسابی داری ازخود در حساب ما مباش ؛
(اردو) خود بینی کرنا ۔ خود پسندی کرنا صاحب
آصفیہ نے (خود بینی) اور (خود پسندی) پر مغروری
اور تکبر لکھا ہے ۔

(۱) **ازخود رفتن** (مصدر اصطلاحی)
بقول بحر و بہار بمعنی بیخود شدن مؤلف
گوید کہ این کنایہ باشد و ازہمین مصدر است ۔

(۲) **ازخود رفتہ** کہ اسم مفعول است
و بہار ذکر این کرد یعنی ازخود رم کردہ کہ مقصودش
از بیخود ۔ باشد (صائب ھ) بوی گل و باد
سحری بر سر راہند ؛ گر میروی ازخود بہ ازین
قافلہ نیست ؛ (ولہ ھ) عاشق سرگشتہ را
از گردش دوران چہ باک ؛ موج ازخود رفتہ را
از بحر بی پایان چہ باک ؛ (اردو) (۱) بیخود
ہونا ۔ (۲) بیخود ۔

(۱۲۲۵) **ازخود رم کردن** (مصدر اصطلاحی) مرادف

(از خود رفتن) کہ گذشت و این کنایہ باشد (ظہوری
سه) دام بنهادم نبردی دام من انصاف نیست
کردم از خود رم گسستی رام من انصاف نیست ؛
(صائب سه) کسی کز عقل وحشی شد چو مجنون بد
نمی بیند ؛ ز خود رم کردہ آزادی ز دام و دد نمی بیند
(اردو) بیخود ہونا۔

از خود رمیدہ (اصطلاح) بقول صاحب
انند بحوالۂ مظہر العجائب بمعنی عاشق۔ سندی پیش
نشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و اینا
کنایہ باشد (اردو) عاشق۔ مذکر۔

از خود شدن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار و انند یعنی از خود برآمدن۔ مقصودش
از بیخود شدن است و این کنایہ باشد (مولوی
معنوی سه) ز خود شدم ز جمال پر از صفا ایدل
بگفتمش کہ زہی خوبی خدا ایدل ؛ (اردو)
بیخود ہونا۔

از خود غائب شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
غافل و بیخود و بیخبر شدن سوا دیگر کسی از محققین
عجم ذکر این نکرد و سندی پیش نشد۔ کنایہ باشد
(اردو) بیخود ہونا۔

(الرلو) **از خود فارغ گشتن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بیخود شدن و از بند ہستی آزاد شدن و
این کنایہ باشد (ظہوری سه) بجز زدوستی
از خود چو سوسن گشتہ ام فارغ ؛ برای تیغ خصمی
رنگ می سازد نیام اینجا ؛ (اردو) بیخود ہونا

(الرلو) (۱) **از خود گذشتن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بیخود شدن و این کنایہ باشد (عرفی
سه) بجز غم حملہ کنار است کہ از خود گذری
ز ورق اہل فنا منت ساحل نبرد ؛ بہا ز وکر

(۲) **از خود گذشتہ** بمعنی از خود رفتہ
کردہ و این اسم مفعول۔ مصدر اول الذکر
است (سه) از خود گذشتگان را آئینہ بیغبار
است ؛ پیوستہ صاف باشد بحری کہ بی کنارا است

(اردو) (۱) بیخود ہونا - (۲) بیخود -

ازخود گسستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بذیل (ازخود رفتن) بمعنی از قید خودی برآمدن کہ مقصودش بیخود شدن است و این کنایہ باشد - سندی پیش نشد (اردو) بیخود ہونا -

ازخودی خود گذشتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیخود شدن باشد - سند این از کلام صائب بر (ازخود برآمدن) گذشت و این کنایہ باشد - (اردو) بیخود ہونا -

ازخون شستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند بمعنی (۱) پاک کردن از خون مؤلف گوید کہ (۲) چیزی را از خون شستن ہم چنانکہ "روی را از خون شستم" (اردو) (۱) خون سے پاک کرنا (۲) کسی چیز کو بسوض پانی سے دھونے کے خون سے دھونا -

ازخون گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند بحل کردن خون - این کنایہ باشد (میرزا طالب خلف حاجی مرزا خان بیگ سہ) ای خلق تو بر خلق عیان از دمیں ٭ موقوف شفاعت تو جرم کونین ٭ آنجا کہ شفاعت تو باشد ترسم ٭ از خلق حسن بگذری از خون حسین (اردو) قصاص سے درگزر کرنا خون بخشدینا -

ازخویش برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی ازخود برآمدن کہ مقصودش بیخود شدن باشد و این کنایہ است - سند پیش کردہ اش متعلق از (ازخویش برون آمدن) است و بجای خودش مذکور شود - صاحب انند ہم بذیل ازخود رفتن ذکر این کردہ (اردو) بیخود ہونا

ازخویش برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار متعدی (ازخویش برآمدن) مقصودش از بیخود کردن و این کنایہ باشد (صائب سہ) ازخویش برآورد تمنای تو مارا ٭ سر داد بفرد و سما

تماشای تومارا ؛ (اردو) بیخود کرنا۔

(۱۲۱۹) **ازخویش بردن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیخود کردن و این کنایہ باشد (صائب ؎) عجب کہ برق فنا گرد من تواند یافت ؛ چنین کہ جلوۂ او می برد مرا ازخویش (اردو) بیخود کرنا۔

(۱۲۲۰) **ازخویش برون آمدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیخود شدن است و این کنایہ باشد (ابو الحسن انجوی ؎) اگر ازخویش برون آمدۂ چون مردان ؛ باش آسودہ کہ دیگر سفری نیست ترا ؛ (صائب ؎) نیست چندان رہ بملک بیخودی از عارفان ؛ تا برون ازخویش می آیند در میخانہ اند ؛ (اردو) بیخود ہونا۔

(۱۲۲۱) **ازخویش دامن چیدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیخود شدن (بیدل ؎) بنال از درد غفلت آن قدر کز خود برون آئی ؛ بقدر قلقل ست ازخویش دامن چیدن مینا ؛ (اردو) بیخود ہونا۔

ازخویش رفتن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کنایہ باشد از بیخود شدن (صائب ؎) رود چگونہ باین ضعف کار من از پیش ؛ کہ من بپای نسیم سحر روم ازخویش ؛ (میرزا ابو الحسن انجوی ؎) بہ محفلی کہ تو ئی بسکہ رفتہ ام ازخویش ؛ گمان برند حریفان کہ جای ما خالی است ؛ (اردو) بے خود ہونا۔

(۱۲۲۴) **ازخویش سر برداشتن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیخود شدن (صائب ؎) خود نمائی کار ما را در گرہ انداختست ؛ قطرہ چون برداشت سر ازخویش دریا می شود (اردو) بے خود ہونا۔

ازخویش گسستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر ترک خودی کردن مؤلف گوید کہ کنایہ باشد از بیخود شدن۔ بہار سندی آوردہ میر ابو الحسن انجوی ؎) بگسل ازخویش بہر جا

که خواهی پیوند؛ که درین ره زتو ناسازتر نیست | تراثه مااین سند در دیوان صائب نیافتیم (اردو) بخود ہونا

ازدار آویختن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار روانند سیاستی معروف مؤلف گوید که معنی حقیقی - بر دار کشیدن است که نتیجهٔ آن موت است بخفه کردن (امیر خسرو ۵) عدوت از پای خود برآسمان خواهد شود ممکن ؛ چو از دار اندر آویزی نگونش بانگون ساران بزار (اردو) سولی پر چڑھانا - دار پر کھینچنا - پھانسی دینا -

ازدام چو از آدشوم در قفس افتم | (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که مرادف (از چاه برون آمد در چاه افتاد) باشد که گذشت (اردو) دیکھو مثل آخر الذکر -

ازدائره افتادن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار روانند - بی رتبه شدن - (صوفی شیرازی رباعی) صوفی هرکس که بوالفضول افتاد است ؛ از دائرهٔ رد و قبول افتاد است ؛ از گردش چرخ است که بدمی رقصم ؛ این دائره سخت بی اصول افتاد است ؛ مؤلف گوید که ازاین سند که پیش شد (از دائره افتادن) کنایه باشد از حد بیرون شدن و چون اضافت دائره بسوی رد و قبول است معنی آن باشد که از حد رد و قبول بیرون شده است - پس مجرد (از دائره افتادن) را بسند این شعر بمعنی بی رتبه شدن نتوان گرفت طالب سند دیگر باشیم و ازین معنی انکار نمی کنیم زیراکه از حد چیزی افتادن بمعنی از رتبهٔ آنچیز افتادن من وجه توان گرفت (اردو) مرتبه سے گرنا -

ازدب | بقول صاحب سروری و ضمیمهٔ برهان به زای معجمه و دال مهمله بوزن

انبر بحوالہ تحفۃ السعادت بمعنی بگیر و بکش باشد صاحب انند معنی این را گیر و کش نوشتہ فرمایہ کہ کذا فی الادات و فی الدستور - مگر درین لغت کاتب راشبہہ است کہ فارسی است یا ترکی و غالب آنست کہ ترکی است ولیکن چون بہ تصریح روایت یافتہ نشد ہم در فارسی آوردیم (ذہنی) و رموئد الفضلای مطبوعہ نقل ہمین عبارت است و بذیل لغات فارسی نوشتہ شدہ - امّا در نسخہ قلمی بذیل لغات ترکی مرقوم و صاحب ضمیمہ برہان حرف آخر را بای فارسی گیرد - مؤلف گوید کہ در ترکی بودن این شکی نیست و انچہ صاحب سروری و ضمیمہ برہان معنی این در اثبات نوشتہ درست یافتہ میشود (اردو) لے - کھینچ -

ازدحام | لغت عربی است - بقول صاحب منتخب بالکسر انبوہی کردن مخفی مبادکہ مادۂ این زحم است و بقول صراح - زحم بمعنی انبوہی است - فارسیان استعمال این بمعنی انبوہ کردہ اند و با مصادر فارسی ہم مرکب ساختہ اندکہ در لحقات می آید (ظہوری ؎) مرید من شو و خود را ببر بخلوت خود ؛ ببین کہ شیخ چہ در ازدحام می افتد ؛ (ولہ ؎) ز مجلس تو مرا ازدحام بیرون کرد ؛ گذشت عمری و خالی نبود جای کسی ؛ (اردو) ازدحام بقول امیر (عربی) مذکر - جماؤ - بھیڑ - ہجوم (قلق ؎) تہ بام ازدحام رہتا تھا ؛ مجمع خاص و عام رہتا تھا ؛

(۱۳۰) **ازدحام آوردن** | استعمال - بمعنی انبوہی نمودن و زحمت دادن (ظہوری ؎) خلوتی بگزین کہ تنہائی نیارد ازدحام ؛ تا نبینی روی عکس آئینہ زنگاری بجز ؛ (اردو) زحمت دینا - تکلیف دینا - چڑھائی کرنا -

(۱۳۱) **ازدحام شدن** | (استعمال) انبوہی

شدن (ظہوری سے) گشت حیرت خانہ ام ویران و خاکش باد برد؛ از دحام دروغم	شد بردر و بامم ہنوز؛ (اردو) اژدحام ہونا چڑھا ہوا ہونا۔

ازدر | بقول برہان و سروری و جامع و ناصری و ہفت و انند و شمس و مؤید با دال ابجد بروزن افسر بمعنی زیبا و لائق و سزاوار (انوری سے) ریش از پی کندن پیاپی؛ سر ازدر سیلی و مادم (از ناصری سے) روز از در بزم است و شراب ازدر خوردن؛ ہر چند چمن نیست کنون ازدر دیدار؛ صاحبان انند و سروری بذکر این گویند کہ بحذف الف ہم آمدہ۔ بخیال ما این مفرس (اجدر) باشد کہ بقول منتخب در عربی بمعنی سزاوارتر آمدہ فارسیان بقاعدۂ خود جیم عربی را بہ زای معجمہ بدل کردند ہمچو (چوجہ) و (جوزہ) (اردو) لائق سزاوار۔

ازدر تو کردن سر | (استعمال) سر از در بیرون کردہ دیدن۔ صاحب سرگذشت ذکر این (۱۲۲۵)
کردہ است "آقا مسعود سرش را از در تو کردہ گفت ای امان وزیر رسید" (اردو) جھانکنا۔ بقول صاحب آصفیہ دروازہ سے منہ نکالکر دیکھنا۔

(۱) از در در آمدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی از راہ در آمدن و این از جہت رفع ابہام بود۔ از راہہای دیگر غیر موضوع (خواجہ شعیب وزیر شاہ عباس سے) خیال کز در در آمد اہل ماتم را سیہ بختی؛ فغان از بلبلان برخاست چون سوی چمن رفتم؛ (ظہوری در قصیدہ سے) بہ برخوردن دوستان در نظر؛ بیاری کہ غافل در آید ز در؛ (والہ ہروی سے) واعظ سحری از در میخانہ در آمد؛ سر کرد سخنہا کہ ہمہ ہرزہ درائی؛ و فرماید کہ بعضی از محققین برانند کہ بمعنی اندرون در آمدن باشد پس مؤلف را با رای آخر الذکر اتفاق است و بخیال ما

از سند اوّل الذکر۔ - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

(۳) ازدردرآمدن سیہ بختی | اصطلاح خاص است وکنایہ باشد از برگشتن طالع (اردو) (۱) اندر آنا۔ (۲) شمت الشا۔ بقول آصفیہ۔ بداقبالی کا سامنا ہونا۔ شامت آنا۔

ازدردرآوردن | (استعمال) بقول بہار از در آوردن باقر کاشی ع) کسیکہ دست خیالم بدامنش نرسید ۞ ببین چگونہ درآوردمش از در من ۞ مؤلف گوید کہ ازین سند ظاہر میشود کہ بمعنی بی طلب وسعی آوردن وبہم رسانیدن باشد (اردو) گھر بیٹھے ملجانا کا متعدی۔ مثلاً "خوش قسمتی نے زید سے گھر بیٹھے ملا دیا"

ازدزکن | بقول صاحب جہانگیری کہ در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ۔ باوّل وثانی مفتوح وزای ثانی مکسور بزرگ را گویند و حالا در روزمرۂ معاصرین عجم متروک است و ماخذ این ہیچ متحقق نشد (اردو) بڑا۔ مذکر۔

ازدست | بقول برہان وجامع بروزن بدست (۱) بمعنی زیردست ومطیع ومحکوم۔ وبقول صاحب بحر عجم (۲) برابر وہم چشم نیز۔ صاحب جہانگیری ذکر معنی اوّل کردہ از شیخ فرید عطار سند دہد (ع) شہریار از دست تو بسیار ہست ۞ ہیچ گلخن تاب را این کار ہست ۞ وسندی دیگر از حکیم سنائی ہم آوردہ کہ بذیل می آید خان آرزو در سراج بذکر بمعنی اوّل سند سنائی از جہانگیری نقل کند (ع) منکہ از دست ایم وآنم ۞ من کنون دست راست سلطانم ۞ وفرماید کہ این خطا است وصحیح (در دست) است بہ دال مہملہ ومراد آنست کہ منکہ در دست این وآنم یعنی محکوم این وآنم وباختیار این وآنم گو در دست راست سلطانم و دست راست سلطان بسبب گرفتن بیعت در دست این وآن افتد واین معنی نہایت خوب وآنچہ جہانگیری

نوشتہ بی حاصل بلکہ خطاست (انتہی) بہار بذکر ہر دو معنی برای معنی دوم از محسن تاثیر سند آورده (ـ) با ما رقیب کمتر ز انگشت زائدی نیست ٭ ہمدست ماست امّا از دست ما نباشد ٭ صاحب بحر عجم ہم برای معنی دوم از ہمین شعر استناد کرده بخیال ما معنی اوّل درین شعر زیادہ چسپان است خصوصًا بوجہ تشبیہ انگشت زائد با رقیب یعنی انگشت زائد اگرچہ ہمدست است ولیکن مثل دیگر انگشتان محکوم نیست - انچہ خان آرزو باصلاح ٭ ز شعر سالی معنی نہایت خوب پیدا کند خلاف طرز ما ست کہ از خوبی پیدا کرده او ذوقی نداریم (اردو) ۱) محکوم - بقول آصفیہ (عربی) - ماتحت - زیر حکم تابع (۲) ہم چشم - بقول آصفیہ (فارسی) برابر والا - ہم رتبہ - ہمجولی -

(۱۲۴۵) **از دستار گذشتن** (استعمال) بمعنی پروای دستار نکردن است و این در حقیقت در تمیم (از چیزی گذشتن) داخل است (صائب ـ) از سر گذشتہ اند کریمان این زمان ٭ کو سر گذشتہ کہ ز دستار بگذرد ٭ (اردو) پگڑی کی پروا نہ کرنا -

(۱۲۴۶) **از دست افتادن بر فلک** (استعمال) بمدد کسی بر فلک رسیدن باشد (انوری ـ) تا ابد جرم دخان بارنده گردد چون سحاب ٭ گر بیفتد بر فلک از دست تو یک فتحیاب ٭ (اردو) کسی کی مدد سے آسمان پر پہنچ جانا -

(۱۲۴۷) **از دست بدر افتادن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیرون از اختیار شدن و بیخود شدن - (ظہوری ـ) خود را مباد اگم کنم بر پی غلط تا کی روم ٭ از دست می افتم بدر در مغز جان کیستی ٭ (اردو) ہاتھ سے جاتا رہنا - بقول صاحب آصفیہ قابو سے نکل جانا - قابو مین نہ رہنا - بس مین نہ رہنا - قبض و تصرّف سے باہر ہو جانا - خود رفتہ ہو جانا - آپے مین نہ رہنا - بے خود - بے اختیار

ہونا۔ دیکھو از چنگ جستن۔

از دست بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و انند۔ از دست ممکن بودن و میسر شدن (شیخ شیراز رح) گرت از دست بر آید دہنی شیرین کن ٭ مردی آن نیست که مشتی بزنی بر دہنی ٭ (اردو) ہاتھ سے ہوسکنا۔

از دست بر آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب مؤید بحوالۂ تفنیہ و رای معنی ترکیبی آ معنی کشتن آ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده و نزد ما پیش شد و نه معنی لفظی برای کنایه تعلقی دارد۔ مشتاق سند باشیم (اردو) مار ڈالنا۔

از دست برخاستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند مرادف (از دست بر آمدن) که گذشت (سعدی رح) اگر از دست برخیزد که با دلدار بنشینیم ٭ ز جام خضری نوشم ز باغ عمر گل چینیم ٭ (اردو) دیکھو از دست بر آمدن۔

از دست بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار عجم و انند کنایه از بیخود کردن (خواجه شیراز رح) مرا می دگر باره از دست برد ٭ بمن باز نمودی می دست برد ٭ (اردو) بیخود کرنا۔

از دست برگرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و سراج و ناصری و بہار و انند و رشیدی و جہانگیری و برہان کنایه باشد از نیست و نابود گردانیدن (ظہیر فاریابی رح) بخشم گفتی زودت ز دست برگیرم ٭ چگونیست که بدستت درست دیتوانی ٭ (اردو) نیست و نابود کرنا۔ مٹانا۔

(۱۳۲۹)

از دست برون بردن (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از بیخود کردن (حافظ شیراز رح) پردهٔ مطربم از دست برون خواهد برد ٭ آه از آنکه درین پرده نباشد یارم ٭ صاحب انند ہمین سند را بر (از دست بیرون بردن) آورده که می آید (اردو) بیخود کرنا۔

(۱۴۴۰) **از دست برون شدن** (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از- در قبضهٔ اختیار نماندن (انوری
ــہ) پای من بنده چون زجای برفت ٭ کارم
از دست من برون شده گیر ٭ (اردو) ہاتھ سے
جاتا رہنا۔ دیکھو از چنگ جستن۔

از دست بیرون بردن (مصدر
اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند کنایه باشد
از بیخود کردن- سند بہار ہمان شعر حافظ شیراز
است که بر (از دست برون بردن) گذشت
(اردو) بیخود کرنا۔

از دست بیرون کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار سروف مؤلف گوید که معنی لفظی اینست
از قبضهٔ اختیار بیرون کردن سندی پیش نشد
(اردو) ہاتھ سے دینا- بقول آصفیه چھوڑنا
ترک کرنا- قبضه چھوڑنا- جانے دینا۔

از دست پزا (اصطلاح) بقول بحر عجم و
رشیدی نانیکه خمیر آن رسیده باشد- خان آرزو
در سراج گوید که بفتح بای پارسی و زای معجمه بالف
کشیده نان فطیری و آنرا (از دست فزا) نیز گویند
و آن مبدل اوست- فرماید که اغلب که ماخوذ
باشد از پزیدن بمعنی پختن یعنی نانیکه از دست پخته
شود و بر تابه و آتش بدست پزند و به تنور نبندند
چراکه نان فطیری در تنور بسیار کرخت و ضایع میشود
بخلاف نان خمیر که در تنور بندند و بگرمی آتش
پخته گردد و احتیاجی که در پختن نان فطیری براتش
و تابه بدست افتد در نان خمیر که به تنور بندند نیست
(انتهی) صاحب برہان گوید که نان فطیر را گویند
که خمیر آن نرسیده باشد- صاحب جامع فرماید
که نان فطیر است که خمیرش خام و نارس باشد
صاحب جہانگیری بر نان فطیر قانع- بخیال ما آنچه
خان آرزو نسبت وجه تسمیهٔ این صراحت کرده است
درست است (اردو) چپاتی- وہ روٹی جو
خمیری نہو اور ہاتھ سے پکائی جائے (مؤنث)

از دست جستن (مصدر اصطلاحی) بقول

صاحب شمس ورشیدی کنایه باشد از مردن شدی
پیش نشد مخفی مباد که (از دست دهر جستن) به همین
معنی می آید وعجبی نیست که (از دست جستن)
مخفف آن باشد ورنه معنی حقیقی آن هیچ تعلق
باکنایه ندارد (اردو) مرنا۔

(۱) از دست دادن (مصدر اصطلاحی)

بقول بهار مرادف (از دست بیرون کردن)
که گذشت واو از معنی هرد وساکت وبرمعروف
قانع ۔ مؤلف گوید که معنی از دست گذاشتن
واز قبضه اختیار گذاشتن باشد بخیال ما این را
به تعمیم معانیش - - - - - - - - - -

(۲) از دست دادن چیزی | قائم

کردن اسپ وهم برین قیاس است (از
کف دادن چیزی) که بجای خودش می آید
وازهمین مصدر عام است - - - - - - -

(۳) از دست دادن دامن (۲) معنی

(۴) از دست دادن عنان | گذاشتن

دامن و (۴) معنی بی اختیار شدن صراحت کامل
این بر (دامن) و (عنان) می آید (صائب
ـه) ساده لوحانی که در دخود بدربان داده‌اند
دامن یوسف زدست از مکر اخوان داده‌اند
(عرفی ـه) پیش عرفی مده از دست عنان
کین صیاد؛ خویش را ابله نمود است ولی ابله
نیست؛ (اردو) (او ۲) هاتھ سے دینا۔
(۳) دامن هاتھ سے دینا۔ (۴) بے اختیار هونا۔

از دست در رفتن | (مصدر اصطلاحی) (۱۴۱۴)

را معنی خارج شدن از قبضه وباختیار نماندن۔
صاحب سرگذشت خان لنکران استعمال این
کرده " اسپ از دستم در رفت وگریخت "
(اردو) چھوٹ جانا۔ هاتھ سے نکل جانا۔

از دستِ دهر جستن | (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحبان بحر وجامع وسراج ومفت
وجهانگیری وبهار وبرهان بمعنی از خرا فتادن
که مردن واز عالم رفتن باشد۔ صاحبان مؤید

وشمس ذکر (از دست دہر جستن) ہمین معنی
کردہ اند کہ ماضی مطلق ہمین مصدر باشد مؤلف
گوید کہ این کنایہ باشد و (جستن) را باید کہ بفتح
جیم عربی خوانیم (اردو) مرنا۔

از دست رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحبان رشیدی و سراج و جہانگیری و ہفت
و برہان (۱) کنایہ از بیخودی و بی اختیاری
و اضطراب کردن۔ بہار و سروری بر بیخود
شدن قانع (ملا محمد عصار ؎) ز راہ شوق
گشتندی چو سرمست ؛ ز جام اولین رفتندی از دست
و صاحب ناصری بذیل (از پر کار شدن) ذکر
اینہم کردہ و از استادی سند آوردہ (؎) از
یک نکہت ز دست رفتم ؛ رفتم ز جہان و ز دست
رفتم ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما اینرا (از دست
رفتن کسی) قائم کردن اولی است (کہ از دست
رفتن چیزی) ہم می آید و صاحب بحر (۲) بمعنی
فوت شدن و خود او بر (فوت شدن) نوشتہ کہ
بمعنی مردن و از دست رفتن چیزی و کاری است
بخیال ما مقصودش در ینجا از مردن نباشد پس
در رای مؤلف معنی دوم متعلق است از (از
دست رفتن چیزی) کہ می آید (اردو) (۱) بیخود
ہونا (۲) دیکھو از دست رفتن چیزی)

از دست رفتن چیزی (مصدر اصطلاحی)
بمعنی از قبضۂ اختیار رفتن چیزی است چنانکہ
صائب گوید (؎) بر ہر چہ آستین نفشانی
رود ز دست ؛ بر ہر چہ پشت پا نزنی دستگیر نیست
و از ہمین مصدر است (از دست رفتن کار)
و امثال آن کہ بجایش می آید (اردو) ہاتھ سے
جاتا رہنا۔ دیکھو از چنگ جستن۔

از دست رفتن کار (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم کنایہ باشد از فوت شدن
مطلب (ظہوری ؎) از دست رفتہ کار بجائی
تلاش نیست ؛ یا چون کنیم بند کہ از سر فتادہ ایم
(صائب ؎) وشنم ز کار و کار من از دست رفتہ است

تا بہلہ وبست درکمر یار کردہ است ؛ (اردو) ہاتھ سے بات جاتی رہنا (ظفر ے) راز خلوت تم نہ جلوت مین بیان کرنا ظفرؔ ؛ ہاتھ سے جاتی رہیگی بات ہاتھ آئی ہوئی ؛

ازدست رفتنِ کسی (مصدر اصطلاحی) ہمان (ازدست رفتن) است کہ ذکرش گذشت وما اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ازدست رفتن

(۱) ازدست شدن (مصدر اصطلاحی) بقول برہان وجامع وہفت بمعنی ازدست رفتن است کہ کنایہ از بیخودی و بی اختیاری واضطراب کردن باشد۔ صاحبان بحر عجم ورشیدی وسروری وسراج ہم این را مرادف (ازدست رفتن) گویند۔ بہار از انوری سندی آوردہ (ے) ازدست مشو زسقطۂ من ؛ پای تو اگرچہ در میانست ؛ صاحب ناصری ذکر این بذیل (از پر کار افتادن) کردہ وسندے آوردہ (شریف غیاث ے) چون نامہ است رسید بدستم شدم زدست ؛ در بیخودی مگر بشر ابش نوشتۂ ؛ صاحب مؤید (ازدست شد) را کہ ماضی مطلق ہمین مصدر است ذکر کردہ ۔ مؤلف گوید کہ این در حقیقت (ازدست شدن کسی) است و ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۲) ازدست شدنِ چیزی کنایہ باشد از (رفتن چیزی از قبضۂ اختیار) چنانکہ وقت ازدست شد وکار ازدست شد۔ وموقع ازدست شد (اردو) (۱) بیخود ہونا ۔ (۲) ہاتھ سے جاتی رہنا۔ جیسے بات ہاتھ سے جاتی رہی ۔ دیکھو (ازدست رفتن چیزی)

ازدست عنان دادن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بی اختیار شدن ۔ این ہمان است کہ ذکر اجمالی این بر (ازدست دادن عنان) گذشت و سندی ہم از عرفی وبیان کامل این بذیل ملحقات (عنان) می آید (ظہوری ے) جملہ دلہا برہ عشق تو در پیش و پس اند ؛ پیش پیش ہمہ ازدست عنان دادۂ ما ؛ (اردو) بے اختیار ہونا۔

از دست فزا بقول برہان وبحر و رشیدی وہفت وجہانگیری وسروری وجامع ہمان (از دست پزا) است کہ گذشت باید کہ فا را مفتوح گیریم۔ فارسیان بقاعدۂ خود بای فارسی را بہ فا بدل کنند چون (سپید) و (سفید) صراحت با خذ (بر از دست پزا) گذشت (اردو) دیکھو (از دست پزا)

(۱۲۲۵) **از دستِ کسی رفتن** (مصدر اصطلاحی) از قبضۂ اختیار کسی رفتن است (ظہوری ع) گیسا رمید نہا چہ مفت از دست من رفت * سر بگاہ آشنائیست * مخفی مباد کہ این مرادف (از دست رفتن چیزی) است کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو (از دست رفتن چیزی)

(۱۲۲۶) **از دستِ کسی عنان برگرفتن** (مصدر اصطلاحی) او را بی اختیار کردن است چنان کہ (ظہوری گوید ع) تا در رکاب زخش طلب پا نہادہ ایم * از دست اختیار عنان برگرفتہ ایم * (اردو) کسی کو بے اختیار کرنا۔ کسی کے ہاتھ سے اختیار سے لینا۔ اختیار سلب کر دینا۔

از دست کشیدن (استعمال) بقول بہار معروف وسندی پیش نشد مؤلف گوید کہ (۱) (از دست کشیدن چیز یا کسی را) بمعنی کشیدن آن چیز یا کس را بسوی خود باشد و (۲) (از دست کسی کشیدن چیزی) بمعنی حاصل کردن آن از قبضۂ کسی (اردو) (۱) کسی چیز یا کسی شخص کو اپنی جانب کھینچنا (۲) کسی شخص کے ہاتھ سے کوئی چیز لے لینا۔

(۱) **از دست گذاردن** (مصادر اصطلاحی)
(۲) **از دست گذاشتن** (۲) بقول صاحب بحر عجم واگذاشتن و دست برداشتن مؤلف گوید کہ (۱) ہم مرادفش باشد (عرفی ع) گر درمان درد از دست دل بگذارد و راحت من * کدامین راحتی زین درد روز افزون نمی بینم * (اردو) چھوڑ دینا۔ دست بردار ہونا۔

از دستِ گرسنہ چہ خیزد (مثل) صاحب

خزینۃ الامثال ذکر این کرده است و این مثل
بذیل (از پای بستہ چہ سیر) گذشت و مرادف است
(اردو) دیکھو (از پای بستہ چہ سیر)

از دست گرفتن (استعمال) بہار ذکر این کرده
بر (معروف) قانع و سندی پیش نکرد مؤلف
گوید کہ (۱) (از دست کسی گرفتن) چیزی را از قبضہ
او حاصل کردن و (۲) (از دست گرفتن چیزی را)
برداشتن چیزی بواسطۂ دست باشد (اردو)
(۱) کسی کے ہاتھ یا قبضہ سے لینا۔ حاصل کرنا
(۲) کسی چیز کو ہاتھ سے اٹھانا۔

از دست مگذار (اصطلاح) بقول صاحب
مؤید۔ ای ضائع مگذار۔ صاحبان آنند و شمس
و ہفت نقل این کرده اند مؤلف گوید کہ مصدر
این (از دست گذاشتن) است کہ گذشت و این
امر است از ان بمعنی وامگذار و از دست مده
معنی بیان کرده صاحبان تحقیق راسندی باید۔
(اردو) چھوڑ۔ ہاتھ سے نہ دے۔

از دست ہشتہ شدن (استعمال) بقول
بہار (معروف) مؤلف گوید کہ ہشتن بقول صاحب
بحر عجم بالکسر بمعنی فروگذاشتن و رہا کردن و آویختن
است پس از دست ہشتہ شدن بمعنی از دست
گذاشتہ شدن و رہا کرده شدن و آویختہ شدن
مجہول باشد۔ این چیزی نبود و قابل بیان از ینکہ
بہار نیز نوشت تا تکمیلش کرده ایم (اردو) چھوٹ
جانا۔ رہا کیا جانا۔ لٹکایا جانا۔

از دستِ ہم ربودنِ چیزی (مصدر
اصطلاحی) بقول بہار و وارستہ نہایت عزیز
بودنش (صائب ؎) بپاک چشمی من
شبنمی ندارد باغ ؛ ز دست ہم برباید گلعذار انم
مؤلف گوید کہ چیز مطبوع و مرغوب
و عزیز را یکی از دست دیگری می برد پس معنی
بیان کرده محققین بالا کنایہ باشد (اردو)
کسی چیز کا نہایت عزیز ہونا۔ مرغوب و مطبوع
ہونا۔

ازدف بقول صاحبان برہان وجامع و(دری وپہلوی) بکسر اوّل وفتح ثالث وسکون فا۔ میوہ ایست سرخ رنگ وصحرائی کہ آنرا بعربی زعرور خوانند وبفتح اوّل گفتہ اند۔ صاحب سروری بذکر این گوید کہ این را (کوثر) ہم نام است۔ خان آرزو درسراج فرماید کہ علف شتران ہم گویند۔ صاحب محیط بر زعرور نوشتہ کہ این رابعربی ذوثلثہ حبات وشجر الدب خوانند نوعی است ازنواکہ وگویند قسمی است ازآلو یا از غبیرا وصحیح آنست کہ سیب صحرائی است ونامش بفارسی (دولہ) و(کیل) و(کالنج) وبشیرازی (لیلک) وباصفہانی (گوبج) واین سرخ آنست وزرد آنرا (شرذوک) وبہ ترکی (یمشان) ودرتنکابن (کرجیل) وبہ یونانی (اصرانقلوس) سرد درآخر دوم وخشک دراوّل وبعضی بالعکس گفتہ اند وآن اشبہ بادویہ وکمتر باغذیہ۔ قاطع صفرا ومسکن حدت خون ومنافع بسیار دارد۔ و براکو زا بہ زای عربی فرمودہ کہ اسم فارسی زعرور سرخ است۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ فرماید کہ (ازدف) لغت زبان فارسی است وبعضی از معاصرین گویند کہ لغت دری است وماخذ این ہیچ متحقق نشد۔ (اردو) جنگلی سیب۔ مذکر۔

ازدل بدر افتادن راز (مصدر اصطلاحی) بمعنی افشای راز شدن (ظہوری ؎) (۱۲۲۷)

ترسم کہ رازہا ہمہ ازدل بدر رفتہ ٭ رسوا شوم گر آہ نہانی برآورم ٭ (اردو) راز فاش ہونا

ازدل برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وبہار فراموش کردن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (حسن بیگ رفیع ؎) ازان زمان کہ ترا ازدل برآوردی ٭ مسافریم بہر خاطری کہ می گذریم ٭ (اردو) بھول جانا فراموش کرنا۔

(۲۲۲۸) **ازدل بردن** (مصدر اصطلاحی) بیرون
ازدل کردن است چنانکہ صائب گوید (ﮯ)
چون دہد پیغام تسکین بیقرار بوسہ را ؛ حرف و
صوت از دل بردکی خار خار بوسہ را ؛ (اردو)
دل سے نکالنا۔ دل سے ہٹانا۔

ازدل برود ہرانچہ ازدیدہ برفت (مثل)
صاحبان خزینہ ومحبوب الامثال وامثال فارسی
واحسن وبہار ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال
ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را
باظہار خوبی (حضوری) می زنند واین مصداق
(سگ حضوری بہ از برادر دوری) است وہمین مثل
بہ تقدیم وتاخیر وتبدیل الفاظ (ہرکہ از دیدہ
دور از دل دور) ہم ہست مقصود انیست
کہ کامیاب کسی است کہ از دیدۂ یار یا
حاکم خود دور نشود ودوائماً در حضور باشد (اردو)
بقول صاحب محبوب الامثال "بہائی دور
پڑوسی نیڑے " "آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل "

ازدل بیرون کردن چیزی (مصدر اصطلاحی)
بمعنی در دل نداشتن وازدل برآوردن خالی
کردن دل ازان باشد چنانکہ "ازدل برون
کردن خیال وغم وآرزو وہوس " وامثال
آن (ظہوری ﮯ) برون کردہ ام صد تمنا
ازدل ؛ کہ یک حسرتش را درآوردہ ام ؛
(اردو) دل سے نکال دینا۔ دل سے دور کرنا

ازدل رخت بدر انداختن (مصدر
اصطلاحی) کنایہ باشد از خیالات دل بیرون
کردن ؛ (ظہوری ﮯ) کارہا از پیش بینی
این چنین افتادہ پس ؛ رخت دل انداختیم از
دل بدر بر ما مگیر ؛ (اردو) خیالات دل سے
نکالدینا۔

ازدل رفتن چیزی (مصدر اصطلاحی)
بمعنی از دل بیرون شدن آن ودر دل باقی
نماندنش چنانکہ آرزو ازدل رفتن وحسرت از
دل رفتن وخیال ازدل رفتن وامثال آن

(عرفی ره) گر بمیرم منما چهره بمن روز وصال ✽ حسرت روی تو حیف است که از دل برود ✽ (اردو) دل سے نکل جانا - دل مین باقی رہنا

ازدل شستن چیزی (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از (ازدل دور کردن و در دل باقی نداشتن) چنانکه مهر و محبت ازدل شستن و آرزو و هوس ازدل شستن (ظهیری ره) از بهر دوستکامی خصمان خویشتن ✽ مهر و محبت ازدل احباب شسته ایم ✽ (اردو) دل سے نکالدینا - (۱۲۵۱)

ازدل کشیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب انند ذکر این کرده از معنی ساکت و از صائب سند و هد (ره) داغم که بیقراری این درد جان گداز ✽ حرف شکایت ازدل بیتاب می کشد ✽ مؤلف گوید که این سند متعلق از (حرف کشیدن) است که بجای خودش آید نه (ازدل کشیدن) تسامح صاحب انند است که این مصدر را باستناد این شعر قائم کرده ✽ (اردو) دیکھو (حرف کشیدن)

ازدل ماندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند آزرده شدن (خواجوی کرمانی ره) دل چو رنجیده ندید جانرا در بیاخت ✽ خاطر خواجو از این ازدل بماند ✽ (اردو) آزرده ہونا -

(۱۲۵۲) **ازدل نهادن کسی را** (مصدر اصطلاحی) کنایه شده از (بیرون کردن ازدل) (انوری ره) برگوش نهاده سر زلف ✽ از گوشهٔ دل نهاده ما را ✽ یعنی بیرون نهاد و بیرون کرد (اردو) دل سے نکالدینا -

(۱) ازدل چرک دنیا آمدن (مصادر اصطلاحی) بهار ذکر (۲) کرده فرماید که گویند

(۲) ازدل دولت یافتن هر که ازدل شود دولت باور وی آورد (محسن تاثیر ره) ضرری نیست که سودی ز پیش گل نکند ✽ دل غنچه بدنبال زر گل دارد ✽ و سندی دیگر از سعید اشرف هم آورده که بذیل می آید صاحب انند نقل نگار بهار است و وارسته (ازدل

دولت آمدن) را قائم کرده و بذکر سند بالا سندی دیگر از سعید اشرف هم آورده (۵)
زر بخش راحت گیتی مهیا ٭ چنان کز دنبل آید چرک دنیا ٭ و فرماید که (چرک دنیا) کنایه از
دولت دنیوی است و صاحب بحر عجم نقل وارسته بر داشت - مؤلف عرض کند که
(دمّل) بالضم و به تشدید میم مفتوح - لغت عرب است بقول صاحب منتخب نوعی از
ریشها که بر تن آدمی بر آید (انتهی) پس ازین هر دو سند که بالا مذکور شد مصدر (از دمّل دولت
یافتن) حاصل نمی شود و نمی دانیم که بهار و آنند بچه اصول این مصدر را ازین اسناد پیدا کرده
اند البته ازین سند مقولهٔ (دمّل بدنبال زر دارد) پیدا می شود که بجایش قائم کنیم انچه وارسته
و صاحب بحر عجم از سند دوم مصدر (از دنبل دولت آمدن) قائم کرده اند - هم درست نباشد
که الفاظ شعر این مصدر را پیدا نمی کند البته (از دمّل چرک دنیا آمدن) حاصل می شود و (چرک
دنیا) در محاورهٔ عجم بمعنی دولت دنیا آمده که بجایش می آید ازینجاست که ما مصدر اصطلاحی
آخر الذکر را در عنوان این بحث قائم کرده ایم - و انچه وارسته و بهار (دمّل) را (دنبل) نوشته اند
سندش در کار است که محققین پابند لغات فرس این را ترک کرده اند و محققین لغت عرب
(دمّل) را ذکر کرده اند چنانکه بالا مذکور شد - پس تصرف فارسیان در املا ثابت کردن بر ذمه
وارسته و بحر عجم باشد و سند آخر الذکر که دران کتابت (دنبل) به نون و بای موحده است بکار
شان نمی خورد که استعمال لفظ صحیح هم وزن شعر را نقصانی نمی دهد - بالجمله (از دمّل چرک دنیا
آمدن) بمعنی دولت مند شدن کسی است که او را دمّل عارض شود (اردو) صاحب آصفیه
نے (دنبل) کا ذکر کیا ہے - فرماتے ہیں کہ فارسی زبان کا لفظ ہے (ہمکو اس سے اختلاف ہے

بلکہ دل عربی ہے) بھوڑا - ولدار بھوڑا - پس فارسی مصدر کا ترجمہ (دل کے معرض سے دولتمند ہونا ہے۔

ازدمی | بقول برہان بروزن ہمدمی جانوریست غیر معلوم و فرماید کہ بارای قرشت ہم گفتہ اند - وبقول صاحب ہفت نام جانوری است وصاحب انند بہ نقل عبارت برہان گوید کہ لغت فارسی است صاحب سروری ہمزبان ہفت و فرماید کہ در مؤید بہ رای مہملہ آمدہ وما در نسخۂ مطبوعۂ مؤید (اردمی) رانیافتیم وبعوض آن (اردی) بفتح اول وسوم بمعنی جانوری وبحوالۂ صراح نوشتہ کہ بمعنی مادۂ بزکوہی و در نسخۂ دیگر کہ قلمی است (اردہی) نوشتہ بمعنی جانوری حیف است از محققین کہ ترک این لغت تفوق داشت بر این قسم تحقیق کہ من حیث اللفظ والمعنی - مجہول است وبس -

ازدن | بقول صاحب برہان بفتح اول وثانی وسکون نون (۱) بمعنی زنگ کردن باشد و (۲) بمعنی خلانیدن سوزن وبقول صاحب بحر مخفف آزدن کہ در ممدودہ گذشت سالم التصریف - یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او و در مشتقات سالم باشد و تبدیل وحذف در حروف اصلی آن راہ نیابد پس درین صورت غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نخواہد بود وصیغہای غیر سالم آن کہ مضارع وحال واسم فاعل وامر ونہی است در استعمال اہل لسان نیامدہ (انتہی) خان آرزو در سراج فرماید کہ بجمیع معانی مخفف آزدن بالمد باشد وہم برین قیاس (ازدہ) صاحب موارد کہ ہم محقق مصادر است این را بدو معنی بالا ذکر کردہ وصاحبان جامع وہفت وانند ہمزبانش وصاحب مؤید

فرماید کہ ہمان (آزدن) بمدوده بمعنی ازخم۔ مرکب است مؤلف گوید کہ طرز بیانش اگرچہ ابہام دارد ولیکن ما بہ تحقیق ماخذ از ومددی یافته ایم مقصودش جزاین نباشد کہ (ازدن) مرکب است از کلمۂ (از) و (دن) و دن بقول برہان بمعنی خُم سرکہ و شراب و روغن و امثال آن باشد فرماید کہ بدین معنی لغت عرب است۔ صاحب منتخب فرماید کہ دَن بالفتح وتشدید نون خُم و بحوالۂ صاحب قاموس نویسد کہ خم دراز کہ بر زمین نتواند ایستاد تا آنکہ زمین را گو نکنند پس (ازدن) بمعنی حقیقی (ازخم) باشد چنانکہ صاحب مؤید گفته۔ اندرین صورت (دن) را درین لغت علامت مصدر نتوان گرفت و معنی مصدری پیدا نشود بدون علامت مصدر ازینجا است کہ ما اشارۂ صاحب مؤید را مفید در ماخذ نہ گیریم۔ بخیال ما این مرکب است از (اج) کہ بمعنی کدوی سرکہ یا عسل گذشت و بمعنی مطلق کدو ہم آمده کہ فارسیان کار خُم ازو گیرند یعنی عسل یا سرکہ یا شراب یا رنگ را درو اندازند و (دن) علامت مصدر پس (اجدن) بمعنی خم کردن و در خم انداختن باشد و کنایہ از رنگ کردن و ہمین است اصل این مصدر بمعنی اوّل و معنی دوّم مجاز آن کہ در خلانیدن سوزن ہم بر جلد رنگ نیلگون کنند۔ فارسیان بقاعدۂ خود جیم عربی را بہ زای ہوّز بدل کردند ہمچو (جوجہ) و (جوزه) نتیجۂ این ہمہ تحقیق آنست کہ (ازدن) بہ مقصوره است و (آزدن) بمدوده نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی کہ مقصوره را بہ ممدوده بدل کردند پس نتوان گفت کہ (ازدن) مخفف (آزدن) است چنانکہ بعض محققین ذکرش کرده اند (اردو) دیکھو آزدن ۔

از دنبال دولت آمدن	(مصدر	اصطلاحی) وارسته و صاحب بحر ذکر این کرده

مابحث این بلا ز ذیل حرک دنیا آمدن) کرده ایم ضرورت	اعادۂ آن اینجا نباشد (اردو) دیکھو (از ذیل حرکِ دنیا آمدن)

(۱۲۵۲) **از دنیا گذشتن** (مصدر اصطلاحی) صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر اسم مفعول این (از دنیا گذشتہ) کرده است بمعنی ترک دنیا کرده پس معنی مصدری (۱) ترک دنیا کردن باشد و بہ تحقیق ما (۲) مردن (اردو) (۱) دنیا ترک کرنا - ترک دنیا کرنا (۲) مرنا - دنیا سے گزر جانا -

ازدو بقول برہان و ہفت و انند و جامع بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و واو (۱) صمغ درخت ارجن باشد کہ درخت بادام کوہی است و ازان حلوا پزند و (۲) مطلق صمغ را نیز گفتہ اند - صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع - صاحب سروری گوید کہ صمغی را گویند کہ حلوا ازان پزند و آنچہ بصحت اقرب است مطلق صموغ را (ازدو) گویند - صاحب مؤیّد ذکر این ذیل لغات فارسی کرده و صاحب انند صراحت فرموده کہ فارسی است صاحب محیط فرماید کہ (ازدو) اسم صمغ است و بر صمغ آورده کہ اسم عربی است و عرق الشجر نیز هم نامند و بیونانی (قومیا) و برومی (رونیون) و بہ فارسی (ژدو) و (شلم) و (کوج) و (دشیرا) (ازدو) و بہندی (گوند) گویند - رطوبتی است کہ از تنۂ بعض درخت ہا سیلان کند و بران منجمد و خشک گردد و مراد از مطلق صمغ رطوبت درخت مغیلان است و طبیعت کلّ صموغ حار و یابس و گویند طبع ہر واحد از صموغ طبع شجری است کہ آنرا ازان اخذ کنند و آن قابض - مغری مع تجفیف و تقویت است مؤلف گوید کہ این مرکّب است از کلمہ (از) و (دو) و دو لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح و تشدید واو بمعنی بیابان

پس (ازدو) بترکیب فارسی بمعنی چیزی که از بیابان است کنایه از مطلق صمغ و معنی اوّل مجاز آن (اردو) (۱) درخت بادام کوہی کا گوند جس سے اہل فارس حلوا پکاتے ہین (۲) گوند۔ مذکر۔ بقول صاحب آصفیہ ایک قسم کا چیپدار مادّہ جو درختون سے نکلتا ہے جسکو فارسی مین (کوج) (ازدی) وغیرہ کہتے ہین۔

(۱۴۵۵) **ازدوپای نشستن** | (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از مؤدّب نشستن (انوری ؎) حواس ظاهر و باطن که میهمان دلند ٭ یکی ز جملهٔ هر دو گروه نتوانند ٭ که پیش خدمت او از دو پای بنشینند ٭ ز دل برآرد و بر جای جانش بنشانند ٭ (اردو) دو زانو بیٹھنا۔ مؤدّب بیٹھنا

(۱۴۵۶) **ازدوتای دیگراست** | (مقوله) معاصرین عجم این را بمعنی (از دو چیز دیگر است) استعمال کنند۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کرده (اردو) دوسرے دو مین سے ہے۔

(الف) **ازدوتیره** | (اصطلاح) بقول صاحب شمس بمعنی ابر سیاه و بخارات سیاه مؤلف گوید که مقصودش جز این نباشد که فارسیان (دوتیره) ابر سیاه و بخارات سیاه را گویند که هر دو تیره باشد و معنی (ازدوتیره) از ابر سیاه و بخارات سیاه۔ بخیال مؤلف ذکر این بر (دوتیره) اولی بود نه با کلمهٔ (از) دیگر کسی از محقّقین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب مؤیدٔ ذکر

(ب) **ازدودتیره** | کرده فرماید که ای از ابر سیه و بخار آن۔ پس دودتیره کنایه باشد از ابر و دیگر هیچ۔ عجبی نیست که کاتب شمس در لفظ و معنی تصرّف کرده (ب) را (الف) کرد۔ واللّٰه اعلم۔ بخیال ما ذکر این بر (دودتیره) تفوّق داشت (اردو) (الف) کالی گھٹا اور کالی بخارات سے (ب) کالی گھٹا سے۔

ازدودن | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضمّ دال ثانی لغت فارسی
است بمعنی (زدودن) وصاف نمودن۔ دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد و نہ سندے
پیش شد۔ مؤلف گوید کہ در حلیۂ لفظ تسامح کردہ است کہ بضمّ دال اول) را ثانی نوشت
مخفی مباد کہ (زدودن) بکسر اول بمعنی پاک و پاکیزہ کردن و تراشیدن آمدہ کہ می آید (کذا فی بحر عجم)
پس چیزی بنا شد کہ فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی را در اول این زیادہ کردہ اند و بس۔
صراحت ماخذ بر (زدودن) کنیم و درینجا از خیال اجمالی کار گرفتہ ایم (اردو) چھیلنا۔
صاف و پاک کرنا۔

(۱) **ازدور بوسہ دادن** | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم نہایت ادب و
تعظیم کردن مرادف ازدور بوسہ زدن و ------

(۲) **ازدور بوسہ زدن** | بقول بہار مبالغہ در آداب و تعظیم (صائب ؎) عزّت
داغ جنون دار کہ فرماندۂ عقل ٭ بوسہ ازدور برین مہر ہمایون زدہ است ٭ (محسن تاثیر
؎) دورباش حسن را نازم کہ ماہ و آفتاب ٭ بوسہا ازدور بر لبہای بامش میزنند ٭ وارستہ
و انند ہم ذکر (۲) کردہ اند مؤلف گوید کہ کسانیکہ مخاطب خود را بسیار ادب ملحوظ دارند سلامش
ازدور کنند و قریب رفتن را ترک ادب دانند و بدینوجہ کہ طریقۂ سلام اہل عجم بر دست راست
خود بوسہ دادن و دست بر سینہ نہادن است (ازدور بوسہ دادن و زدن) کنایہ شد از نہایت
ادب و تعظیم کردن (اردو) نہایت ادب اور تعظیم کرنا۔ دکن مین (زمین بوس ہونا) کہتے ہین
اگرچہ اسکے معنی بقول صاحب آصفیہ صرف زمین چومنا۔ اور ملازمت مین حاضر ہوکر آداب بجالانا

ہیں لیکن بہ نیوجہ کہ آداب بجا لانے سے۔ زمین بوس ہونے کا درجہ بڑھا ہوا ہے زمین بوس ہونا) سے نہایت ادب اور تعظیم کرنا مراد ہے اور یہ صرف دکن کا محاورہ ہے۔

از دور دست بر آتش می گذارد (مثل) صاحب خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در حق کسی زنند کہ کمال محتاط باشد۔ مقصود اینست کہ او میخواہد کہ از آتش گرم شود ولیکن احتیاطش اجازت نمی دہد کہ از آتش نزدیک شود و مطلب خود از دور حاصل می کند کہ مبادا آتش در لباس نیفتد و انگری ضرر رساند۔ (اردو) پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے"۔ یعنی کمال احتیاط سے قدم آگے بڑھاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے (پھونک پھونک کر پاؤں رکھنا۔ پھونک پھونک کر قدم رکھنا) کا ذکر کیا ہے یعنی کمال احتیاط سے چلنا بچ بچ کر کوئی کام کرنا (بحر ۵) یہ چاہئے کہ رکھیں قدم پھونک پھونک کر چیونٹی بھی اپنے پاؤں کے نیچے نہ پای رنج

از دور رسیدہ (اصطلاح) بقول صاحب آنند (۱) بمعنی از راہ دور آمدہ (۲) کنایہ از مضمون تازہ و نازک و (۳) بعضی گویند کہ عبارت از مہمان عزیز۔ سندی کہ پیش کردہ است (از راہ دور آمدہ) راست۔ ما معنی اول را کہ حقیقی است تسلیم کنیم و معنی سوم ہم من وجہ۔ اما معنی دوم را طالب سند باشیم (اردو) (۱) دور سے آیا ہوا۔ مسافت بعید سے آیا ہوا (۲) دور کی بات (مؤنث) بقول آصفیہ گہرا خیال۔ سمجھ کی بات۔ باریکی۔ نکتہ۔ (۳) مہمان عزیز۔

از دور زمین بوسیدن (مصدر اصطلاحی) مرادف از دور بوسہ دادن و زدن است کہ گذشت (صائب ۵) آفتاب و مہ ترا

(الف ۹)

از دو ورمی بوسد زمین ؎ من کہ این ذرہ ام تا گرد	سر گردم ترا ؎ (اردو) دیکھو از دور بوسہ دادن

از دوست یک اشارہ واز ما بسر دویدن | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فا
واحسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان بر موقع اظہار
کمال محبت و اطاعت این مثل را زنند (اردو) حکم ہو تو سر سے چلتے آؤں " یہ کہاوت
دکن میں مستعمل ہے جو کمال محبت اور اطاعت کے موقع پر کہی جاتی ہے -

از دو سندانِ چار دندان | (اصطلاح) بقول صاحب مؤید بحوالۂ تحفہ از دو ستم کش
چار دندان پیشین - فرماید کہ لکن فیہ شک " یعنی صاحب مؤید را درین شک است دیگر کسی
از محققین فرس ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد مؤلف گوید کہ باید کہ با ضافت (سندان)
خوانیم یعنی بکسر نون دوم واز چار دندان کنایہ باشد از صف چار دندان کہ در اردو آن را
(چوکا) گویند و در دہن انسان زیر و بالا دو صف این چار دندان باشد کہ در جاویدن زیادہ کار
کنند - فارسیان این دو صف را بہ دو سندان استعارہ کردہ اند پس (از دو سندانِ چار دندان)
کنایہ باشد از دو صف چار دندان کہ زیر و بالا است و این اصطلاح عجم است کہ دو صف
دندان را (دو سندان چار دندان) گفتند - ضرورت نداشت کہ کلمۂ (از) را داخل اصطلاح
کنیم کہ وجود ش متقاضی تکمیل مقصد است مثلاً در تعریف سختی و استحکام دندان گوئیم کہ " او
دو سندانِ چار دندانش آہن سخت را می جاود " مراد آن باشد کہ ہر دو صف دندانش ن‍‍‍‍‍ہا
مستحکم و سخت است کہ آہن را نرم کند و می جاود - پس مارا در صحت این اصطلاح شکی ن‍ـ
(اردو) دو چوکوں سے - مثلاً فلان شخص کے دانت ایسے مضبوط اور مستحکم ہیں کہ وہ د

سے لوہا چبا سکتا ہے۔ اور پتھر توڑ سکتا ہے۔

ازدو سنگ آرد می باید (مقولہ) بقول بہار روا شند۔ یعنی منظور راز باہم سائیدن دو سنگ آرد است نہ آنکہ عبث باہم بسایند و ضائع شوند (انتہی) مؤلف گوید کہ این مقولۂ فارسیان است و بجائی استعمالش کنند کہ چون کسی را بہ بینند کہ وقت خود ضائع می کند و کار را از وقت نہ گیرد یا کاری می کند کہ نتیجۂ از و بر نیاید و برچنین مواقع نیز میگویند کہ ''آغاز ازدو دست کاری باید چرا دست بر دست نشستۂ'' (اردو) جب کوئی شخص بیکاری مین اپنا وقت ضائع کرتا ہو تو دکن مین کہتے ہین ''میان ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھنے سے کیا فائدہ۔ کچھ نہ کچھ کرو'' صاحب آصفیہ نے (ہاتھ پر ہاتھ دہر کر بیٹھنا) کا ذکر کیا ہے یعنی خالی اور بیکار محض رہنا۔ بے شغل رہنا۔ خالی بیٹھے مکھیان مارنا۔ نیز دکن مین کہتے ہین ''وہ چکی کس کام کی جس سے آٹا نہ گرے''

ازدو کدبانو خانہ نارفتہ می ماند (مثل) صاحبان امثال ذکر این نکردہ اند۔ بہار گوید کہ یعنی تا مدار کار بر یکی نباشد انتظام امور ممکن نیست و بدیہی است کہ چون دو کسی در یک کار سعی کنند و ہر کدام غرضی دارد کہ نقیض یکدیگر است البتہ معاملہ برہم می شود۔ مؤلف عرض کند کہ این نتیجۂ این مثل است کہ بہار بیانش کردہ بمعنای حقیقی مذمت دو زن یک مرد می کند کہ خود شان مخل راحت شوی باشند یعنی یک زن از رفتن خانہ خبری نگیرد بدین خیال کہ زن دیگر بند و بست خواہد کرد و دیگری بہ ہمین قسم خیال این کار را بر ذمۂ خود نگیرد و حاصل اینست کہ خانہ ناصاف می ماند۔ برخلاف یک زن کہ خود را ذمہ دار ہمۂ کارہای خانہ میداند (اردو) ''دو ملاّ مین مرغی حرام'' بقول صاحب آصفیہ دو ہم دعوی اور ہم پیشہ آدمیوں مین کام بگڑ جاتا ہے

دکن مین کہتے ہین ”دو جورو دن کا موجھک جھک پنجرا ہوا“ یعنی دو بیویوں والا ہمیشہ متفکر اور بے راحت رہتا ہے اور مثل پنجرے کے اس کے جسم مین صرف ہڈیان رہجاتی ہین۔ فارسی مثل کے مقصد کے لحاظ سے اول الذکر کہاوت ہی زیادہ موزون ہے۔

از دولتِ فلان (استعمال) بقول بہار (۱) ای بدولت فلان مؤلف گوید کہ مقصود بہار جز این نباشد کہ بوجہ کسی و بہ یمن کسی (ملا طغرا ۵) شد از دولت عشق در بزمگاہ ؛ ہم نشین ساقی ہمچو ماہ ؛ صاحب سرگذشت ہم استعمال این کردہ ” الحمد للہ از دولت سر شما احوال من کہ ہمیشہ خوبست۔ حوال شما چہ طور است“ بخیال (۲) بمعنی حقیقی چنانکہ ملا طغرا در تعریف جنتر و تشبیہ آن بشمع آوردہ (ص ۵) تنش کردہ از دولت اشکبارہ ؛ مقامات پروانہ را استوارہ (اردو) (۱) بدولت۔ بقول آصفیہ (فارسی) باقبال۔ آسرے سے۔ طفیل۔ باعث۔ سبب (۲) دولت سے۔

ازدوی تازی (استعمال) بقول برہان و ہفت و انند بمعنی صمغ عربی است کہ (ازدو) بمعنی صمغ آمدہ۔ صاحب محیط بر صمغ عربی نوشتہ کہ (صمغ درخت مغیلان) بہترین اقسام صمغ و قوی ترین صموغ و از اجزای تریاق کبیر است کہ بہندی آنرا ببول کا گوند) و بیونانی و سریانی (قومیا قیاس) و بہ انگلیسی (گم) نامند۔ مزاج آن معتدل در گرمی و سردی و خشک در دوم و و جالینوس گرم دانستہ گویند سرد و خشک و قوت آن تا سی سال باقی می ماند و آن قابض و مغری مع تخفیف و تقویت است و منافع کثیرہ دارد (اردو) ببول کا گوند۔ مذکر۔

ازدہ بقول برہان و ہفت و انند بمعنی رنگ کردہ۔ خان آرزو در سراج بذیل مصدر (ازدن)

ذکر آزده کرده گوید که برین قیاس است (آزده) بمعنی مفعول وزن عزین نباشد که (ازده) از مشتقات (ازدن) است یعنی اسم مفعولش که به معنی رنگ کرده شده یعنی رنگین و سوزن زده لبعد ازانکه مصدر این را ذکر کنیم ضرورت ذکر این نبود (اردو) (۱) رنگین (۲) گودا ہوا۔

ازدہان زاده (اصطلاح) بقول صاحب شمس (فارسی) (۱) کنایه از سخن و (۲) مرغ است مؤلف گوید که اگرچه کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ولیکن معنی لفظی این متقاضی است که این ہر دو معنی کنایه باشد که سخن ہم از دہان پیدا می شود و بچه مرغ ہم بواسطه منقار خود از بیضه بیرون می آید یعنی حرکت منقارش بیضه را شق کند (اردو) (۱) بات۔ مونث (۲) پرند کا بچه جو انڈے سے نکلا ہو۔

ازدہان زیاد است (مقوله) بقول صاحب بحر و وارسته یعنی فوق حالت و استعداد است (شفیعای اثر ۵) بعید نیست چو دندان فیل از ہندو: که حرف ہای زیاد از دہن کند اظہار: مؤلف گوید که دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و از سند پیش شده مصدر اصطلاحی رحرف زیاد از دہان اظہار کردن) پیدا می شود که بجای خودش آید (اردو) چھوٹا منھ بڑی بات۔ بقول آصفیه۔ حوصلہ سے بڑھکر بات (ممنون ۵) شب غم کا بیان کیا کیجے: ہے بڑی بات اور چھوٹا منھ:

ازدہان مار برآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و سراج و برہان کنایه از راستی باشد که ہیچ کجی درآن نباشد۔ صاحب ہفت بذکر معنی بالا گوید که چیزیر مرغوب الطبع و مصفا را ہم نامند۔ مؤلف گوید که عجب است از محققش چنیری گوید که قیاس ہم تسلیم نمی کند و اصول ہم که چیزیر مرغوب و مصفا را با این مصدر چه تعلق

سندی پیش نکرد و ما تسلیم نمی کنیم - بالجمله بخیال
ما این مصدر اصطلاحی - کنایه باشد از راست بار
ثابت شدن و ثابت کردن خود را این خبر رسید
از خیال پیشینیان که بزعم راستی آماده می شدند که آ
آتش بگذرند و دست در روغن گرم کنند و د
در دهن مار دهند تا اگر فاعل این خطامند است
بسوزد و از زهر مار ہلاک شود ورنه جان بسلامت
برد و این را برای امتحان راست و دروغ و را اس
می دادند و چون کسی همه تن آماده برین کار می شد
و همه سامان مهیا می گردید به لطائف الحیل او را
بازمی داشتند و بر راستی او اعتماد می کردند تا این
واقعه اصطلاحی گردید (اردو) گرم کڑاہی میں
ہاتھ ڈالنا - دکن میں مستعمل - سچا ثابت ہونا -

(الف) از دهانِ مار بیرون آمدن - مصدر
اصطلاحی) بقول بهار مرادف (از دهان مار
برآمدن) صاحبان رشیدی - و جهانگیری
و ناصری - و آنند ذکر این کرده اند - صاحب
بحر عجم ---------

(ب) از دهانِ مار بیرون آمده - را ذکر کرده
گوید که چیزی که بکمال راست باشد و هیچ کجی در و
نبود و بکمال لطیف و نفیس و باصفا و روشنی باشد
صاحب جامع گوید که کنایه ازین است که راست
است و کجی ندارد و بقول صاحب شمس کنایه
از راستی و کجی که هیچ کسری ندارد - صاحب مؤید
گوید که ای لطیف و راست - کذا فی القنیه مؤلف
عرض کند که الف که مرادف (از دهان مار برآمدن)
است دو معنی دارد (۱) چیزی از دهان مار بیرون
آمدن) که معنی حقیقی است و گویند که مار کهنه در
شب تاریک چیزی را از دهن بیرون کرده
نگهدارد و از آن روشنی ظاهر شود و او بوسیله آن
سیر کند پس معنی اول اشاره بدان است و (۲)
کنایه باشد به راست ثابت شدن - چنانکه صراحت
آن بر (از دهان مار برآمدن) گذشت و (ب)
اسم مفعول است از الف بلحاظ معنی اول مصدر آن

کنایہ از چیز لطیف و باصفا و روشن و بلحاظ معنی دوم مصدرش کسی کہ راست باز ثابت شدہ (اردو) (الف) دیکھو (از دہان مار برآمدہ) (ب) (۱) مصفا اور روشن چیز جیسے سانپ کا من (۲) وہ شخص جو راست باز اور سچا ثابت ہوا ہو۔

ازدہ بخرک (استعمال) بقول صاحب مؤید بہ مدودہ و قیل بمقصورہ و بضم۔ چنگال یا دام کوہی و در نسخہ مطبوعہ (اردہ تحرک) نوشتہ گوید کہ یعنی چنگال۔ تحرک نام میوہ ایست و بمعنی مالیدہ کہ اورا یا دام کوہی نیز گویند۔ (انتہی) مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ ما تحقیق کاملش بر (اردہ بخرک) کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو (اردہ بخرک) و (اردہ تحرک)

از دہر گذشتن (استعمال) بقول بہار و انند کنایہ از مردن و رحلت کردن بعالم فانی مؤلف گوید کہ مقصودش از عالم فانی باشد (وحید ؎) نبود عجب ز دہر اگر دیر بگذرد: کز روح کشتگان تو راہ گذار نیست۔ صاحب انند نقل بہار برداشتہ و مولوی ہادی علی اشک بر حاشیہ ہر دو نوشتہ کہ در اصل ہمچنین است ولیکن ظاہر امثال مطابق ممثل نیست مؤلف گوید کہ صاحب حاشیہ درست فرماید کہ این مصدر در روزمرہ معاصرین مستعمل است و سند متعلق است از (دیر گذشتن) و دہر فاعل آنست (اردو) زمانے سے گزر جانا۔ دنیا سے گزر جانا۔ مرنا۔

(۱) **از دہن کسی حرف گرفتن** (مصادر اصطلاحی) صاحب انند ذکر نمبر (۳ و ۴) کردہ

(۲) **از دہن کسی سخن گرفتن** از معنی ساکت و سندیش کند (صائب ؎) گیر از دہن

(۳) **از دہن کشیدن** خلق حرف راز نہار: تا بیا چو شدی پاس دار نوبت

(۴) **از دہن گرفتن** راز (میرزا محمد اسمعیل ایما ؎) ہر چہ در دل گذرد کی بزبان

می آرم ؛ عیب باشد کہ سخن از دہن کس گیرند ؛ (سلیم ۵۳) خوش آنکہ خستہ دلان می ز جام ژرف کشند ؛ چو نقطہ از دہن تنگ یار حرف کشند ؛ مؤلف گوید کہ از سند اوّل مصدر (۱) (از دہن کسی حرف گرفتن) و از سند دوّم مصدر (۲) (از دہن کسی سخن گرفتن) پیدا می شود (الف) بمعنی قطع کلام کردن و صاحب بحر عجم بر (سخن از دہن کسی گرفتن) فرماید کہ (ب) بمعنی پیش از آنکہ کسی چیزی گوید ہمان سخن بقصد گفتن باشد پس (حرف از دہن کسی گرفتن) ہم مرادف آنست و از سند سوم مصدر (حرف کشیدن از چیزی) پیدا میشود و ما تحقیق کامل این بجای خودش کنیم دریجا ہمین قدر کافیست کہ صاحب آنند ہر دو (۱ و ۲) را بتوقیفہ اسناد بالاقبل از غور قائم کرد (اردو) (الف) قطع کلام کرنا (ب) کسی کے منھ سے بات چھین لینا۔

از دیدہ بیرون ریختن حسرت (مصدر اصطلاحی) ہمان است کہ ذکرش بر (از چیزی بیرون ریختن) کردہ ایم و سند این ہم در آنجا مذکور شد یعنی حسرت از دیدہ بیرون کردن۔ (اردو) حسرت دل سے نکال دینا۔

از دیدہ خواستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم و سراج و بہار و آنند و جہانگیری وضمیمہ برہان و رشیدی بسیار خواہش کردن و بعجز والحاح تمام خواستن (امیر خسرو ۵) بیار است قلب جہان سوز را ؛ کہ از دیدہ می خواست آن روز را ؛ (اردو) دل سے چاہنا۔ آرزو کرنا۔

از دیدہ دور از دل دور (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ مرادف (از دل برود ہر انچہ از دیدہ برفت) باشد کہ گذشت۔ (اردو) دیکھو مثل آخر الذکر۔

از راستی گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی دروغ گفتن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (اردو) سچائی کو چھوڑ دینا۔ جھوٹ کہنا۔ راستی سے کام نہ لینا۔

ازرانِ خود کباب خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ کنایہ از مشقّت خود چیزی حاصل کردن (اردو) محنت و مشقت سے حاصل کرنا۔

ازراہِ آب آمدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بعبور آب آمدن (صائب سـ۵) خیال خال تو آمد بدل ز روزن چشم ؛ چنانکہ دزد بگلشن ز راہ آب آید ؛ (اردو) تری کی راہ سے آنا۔ (۱۱۵۸)

(۱) **ازراہ افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی راہ گم کردن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد۔ بہار گوید کہ ۔۔۔۔

(۲) **ازراہ افتادہ** ہم برین قیاس است مقصودش چیزی نباشد کہ کسی کہ راہ گم کردہ باشد۔ اسم مفعول (۱) (علی قلی بیگ علی ترکمان سلـ۵) ما چو خضریم درین بادیۂ بی سروبن ؛ ہر کہ از راہ فتد بازبراہ اندازیم ؛ (میر معزّی سـ۵) میان بادیۂ قہر در شب دعمت ؛ زمانہ بود سراسیمہ و فتادہ ز راہ ؛ (اردو ۱۷۹) راستہ گم کرنا۔ راستہ بھولنا۔ (۲) راستہ بھولا ہوا۔

(۱۱۵۹) **ازراہ افگندن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی (۱) (ازراہ بازداشتن) و حائل شدن (ظہوری سـ۵) زفکر کعبہ باحرام دیر عریانم ؛ بتان ہند ز راہ حجاز افگندند ؛ (۲) بخیال ما این را کنایۃً مراد ف (ازراہ انداختن) ہم توان گرفت کہ گذشت (اردو) مزاحم ہونا۔ باز رکھنا۔ (۲) دیکھو (ازراہ انداختن)۔

(۱) **ازراہ انداختن** (مصادر اصطلاحی)

(۲) **ازراہ بردن** بقول بہار وصاحب بحر عجم گمراہ کردن و فریب دادن (خواجۂ شیراز سلـ۵) در عین گوشہ گیری عشقم ز رہ بیندا خت ؛

اکنون شدم چو مستان برابر و تو مائل ٭ محمد ابراہیم شوکتی سے) کو فریبی کہ برم یک نفس از راہ ترا ٭ سخت تنگ آمدہ در بغلم آہ ترا ٭ صاحب آنند ذکراین فرماید کہ - - - - - - - - - -

(۳) **از راہ بردہ** | بقول مظہر العجائب بمعنی عاشق مؤلف گوید کہ ہر سہ کنایہ باشد (اردو) (۱) و (۲) بہکانا - بقول آصفیہ گمراہ کرنا - دہوکا دینا ۔ (۳) عاشق - مذکر -

از راہ خار برداشتن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایہ از دفع فساد و مفسد نمودن است چنانکہ نظامی گوید (سے) جوانمردی کن از من بار بردار ٭ گل افشانی کن از رہ خار بردار ٭ مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این صاف و پاک کردن راہ و کنایہ باشد از دفع کردن حائلات و معنی بیان کردۂ صاحب ناصری مجاز است (اردو) راستہ صاف کرنا - حائلات دفع کرنا - فساد مٹانا -

از راہِ خطا رفتن | (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیوجہ رفتن و خطا کردن در رفتن ـ حافظ شیراز (سے) آن ترک پریچہرہ کہ دوش از بر ما رفت ٭ آیا چہ خطا دید کہ از راہ خطا رفت ٭ (اردو) غلطی سے چلے جانا -

(الف) **از راہِ دور آمدہ** | (اصطلاح)

(ب) **از راہِ دور رسیدہ** | بقول صاحب بحر و بہار و وارستہ (۱) مضمون تازہ و خیال نازک و (۲) مہمان عزیز مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد و رای معنی حقیقی (محمد قلی سلیم سے الف) چون مصرعی ز من شنوی عزتش بدار ٭ از راہ دور آمدہ مضمون تازہ ایست ٭ (مرزا معز فطرت سے ب) از راہ دور میرسد این گوہر متاع ٭ غافل مباش از سخن دیر دیر ما ٭ بیدل بمعنی حقیقی ہم آوردہ (رباعی) پیش از ہمہ شاہان غیور آمدۂ ٭ ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ ٭ ای ختم رسل قرب تو معلوم شد ٭ دیر آمدۂ ز راہ دور

آمدہ ؛ (اردو) (۱) دور کی بات (مؤنث) (۲) عزیز مہمان (مذکر) دیکھو (از دور رسیدہ)

از راہ رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وبہار رواست گمراہ شدن و فریب خوردن (صائب ؎) بفریب کسی ز راہ مرو ؛ یوسف من اگر برادر تست ؛ (ولہ ؎) مرو ز راہ باتید توشہٴ دگران ؛ کہ چون پیادہٴ حج خرج راہ خواہی شد ؛ (اردو) بھٹکنا۔ فریب کھانا۔

از راہِ کوہ رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار رواست اعلام کردن (محمد سعید اشرف ؎) سخن بکر بیست تحسین سخندان چہرہ آرایش ؛ ز راہ کوہ رفتن باشد اورا دخل بیجایش ؛ (اردو) اعلام کرنا۔ دیکھو فرہنگ آصفیہ (رگا نڑمارنا)

از راہ گردیدن استعمال۔ بمعنی بازرفتن و بازگردیدن است (انوری ؎) گفتہ زرایش در شب معراج جاہ ؛ آفتاب و ماہ را از راہ گرد ؛ (اردو) واپس ہونا۔ پلٹ جانا۔ لوٹ جانا۔ (الحاق)

از رخ نقاب کشیدن (مصدر اصطلاحی) دور کردن نقاب از روی باشد (ظہوری ؎) ماہ من چون ز رخ نقاب کشید ؛ سجدہ از فرق آفتاب کشید ؛ (اردو) نقاب اٹھانا بقول آصفیہ گھونگٹ اٹھانا۔ منہ کے اوپر سے پردہ ہٹانا۔ نقاب الٹنا۔ (الحاق)

ازرق بقول برہان با رای قرشت بر وزن ابلق (۱) نام خط چہارم است از ہفت خط جام جم (۲) در عربی رنگ کبود را گویند۔ مؤلف گوید کہ مقصود صاحب برہان از رای قرشت حرف سوم باشد۔ صاحب منتخب بر (زرق) گوید کہ بالضم کبود چشمان و (ازرق) جمع آن و بر (ازرق) بزای معجمہٴ دوم فرماید کہ کبود چشم و چیزی صاف۔ بحثی بر (ازرق۔ بہ رای مہملہٴ دوم) ہم کردہ ایم۔ حاصل اینست کہ این لغت عرب است بمعنی دوم و فارسیان بمعنی اول

ہم استعمالش کردہ اند وعجبی نیست کہ خط چہارم از ہفت خط جام جم (کبود رنگ) باشد۔ سند معنی اول از کلام خاقانی بر (ارزق - بہ رای مہملہ دوم) گذشت کہ در آن لفظ (ارزق) را بہ رای مہملہ دوم نوشتہ اند وبعض بہ زای ہوز دوم گرفتہ اند کہ ہمدر آنجا ذکرش کردہ ایم۔ بخیال ما (ارزق) بہ رای مہملہ دوم بدین معنی غلط است ودر کلام خاقانی بہ زای معجمہ دوم صحیح باشد۔ صاحبان ضمیمہ برہان وجامع وہفت وغیاث ذکراین بہ زای معجمہ دوم کردہ اند۔ مخفی مباد کہ خان آرزو در سراج بر (خط جام) نوشتہ کہ خطی کہ در جام جمشید بود وآنجام ہفت خط داشت اول خط جور۔ دوم خط بغداد - سوم خط بصرہ - چہارم خط ازرق - پنجم خط اشک - ششم خط کاسہ گر - ہفتم خط فرودین - صاحب ازاحۃ الاغلاط صراحت کردہ است کہ بجای حرف دوم زای ہوز است رای مہملہ گرفتن غلط باشد (انوری ۵۲) دوش چون شد حدیث دردا دیم؛ قصہ چرخ ازرق - زراق؛ (اردو) (۱) جام جمشید کے سات خطون سے چوتھے خط کو فارسیون نے (ازرق) کہا ہے (۲) ازرق - بقول امیر (عربی) اسکا مادّہ زرق ہے نیلا - وہ آدمی جسکی آنکھ کنجی ہو -

ازرق پوش استعمال - بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ نیلگون لباس یعنی آنکہ جامۂ نیلگون پوشد - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - اسم فاعل ترکیبی است وقرین قیاس (اردو) نیلگون لباس - نیلے لباس والا -

ازرق چرخ (استعمال) بقول صاحب مؤید بکسر قاف - فلک باشد - دیگر کسی ذکر این نکرد ولیکن ترکیب اضافی موافق قیاس است (اردو) آسمان - مذکر -

ازرق شامی استعمال - بقول صاحب بحر

نام شخصی کہ در قتل امام الشہداء علی جدّہ و علیہ التحیۃ والثنا معاضد شمر علیہ اللعنہ بود - وارستہ و بہار وصاحب انند ہم ذکرش کردہ اند (محسن تاثیر ۵) ہر صبح بچشم فلک تیرہ حرامیست ؎ ہر شامگہم چرخ	کبود ازرق شامیست ؎ (اردو) ازرق شامی ایک شخص کا نام ہے جو واقعۂ کربلا مین یزید کا شریک تھا عجب نہین کہ اوس کی آنکھ کنجی ہو اور یہی وجہ تسمیہ ہو -

ازرک بقول صاحب ضمیمۂ برہان با اوّل و ثانی مفتوح و رای مکسور بزرگ گویند دیگر کسی از محقّقین فرس ذکر این نکرد بخیال ما عجبی نیست کہ این مخفف ہمان (ازدزکن) باشد کہ گذشت - از لغات ژند و پاژند و عجبی نیست کہ حرف سوم ہم رای ہوز است یا حرف چہارم (ازدزکن) رای ہملہ بدین وجہ کہ ماخذ (ازدزکن) متحقّق نشد و دیگر کسی از محقّقین ذکر این نکرد - از تحقیق حرف سوّم این قاصریم (اردو) دیکھو ازدزکن -

ازرکاب پاکشیدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از کنارہ از رکاب کردن) و سوار نشدن (۱۴۳۲)
و این مصدر خاص بہ تعمیم (از چیزی پاکشیدن) داخل است کہ گذشت و سند این مصدر انجا از کلام سلیم گذشت (اردو) رکاب سے پاؤن نکال لینا - سوار نہونا -

ازرگ اندیشہ خون چکیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار و آنند نہایت فکر و اندیشہ کردن - صاحب رشیدی و ناصری فرماید کہ کنایہ از فکر و اندیشہ - بقول صاحب جہانگیری کنایہ از دقت فکر و اندیشہ بود و صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کردہ یعنی (ازرگ اندیشہ خون چکید) بمعنی اندیشۂ بسیار کرد و رنج کشید - صاحبان برہان و ہفت و جامع (ازرگ اندیشہ چکیدن) را نوشتہ گویند کہ کنایہ از دقت کردن در فکر و اندیشہ باشد مؤلف

گوید که محققین آخر الذکر به تسلیم ۔ لفظ (خون) را ترک کرده اندکه بغیر آن معنی درست نمیشود
و باعتبار معنی ما را با صاحب رشیدی و ناصری اتفاق است واگر خواهیم که بشکل معنی مصدری بیانش کنیم
کنایه باشد از (ظاهر شدن فکر و تلاش بسیار و محنت بسیار واقع شدن) حیف است که محققین
اوّل الذّکر معنی این را بطور متعدّی بیان کرده اند۔ اگرچه سندی پیش نشد ولیکن در صحت
این مصدر اصطلاحی شبهی نیست ۔ ما استعمال این کرده ایم و برای اظهار طرز استعمال همینجا
نقلش کنیم (سہ) به تیغ نازکشی سرمه ترک شهلا را ؛ چنانکه از رگ اندیشه خون چکد ما را ؛
(اردو) لهو پینا ایک هونا ۔ بقول آصفیه نهایت شفقت مین پڑنا (حالی سہ) حلال
آدمی کو ہے کھانا نه پینا ؛ نه هوا یک جبتک لهو اور پسینا ؛
ازرم بقول ضمیمهٔ برهان مخفف آزرم است که شرم و انصاف باشد دیگر کسی از محققین
فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید که (آزرم) به چهار ده معنی در مد وده گذشت اگر این را مخفف
آن گیریم باید که بهمه معانیش باشد تخصیص دو معنی چرا۔ و بدین وجه که ما بر (آزرم) از ما خدش
بحثی نه کرده ایم در ینجا غور کردیم (زرم) بقول صاحب منتخب بالفتح لغت عرب است بمعنی
(از میان شاش کسی را برخیزانیدن) پس ازین معنی کنایة معنی بی شرمی و بی انصافی توان
گرفت و در فارسی قدیم الف نفی در اوّل لفظ می آورند چنانکه بر لفظ (اهنبان) ذکر آن کرده ایم
پس ازین توجیه معنی (ازرم) شرم و انصاف توان گرفت و بخیال ما همین باشد وجه تخصیص
دو معنی که بالا مذکور شد پس اگر آزرم را بالمد نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی گیریم توانیم عرض کرد که از چهار ده
معانی که بر آن گذشت معنی اوّل و ششم را اصل گیریم و باقی معانی را مجاز آن یا در بعض معانی ؛

آن الف را وصلی قرار دہیم و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال - برای اسم جامد این قسم تاویلات ضرورت ندارد (اردو) شرم - بقول آصفیہ (فارسی) مؤنث - غیرت - حیا - انصاف بقول امیر (عربی) مذکر - داد -

ازرمید خت | اصطلاح بقول برہان وجامع وسروری وہفت با دال وخای نقطہ دار بر وزن سحری گفت (۱) نام دختر پرویز است کہ لشکر بدو بیعت کرد و ششماہ ملک راند و (۲) نام شہری نیز ہست کہ او بنا کرد - معنی اوّل بلا آزرم) در ممدودہ ہم گذشت کہ مخفف این باشد و (آزرمی دخت) و (آزرمین دخت) نیز بہر دو معنی در ممدودہ نوشتہ ایم - صاحب ناصری ہمدرانجا نسبت معنی اوّل گفتہ کہ معنی ترکیبی این دختر حیا دار است پس درینجا ہم ہمان قیاس باشد کہ (ازرم) بدون مدہم بمعنی شرم گذشت اندرین صورت (ازرمی) و (ازرمین) بقاعدۂ فارسی بیای نسبت و بہ یا و نون نسبت بمعنی منسوب بہ شرم و شرمگین باشد - مخفی مباد کہ بذیل (آزرم) معانی حیا و شرم و بزرگی و عزت و حرمت و تاب و طاقت و رحم و شفقت و عدل و انصاف و سلامتی و راحت و قہر و خشم - گذشت پس بلحاظ صفات دختر پرویز ممکن است کہ یکی را ازینہمہ معانی بالا در وجہ تسمیۂ این گیریم - نسبت معنی دوم ہمین قدر عرض کنیم کہ شہر آبادکردۂ (ازرمید خت) را بنامش موسوم کردند (اردو) دیکھو آزرمید خت -

ازرنگ | بقول برہان وجامع و انند بروزن بد رنگ خیار با درنگ را گویند - بقول صاحب جہانگیری مطلق خیار - خان آرزو در سراج باتفاق برہان گوید کہ بمدہ نیز گفتہ اند - ما در ممدودہ ذکر این کردہ ایم - صاحب محیط بر خیار فرماید کہ بکسر اوّل اسم فارسی است وبفارسی (بادرو)

ملا با در وغ) ہم خوانند و شامل (تقشد) یعنی خیار با درنگ و (تقثا) یعنی خیار زہ است و لہذا تخم ہردو را تخم خیارین نام است و اکثر مراد ازان (قثد) است کہ آن را (خیار ماکول) و بشیرازی (خیار رد رزاز) و (خیار بالنگ) و بخراسانی (خیار بادرنگ) و بفارسی (کارنجک) و بسریانی (جلارا) و بیونانی (فلوموس) و (فامور دن) و بہندی کھیرا گویند۔ سرد تر در دوم و گویند در سوم و بقول بعضی گرم تر در دوم و در آن قبضی است و مدر بول و مطفی حرارت و مسکن تشنگی و منافع بسیار دارد مؤلف گوید کہ (ازرنگ) مخفف و مبدل بادرنگ باشد کہ بای عربی بکثرت استعمال حذف شد و دال مہملہ بقاعدۂ فارسی بزای ہوز بدل شد ہمچو (سرخ مرد) و (سرخ مرز) کہ نام رستنی است و اگر مرکب گیرند از کلمہ (از) و (رنگ) بمعنی لفظی این (از رستنی و روئیدنی) باشد کہ رنگ بقول برہان حاصل بالمصدر رستن و روئیدن آمدہ کہ فارسیان خیار بادرنگ را بدین نام موسوم کردہ باشند و اللہ اعلم (اردو) کھیرا۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ ایک قسم کی چھوٹی ککڑی۔ بادرنگ۔ قثد۔

ازرنگ گشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند تغیر یافتن رنگ۔ بخیال ما بدرنگ شدن و گردانیدن رنگ باشد۔ بہار عجم را زیادت بای موحدہ (از رنگ بگشتن) نوشتہ چیزی جز این نباشد کہ در سند بای زائد موجود است ما طرز صاحب انند را پسند کنیم (خواجہ شیراز ؎) آب حیوان تیرہ گون شد خضر فرخ پی کجاست * گل بگشت از رنگ خود باد بہاران را چہ شد * (اردو) رنگ بدلنا۔ بقول آصفیہ۔ رنگ اڑنا۔ رنگ کا متغیر ہونا۔ مؤلف کہتا ہے کہ بدرنگ ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۱۴۲۴) **ازرو پردہ برگرفتن** (مصدر اصطلاحی) برداشتن نقاب از روست مرادف (از رخ نقاب کشیدن) کہ گذشت بحث مفصل این بر (پردہ برگرفتن) آید (انوری ۵) روی توکہ شمع لالہ زود رگیرد بگل پردہ زردی باتوچون برگیرد: (اردو) نقاب چہرہ سے ہٹانا منھ سے نقاب ہٹانا۔ نقاب اُٹھانا۔ (دیکھو از رخ نقاب کشیدن)

(۱۴۲۵) **ازرہ چپ زدن** (مصدر اصطلاحی) کنا سرنگی ہرگز ظہوری چپ نزد: سالک از پا در بیابان بلا باشد از پہلوتہی کردن از راہ (ظہوری ۵) ازرہ پرکار داشت: (اردو) پہلوتہی کرنا۔ کنارہ کرنا۔

ازریش کند و بر بروت بست (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ عیبی را بطرزی دفع کنند کہ مماثل آن عیبی دیگر پیدا شود (اردو) صاحب محاورات ہند نے اسی فارسی مثل کو بہ تبدیل خفیف اردو مین استعمال فرمایا ہے یعنی ” از ریشم کند و در بروتم پیوند“ اور محل استعمال کی نسبت فرماتے ہین کہ اعلیٰ مرتبہ سے اٹھا کر پست مرتبہ مین ڈالنا۔ بے تکا کام کرنا مؤلف کو آپ سے اختلاف ہے۔ ایسے مواقع مین فارسیون نے (از اسپ فرود آوردہ بر خر نشاند) کا استعمال کیا ہے اس خاص مثل کو اس موقع سے تعلق نہین ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے ” احمد کی پگڑی محمد کے سر“ اس سے لاابالی پن اور بی تکاپن ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ بھی فارسی مثل کی مرادف نہین ہے۔ ہماری راے مین دکن کی ایک کہاوت من وجہ اسکی مماثل ہے یعنی ” ہاتھون کو صاف کیا تو منھ کالا ہوا“ یہ اس موقع پر کہتے ہین جب کہ

کوئی شخص اپنے عیوب کو عقلمندی کے ساتھ دفع نہ کرے۔ اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہاتھ کی سیاہی دفع کرنے کے لئے پانی سے کام نہ لے بلکہ لب لگا کر صاف کرنا چاہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہاتھ تو ضرور صاف ہونگے مگر ساتھ ہی لبون پر سیاہی چڑھ جاویگی۔

از ریگ روغن می کشد (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلّف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کسی کار بی نتیجہ کند (اردو) ہوا کو مٹھی مین بند کرتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کے مصدر کو لکھا ہے یعنی (ہوا مٹھی مین بند کرنا) محنت بے فائدہ کرنا۔ مشقت لاحاصل کرنا۔ ایسا کام کرنا جو ناممکن اور قریب بہ محال ہو۔ اس موقع پر دکن مین کہتے ہین "مکے کی روٹی پکاتا ہے" یعنی بی نتیجہ کام کرتا ہے۔ ناممکن کام کا ارادہ کرتا ہے۔

(الف) **از زبان افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند و وارستہ مجال سخن نداشتن (میرزا مقیم الف) گشتم ہلاک و حرف توام در دہان ہنوز ؛ افتادم از زبان و تو لی بر زبان ہنوز ؛ (مخلص کاشی ۔۔) آنکہ بی تقریر از حال دلم آگاہ بود ؛ از زبان افتادم و گوشی بفریادم نکرد ؛ مؤلّف گوید کہ استعمال این مصدر با شمع بمعنی خاص وارد یعنی۔۔۔

(ب) **از زبان افتادنِ شمع** بمعنی خاموش شدن شمع و ظاہر است کہ این خاموشی (۱۴۲۲)
در ای مجال سخن نداشتن است۔ (صائب ۔۔) شمع در پردۂ فانوس نیفتد ز زبان ؛ نشود چشم سخنگوی تو از خواب خموش ؛ (اردو) (الف) زبان بند ہونا بقول آصفیہ قوت گویائی جاتی رہنا۔ بات کرنے بولنے سے عاجز ہونا (ناسخ ۔۔) شب فرقت مین ہم

پھرتے ہیں نالان ؛ زبان ہوتی نہیں شل جرس بند ؛ (ب) چراغ بجھنا ـ چراغ بڑھنا ـ بقول آصفیہ چراغ کا خاموش ہونا ـ

از زبان افتادنِ قلم (مصدر اصطلاحی) (۱۲۲۷)
یارای تحریر نبودن در قلم و خراب و سوده شدن نوک و زبانش و این کنایه باشد (محمد رفیع واعظ ؎) از بس بحال واعظ دل خسته ناله کرده ؛ افتاد از زبان قلم هرزه نال ما ؛ (اردو) قلم گھس جانا ـ قلم بگڑ جانا ـ تحریر کے قابل نہ رہنا ـ

از زبان افگندن (مصدر اصطلاحی) صاحب بحر عجم و وارسته ذکر این بذیل (از زبان افتادن) کرده فرماید که متعدی است و بقول بهار و انند مجال سخن نه دادن (صائب ؎) نرگس مستانه اش از سرمهٔ شرم و حیا ؛ شوخ چشمان هوس را از زبان افگنده بود ؛ (اردو) زبان بند کرنا ـ بقول آصفیہ بولنے سے روکنا ـ بات نہ کرنے دینا ـ خاموش کرنا ـ

از زبان انداختن (مصدر اصطلاحی) بقول بهار و انند مرادف (از زبان افگندن) آقا شاپور المتخلص به شاپور (؎) دشمن خود خواندم بانکه او را دوست داشت ؛ آنقدر گفتم که او را از زبان انداختم ؛ (علی خراسانی ؎) چرا باید از زبان اندازدش هنگام گویائی ؛ سرو مرغ بستان را چو می گردد چمن باعث ؛ (اردو) دیکھو از زبان افگندن ؛

(۱) از زبان بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم سهو و خطا کردن در گفتگو ـ بهار ذکر ـ ---------

(۲) از زبان بر آمدن حرف کرده گو... که معروف مؤلف گوید که (۲) بمعنی بیرون شدن حرف از زبان است ـ صاحب بحر (۱) را مرادف (از زبان در آمدن) گرفته که می آید و ما طالب سندباشیم که کسی از محققین فرس یاد... نیست

وصراحت کامل بر (اززبان جستن و در آمدن) کرده ایم (اردو) (۱) گفتگو مین چوکنا- سهو کرنا صاحب آصفیه نے (زبان سے نکلنا) پر لکھا ہے که بلا اراده کوئی بات منهه سے نکل جانا- دکن مین (منهه سے نکل جانا) مستعمل ہے- یعنی چوک یا سهو سے کوئی بات زبان سے نکل جانا- (۲) منهه سے بات نکلنا

(۱) **اززبان جستن** (مصدر اصطلاحی)

بقول برهان و بهار وانند وضمیمهٔ برهان وهفت کشا از خطا وسهو در گفتگو باشد- صاحب بحر این را مرادف (اززبان برآمدن) گوید که بهمین معنی گذشت خان آرزو در سراج بذیل (اززبان در آمدن) ذکر این کرده- مرادفش گوید به همین معنی یعنی سهو کردن در تکلم- صاحب ناصری این را ----

(۲) **اززبان جستن سخن** نوشته- کنایه از سهو وخطای بی اختیار در تکلم مؤلف گوید که (۱) عام است برای سخن وغیر آن مثل ناله و فریاد و آه و (۲) مخصوص به سخن وامثال آن که بی ساخته وناخواسته اززبان برآمدن سخنی بسهو که قائل اراده آن نداشت (اردو) (۱ و ۲) صاحب آصفیه نے (زبان سے نکل جانا) پر فرمایا ہے کہ بلا اراده کوئی بات منهه سے نکل جانا دکن مین کہتے ہین (منهه سے نکل جانا)

اززبان در آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بهار وضمیمهٔ برهان مرادف (اززبان جستن) که گذشت- صاحبان ناصری وسر[اج] وانند ورشیدی وشمس وجهانگیری هم ذکر این کرده اند باتفاق همه در معنی است که کنایه با[شد] از سهو کردن در تکلم ومابر (اززبان جستن سخن) صراحت کرده ایم وطرز بیان محققین پسند خاطر ما نیست که سهو در تکلم کردن چیزی دیگر است و (ا[ز] زبان در آمدن یا جستن سخنی) معنی دیگر دار[د] یعنی سخنی یا دشنامی و مدح وثنائی که بدون ا[راده] قائل بسهو اززبانش بی ساخته برآید آن را فا[...] (اززبان در آمدن و اززبان جستن) گفته[...]

حیف است که کسی از محققین سندی پیش نکرد - ما از معاصرین عجم تحقیق این کرده ایم (اردو) دیکھو (از زبان جستن)

(۱) از زبان کسی چیزی آوردن | مصادر
(۲) از زبان کسی چیزی بستن | اصطلاحی
(۳) از زبان کسی چیزی ساختن | بقول
(۴) از زبان کسی چیزی گفتن | صاحب

بحر و بهار و آنند نقل کردن چیزی را از زبان کسی که او گفته باشد (محمد قلی سلیم ۵) تا فتد راز من شود دل از پرده برون ۞ حیله سازان ز زبان تو خبر می آرند ۞ (قدسی ۵۲) از زبان من غرض گو گر نه حرف تازه بست ۞ یار را وراق تغافل را چرا شیر از و بست ۞ (ظهوری ۵۵) مژدهٔ وصل ضرور است تو هم باور کن ۞ از زبان تو ظهوری خبری خواهم بست ۞ (صائب ۵۳) چنان ز عشق تو ویران شدم که نتوان ساخت ۞ اگر ضرر بود از زبان من سخنی ۞ (تنها ۵) کی گفته ایم گل برخ او برابر است ۞ بلبل عبث در ... گو از زبان ما ۞ مؤلف عرض کند که از سند اول مصدر ----------
(۱) از زبان کسی آوردن خبر) پیدا است و از سند دوم و سوم که مال قدسی و ظهوری است مصدر ----------
(۲) از زبان کسی بستن حرف و خبر) هویدا است از سند چهارم صائب - مصدر اصطلاحی -
(۳) از زبان کسی ساختن سخن) و از سند پنجم تنها - مصدر اصطلاحی -----
(۴) از زبان کسی گفتن دروغ) ظاهر شد پس (۱) مصدر اول در حقیقت مرادف (آوردن از زبان کسی) است که گذشت و متعلق به معنی هشتم مصدر (آوردن) که بجایش مذکور شد معنی این مطلق نقل کردن خبر و سخن و امثال آن از زبان کسی - آنچه صاحبان بحر و آنند و بهار درینجا معنی تازه پیدا کرده اند یعنی (نقل کردن

چیزی از زبان کسی کہ او نگفتہ باشد) قابل غور است و این معنی البتہ از قرینۂ مصرع اول پیدا میشود ولیکن مال مصدر نیست۔ اگر (از زبان کسی آوردن خبر یا سخن بحیلہ) قائم کنیم البتہ معنی بیان کردۂ محققین بالا را بدین مصدر مخصوص توانیم کرد بر خلاف این اگر گوئیم کہ "از زبان پیمبر یا از پیمبر علیہ السلام آوردہ است یا خبری آوردہ است" معنی این ہمین قدر است کہ نقل حدیث کردہ است و بس۔ (اردو) دیکھو آوردن از زبان کسی۔ اور بلحاظ معنی بہار و بحر۔ کسی کی جانب سے بات بنانا۔ کسی کی طرف سے جھوٹ موٹ کہدینا۔ کسی کی جانب سے غلط روایت کرنا۔

(۲) نسبت مصدر دوم عرض میشود کہ مصدر (بستن) درین مصدر اصطلاحی اصل است و حرفی و خبری و سخنی را از زبان کسی بستن یعنی منسوب کردن خود متقاضی معنی بیان کردۂ ہر سہ محققین بالا است۔ بر خلاف نمبر (۱) (اردو) کسی کی جانب سے بات بنانا۔ جھوٹ موٹ کہدینا۔ غلط روایت کرنا۔

(۳) نسبت مصدر سوم عرض کنیم کہ در تعمیم چیزی حرف و خبر و سخن و مماثل آن شامل است و مصدر (ساختن) کہ اصل این مصدر اصطلاحی است متقاضی معنی سازش است پس ما را با معنی بیان کردۂ ہر سہ محققین اتفاق است (اردو) دیکھو نمبر (۲)

(۴) در مصدر چہارم ما را با ہر سہ محققین بالا اتفاق نیست زیرا کہ مصدر (گفتن) باعتبار معنی ہیچ قرینۂ سازش ندارد و پس (از زبان کسی چیزی گفتن) مرادف (آوردن از زبان کسی) است کہ گذشت یعنی بمعنی نقل کردن از زبان کسی باشد و بمعنی نقل کردن چیزی را از زبان کسی کہ او نگفتہ باشد) نمیتوان گرفت از سند پیش کردۂ محققین بالا ہم (از زبان کسی

گفتن دروغ) پیدا می شود - حاصل اینست که لفظ (دروغ) این معنی را پیدا کرد وبلا وجود آن یا مماثل آن ہرگز این معنی پیدا نمی شود - ہر سہ محققین	بر ین غور نفرمودہ اند - واین مماثل مصدر اصطلاحی اوّل است - (اردو) دیکھو نمبر (۱)

(۲۲۲) ازز‌ہ انداختنِ کمان (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بیکار کردن کمان وگسلتن آن از انتہای کشش (ظہوری ـــــہ) کمان خرد از زہ انداختم ؛ خطانیست در سعی تنگیرا ؛ (اردو) کمان توڑ دینا ـ

(۱) اززیرِ سنگ برآمدن (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم از مہلکہ شدید خلاص یافتن - بہار واننذ ذکر (۲) ہمین معنی کردہ (صائب ـــــہ)
(۲) اززیرِ سنگ برون آمدن
آمد ززیر سنگ برون ہر لیکہ ریخت ؛ برخاک میوہ ہای تمنّای خام را ؛ صاحب بحر (اززیر سنگ بیرون آمدن) را ہم نوشتہ (اردو) شدید آفت اور مہلکہ سے بچنا - نجات پانا ـ

(۱) اززیرِ سنگ برون آوردن (مصادر	است کہ گذشت و فرماید کہ (اززیر سنگ پیدا
(۲) اززیرِ سنگ بیرون آوردن اصطلاحی)	شدن) لازم آنست - قارستہ ہم ذکر (۲) و (۴)
(۳) اززیرِ سنگ پیدا شدن (۱) و (۴)	کردہ (مخلص کاشی ـــــہ) گرشود آئینۂ دل آب
(۴) اززیرِ سنگ پیدا کردن بقول بہار	حسنت را چہ باک ؛ میکند پیدا اززیر سنگ حیران
کنایہ از بہم رسانیدن چیزی از جائیکہ حصول آن	دگر ؛ مؤلف عرض کند کہ برای ادّعای ہرسہ
از انجا وقوع نداشتہ باشد - صاحب بحر عجم نسبت	محققین و ہر چہار مصدر اصطلاحی ہمین یک سند
(۲) و (۴) گوید کہ مرادف (از چوب چیزی تراشیدن)	است وبس کہ با چہارم مخصوص باشد بخیال ما توقّف

ہمین یک سند مصدر ------------	باشد از کار عجیب و غریب کردن (اردو) (۱)
(۵) از زیر سنگ پیدا کردن حیرانی پیدا	و (۲) و (۴) و (۵) دیکھو از چوب تراشیدن
میشود و معنی آن کنایۃً ہمان است کہ با برادر از چوب	چیزی (۳) عجیب و غریب کام وقوع
تراشیدن چیزی بیان کردہ ایم دیگر ہیچ یعنی کنایہ	مین آنا ۔

از سایۂ خود رم می کند (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ چون فارسیان کسی را در غایت وحشت بینید این مثل را بحق او زنند (اردو) اپنے سائے سے وحشت کرتا ہے " دکن مین کہتے ہین " اپنی چھاؤن سے چمکتا ہے " امیر نے (اپنے سائے سے وحشت ہونا) کا ذکر فرمایا ہے یعنی حد سے زیادہ وحشت ہونا (رند ؎) اندنون کیا جنون کی شدت ہے ؛ اپنے سائے سے مجھکو وحشت ہے ؛

(۱۲۲۵) **از سخن لب تہی کردن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از خاموش ماندن (ظہوری ؎) گرچہ لبہا تہی کنم ز سخن ؛ دیدۂ پر نگاہ بر چیزم ؛ (اردو) خاموش رہنا ۔

(۱) از سر باز شدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار بمعنی جدا شدن حیف است کہ سندی پیش نشد بخیال ما این کنایہ باشد دیگر کسی ذکر این نکردہ (از سر باز کردن چیزی) کہ می آید متعدی این است و این لازم آن ۔ بخیال ما باید کہ این را ہم ------------

(۲) از سر باز شدن چیزی قائم کنیم یعنی دور شدن چیزی از سر باشد چنانکہ دور شدن بلا و خمار و عقل و امثال آن از سر و نباید کہ در معنی این از آن قدر تعمیم کار گیریم کہ صاحب بحر و بہار گرفت (اردو) سر سے دفع ہونا ۔ دور ہونا ۔ جانا ۔ ٹلنا

از سر باز کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) یعنی دور کردن چیزی از خود و (۲) انداختن ورق کم گنجیفہ برای برآوردن ورق بیش بہارآرند کر معنی اول گوید کہ بعضی قید (بلطائف الحیل) نیز کردہ اند یعنی دور کردن چیزی بلطائف الحیل از خود و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ (خواجہ جمال الدین سلمان سلمہ) از سر من باز کن ساقی خرد را کین زمان ٭ با خیالش خلوتی دارم کہ جان را بار نیست (ولہ سلمہ) ساقیا از شبانہ مخموریم ٭ از سرم باز کن بلای خمار ٭ مؤلف گوید کہ از ہر دو سند بالا پیدا است کہ برای معنی اول مصدر اصطلاحی ---------

از سر باز کردن چیزی قائم کنیم کہ بمعنی از سر دور کردن چیزی باشد و در تعمیم (چیزی) عقل و خمار و امثال آن داخل باشد کہ متعلق بہ سر است و نیز بہ تحقیق ما ضرورت آن نیست کہ برای معنی اول (لطائف الحیل) را داخل معنی کنیم و مراد محققین بالا از معنی دوم فرو ریختن و انداختن ورق کم رتبہ است یک بازی باشد جہت بکار آوردن ورقی کہ در تمامان بازی درجہ اعلی پیدا کند۔ آنانکہ از بازی گنجیفہ بیخبر اند مقصود ما ازین نشین ایشان نشود بای حال برای معنی دوم باید کہ مصدر ---------

از سر باز کردن ورق گنجیفہ قائم کنیم حیف است کہ سندی پیش نشد و گیر بیا مدار دو (۱) سر سے ٹالنا ۔ دفع کرنا (۲) گنجیفے کا ہلکا پتا پھینکنا تاکہ صرف بھاری پتا رہجاے اور اسکے ذریعہ سے جیت ہو۔

(۱) از سر بدر آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند مرادف (از سر باز کردن) کہ گذشت ۔ ما صراحت خیال خود ہمہ آنجا کردہ ایم (خواجہ شیراز سلمہ) ما جرا کم کن و باز آ کہ مرا مردم چشم ٭ خرقہ از سر بدر آورد و بشکرانہ بسوخت ٭ بخیال ما این را باید کہ ---------

(۲) از سر بدر آوردن چیزی قائم کنیم ۔ بمعنی از تن جدا کردن چیزی از قسم لباس و

(۳) از سر بدر آوردن خرقه | کنایه باشد از دور کردن خرقه از تن - مصدر دوم من وجه تعمیم دارد که بجای خرقه - قبا یا لباس دیگر را هم شامل است اگرچه سندش مخصوص است بخرقه - آنچه بهار این را بمعنی مرادف (از سر باز کردن) نوشته قابل غور است که سندش پیش نکرد و از نظر ما هم نگذشت (اردو) (۱) و (۲) اتارنا (۳) خرقه اتارنا -

(الف) از سر بدر بردن | (مصادر اصطلاحی)
(ب) از سر بدر رفتن | بقول صاحب بحر عجم (ب) بمعنی (۱) از حد تجاوز کردن مؤلف گوید که مقصودش غیر از بیخود شدن نباشد و (۲) لبریز شدن پیمانه و سبو و دیگ و امثال آن و (الف) متعدی (ب) باشد مؤلف گوید که مقصودش خبرش نباشد که (الف) (۱) بمعنی از حد تجاوز کردن یعنی بیخود کردن باشد و (۲) لبریز کردن پیمانه و امثال آن - بطرزیکه آبش از کناره‌ها فرو ریزد - و از سند نسبت (ب) گوید که از حد تجاوز کردن چون پیمانه و سبو و دیگ و از سر لبریز شدن آن باشد یا آبی که آنچه در وی هست بریزد و نسبت (الف) همزبان بحر عجم - بهار نسبت (ب) فرماید کنایه از دور شدن و بقول بعضی از فضلا بمعنی جوش زدن دیگ - و از حد تجاوز کردن مؤلف گوید که طرز بیان صاحب بحر عجم بهتر از دیگران است بخیال ما برای معنی اول باید که لفظ (کسی) در آخر مصدر زیاده کنیم و برای معنی دوم لفظ (چیزی) مخصوص به مائعات (ظهوری الف ۵) ساقی از سر مرا بدر برداشت * لطف سرشار و جام سرجوشت (وله ب ۵) رفتیم ز سر بدر خوشا حال مستیم ز جرعهٔ ایاغی * (اردو) (الف) (۱) بیخود کرنا (۲) چھلکا دینا - ابال دینا - (ب) (۱) بیخود ہونا (۲) ابل جانا - چھلک جانا - چھلک پڑنا - بہ نکلنا

از سر بدر رفتن آب چیزی | (مصدر اصطلاحی) بمعنی از حد بیرون شدن آب از سر باشد و قریب بمعنی آب از سر گذشتن که در مصدر گذشت (سعید اشرف ۵) گویا از سر بدر رفتست

(الف ۷۰)

آب جدولش؛ کاین چنین گلزار اشعارش خراب

افتادہ است؛ (اردو) پانی حد سے بڑھ جانا۔

دیکھو آب از سر گذشتن۔

از سر بدر شدن (مصدر اصطلاحی) بقول

صاحب بحر عجم بہر دو معنی مرادف از سر بدر رفتن

بہار ووارستہ ہم بمعنای بیان کردہ خود کہ بر

(از سر بدر رفتن) گذشت این را مرادف آن

داند مؤلف گوید کہ ما بر (از سر بدر رفتن) بحث

کامل کردہ ایم کہ متعلق باین باشد (زلالی ؎)

می عشقش چو شور بام و در شد؛ پیالہ تنگ بود

از سر بدر شد؛ (اردو) دیکھو از سر بدر رفتن

(۱) **از سر بدر کردن** (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار بمعنی از سر بدر آوردن کہ گذشت

(خواجۂ شیراز ؎) دل را اگرچہ بال و پر از غم

شکستہ بود؛ سودای خام عاشقی از سر بدر نکرد

مؤلف گوید کہ ما صراحت کافی بر (از سر باز

کردن چیزی) کردہ ایم و این مرادف آنست

و بخیال ما باید کہ این را ہم ---------

(۲) **از سر بدر کردن چیزی** قائم کنیم و

در تعمیم (چیزی) سودا و عقل و نشہ و خمار و امثال

آن داخل باشد کہ متعلق بہ سر است (اردو)

دیکھو از سر باز کردن چیزی۔

(۱) **از سر بردن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار

متعدی (از سر رفتن) کہ می آید سندی از ظہوری

پیش کردہ است کہ متعلق است با (از سر بدر بردن)

و ہمانجا گذشت۔ مؤلف گوید کہ باید کہ اینرا

(۲) **از سر بردن چیزی** قائم کنیم بمعنی از سر دور

کردن چنانکہ از سر بردن عقل و ہوش و نشہ و مستی

و امثال آن کہ متعلق بہ سر باشد۔ (اردو)

سر سے دفع کرنا۔

از سر برکشیدن دراعہ (مصدر اصطلاحی) (۱۹۳۱)

بمعنی جدا کردن دراعہ از بدن۔ اگر این را از

سر برکشیدن جامہ) قائم کنیم جا دارد کہ برای

ہمہ اقسام لباس عام شود کہ پوشیدن بر آوردن

آن متعلق به سر باشد واین از قبیل ومرادف
(از سر بدر آوردن چیزی) است که گذشت۔
(انوری ؎) آسمان را گر نوید جامهٔ سکنان دهی تا
درزمان دراعهٔ پیروزه از سر برکشد؛ (اردو)
دیکھو از سر بدر آوردن چیزی۔

(۱) از سر برون کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بهار مرادف (از سر بدر کردن) است که
گذشت سندی پیش نکرد۔ صاحب انند از سر برون
کردن به همین معنی نوشته۔ او هم سندی پیش نساخت
ما صراحت کامل بر (از سر باز کردن چیزی) کرده ایم
واین مرادف آنست بمعنی اول و باید که این را هم

(۲) از سر برون کردن چیزی قائم کنیم و
در تعمیم (چیزی) عقل وخمار وامثال آن داخل
باشد که متعلق به سر است (اردو) دیکھو از سر باز
کردن چیزی۔

(۲۵۴۲) **از سر برون نهادن پا** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی تجاوز کردن از مقام خود (ظهوری ؎)
بخاک افتاده در کویت چو راهم ؛ از سر نه نهم برون پا
سر براهم ؛ (اردو) جگہ سے ہٹنا۔ تجاوز کرنا۔

از سر پا روان شدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحبان بحر عجم ورشیدی وبهار وسراج
وهفت وناصری وجهانگیری وشمس وبرهان
کنایه از زود روان شدن وبه تعجیل رفتن باشد
مؤلف گوید که تیز رونده کف پا را سالماً بر زمین
نه نهد بلکه از تیزی رفتار پاشنهٔ پای او بر زمین
قرار نگیرد یا اگر گیرد از سرعت رفتار بچشم نیاید همین
باشد وجه کنایه (حکیم نزاری ؎) ندارم حالیا
زین بیش پروای ؛ وداعی کن روان شو از
سر پایے ؛ (اردو) جلد چلنا۔

(۱) از سر پیمان رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب انند بمعنی نقض عهد نمودن (حافظ شیراز
؎) در ازل بست دلم با سر زلفت پیوند ؛
تا ابد سر نکشد وز سر پیمان نرود ؛ مؤلف گوید
که مرادف این است ----------

(۱۸۷۴) (۲) **از سر پیمان گذشتن** | سند این بر (از سر چیزی گذشتن) بجای خود ش می آید (اردو) وعدہ خلافی کرنا۔ وعدہ کو وفا نہ کرنا۔

(۱۸۷۵) **از سر تا پا** | (استعمال) بمعنی سراپا و ہمہ تن و تمام تر و از ابتدا تا انتہا (ظہوری ؎) از سر تا پای دل گشتیم دلدار این چنین ٭ با بدیہ نیخواہیم جز غم ہیچ غمخوار این چنین ٭ (ولہ ؎) بقصّادی چہ دستی برد بالا غمزۂ شوخی ٭ ز سر تا پا ہمہ رگ گردم و بر نیشتر جوشم (اردو) سر سے پاؤں تک بقول صاحب آصفیہ ابتدا سے انتہا تک۔ اول سے آخر تک۔ بالکل۔ تمام۔

(۱۸۷۶) (الف) **از سر تازیانہ** | (مصادر

(ب) **از سر تازیانہ بخشیدن** | اصطلاحی)

(ج) **از سر تازیانہ دادن** | (ب) و (ج) بقول صاحب بحر عجم باشارۂ تازیانہ بخشیدن و این کنایہ از حقارت و فرومایگی مایہ بود باشد۔ بہار و آنند ذکر (ج) کردہ معنیٰ با صاحب بحر ہمزبان و صاحب غیاث ہم ذکر این فرمودہ (انوری ؎) گیتی بہ سر سنان کشادیم ٭ پس از سر تازیانہ دادیم ٭ مؤلف گوید کہ مقصود شعر این باشد کہ چیزی کہ بزور شمشیر گرفتیم اورا بحقارت گذاشتیم و دادیم یعنی باشارۂ نوک تازیانہ عطا کردیم و آن در خور آنہم نبود کہ از دست دہیم۔ حیف است کہ سندی دیگر بدست نیامد کہ تحقیق استعمال (از سر تازیانہ بخشیدن و دادن) بمعنی بیان کردۂ محققین بالا می شد معاصرین عجم (از سر تازیانہ) را استعمال می کنند مثلاً گویند کہ ٭ از سر تازیانہ این کار را از و گرفتیم ٭ یعنی او را مجبور کردیم برای این کار۔ باقی حاصل (از سر تازیانہ) بمعنی از جبر و تشدد باشد (اردو) (الف) کوڑوں سے۔ جبر سے۔ مثلاً ٭ ہم نے یہ کام کوڑوں سے لیا ٭ یعنی مار پیٹ کر جبر سے پورا کرایا ٭ (ب و ج) کسی چیز کو حقیر جانکر دیدینا۔

از سرِ تقصیر گذشتن (استعمال) مرادف (از تقصیر کسی گذشتن) کہ گذشت۔ سند این از کلام مفید بلخی ہم در آنجا مذکور شد (اردو) دیکھو از تقصیر کسی گذشتن۔

از سرِ چشمۂ لب تشنہ بیرون آمدن اصد اصطلاحی) بحث مفصل این بذیل (از سرِ فلان چیزی بر آمدن) می آید (اردو) دیکھو از سرِ فلان چیزی بر آمدن)

(الف) از سرِ چیزی برخاستن (مصادر

(ب) از سرِ چیزی خاستن اصطلاحی

(ج) از سرِ چیزی گذشتن (الف

(ج) بقول بہار و آنند کنایہ از ترک آن چیز کردن و فرماید کہ بدین معنی تنہا (از چیزی برخاستن) ہم آمده (صائب الف ۵) آنقدر باش کہ من از سرِ جان برخیزم ؛ چون بغم خانۂ ام ای بنده نواز آمده ؛ (مجیر الدین بیلقانی ۵) زمن جان خواستی جان را چه قدر است ؛ تو بنشین کز سرِ جان میتوان خاست ؛ (اسیر ع ۵) ز دل کسی کہ باین ترکتاز می گذرد ؛ چگونہ از سرِ دعوای تا ز می گذرد ؛ (حافظ شیراز ۵) زاہد خلوت نشین دوش بہ میخانہ شد ؛ از سرِ پیمان گذشت بر سرِ پیمانہ شد ؛ صاحب بحر عجم ہم ذکر (الف) بہمین معنی کرده مؤلف گوید کہ اگرچہ (از جان برخاستن) کہ بجایش گذشت در تعمیم (الف) داخل است و (از خون گذشتن) کہ گذشت در تعمیم (ج) شامل ولیکن این تعمیم برای ہر یک مقام بکار نمی خورد از ینجاست کہ ما با وجود این تعمیم کہ درین مصادر اصطلاحی است مصادر مخصوصہ را ہم بجای خودش ذکر کرده ایم و کنیم کہ در معنی ہم خصوصیتی دارد۔ بخیال ما معنی (الف و ب) بیان کردۂ محققین یا لا بطور عام درست نباشد زیرا کہ (از سرِ جان یا از جان برخاستن یا خاستن) پروای جان نہ کردن و آماده مرگ شدن است نہ ترک آن کردن۔ برخلاف (ج)

کہ در آن معنی ترک آن چیز کردن صادق می آید۔ چنانکہ (از سر دعوی گذشتن) کہ ترک دعوی کردن است و (از خون گذشتن) بمعنی ترک دعوی خون کردن باشد و (از سر راہ گذشتن) معنی حقیقی ہم دارد باقی حال ازین تعمیم مارا اختلاف است (اردو) (الف) و (ب) و (ج) کسی چیز سے اُٹھ جانا گزر جانا۔ جیسے (جان سے اُٹھ جانا) بمعنی مرنے کو آمادہ ہو جانا۔ (جان سے گزر جانا) مرنا۔ فنا ہونا۔ صاحب آصفیہ نے مصدر اوّل الذکر کو نہین لکھا۔ دکن مین مستعمل ہے اردو مین ایسی عام اصطلاح کل مقامات پر ایک معنون مین نہین مستعمل ہو سکتی۔ ہر ایک استعمال کو ہم اوسکے خاص مقام پر بیان کرین گے۔

از سر خانہ افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول خان آرزو در چراغ و صاحب بحر عجم کمزور شدن سندی پیش کردہ (سہ) میل و سنگ از سرمہ دار دغمزۂ مرد افگنش * ترسم از سر خانہ افتد نرگس جادو فنش * ہم او فرماید کہ سر خانہ بمعنی جای معین است۔ درین صورت بمعنی (از پایۂ خود افتادن) خواہد بود۔ بہار باتفاق رای آرزو گوید کہ این مخصوص بفن کشتی است اگرچہ در غیر آن نیز مستعمل۔ ہمہ محققین بالاتفاق این سند کردہ اند و کسی نہ نوشت کہ مال کیست بخیال ما این کنایہ باشد (اردو) کمزور ہونا (چارون خانے چت گرنا) بقول آصفیہ ایسا گرنا کہ دونون ہاتھ اور پاؤن بہی چت آئین

از سر خون در گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بحل کردن خون (شیخ شیراز در گلستان نثر) ملک از سر خون وی در گذشت۔ (اردو) خون معاف کر دینا۔

از سر در رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و وارستہ و انند مرادف از سر بدر رفتن کہ گذشت یعنی بدو معنی کہ ذکرش ہمدرآنجا کردہ ایم (مخلص کاشی سہ) بر تنگ ظرفی چو من چندین مپیما جام لطف * بیم آن باشد کہ

از سر در رود و پیمانه ام ؛ (اردو) دیکھو از سر بدر رفتن

از سر دست (اصطلاح) بقول صاحبان برہان و بحر و بہار و رشیدی و جامع و سراج و انند و ناصری و ہفت و شمس و جہانگیری کنایہ از گفتن حرفی و سخنی باشد بی تأمل و فکر و زود ساختن کاری بی انتظار (نظامی ؎) سخن تا چند گوئی از سر دست ؛ ہمانا ہم تو مستی ہم سخن مست ؛ - (میر خسرو ؎) شہ بر آن تا چہ باز دار از سر دست ؛ کہ در آید بہ پیل بند شکست ؛ (حکیم نزاری قہستانی ؎) ہمین دم موزہ پوشم از سر دست ؛ ز سر سازم قدم با سر بایم ؛ مؤلف گوید کہ بمعنی بی تأمل و فکر و زود (اردو) بقول صاحب آصفیہ برجستہ فی البدیہہ - بلا تکلف - بلا تأمل - جلد -

از سر رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف از سر بدر رفتن کہ ذکرش گذشت - وارستہ ہمزبانش مؤلف گوید کہ ہر دو محققین سندی از کلیم آوردہ اند (؎) مباد آتش سودای کس زین گونہ تند افتد ؛ ز جوش گریہ ام چشمی است چون دیگ سر رفتہ ؛ و خان آرزو در چراغ ہم بوثیقہ سندی دیگر گفتہ کہ (از سر رفتن) بمعنی از دیگ بیرون آب و غیرہ آنچہ در آن باشد بسبب جوش خوردن (رکنای مسیح ؎) چند از پی آب و نان بہر در برویم ؛ چند از پی روزی مقدر برویم ؛ دیگ تن ما بجوش حرص آمدہ است ؛ نزدیک بآن رسید کز سر برویم ؛ بہار گوید کہ کنایہ باشد از دور شدن (حافظ ؎) ہوای کوی تو از سر نمی رود آری ؛ غریب را دل سرگشتہ با وطن باشد ؛ و از حد تجاوز کردن نیز مؤلف گوید کہ طرز بیان محققین بالا مقصد را بہ پریشانی انداختہ بخیال ما باید کہ این را بدو تقسیم قائم کنیم ------

(الف) از سر رفتن چیزی) (۱) بمعنی فراموش شدن آن و باقی نماندنش در سر است و سند حافظ شیراز کہ بالا مذکور شد سند خیال ماست و از ہمین مصدر عام است (از سر رفتن ہوا) و (از سر رفتن خیال)

وامثال آن و (۲) ریختن چیزی از جوش چنانکه ریختن دیگ از کثرت جوش و لبریز شدن پیمانه وامثال آن - خان آرزو ذکر همین معنی کرده است ولیکن سندش که از رکنای مسیح آورده بکار این نمی خورد و این مرادف معنی اوّل (از سر بدر رفتن) است که گذشت و سندی که صاحب بحر از کلیم آورده است برای این معنی بکار آید یعنی مصدر خاص (از سر رفتن دیگ) از آن پیدا می شود و این درین مصدر عام داخل باشد......

(ب) از سر رفتن کسی) یعنی از حد تجاوز کردن کسی کنایه از بی خود شدن و بدین معنی این مرادف معنی اوّل از (سر بدر رفتن) است که گذشت و سند رکنای مسیح که خان آرزو ذکرش کرده که بالا مذکور شد متعلق است از همین معنی (اردو) الف (۱) فراموش ہوجانا۔ خیال سے جاتا رہنا (۲) ابل جانا (ب) بے خود ہونا۔

(۱) از سر رفتنِ پیمانه (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند لبریز شدن پیمانه از چیزی چنانچه هر چه درو است از سرش بریزد و این داخل است در مصدر عام ------

(۲) از سر رفتنِ چیزی که بحث تفصیلی این بذیل (از سر رفتن) کرده ایم و همچنین است

(۳) از سر رفتنِ دیگ مؤلف گوید که سند (۳) همان است که از کلام طالب کلیم برای (از سر رفتن چیزی) بذیل (از سر رفتن) مذکور شد - و این مصدر خاص داخل است در مصدر عام (از سر رفتن چیزی) بهار ذکر (۳) کرده و بضمن آن (۱) را نوشته معنیً با صاحب انند متفق است - طرز بیان هر دو بر (۱ و ۲) قایل صراحت است مقصود شان جز این نباشد که (پیمانه از سر رفته) و (دیگ از سر رفته) ظرفی باشد که هر چه درو است از جوش لبالب شود و بریختن آغاز کنند نه این که همه بریزد (اردو) (۱) پیمانیکا چھلکنا - صاحب آصفیہ نے (چھلکنا) کا ذکر

انہین مضمون مین کیا ہے۔یعنی لبریز ہو کر شلپکنا
ڈہلکنا (۲) دیکھو (از سر رفتن کا (الف) (۳)
دیگ کا ابلنا۔ آپ ہی نے (ابلنا) پر لکہا ہے
جوش کہا کر گرنا۔ چھلک جانا۔ چھلک پڑنا۔

(۱۲۶۹) **از سر رفتنِ ہوا** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از
(خیال از سر رفتن) سند این از کلام حافظ بر (از
سر رفتن) گذشت و این مصدر خاص۔ داخل
مصدر عام (از سر رفتن چیزی) بمعنی اوّلش
باشد که بذیل (از سر رفتن) گذشت (اردو)
خیال دل سے جاتا رہنا۔

(۱) از سر زانو ساختن (مصدر اصطلاحی)

(۲) از سر زانو ساختہ صاحب انند نسبت
(۲) فرماید که کلیه ایست که سالک در مراقبه سر بر
زانو نہد و در سیری شود پس گوئی سر زانو را آلت
سیر یعنی قدم ساخت مؤلف گوید که (۲) ماضی
مطلق به های زائده در آخر یا اسم مفعول (۱) باشد
و (۱) بمعنی سر را زانو قرار دادن و کنایه باشد از
غور و فکر کردن که در حالت غور و فکر سر بزانو نہند
مراقبه را از این مصدر تعلّقی نیست و نه سالکان در
مراقبه از زانو کار گیرند۔ دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرد محققین عرب مراقبه را بمعنی امّید
داشتن و خوف کردن از کسی نوشته اند و صاحب
غیاث گوید که گردن فرو انداختن و باصطلاح
حضور دل است با خدا و غیبت از ما سوی (انتہی)
نتیجهٔ این تحقیق آنست که سر بزانو نہادن مراقبه
نیست که اہل سلوک گردن را بسوی قلب
خم دہند۔ (اردو) (۱) سر زانو پر رکہنا۔ سر زانو
ہونا کہہ سکتے ہین۔ بمعنی غور و فکر کرنا۔

از سرِ زانو قدم ساختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر و ضمیمهٔ برہان بمعنی مراقبه
نمودن۔ صاحب شمس این را (از سر زانو
قدمی ساختم) نوشته که صیغهٔ واحد متکلم از ماضی
مطلق ہمین مصدر است گوید که برای سیر دل
مراقبه کردم۔ کذا فی الادات صاحب مؤید ہمچو شمس

فرماید کہ ای برای سیر دل مراقبہ قدم ساختم کذا فی الادات واقول معناہ سر زانو را قدم ساختم و این بیان حالت مراقبہ است زیرا کہ سالک در مراقبہ سر را بر زانو می نہد و در سیر می شود پس گوئی سر زانو را آلت سیر یعنی قدم ساختم (انتہی) مؤلف گوید کہ بخیال ما این مرادف مصدری است کہ گذشت و صراحت کافی ہمانجا کردہ ایم کہ کنایہ از غور و فکر کردن است و بس (اردو) دیکھو از سر زانو ساختن ۔

(۱۲۸۰) **ازسر زندگانی گرفتن** (مصدر اصطلاحی)

بمعنی زندگی تازہ یافتن باشد یعنی زندہ شدن بعد مرگ کہ او عای شاعریست (صائب ؎) چون چراغ کشتہ گیرم زندگانی را ز سر ؛ آتشین رخسارہ گر بر مزارم بگذرد ؛ (اردو) نئے سرسے زندگی حاصل کرنا ۔ مرکر جینا (حقیقی معنون مین) دوبارہ جی اٹھنا ۔

ازسر زیاد است (مقولہ) بجرد وارستہ گفتہ کہ مرادف از دہان زیادہ است کہ گذشت (وحشی ؎) سجدہٴ درگہش ای چرخ زیاد از سر تست ؛ کمن این بی ادبی راست کن این پشت دو تا ؛ (اردو) دیکھو از دہان زیاد است ۔

ازسر سوزن برون شدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر کمال سہولت در دفع چیزی خان آرزو در چراغ ۔ ہمزبان بحر عجم (تاثیر ؎) وقتست غیر از سر سوزن برون شود ؛ از بسکہ گشت موی دماغ ضعیف من ؛ بہار گوید کہ بسہولت تمام بر آمدن چنانکہ باندک حرکت سر سوزن خار از پا بر می آید ۔ سندش ہمان است کہ بالا مذکور شد و بقول انند (از سر سوزن بیرون شدن) مرادف (از سفت سوزن بیرون شدن) کہ می آید و بجای مرحلہ ۔ حرف بجرف نقل معنی بہار کرد باین قدر اضافہ کہ (در اظہار تلون حال گویند کہ فلانی گاہ از سفت سوزن می گذرد و گاہ از توی صیقلی نمی تواند گذاشت) مؤلف گوید کہ ازسر سوزن مراد از سوراخ سوزن است و این مصدر کنایہ باشد از کامیاب شدن با وجود شوای

آنچہ محققین بالا در بیان معنی تنہا میان آوردہ اند بخیال ما زائد از ضرورت وخصوصاً صاحب آنند چیز غیر متعلق را ذکر کردہ است۔ حاصل اینست کہ ما را با معنی بیان کردۂ صاحبان تحقیق اتفاق نیست (اردو) سوئی کے ناکے سے نکلنا۔ کہ سکتے ہین۔ بمعنی نازک کام کرنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی (سوئی کے ناکے سے سکو نکالنا) کا ذکر فرمایا۔ ہے بمعنی قدرت کے دور سی ناممکن بات کا کر دکہانا۔ حسن سلیقہ دکہانا۔ دانائی دکہانا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (سوئی کے ناکے سے نکلنا) کا استعمال بمعنی نازک اور مشکل کام مین کامیاب ہونا ہو سکتا ہے۔

(۱) از سر شدن | (مصادر اصطلاحی)

(۲) از سر شدن چیزی | بقول بحر و وارستہ مرادف معنی دوم (از سر بدر رفتن) بہار و وارستہ سندی از نعمت خان عالی پیش می کند (ع) از سر شدن نشۂ گذشتم ز سر خود ٭ ساقی بسر من برس جام دگر دہ ٭ مؤلف گوید کہ این متعلق است از مصدر اصطلاحی ------------

(۳) از سر شدن نشہ | بمعنی باقی نماندن نشہ در سرو ور شدن نشہ از سر۔ اگر خواہیم کہ این را عام کنیم از مصدر (۲) کار گیریم کہ در تعمیم (چیزی) نشہ وعقل و درد و امثال آن داخل باشد کہ متعلق بسر است۔ اندرینصورت معنی (۲) از سر دور و رفع شدن چیزی باشد (اردو) (۱) سر سے جانا (۲) کسی چیز کا سر سے جانا۔ رفع ہونا۔ جیسے بلا سر سے دفع ہوئی۔ درد سر سے دفع ہوا۔ عقل سر سے گئی (۳) نشہ اترنا۔

(۱) از سر فلان چیزی بر آمدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار ترک آن کردن۔ و فرماید کہ سند این در مبحث منادی دادن بیاید و براہ منادی از شیخ العارفین آوردہ (ع) دہد گر لعل سیرابت منادی جان گدازان را ٭ خضر لب تشنہ از چشمۂ حیوان برون آید ٭ مؤلف گوید کہ بہار (از چشمۂ)

را در (از سرِ فلان) داخل کرده۔ خوب مصدری
قائم کرده است اگرچه (سرچشمه) فکّ اضافت
(سرِ چشمه) می باشد ولیکن از سند بالا این مصدر
قائم کردن۔ حیف است۔ اگر خواهیم که ازین
شعر مصدری پیدا کنیم توانیم عرض کرد که۔ (۲)
(از سرِ چشمهٔ لب تشنه بیرون آمدن) که بجای خودش گذشت
کنایه باشد از۔ ناکام برگشتن از منزل مقصود؛
دیگر هیچ پس مصدر (۱) چیزی نیست و دیگر
کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) (۲)
دکن میں کہتے ہیں ہنڈی کو جا کر پا سا آنا۔

از سرِ عجز | استعمال۔ بمعنی از راه عجز و از عجز (۱۲۸۱)
باشد (انوری ۵) همتش آنچنان که از سرِ عجز؛
امرا و راز مانه دست کشاده؛ (اردو) عاجزی سے

(۱) **از سر قدم ساختن** | (مصادر اصطلاحی)

(۲) **از سر قدم کردن** | کنایه باشد از طی (۱۲۸۲)
کردن راه و راه رفتن بکمال تعظیم کسی که بسویش
می روند سند (۱) از حکیم نزاری قهستانی برآز سر
وست) گذشت (طالب کلیم ۵۵) اگر مرد رهی
نعلین خار معنی از پا کن؛ قدم از سر کن و سودای
منزل را ز سر وا کن؛ (اردو) سر سے چلنا۔
بقول آصفیہ نہایت تعظیم کے باعث سر کو پاؤں
بنا کر راستہ طے کرنا۔ سر کے بل چلنا (ناسخ ۵)
نقش پاسے یار پر رکھیے بھلا کیونکر قدم؛ سر سے
چلنے کی ہے کوے یار میں عادت ہمیں؛

(۱) **از سر کار افتاد** | (مقوله) بقول صاحب
بحر عجم بکسر رای مهمله اوّل بمعنی ضایع شد و
دیگر از و کاری نمی آید صاحب ضمیمهٔ برهان فرماید
که این کنایه باشد مؤلف عرض کند که نقصانی
ندارد که این را از رتبهٔ (مقولهٔ عجم) بمصدر
اصطلاحی منتقل کنیم و۔

(۲) **از سر کار افتادن** | بمعنی بیکار و ضایع
شدن گیریم (اردو) (۱) ضائع ہوا۔ بیکار ہوا
قابل کار نہیں رہا (۲) ضائع ہونا۔ بیکار ہونا
قابل کار نہ رہنا۔

(۱۷۳) **از سرِ کسی پا کشیدن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از برخاستن از پیش کسی و کنارہ کردن
از ان کس۔ سند این از مولانا نبائی بر مصدر (از
چیزی پا کشیدن) گذشت و این مصدر خاص
متعلق است از مصدر مذکور کہ عام است (اردو)
کسی کے پاس سے اُٹھ کھڑے ہونا۔ چلدینا۔

(۱۷۴) **از سرِ کسی گرد برآوردن** (مصدر اصطلاحی)
کسی را بحالتی آوردن و بنوبتی رساندن کہ ضرب
بسیار بر سرش افتد و گرد ازو بلند شود کنایہ باشد
از ذلیل و رسوا و برباد کردن و تباہ کردن (صائب
ع) ببین بچشم حقارت بہیچ خصم ضعیف ؎ کہ تیشہ
گرد برآورد از سر نمرود ؎ (اردو) ہوش بگاڑ دینا۔
دھول اڑا دینا۔ دکن میں مستعمل ہے۔ ذلیل و رسوا
کرنا۔ برباد کر دینا۔ تباہ کر دینا۔

از سر گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم (۱) بمعنی واگذاشتن و دست
برداشتن۔ صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ کنایہ باشد

مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سندی
پیش نہ شد بہ تحقیق ما (۲) بمعنی بے پروای سر کردن
(صائب ع) از سر گذشتہ اند کریمان اینجہان ؎
کو سر گذشتۂ کہ ز دستار بگذرد ؎ (اردو) (۱)
چھوڑ دینا۔ دست بردار ہونا۔ (۲) سر کی
پروا نہ کرنا۔ سر سے گذر جانا۔ بقول آصفیہ
جان سے گذر جانا (نصیر ع) شمع کے بیچ
قدم ہے منزل اقلیم عشق ؎ سر سے جو گزرے
اسے کیا ہے سفر یہ دور کا ؎

(۵۷۵) (۱) **از سر گرفتن** (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر و بہار و انند و بحر عجم بہ تازگی شروع
کردن (صائب ع) دلبری را زلف او
در دور خطا از سر گرفت ؎ میشود از خاک افزون
حرص چشم دام را ؎ (والہ ہروی ع) دل وقف
شد ز غم مژۂ اشکبار را ؎ از سر گرفتہ ام دگر از گریہ
کار را ؎ سندی از صائب بر (احرام از سر گرفتن)
ہم گذشت مؤلف گوید کہ بخیال ما از ہمین

مصدر است ....

(۲) ازسرگرفتنِ دلبری | یعنی ازسرنو آغاز دلبری کردن چنانکہ در سند صائب گذشت و ...

(۳) ازسرگرفتنِ کاری | یعنی ازسرنو آغاز کردن کاری چنانکہ در سند والہ ہروی مذکور شد پس (احرام ازسرگرفتن) کہ بجایش گذشت و (ازسرگرفتن دلبری) کہ بالا مذکور شد داخل است در تعمیم (ازسرگرفتن کاری) بخیال ما از تعمیم (۱) تعمیم (۳) بہتر است (اردو) (۱) سرے سے آغاز کرنا۔ ابتدا سے شروع کرنا (۲) سرے سے دلبری کا آغاز کرنا (۳) کسی کام کو سرے سے کرنا

(۱) ازسرلبریزشدنِ چیزی | (مصادر

(۲) ازسرلبریزشدنِ دیگ | اصطلاحی)

(۲) بقول صاحب بحرعجم۔ آن باشد کہ آنچہ درآن ہست بریزد بسبب جوش خوردن۔ سندی پیش نشد و بخیال ما کنایہ باشد از بلند شدن جوش دیگ و آغاز بریختن شدن چیزی کہ درو ست مقصود صاحب بحر ہم جز این نباشد پس آنچہ ما (۱) را بطور عام قائم کردہ ایم شامل باشد بر غیر دیگ ہم مثلاً (ازسرلبریزشدن جام و قدح و حوض) و امثال آن (اردو) (۱) کسی چیز کا بھر کر یا جوش کھا کر ابل جانا۔ چھلک جانا (۲) دیگ کا جوش کھا کر ابل جانا۔

(۱) ازسرم مگذار | (مقولہ) بقول صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ای مرا مگذار۔ صاحب آنند نقل نگارش۔ سندی پیش نہ شد (اردو) مجھ کو مت چھوڑ۔ مجھ کو نہ چھوڑ۔

ازسرنو | (اصطلاح) بقول صاحب بحر و چراغ و بہار و آنند یعنی بتازگی مؤلف گوید کہ مقصود جز این نباشد کہ از ابتدا و ازسر (میر یحیی شیرازی ؎) یا بہ جنت کی نہم تحیی
چو برخیزم ز خاک ؛ ازسرنوی رغبت خواہم کفن برسرکشید ؛ (اردو) پھر سے۔ بقول صاحب آصفیہ اول سے۔ شروع سے۔ ابتدا سے

بقول امیر از سر نو بھی اردو میں مستعمل ہے یعنی نئے سر سے۔ پھر (قلق ؎) از سر نو ہوا وہ شہر آباد؛ دل کی ہر ایک سے بر آئی مراد؛

(الف) از سر نہادن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار (۱) بمعنی از سر باز کردن۔ مرادف (از سر وا کردن) کہ می آید (ملا نظیری نیشاپوری) ؎ آن کج کلہ چو با صف عشاق بگذرد؛ شاہان ز سر نہند ہوای کلاہ را؛ صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بمعنی از کار بیرون کردن است و ہم او بہ ذیل (از سر بدر کردن) کہ گذشت نوشتہ کہ کنایہ از دور کردن و مرادفش مؤلف گوید کہ ہمین معنی بر (از سر باز کردن) بر معنی اوّلش گذشت بخیال ما این را باید کہ۔

(ب) از سر نہادن چیزی قائم کنیم

بمعنی از سر دور کردن چیزی چنانکہ (از سر نہادن بزرگی) یعنی (از سر دور کردن بزرگی) (نظامی ؎) بدرگاہ لطف و بزرگیش بر؛ بزرگان نہادہ بزرگی ز سر؛ و ----------

(ج) از سر نہادن ہوا کہ از سند بالا پیدا می شود بمعنی از سر دور کردن ہوس۔ در تعمیم (ب) داخل باشد و برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (الف) سر سے نکال دینا۔ (ب) کسی چیز کو سر سے نکال دینا۔ (ج) دل سے ہوس دور کرنا۔

از سر وا شدن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ و بہار و صاحب بحر بمعنی جدا شدن مؤلف گوید کہ کنایہ باشد از دور شدن (مسیح کاشی ؎) برو برو بری ناصح از سرم وا شو؛ وگرنہ از تو بگفتن ز بندہ نشنودن (اردو) دور ہونا ٹلنا

(الف) از سر وا کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب چراغ و بحر (۱) بمعنی دور کردن چیزی از خود مؤلف گوید کہ شرط (از خود) در ینجا بی ضرورت است و (۲) انداختن ورق گنجیفہ برای بر آوردن ورق بیش۔ بہار گوید کہ

مرادف (از سر باز کردن) کہ ہمین دو معنی گذشت صاحب انند ہم ذکر این کردہ۔ مؤلف گوید کہ بخیال ما ضرورت معنی دوم بخصوصیت گنجینہ نباشد کہ از ملحقات این ظاہر می شود کہ آن ہم در معنی اول داخل است چنانکہ بر (ز) ذکرش می آید ما بر (از سر باز کردن) نوشتہ ایم و درینجا ہم عرض کنیم کہ این را (از سر وا کردن چیزی) تمام کردن اولی است و در تعمیم چیزی ملحقات این داخل باشد یعنی ----

(ب) از سر وا کردنِ تعویذ | بمعنی دور کردن تعویذ (شفیع اثر ؎) از تو یارانی کہ در دخود مداوا کردہ اند ؛ وقت راحت ہمچو تعویذت ز سر وا کردہ اند ؛ مخفی مبادکہ از ہمین سند مصدر (از سر وا کردن کسی) ہم بمعنی دور کردن کسی را۔ پیدا می شود ----

(ج) از سر وا کردنِ رشتہ | بمعنی دور کردن تعلق (صائب ؎) رشتۂ جسم گران جان را ز سر وا می کنم ؛ سر بر دن چون سوزن از جیب مسیحا می کنم ؛ و ----

(د) از سر وا کردنِ سر | بمعنی دور کردن سر از تن (قاسم مشہدی ؎) پا چو از رفتار شوق افتد ز تن ہم بریدنیست ؛ سر چو بی شور جنون گردد ز سر وا کردنی است ؛ و ہمچنین ----

(ہ) از سر وا کردنِ سودا | بمعنی دور کردن سودا (کلیم ؎) اگر مرد رہی نعلین خار معنی از پا کن ؛ قدم از سر کن و سودای منزل را ز سر وا کن و ازین قبیل است ----

(و) از سر وا کردنِ غم | بمعنی دور کردن غم (طغرا ؎) بدہ می کہ غم را ز سر وا کنم ؛ بدفع غم آرام پیدا کنم ؛ و ----

(ز) از سر وا کردنِ ورق | بمعنی دور کردن ورق از دست و انداختن آن۔ مخفی مبادکہ معنی دوم بیان کردۂ محققین کہ بذیل (از سر وا کردن) گذشت متعلق است از ہمین (وصف قندہاری

ف) مانند آن ورق کہ زسر وا کند کسی ٭ چسنت
بحرج گنجینہ وا آفتاب را۔ و۔۔۔۔۔۔

(ح) **از سر وا کردن ہوا** بمعنی دور کردن
ہوس از سر (ابوطالب کلیم ف) نیستم راضی کہ
سر بر کسی زانو نہم ٭ تا ہوای سربلندی را ز سر وا
کردہ ام ٭ (اردو) (الف) دور کرنا۔ (ب)
تعویذ جدا کرنا۔ کھول دینا (ج) تعلق جدا کرنا (د)
سر تن سے جدا کرنا۔ (ہ) سر سے سودا دور کرنا
(و) غم دور کرنا۔ (ز) گنجینہ کا ورق پھینک دینا۔
ملاحظہ ہو (از سر باز کردن) کے دوسرے معنی
جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے (ح) دل سے
ہوس نکال دینا۔

از سر وا گشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر و وارستہ مرادف (از سر وا شدن)
کہ گذشت (مرزا جلال اسیر ف) بلای شب
جمع وا گشتہ از سر ٭ خماریم ساقی بدہ می بدہ می ٭
(اردو) دیکھو از سر وا شدن۔

از سر وا نہادن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار بمعنی از سر نہادن کہ گذشت۔ صاحب انند
ذکر این ذیل (از سر بدر کردن) کردہ (محمد سعید
اشرف ف) نہال حسن او را موسم از پا فتادن شد ٭
ہوای عشق ما را وقت از سر وا نہادن شد ٭ (اردو)
دیکھو از سر نہادن۔

از سر و پا روان شدن (مصدر اصطلاحی)
صاحب انند بحوالہ بہار گوید کہ مرادف (از سر پا روان
شدن) باشد کہ کنایہ از تیز روی است حیف است کہ
ما این را در بہار عجم نیافتیم و سندی ہم پیش نشد بخیال
ما وجہ کنایہ درین موجود است کہ سر و پا ہر دو را داخل
سیر کردن مبالغہ ایست برای تیز روی (اردو)
جلد چلنا۔ دیکھو (از سر پا روان شدن)

ازسطوخودوش استعمال۔ بقول صاحب شمس گیاہیست کہ ہندش دہتورہ گویند
فرماید کہ لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ ما در کتب ادویہ ہم این را نیافتیم

اگرچه (اسطوخودوس) گیاهی است دوائی ولیکن گیاهی که اہل ہند آنرا (دہتورہ) نامند آنرا به ہیچ زبان (ازسطوخودوش) نه گویند بخیال ما چیزی نیست بجز تسامح صاحب شمس) یا غلطی کتابت حیف است که در جمیع نسخ این همین است وبس و ما از تحقیقش قاصریم (اردو) دہتورہ

(الف) ازسفتِ سوزن گذار آمدن	(مصادر اصطلاحی) صاحب بحر عجم نسبت (ب
(ب) ازسفتِ سوزن گذشتن	گوید که (۱) مرادف (ازسر سوزن برون شدن)

که گذشت-(۲) ونیز تلون حال نمودن وسفت بالضم سوراخ کوچک عموماً وسوراخ سوزن خصوصاً- وارسته بهمزبانی بحر نسبت معنی دوم فرماید که گویند که فلان- گاه ازسفت سوزن می گذرد وگاه از توی علیقا- پی نمیتواند گذاشت بهار بذکر معنی دوم گوید که بسهولت تمام برآمدن داوهمین معنی بر (ازسر سوزن برون شدن) بیان کرده وصاحب انند هم ذکر هر دو معنی کرده محققین بالا از برای (ب) سندی از کلام شانی تکلو آورده اند (ﮯ) ستم که در فلک از فربهی نمی گنجد * زسفت سوزنش از لاغری گذار آمد * مؤلف عرض کند که از همین سند (الف) راپیدا کرده ایم وبرای (ب) فی الحقیقت سندی پیش نشد- بخیال ما (الف) در کلام شانی تکلو (۱) بمعنای حقیقی اوست واگر کنایه قرار دهیم (۲) مرادف (ازسر سوزن برون شدن) باشد به معنی که بصدر آنجا ذکرش کرده ایم ومعنی دوم بیان کردهٔ بحر و وارسته و انند بدون سند اعتبار را نشاید که استعمالش باین معنی از نظر ما نگذشت ونه معاصرین عجم تصدیقش میکنند

(اردو) (۱) سوئی کے ناکے سے نکلنا- (۲) دیکھو (ازسر سوزن برون شدن)

ازسنگ بیرون آوردن	(مصدر اصطلاحی)	بقول صاحب بحر مرادف از چوب چیزی آرشیدن

تا بحث کامل این ہم در آنجا کردہ ایم - و وارستہ ہم
ذکر این کردہ و بہار (از سنگ برون آوردن)
نوشتہ فرقی ندارد - سند ہر دو از کلام وحید است
(ﮯ) کی تواند بر رخ فرہاد و خسرو راہ یست ؛
زور عشق از سنگ می آرد برون معشوق را ؛
(اردو) دیکھو (از چوب چیزی تراشیدن)

(۱) از سنگ پیدا شدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار لازم (از سنگ برون آوردن) و
صاحب بحر عجم ذکر این بذیل مصدر آیندہ
کردہ و وارستہ بذیل (از چوب تراشیدن) آنرا
آوردہ (نعمت خان عالی ﮯ) سخت روییہا
ز مردم چون کشم از بہر رزق ؛ روزی دیوانگان
از سنگ پیدا میشود ؛ بخیال ما از سند پیش شدہ
مصدر - - - - - - - -

(۲) از سنگ پیدا شدن چیزی تعمیماً بمعنی
حاصل شدن چیزی از سنگ و مصدر - - -

(۳) از سنگ پیدا شدن روزی تخصیصاً
بمعنی حاصل شدن روزی از سنگ - پیدا میشود
کنایہ از بہم رسیدن چیزی یا روزی برخلاف قیاس
و برخلاف عادت (اردو) (۱) خلاف قیاس
ظاہر ہونا - (۲) کسی چیز کا خلاف قیاس پیدا
ہونا - ظاہر ہونا - (۳) خلاف امید روزی ملنا

(۱) از سنگ پیدا کردن مصدر اصطلاحی
بقول صاحب بحر و وارستہ مرادف (از چوب چیزی
تراشیدن) بہار ہم ذکر این کردہ مرادف (از سنگ برون
آوردن) گوید کہ ہر دو کلیست (وحشی ﮯ) دمبدم از دل
وحشی سنگ بر دل میزند ؛ ہر زمان درد دلی از سنگ پیدا
میکند ؛ مؤلف گوید کہ اگر خواہیم کہ مصدر عام قائم کنیم -

(۲) از سنگ پیدا کردن چیزی یا چیزی را
قرار دہیم - و اگر مقصود از مصدر خاص باشد -

(۳) از سنگ پیدا کردن درد باشد
بمعنی پیدا کردن دل درد را بدون سبب -
(اردو) (۱ و ۲) دیکھو (از چوب چیزی تراشیدن)
(۳) بے سبب درد مین مبتلا ہونا -

(الف) ازسنگ تراشیدن آدم (مصدر اصطلاحی)
(ب) ازسنگ چیزی تراشیدن

(ب) بقول وارسته و بحر مرادف (ازچوب چیزی تراشیدن) که گذشت - بهار از صائب سند ی آورده (ســ) ندیدم محرمی چون کوهکن تا درد دل گویم ؛ بشیرین کاری صنعت زسنگ آدم تراشیدم ؛ مؤلف گوید که ازین سند مصدر (الف) پیدا می شود (۱) بمعنی حقیقی یعنی بت از سنگ تراشیدن و (۲) ازسنگ آدم پیدا کردن بمعنی کار عجیب و غریب کردن و بخیال ما (ب) برای این معنی اصلا درست نباشد که معنی لفظی آن لطفی ندارد - ازینجاست که ما (الف) را قائم کرده ایم (اردو) (الف) (۱) پتھر کا بت بنانا - پتھر سے بت تراشنا - مورت بنانا (۲) پتھر کے انسان پیدا کرنا - عجیب و غریب کام کرنا (ب) دیکھو (ازچوب چیزی تراشیدن)

ازسنگ درآوردن چیزی استعمال - بمعنی ساختن چیزی ازسنگ - صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر (ازسنگ درآورده) بمعنی (ازسنگ ساخته) کرده است (اردو) پتھر سے تراشنا -

ازسواد به بیاض بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی مسوّده را صاف کردن - فرماید که گاهی (به بیاض بردن) فقط گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد معاصرین عجم تصدیق این کنند (اردو) مبیضّہ کرنا مسوّدہ صاف کرنا -

ازسودای نقد بوی مشک می آید (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را در خوبی سودای نقدی زنند که هم دلخواه بدست آید و هم ارزان و از بوی مشک کنایه باشد از تفریح - مقصود اینست که چون کسی سودای نقد کند دلش خوش می شود که چیز خوب بقیمت مناسب بدست آمد بر خلاف سودای

وام کہ مالک آن بگران قیمت ندہد و اگرچہ آن چیز بحسب مقصود مشتری خوب نباشد مگر طوعاً و کرہاً مشتری قبولش کند کہ بوام گیر آمدہ است و پول از دست رفتہ (اردو) نقد سودی کا کیا کہنا۔ یہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے۔ یعنی نقد سودا ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔ چیز مناسب اور روپے وام پر اور عمدہ ملتی ہے۔ نیز کہتے ہین "نقد سودا بیچک کا سودا" یعنی نقد سودا قریب قریب اصل داموں کے ملتا ہے۔ مالک مال بہت کم نفع پر فروخت کردیتا ہے۔

از سوزن گر آہن نمی توان خرید	(مثل) صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ دیگر محققین

امثال ازین ساکت اند۔ مقصود ازین مثل این است کہ ہر چیز را جائی مخصوص است کہ از انجا بہ قیمت مناسب و ارزان گیر آید۔ سوزن از سوزن گر ارزان بدست آید برخلاف آن آہن از سوزن گر خریدن۔ نمی شود زیرا کہ او خود خریدار آہن است برای ساختن سوزن پس زین قیاس نیست کہ او آہنی کہ دارد بفروشد (اردو) دکن مین جب کوئی شخص بری اور خراب شکر خرید کرلاتا ہے تو کہتے ہین کہ "کیا تم نے حلوائی سے خریدی ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ حلوائی شکر اسی حالت مین فروخت کردیتا ہے جب وہ خراب اور اسکے کام کی نہ ہو ورنہ وہ کیون بیچنے چلا تھا۔ اسکو تو رات دن شکر ہی سے کام ہے۔ اسی طرح کہتے ہین "بھڑ بھونجے سے دہان نہ پاوین کنبی سے کھلی" اس کا یہ مطلب ہے کہ بھڑبھونجا دھان خود خرید کرلاتا ہے وہ کبھی اسکو نہ بیچے گا۔ اسی طرح کنبی یعنی کاشتکار کو خود اپنے جانورون کے لئے کھلی کی ضرورت ہے وہ کیون بیچنے چلا تھا۔

از سوزن گر زبان۔ خموشی نکو بود (مثل)	صاحب خزینہ ذکر این کردہ۔ واز معنی و محل استعمال

ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کار با شخص بدزبان افتد کہ زبانش ہمچو سوزن تکلیف دہد۔ می گویند کہ ؔ آغا خاموش شو کہ او سوزن گری می کند'' یعنی از زبان کار نمی گیرد بلکہ از سوزن کار میگیرد۔ (اردو) بدزبان سے خاموشی بھلی''۔

از شاخ پیوست کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و وارستہ و بہار و انند پیوند کردن نہال کہ آنرا (برگ پیوند) نیز گویند (علی نقی کمرہ ؎) درخت عیش ما پیوستہ بار آرد بر محنت ؛ کہ کند گر بوستان پیرا از شاخ خلد پیوستش ؛ (اردو) پیوند لگانا۔ بقول آصفیہ ایک درخت کی شاخ کو دوسرے درخت کی شاخ مین پیوست کرنا۔

از شاخ کندہ (اصطلاح) بقول بحر و بہار از شاخ جدا کردہ صاحب انند ہمزبانش (حکیم زلالی ؎) دلی کو بی غم عشق است زندہ ؛ بود چون میوۂ از شاخ کندہ ؛ مؤلف گوید کہ سند متعلق است بہ (میوۂ از شاخ کندہ) اگر این را (چیز از شاخ کندہ) قائم کنیم بلحاظ تعمیمش ورای میوہ ہم داخل آن باشد ہمچو برگ از شاخ کندہ۔ مخفی مباد کہ این (اسم مفعول) است از مصدر لا از شاخ کندن (اردو) شاخ سے توڑا ہوا۔ خواہ میوہ ہو یا پتا۔

از شرم رو ساختن کسی (مصدر اصطلاحی) بمعنی شرمندہ شدن کسی و روی خود را برای دفع شرم درست کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) برای صبح و بالست عالم آرائی نمی ؛ ز شرم ساختہ خورشید روی روی تو ہست ؛ (اردو) منہ چھپانا۔ بقول آصفیہ خجالت یا شرمندگی سے منہ سامنے نہ کرنا۔ دکن مین منہ چھپاے پھرنا کہتے ہین۔ جھینپنا بھی کہ سکتے ہین یعنی آنکھ چرانا۔ شرمندہ ہونا۔ (۱۳۸)

(الف) **ازشکم افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان برہان و بحر و رشیدی و جامع و سراج و ہفت و انند و شمس و جہانگیری کنایہ از مردن و از عالم رفتن باشد۔ صاحب مؤید ذکر اسم مفعول این (ازشکم افتادہ) کردہ فرماید کہ یعنی سقط شدہ و دور شدہ۔ صاحب منتخب بر لفظ (سقط) گوید کہ بچۂ ناتمام ازشکم افتادہ و بفتحتین آنچہ افتادہ باشد پس مقصود صاحب مؤید جز این نباشد کہ (ازشکم افتادہ) بمعنی بچۂ ناتمام ازشکم افتادہ و دور شدہ۔ اندرین صورت معنی لفظی این مصدر (۱) جدا شدن چیزی ازشکم و (۲) مجازاً ساقط شدن حمل۔ ہیچ بخیال ما نمی آید کہ محققین بالاکنایۂ مردن چہ طور قائم کردہ اند و از کجا آوردہ اند سندی پیش نشد۔ البتہ صاحب رشیدی مصرعی از نظامی بسند این آوردہ (ع) ناف زمین ازشکم افتادہ بود۔ خان آرزو برو اعتراض کردہ فرماید کہ عاقل پوشیدہ نیست کہ مردن زمین ہیچ معنی ندارد مؤلف عرض کند کہ عجب است از خان آرزو کہ ہیچ تصفیہ نکرد۔ بخیال ما۔ (ازشکم افتادن) ہمان دو معنی دارد کہ بالا مذکور و بہ وثیقۂ نظامی مصدر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۱۳۸۹) (ب) **ازشکم افتادنِ ناف** البتہ قائم می شود و بخیال ما کنایہ باشد از (رتبجا و زکردن ناف از جای خودش) کہ عارضہ ایست و توانیم از ہمین سند مصدر خاص۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۱۳۹۰) (ج) **ازشکم افتادنِ نافِ زمین** ہم گیریم کہ کنایہ باشد از (تجاوز کردن ناف زمین از خودش) یعنی ابتلای مصیبت شدن زمین یا زلزلہ و رفع شدن در زمین یا تہلکہ و تخریبہ از درخانۂ کعبہ کہ فارسیان خانۂ کعبہ را (ناف ارض) گفتہ اند کذا فی بحر عجم (اردو) (الف) (۱) گرنا۔ پیٹ سے جدا ہونا (۲) پیٹ گرنا۔ بقول صاحب آصفیہ اسقاط حمل ہونا (ب) ن

ناف ٹلجانا - ناف ڈگنا - بقول صاحب آصفیہ عصبات وعضلات ناف کا بوجہ اٹھانیکے
بے جگہ ہو جانا (اسیر ۵) دامن کا بوجہ اُٹھو نہ سکا نازکی سے یار ؛ بل آگیا کمر مین ٹری نا
ٹل گئی ؛ (ج) زمین پر آفت آنا - زلزلہ آنا - خانہ کعبہ مین تہلکہ واقع ہونا -

(۱۲۹۰) **ازشکوه انداختن** (مصدر اصطلاحی) صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاه
ذکر اسم مفعول این (ازشکوه انداختہ) کرده فرماید کہ بمعنی نظرانداز کرده مؤلّف گوید کہ معنی حقیقی
از (مرتبت انداختن) است ومعاصرین عجم بمعنی (نظرانداز کردن) استعمال کنند مقصود شان
نظرانداختن) باشد (اردو) مرتبہ سے گرانا - نظر سے گرانا - نظرانداز کرنا -

(۱) **ازشیر بازداشتن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند بمعنی بازداشتن طفل
(۲) **ازشیر باز کردن** (کلیم ۵) چو رفت ایام شیر و عهد نازش ؛ بعادت دایہ کرد
بازش ؛ مؤلّف گوید کہ (بازداشتن) بمعنی منع کردن آمده (کذا فی بحر عجم) وبقولش (باز
بمعنی جدا کردن کہ می آید پس این مصادر خاص بمعنی حقیقی در تعمیم آن داخل است (اردو)
چھڑانا - دودھ بڑھانا - دودھ چھڑانا - بقول صاحب آصفیہ بچّے کو دودھ پینے سے با

(۱۲۹۱) (الف) **ازشیر برآوردن**
(ب) **ازشیر بریدن**
(ج) **ازشیر جدا کردن**
(د) **ازشیر واگرفتن**

(مصادر اصطلاحی) نوشتہ - ما از برای (الف) سندی یاد
(الف) مرادف (ظهوری ۵) یاد است کہ مهر تو شکر ر
(ازشیر بازداشتن) بکام مم ؛ در کودکیم دایہ چو از شیر برآوردم ؛
است کہ گذشت انند سند (ب) و (د) پیش کرده است
وصاحب انند (ب) و (ج) و (د) را هم مرادفش (ج) ساکت ولیکن تصدیق (ج) از

عجم می شود که بمعنی حقیقی است و بخیال ما این چہار
مصدر مخصوص است با طفل و مقتضای احتیاط
آنست که در آخر ہر چہار مصدر لفظ (طفل)
یا (کودک) یا مماثل آن زائد کنیم (کلیم ب) ۵
ز شیر دختر رز تا بریدم طفل عادت را ٭ بحکم دایۂ
مشرب بجان توبه خو کرده ٭ (ظهوری ج) ۵
رسید نوبت بیدار بختیم وقتست ٭ که طفل خواب
ز شیر فسانه واگیرد ٭ بخیال ما سند (ج) قابل غور
است اگر (واگرفتن از شیر) را بقول صاحب
انند متعدّی گیریم در معنی شعر باید که بخت بیدار
را فاعل قرار دهیم و در مصرع ثانی بعد لفظ
(خواب) کلمۂ (را) محذوف باشد و اگر (ج) را
بمعنی لازم گیریم خود طفل فاعل قرار یابد - ولیکن
استعمال مصدر (واگرفتن) بمعنی لازم بنظر نیامد
و از محققین مصادر صاحبان تجر و تواد این مصدر
را ترک کرده اند و بهار ذکر این کرده از معنی ساکت
و در سندی که از کلام سنجر کاشی پیش کرده است
استعمال این بمعنی متعدّی است و صاحب
موارد هم که محقق مصادر است بحوالۂ سند
مذکور این را بمعنی باز داشتن آورده نه
باز ماندن پس در سند (ج) هم باید که (وا
گرفتن) را متعدّی گیریم بصراحتی که بالا گذشت
(اردو) (ا) و (ب) و (ج) دیکھو (از شیر
باز داشتن -

از شیفته ماه نو نهفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایه باشد از قطع مادّه فساد و سامان معالجه و از شاعری سند آورده (۵) زان پس که سخن بطعنه گفتند ٭ از شیفته ماه نو نهفتند ٭ مخفی مباد که شیفته بقول صاحب برهان بمعنی عاشق و مدهوش و دیوانه مزاج و واله و متحیّر باشد و (ماه نو) بقول محققین هلال و نام ماه اوّل است از سال ملکی (کذا فی البرهان) پس توانیم عرض کرد که از الفاظ این مصدر اصطلاحی و معنی حقیقی آن هیچ وجه کنایه

ظاہر نیست ونہ دیگر کسی از محققین ذکر این کردونمی فرماید کہ این شعر مال کیست ونمی دانیم کہ سلسلۂ بیات ہم در اشعار بالا دار دیانی باقی حال ما از تسلیم این مصدر اصطلاحی معذوریم کہ محقق ز باندان پیدا کردہ است ومعاصرین عجم ہم ازین سکوت ورزند۔ (اردو) مادۂ فساد کو مٹانا اور سامان معالجہ کرنا۔

از صاحب۔ یک سخن میدارم (مقولہ) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این محاورۂ اہل زبان است کہ ہرگاہ می خواہند کہ سخنی بکسی بگویند ہمچنین باو خطاب کنند مؤلف گوید کہ بمعنی میخواہم کہ چیزی بخدمت جناب عرض کنم (اردو) جناب سے کچھ عرض کرونگا۔ عرض کیا چاہتا ہون۔

(الف) **از صحرا آوردن** (مصادر اصطلاحی) بقول بحر عجم ووارستہ مفت ورایگان یافتن

(ب) **از صحرا جستن** خان آرزو در چراغ ذکر (ب) و (ج) بہمین معنی کردہ بہار و انند

(ج) **از صحرا یافتن** گوید کہ این کنایہ باشد چہ جستن بمعنی یافتن بسیار آمدہ (تقی الدین اوحدی الف ۵) زصحرا نیاورد بودیم دل را۔ کہ از ما ربودی بصحرا فگندی ؛ (محمد سعید اشرف ب ۵) کی بمجنون یا بفرہاد ش برابری کنم ؛ ما گر دیوانہ خود را از صحرا جستہ ایم ؛ (محمد قلی سلیم ج ۵) ہمچو مجنون ناتوانی از کجا عشق از کجا ؛ یافت از صحرا اگر دیوانہ جان خویش را ؛ (اردو) پڑا پانا۔ بقول آصفیہ راستہ چلتے کچھ پانا۔ بے محنت ومشقت کے کسی چیز کا حاصل ہونا۔ مفت ملنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ انہین معنون مین اہل دکن کہتے ہین (جنگل سے کاٹ لانا) مثلاً " کیا مین اسے جنگل سے کاٹ لایا ہوں جو تم اسقدر رکم قیمت لگاتے ہو" بات یہ ہے کہ جنگل سے جو لکڑی کاٹ کر لاتے ہین وہ مفت ملتی ہے۔ بغیر کسی دام کے۔ اسی بنیاد پر دکن مین یہ محاورہ مستعمل ہے۔

(الف) ازصدا افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر (۱) مجال سخن نداشتن و (۲) بی صدا شدن - وابستہ بمعنی اوّل قانع و بہار بمعنی دوم قناعت کند (محمد قلی سلیم ؎) ول حزین عجبی نیست کز نوا افتد ؛ اگر شکستہ شود کوہ از صدا افتد ؛ صاحب انند باتفاق بہار (ازنوا افتادن) رانیز ذیل این مصدر نوشتہ مرادفش گوید صاحب بحر از اشرف سند آوردہ (؎) خط دمید از رخ و آوازہ خوبیت نشست ؛ گشت مو وار چو چینی ز صدا افتد ؛ مؤلف عرض کند کہ باید کہ اینرا برای معنی دوم ---------

(ب) ازصدا افتادن چیزی قائم کنیم و (از آواز افتادن چیزی) و (ازنوا افتادن چیزی) و (از صوت افتادن چیزی) و مماثل آن داخل این باشد و برای معنی اوّل لابد است ---

(ج) ازصدا افتادن کسی قائم کردن - ولیکن استعمال معنی اوّل از نظر ما نگذشت و نہ سندی پیش شد مشتاق سند باشیم و بلحاظ تعمیم مصدر (از چیزی افتادن) کہ گذشت بر اصول ثلثہ بہار و انند باید کہ (ازصدا افتادن) راہم متعلق بدان کنیم ولیکن ما ہمہ آنجا با بہار و انند اختلاف خود ظاہر کردہ ایم (اردو) (الف و ب) آواز نہ رہنا - اس کا استعمال موقع اور مقام کے لحاظ سے مختلف ہے (آواز نہ نکلنا) جیسے "اس باجے سے تو آواز ہی نہین نکلتی غالباً بگڑ گیا ہے" (آواز نہ دینا) مثلاً "اس پیالہ مین بال آگیا ہے اس لئے آواز نہین دیتا" (ج) آواز بند ہوجانا - بات نہ کرسکنا (اسیر ؎) سر سہ تری آنکھون کا جو اس نے نہین کھایا ؛ کیون بند ہے عیسٰی ترے بیمار کی آواز (منھ بند ہونا) بھی کہتے ہین - بقول آصفیہ بات نہ کرسکنا -

ازصدا زبان خموشی نکوبود (مثل) صاحبان امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این

کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را باظہار خوبی خاموشی و ترجیح خاموشی بر یاوہ گوئی استعمال کنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "سب سے بھلی چپ" مقصد یہ ہے کہ خاموشی مفید چیز ہے جس مین یاوہ گوئی کا عیب ظاہر ہونے نہین پاتا۔

(۱) **از صفا افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار رواتند بیرونق شدن (تاثیر سہ) چو بیداد باغ شدی گلشن از صفا افتادہ ؛ حنا ببند کہ بخت بہار کشاید ؛ معاصرین عجم ہم استعمال این بر زبان دارند و صاحب رہنما بجرائد سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر (از صفا افتادہ است) کردہ بمعنی بیرونق شدہ است۔ بخیال ما باید کہ این را ------------------------------------

(۲) **از صفا افتادن چیزی** قائم کنیم۔ و اگر خواہیم کہ از سند مصدر خاص قائم کنیم۔ -------

(۳) **از صفا افتادن گلشن** بمعنی باقی نماندن رونق و بہار گلشن (اردو) (۱) رونق باقی نہ رہنا۔ رونق جاتی رہنا۔ (۲) کسی چیز کی رونق جاتی رہنا (۳) باغ کی سرسبزی باقی نہ رہنا۔ باغ کی رونق مٹ جانا۔

از صفحۂ دل حک کردن چیزی (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از فراموش کردن چیزی (ظہوری سہ) چون ورق برگشت گلشن لیک بلبل حرف قہر ؛ حک نکرد از صفحۂ دل کز لک منقار داشت ؛ (اردو) بھول جانا۔ دل سے محو کرنا۔ دل سے مٹا دینا کہہ سکتے ہین۔ (۱۲۹۲)

(الف) **از صورت خواری شستن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و ضمیمۂ برہان (۱) عزیز کردن و (۲) آراستن و زیب و زینت دادن۔ صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این (از صورت خواری شست) کردہ گوید کہ یعنی عزیز کرد و بسیار است و فرماید کہ واردات الفضلائم

بدین معنی بجای خواری ـ خوشبوی نوشته مؤلف گوید که غلطی کتابت باشد چنانکه وشمس برہمین اصطلاح
(نشست) را (پشت) نقل کرده صاحب مؤید بحواله قنیه بر ماضی مطلق این فرماید که ای عزت
گردانید و بیاراست و در نسخهٔ مطبوعه اش این اصطلاح متروک است بخیال ما ------

(ب) از صورت خود خواری نشستن کسی | کنایه باشد از غیرت کردن چنانکه صاحب مؤید گفته و ------

(ج) از صورت کسی خواری نشستن | کنایه باشد از عزیز کردن و آراستن و زیب و زینت دادنش چنانکه صاحب بحر عجم آورده (اردو) (ب) غیرت اختیار کرنا (ج) عزّت دینا ـ سنوارنا

از ضرورت | استعمال ـ بقول صاحب انند بجای ضرورت مستعمل است مؤلف گوید که یعنی بضرورت و بسبیل احتیاج (نظیری ـ ۵) چو عریان شد چمن مرغ از ضرورت خانه میآرد
چو قحط گل بود بلبل بآب و دانه می سازد (اردو) ضرورتاً ـ بقول صاحب آصفیه از روی ضرورت ناچار ـ مؤلف کہتا ہے کہ (ضرورت پر) بھی مستعمل ہے جیسے "ضرورت پر ہم نے ایسا کیا"

از ضعف بہر جا که نشستیم وطن شد | (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را در خلاف وطن پرستان استعمال کنند مقصود شان اینست که وطن پرستان که پای بیرون از وطن نمی نهند و از کسب معیشت غافل اند این درست نباشد ـ وطن چیزی نیست و حبّ وطن را مانع تلاش روزی کردن نادرست است ما را باید که بکسب کمال و روزی سعی کنیم و بضرورت ـ بیرون از وطن رویم و جائیکه بحالت ضعف بنشینیم همان وطن ما است (اردو) دکن میں کہتے ہیں ـ جہان کھانے کو ملے

وہی وطن ؎ جہاں ٹیکا سلے وہی چلن -

(۱) ازطاق افتادن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر واند و بہار از جای بلند افتادن (میرزا معز فطرت ؎) جلوهٔ کردی که افتاد آفتاب از طاق چرخ؛ دستی افشاندی که مہتاب از کنار بام ریخت؛ مؤلف گوید که بخیال ما این را باید که ----------

(۲) ازطاق افتادنِ چیزی | قائم کنیم (اردو) (۱ و ۲) کسی چیز کا بلندی سے گرنا -

(۱) ازطاق افگندن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار واند از جای بلند افگندن مؤلف گوید که این متعدّی (ازطاق افتادن) است و بخیال ما باید که این را ہم ----------

(۲) ازطاق افگندنِ چیزی | قائم کنیم (اردو) (۱) و (۲) کسی چیز کو بلند مقام سے گرانا

(۱) ازطاقِ دل افتادن | (مصادر

(۲) ازطاقِ دلِ کسی افتادن | اصطلاحی)

(۱) بقول بہار واند کنایہ باشد از خوار و بی اعتبار شدن - صاحب بحر (۱) را بزیادت لفظ کسی (۲) کرد و خوب کرد که موافق اصول لغت است و بقولش (۲) بمعنی نامقبول و ناپسند شدن پیش کسی و بی اعتبار گردیدن باشد (صائب ؎) بذوقی باده در جام سفالین ریختم صائب؛ که از طاق دل فغفور چین افتاده چینی ہا؛ (وله ؎) چنان افتادم از طاق دل ہم صحبتان صائب؛ که وقت رفتنم آئینه چشمی تر نمی سازد؛ (عرفی ؎) که گه قند ز طاق دل دوستان ولی؛ خورشید از بیان نرسد از و بالہا؛ بہار بذیل (۱) ذکر ازطاق دل فرو ریختن) کرده و لفظ کسی زیاده کرده ایم ----------

(۳) ازطاقِ دلِ کسی فرو ریختن | صاحب بہار عجم از معنی ساکت مؤلف گوید که این مرادف (۲) باشد (شیخ سعدی ؎) نقاب زلف ز عارض اگر براندازی؛ صنم ز طاق دل برہمن فرو ریزد؛

(اردو) (۱ و ۲ و ۳) دل سے اترنا ۔ دل سے گرنا	بقول آصفیہ نظر دسی گرنا ۔ حقیر ہونا ۔ ناپسند ہونا ۔ نامرغوب ہو جانا

از طرف برشکستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و اننداز روتافتن وکنارہ کردن واعراض نمودن ۔ صاحب غیاث واننداز ہردو این را بحوالۂ بہار نوشتہ اند حیف است کہ ما در بہار این را نیافتیم ۔ (اردو) منھ پھیر لینا ۔ کنارہ کرنا ۔

از طوق سرکشیدن (مصدر اصطلاحی) مخفی مبادکہ (سرکشیدن از چیزی) بقول صاحب بحر بمعنی روگردان شدن از انست پس معنی (از طوق سرکشیدن) انکار کردن و روگردانیدن از طوق باشد ۔ (سہ) از طوق زلف خور ظہوری کشیدہ سر ۔ در حبرگۂ سگان تو صاحب قلادہ شدہ ۔ (اردو) طوق سے کنارہ کرنا ۔ منھ پھیر لینا ۔ (۱۲۹۴)

از عدالت رفتن مزاج (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و اننداز کنایہ از فاسد شدن مزاج (میر خسرو ۔ سہ) رفت جہان را ز عدالت مزاج ۔ ز حبست در آغاز حرارت مزاج ۔ مولف گوید کہ (عدالت) لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح بمعنی شایستہ گواہی شدن و عادل بودن و راست و برابری ۔ پس میر خسرو درین شعر استعمال آن بمعنی اعتدال کردہ است و من وجہ با معنی آخر الذکر صاحب منتخب متعلق ۔ پس معنی لفظی این از اعتدال رفتن مزاج باشد (اردو) طبیعت سے اعتدال جاتا رہنا ۔ طبیعت ناساز ہونا ۔

(الف) از عدم بگذرد (مقولہ) بقول صاحب اننداز (۱) از مردہ زندہ شود ۔ و (۲) در عدم برود و بدین معنی اشارت (سعدی ع) از آنجا بہ صحرای محشر بردہ راست می آید ۔ و ------------------------------

(ب) از عدم در برد | نیز مثله - صاحب مؤیّد نسبت (الف) فرماید که مردهٔ زنده شود و قیل در عدم برده (فیه نظر) و (ب) مثله - مؤلّف عرض کند که بادی هر دو لغت صاحب مؤید است و بس - صاحب انند تقلش برداشته بخیال ما معنی دوّم من وجه جا دارد و معنی اوّل برخلاف الفاظ و قیاس که از کنایه هم درست نمی شود زیرا که از برای آن قرینهٔ درکار است مثلاً اگر گوئیم که "فلان از اعجاز مسیحا یا به مسیحائی لب یار از عدم بگذرد" توانیم قیاس کرد که زنده شود و بغیر آن معنی اوّل از الفاظ (مقوله) پیدا نمی شود (اردو) الف و ب (۱) زنده ہونا - جی اٹھنا (۲) عدم سے آگے بڑہنا - یعنی عرصهٔ قیامت مین قدم رکھنا -

از عدم در شدن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ضمیمهٔ برهان و بحر عجم بمعنی مرده زنده شدن مؤلّف گوید که این مصدر هم از قبیل مقوله گذشت باشد که بوجود قرینه معنی زنده شدن مرده حاصل نشود حیف است که سندی پیش نشد و دیگری از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) مرده جی اٹھنا

از عنانِ چیزی دست کشیدن | (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از کناره کردن از چیزی) (۱۲۹۲)
(عرفی ؎) عرفی بهشت نسیه و بزم وصال نقد ؛ دست از عنان دولت آماده چون کشم ؟ (اردو) کسی چیز سے کناره کرنا - کناره کش ہونا -

(الف) از عهده برآمدن
(ب) از عهده در آمدن
(ج) از عهدهٔ کاری برآمدن
(د) از عهدهٔ کاری برون آمدن (۱۲۹۵)

(مصادر اصطلاحی) (الف و ب) بقول بهار و انند عبارت است از کار بر اسب دل خواه سرانجام دادن خان آرزو در چراغ هم ذکر این هر دو مصدر بهمین معنی کرده است صاحب بحر عجم (ج) و (د)

(ه) از عهدهٔ کاری در آمدن | را بہمین معنی آورده و ما (د) را در کلام ظہوری یافته ایم (ظہوری ے) پی اظهار عجز ای دل گر شد فرصت جانی ؛ که چشم از عهدهٔ ناز و تغافل بر نمی آید ؛ اول ے) انی آیم برون از عهدهٔ لطف ؛ قیاس جور بسیار تو کردم ؛ (شفائی ے) زه کرده کمان غمزهٔ غماز شفائی ؛ کو حوصله کز عهدهٔ این ناز در آید ؛ خان آرزو بفهمن (ب) در چراغ فرماید که در کلام شفائی ردیف (را آید) خالی از غرابت نیست - محمد صالح بیگ آگاه سلمه الله تعالی این توجیه وجهی کرده است که در اینجا در آمدن بمعنی بر آمدن است چنانکه (در کردن) بمعنی - بدر کردن و بیرون نمودن ولیکن مشهور بدین معنی کلمهٔ (در) بالفظ (کردن) مستعمل شود نه (آمدن) و آخر به تحقیق پیوست که (در آمدن) بمعنی (بر آمدن) نیز بسیار آمده - مؤلف عرض کند که ازین پنج مصدر (ج) و (د) و (ه) اصل است باقی هر دو هیچ - صاحبان تحقیق ازهمین سه مثال که بالا مذکور شد بحسب مذاق خود مصدر ها قائم کرده اند اگر در هر سه مصدر (ج) و (د) و (ه) بعوض (کاری) چیزی را قائم کنیم نقصانی ندارد ولیکن (کاری) بهتر از (چیزی) است پس سند اول متعلق به (ج) باشد و سند دوم متعلق به (د) و سند سوم متعلق به (ه) (اردو) کسی کام کو جیسا چاہئے ویسا کرنا - حسب دلخواه سر انجام دینا -

ازغ | بقول برہان و جامع و انند بفتح اول و سکون ثانی و غین نقطه دار آنچه از شاخهای درخت ببرند و پیرایش دهند - صاحب سروری گوید که آنچه ببرند از شاخهای انگور - صاحب هفت ترجمه این لعربی نصل نوشته و خصوصیت انگور نه کند و نصله بقول صاحب منتخب بالضم اپیخته و باز مانده باشد مؤلف گوید که همین لفظ در ممدوده گذشت و (آزوغ) بزیادت واو

بعدزای معجمہ ہم بمعنی پیراستن شاخہا کہ مقصود از حاصل بالمصدر باشد یعنی (پیرایش) واین معنی آن است کہ (از وغیدن) بمصدرش باشد بمعنی پیراستن شاخہا ولیکن محققین فرس آنرا ترک کردہ اند بخیال ما (آزوغ) اصل باشد و (آزغ بحذف واو) مخففش پس باید کہ زای معجمہ بضموم گیریم وباشد کہ (آزوغ) مفرّس (زوغ) باشد مخفی مباد کہ (زوغ) بغین معجمہ بقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی خمیدن وکشیدن ناقہ را بمہار وستم کردن پس بریدن شاخہا ہم ستم است کہ در وقت بریدن شاخہای انگور بسیارہ آنرا می کشند وزوائد آنرا قطع کنند عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت الف وصلی در اوّل -(ازوغ) بمعنی شاخہای بریدۂ درخت خرما خصوصًا وبمجاز برای ہر قسم درخت عمومًا گرفتہ باشند واللہ اعلم - ممدودۂ ومقصورہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی باشد دیگر ہیچ -(اردو) درخت کی کاٹی ہوئی شاخین خاصکر انگور کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے یعنی اوقات مقررہ پر اوس کی زائد شاخون کو کاٹ دیتے ہین جس کو دکن مین خصی کرنا کہتے ہین -

ازیچ | بقول صاحب برہان ورشیدی وجامع وہفت وانند بفتح اوّل وسکون ثانی وکسر ثالث وجیم فارسی ساکن گیاہیست کہ بر درخت پیچد وآن را بعربی عشقہ خوانند خان آرزو در سراج این را بہ جیم عربی نوشتہ فرماید کہ بعضی بہ جیم فارسی ہم گفتہ اند- نیز فرماید کہ صحیح بہ رای مہملہ واین تحریف است (انتہی) صاحب ناصری باتفاق برہان سندی آوردہ (درویش سقاست) نہال قدمن از عشق زرد شد آری ؛ درخت خشک شود چون بروتند ازیچ ؛ صاحب شمس گوید کہ بعضی بہ رای مہملہ گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ ما بر (ازیچ) بہ رای مہملہ

عدہ از ماخذ این بحث کامل کردہ ایم و درینجا با خان آرزو اتفاق داریم کہ صحیح بہ رای مہملہ باشد و لقا فارسی تبدیل رای مہملہ بزای ہوز درست نیست اپس خان آرزو درست گوید کہ تصحیف است (اردو) دیکھو ارغچ۔

از غلاف بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی بی حجاب شدن بہار گوید کہ کنایہ از بی تکلف و بی حجاب شدن (محسن تاثیر) خوشا دمیکہ بعشاق سینہ صاف بر آئی ؛ کشتی پیالہ وچون لالہ از غلاف بر آئی ؛ وآرستہ شفق در معنی از سلیم شد و ہم (رباعی) ای سرتا پاتن توچون آینہ صاف ؛ چون تیغ نگہ بر آمدی خوش ز غلاف ؛ رفتی بضیافت حریفان آخر ؛ کون را بسر شکم نہادی چون ناف ؛ مؤلف گوید کہ۔۔۔ (۲) از غلاف بر آمدن شمشیر بمعنی حقیقی۔ بیرون از نیام و برہنہ شدن شمشیر است سند این از کلام سلیم بالا مذکور شد واگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(۳) از غلاف بر آمدن کسی قائم کنیم کنایہ باشد از بی حجاب شدن کسی و نقاب از چہرہ بر انداختن (اردو) (۱) و (۳) بے نقاب ہونا۔ بے پردہ ہونا۔ (۲) تلوار میان سے نکلنا

ازفر بقول صاحب شمس لغت فارسی است و بحوالہ تاج اللغات گوید کہ (۱) بمعنی گندہ بغل و (۲) مشک تیز بوی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب منتخب (اذفر) را بہ ذال معجمہ بفتح اوّل و سکون ثانی آوردہ کہ بمعنی تیز بوی باشد مؤلف عرض کند کہ اگر از صاحب شمس بہ سنشانیت شود توانیم عرض کرد کہ مفرس است و فارسیان ذال معجمہ را بہ زای ہوز بدل کردہ باشند وہم تصرف در معنی (اردو) (۱) گندہ بغل۔ بقول آصفیہ۔

(فارسی) اسم مذکر وہ شخص جسکی بغلون مین سے بدبو آوے - بغل گند والا (۲) تیز بوی مشک بھی اردو مین کہسکتے ہین یعنی وہ مشک جسکی بو تیز ہو -

از فرق تا قدم استعمال بمعنی از سر تا پاست فارسیان ہر دو لغت عربی را بترکیب خود استعمال (۲۹۶)
کردہ اند (ظہوری ؎) گشتہ از فرق تا قدم یک داغ ؛ بی نشانیم و این نشانہ ما ؛ (اردو) سرسے پاؤن تک -

(۱) از فرق واکردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف از سر واکردن کہ گذشت و بقول صاحب انند دور کردن و دفع نمودن (ابوطالب کلیم ؎) بادہ کو تا موج سان رقص از ہمہ اعضا کنم ؛ چون حباب از فرق دستار تعلق واکنم ؛ مولف گوید کہ ازین سند مصدر - - - - - - - - -

(۲) از فرق واکردنِ دستار بمعنی دور کردن دستار از سر و کشادن دستار از سر پیدا میشود و این معنی حقیقی است و بدون وجود سند دیگر نتوانیم تسلیم کرد کہ این مرادف (از سر واکردن) است (اردو) (۱) دیکھو از سر واکردن (۲) سرسے پگڑی پھینکدینا۔

از فریادِ خر کسی نرنجد (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مولف گوید کہ فارسیان چون یاوہ گوئی را مشغول گفتگوی فضول بینید این مثل را بجق او زنند (اردو) جب کوئی احمق فضول گوئی اور بکواس کرتا ہے تو دکن مین کہتے ہین "گدھا ہے بک لینے دو"

از فکر افتادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم و بہار و انند و چراغ - فراموش شدن (شفائی ؎) ز شغل عشق نی کافر شناسد نی مسلمانم ؛ ز فکر مومن افتادم ز یاد برہمن

رفتم ٭ مؤلف گوید کہ باید کہ این را ---------------

(الف) از فکرِ چیزی افتادن | قائم کنیم کہ کنایہ باشد از مصون بودن از فکر چیزی) چنان کہ ظہوری گوید (سه) جمع آن دل کہ ز آغاز پریشان افتد ٭ سرِ آن سر کہ ز فکر سر و سامان افتد ٭ و م ---------------

(ب) از فکرِ کسی افتادن | کنایہ باشد از یاد کسی رفتن - سند این ہمان است کہ از کلام شفائی بالا مذکور شد (ارد و) (الف) بے فکر ہونا (ب) فراموش ہونا - خیال سے جاتا رہنا خیال سے نکل جانا -

(۱۲۹۶)

از فلان چہ کشاید | (مقولہ) بقول صاحب بحر و انند و بہار بمعنی - از وی چہ کار آید مؤلف گوید کہ بمعنی از دست او چہ می شود و او چہ تواند کہ کند (میر خسرو سه) منکہ بر بوی تو در راہ صبا خاک شدم ٭ چہ کشاید ز نسیم گل و بوی چمنم ٭ شیخ سعدی سه) ہر زخم بہ روی دل عاشق در فتح است ٭ زین بیش ز تیغ تو ستمگر چہ کشاید ٭ (ارد و) وہ کیا کر سکتا ہے -

(الف) از فلان چیز بر آمدن | (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب انند (الف)
(ب) از فلان چیز بر آوردن | و (د) بمعنی ترک آن کردن و نسبت (ب) گوید کہ
(ج) از فلان چیز برون آمدن | گاہی از اشخاص کہ معنی ظرفیت دران ملحوظ بود
(د) از فلان چیز بیرون آمدن | نیز آید - بہار نسبت (ج) گوید کہ بمعنی ترک آن چیز
(ہ) از فلان چیزی بر آوردن | کردن است و نسبت (ہ) ہمزبان انند و صاحب
بحر نسبت (ہ) فرماید کہ در اکثر جا با در ظرفیہ مستعمل و گاہی در اشخاص کہ بمعنی ظرفیہ ملحوظ باشد ہم آمدہ

وخان آرزو در چراغ ہم زبانش (ظاہر ع) حضرت لب تشنہ از سر چشمۂ حیوان برون آید؛ ۔
(وله (د) ـ ؎) بچون ز لوح دل اندوہ عیش رفتہ بشوی؛ بااین روش زخمار شبانہ بیرون آی؛ صاحب اسند نسبت (ب) وبحر و چراغ نسبت (ہ) از یک کلام تا ثیر سند آورده (؎) با رحمت تو باد مخالف موافق است؛ نومیدم از سفینہ کن از ناخدا بر آ؛ مولف گوید کہ (الف) ہمان است کہ بر (از چیزی بر آمدن) گذشت و بر ہر سہ معنی شامل کہ ذکرش و اسناد ہر سہ معنی ہمہ را آنجا مذکور ہ (ب) ہمان است کہ بر (از چیزی برآوردن) ذکرش رفت کہ متعدی الف باشد و (ج) و (د) مرادف (الف) و (ہ) مرادف (ب) ما بر مصادر (از چیزی برآمدن و برآوردن) صراحت کامل کرده ایم ۔ ضرورت نداشت کہ این مصادر را باین عنوان قائم کنند و از تکرار کار گیرند (اردو) دیکھو از چیزی برآمدن و برآوردن ۔
(الف) از فلان ۔ فقاع می کشاید (مقولہ) بقول خان آرزو در سراج و بقول صاحب رشیدی و شمس یعنی بہ وی می نازد و تفاخر می کند و می لافد ۔ صاحب سروری (می کشاید) را (کشایند) نوشتہ (خاقانی ؎) آنجا کہ من فقاع کشایم بدست فضل؛ آنان زورد دل چو یخ افسرده تن زیند؛ مؤلف گوید کہ (فقاع) لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالضم و تشدید قاف بمعنی قسم شراب کہ از جو سازند پس فارسیان (فقاع کشادن) را کنایہ گرفتہ اند از لاف زدن و تفاخر نمودن کہ می آید و این معنی پیدا می شود از خوشحال و مسرور شدن کہ نتیجہ استعمال شراب است بخیال ما این را نباید کہ بطور مقولہ قائم کنیم و سند متقاضی آنست کہ مصدر اصطلاحی قرار دہیم یعنی ـــــــــ

(ب) از فلان قفاع کشادن) سرزدن وظاہر شدن مسرت وخوش حالی ازو و کنایہ باشد از ظاہر شدن تفاخر ولاف ـ سند پیش کردۂ صاحب سروری متعلق است بزد قفاع کشادن کسی کہ می آید والبتہ آن مصدر متعدی است و (الف وب) بترکیب نحوی لازم آن ومعنی بیان کردۂ محققین بر الف مجازی است نہ حقیقی (اردو) (الف) وہ نازکرتا ہے فخر کرتا ہے لاف مارتا ہے (ب) کسی شخص کا ناز کرنا ـ تفاخر کرنا ـ لاف مارنا ـ

(الف) از فلان نمی ماند | (مقولہ) (الف) بقول صاحبان بحر وانند وبہار در رتبہ ازو کم نیست (لاادری ـ ہ) زبس جوش دل غمدیدۂ من ؛ نمی ماند زدریا دیدۂ من ؛ بخیال ما باید کہ این را شکل مصدری قائم کنیم یعنی ---------------

(ب) از فلان یا از چیزی نماندن | کم نبودن در رتبہ ـ از ان کس یا از ان چیز مثلاً گوئیم " ما ازو در ان کار نماندیم " یعنی کم نماندیم برابر او ماندیم ـ حاصل اینست کہ از (الف) خصوصیت استعمال پیدا می شود با صیغۂ واحد غائب حال و ما این را نہ پسندیم (اردو) (الف) اس سے کم نہیں رہتا ہے مثلاً " زید امتحان مین بکر سے کم نہین رہتا ہے " (ب) کسی کا کسی کے مقابل مین رہجانا ـ یعنی کم ہونا ـ

از فلفل آہن نمیتوان خرید | (مثل) صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان غیر مناسبت معاوضہ باشد یعنی آہن فروش فلفل را در معاوضۂ قیمت آہن قبول نہ کند ازین کہ بسیار کم بہاست وبکار او نیاید ـ برخلاف این از آہن کہنہ حلوا بدست آید یعنی حلوا فروشان

آہن کہنہ را بعوض حلوا قبول می کند (اردو) دکن مین کہتے ہین - کیا نعل کے ٹکرون سے برفی لاؤگے یعنی نہین لا سکتے - اس کا مطلب یہ ہے کہ نخود فروش تو مجبو نے چنون کے معاوضہ مین نعل کے ٹکڑے قبول کر لیتا ہے لیکن حلوائی اوس کے معاوضہ مین برفی نہین دیتا -

از فلفل و زنجبیل سردی مطلب (مثل) صاحبان امثال فارسی و خزینہ و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند **مؤلف** گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کسی از کسی چشم کاری دارد کہ او موزون و اہل آن کار نیست - مثلاً از بخیل چشم کرم داشتن و از ظالم امید رحم کردن (و امثال آن) حاصل است کہ از فلفل و زنجبیل کہ مزاجاً گرم است سردی طلب کردن - مقصود اینست کہ توقع چیزی از کسی دارد کہ صلاحیت و اہلیت آن دارد (اردو) دکن مین کہتے ہین "جگنو سے آگ نہین ملتی"۔

از فنداک | صاحب انند گوید کہ این لغت فارسی زبان است و مرادف (آزفنداک) کہ در ممدودہ گذشت - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این بالف مقصورہ نکرد و ما بر (آزفنداک) بیان کردہ ایم کہ توس قزح باشد و (آزغنداک) بغین معجمہ ہم در ممدودہ بہمین معنی گذشت - خان آرزو در سراج بذیل ممدودہ گوید کہ بعضی (آژفنداک) بزای فارسی ہم گفتہ اند و ما در ممدودہ ذکر این ہم کردہ ایم بخیال ما (آزغنداک) اصل است و مرکب از (زغند) کہ بقول برہان بمعنی از جای برجستن باشد بر مثال آہو - مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد اگرچہ مصدر این متروک است) از قبیل جست از جستن - زیادت الف در ابتدا چیزی نیست کہ بقاعدۂ فارسیان الف وصلی است و ممدودہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی - اما نسبت الف و کاف آخر محقق

غور است کہ (داک) بفتح اول بقول برہان بمعنی آسیب و آفت آمدہ ہرگاہ (از غند) را بلاک مرکب کنند الف مفتوح را ساکن کردن مشکلی نیست و معنی لفظی این جست آسیب و آفت - و بزمانیکہ زمانیان از حقائق ہر چیز خبر نداشتند و از حقیقت قوس قزح آگاہ نبودند عجبی نیست کہ آنرا بدین نام موسوم کردہ باشند و در عقیدۂ پیشینیان بود کہ قوس قزح علامت طوفان بادو باران است پس آن را بہ (جست آسیب) موسوم کردن غلط نبود - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و پس ازان غین معجمہ بقاعدۂ فارسی بدل شد بہ فا - چنانکہ (غلیو) را (فلیو) ہم گویند لیکن تبدیل زای عربی بزای فارسی خلاف قیاس است کہ بچہ وجہ (آزفنداک) را (آژفنداک) کردند (اردو) دیکھو (آزفنداک)

از قاضی دو کس راضی نشوند | (مثل) صاحب احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مثل بیان واقعی را اظہار کند - گوید کہ از فریقین مقدمہ دائماً یکی کامیاب است و دیگری ناکام پس قاضی کہ کار فصل خصومات میکند نمیتواند کہ ہر دو را کامیاب کند شخص کامیاب ہمیشہ مداح قاضی است و فریق ناکام برخلافش پس جائیکہ کسی شکوہ و شکایت قاضی کند فارسیان این مثل را زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "آدھا شہر قاضی کا" اس سے یہ مطلب ہے کہ شہر بھر مین جن لوگون کو قاضی سے فصل خصومات کا کام پڑتا ہے اون مین سے نصف تو اوس کے مداح ہونگے اور نصف شاکی - اس لئے کہ متخاصمین مقدمہ سے ایک کی جیت اور دوسرے کی ہار مسلم ہے پس کسی قدر مبالغہ کے ساتھ یہ کہاوت مستعمل ہے -

از قبل فلان | (استعمال) بقول بہار (از سند ۱) از طرف فلان - فرماید کہ این شائع است

(۲) گاہ بمعنی از برای نیز آید (میر معزی ۵۴) تو گنج ہمین از قبل بخشش خواہی ÷ در خاک چہ تاثیر بود گنج و دفین را ÷ مؤلف گوید کہ (قبل) لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالفتح زمان پیش از زمان چیزی۔ نقیض بعد و بالضم و بضمتین پیش چیزی و ابتداء پیش و نقیض دُبر و اوّل چیزی و پائین کوہ و بضمتین گروہا جمع قبیل و بفتحتین بلندی زمین کہ پیش بلند شد و بکسر قاف و فتح بای موحدہ بمعنی نزد و جانب و طاقت پس استعمال فارسیان بترکیب خود متعلق باشد بامعنی آخر الذکر بکسر قاف و فتح بای موحدہ۔ مارا در معنی اوّل تامّل است و طالب سند باشیم و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) (۱) فلان کی جانب سے۔ فلان کی طرف سے۔ (۲) اس کے لئے۔ اسکے واسطے۔

از قراریکہ گفتند استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی (مسموع می شود) و صاحب رہنما نقل فقرۂ آن کردہ "از قراریکہ گفتند از ہلاکت حشمۃ الملک معنی تفصیلیکہ بیان کردند نجات یافتند از ہلاکت" پس معنی (از قراریکہ گفتند) بتفصیلیکہ گفتند باشد (اردو) حسب تفصیل سے اُنھون نے کہا۔

از قفا بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند مثلہ و ہر دو از کلام علی خراسانی سند آوردہ اند (۵) ہر کس کہ ز بزم ما بر آید ÷ شک نیست کہ از قفا بر آید ÷ مؤلف گوید کہ قفا لغت عرب است بفتح اوّل و دوّم و بقول منتخب بمعنی پس گردن و ازین سند ظاہر می شود کہ (از قفا بر آمدن) لازم (از قفا بر آوردن) است کہ بمعنی (سیلی زدن) و برآوردن کسی را از مجلس بہ جبر۔ دست بر پس گردن نہادہ کہ بیرون کردن او

مجلس بحال ذلت است (اردو) صاحب آصفیہ نے (گردن پکڑ کر نکالدینا) کا ذکر کیا ہے یعنی گردن مین ہاتھ ڈالکر نکالدینا - بے عزتی سے دھکّے دیکر نکالنا - گل ہتّے دیکر نکالنا - اس کا لازم دکن مین (گردنی کھا کر نکلنا) مستعمل ہے اور یہ اس فارسی مصدر کا ترجمہ ہے -

ازقفا جبین کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر - روی بازپس کردن - بہار و انند گوید کہ این کنایہ باشد (اوحدالدین انوری ؎) وقتش نشود فوت اگر نہ ؛ روز در حال کند از قفا جبینش فرماید کہ قصہ فوت شدن نماز از حضرت سلیمان علیہ السلام و برگشتن آفتاب بامر ملک سبحان مشہور - و در مقام خود مسطور است یعنی او مثل سلیمان نماز را فوت نمیکند والا چنانکہ آفتاب بامر او سبحانہ تعالی برای او برگشت تا نماز را ادا کند - برای ممدوح نیز قفای خود را جبین می کند یعنی روی بازپس می کند و برمیگردد کذا فی الشرح مؤلف عرض کند کہ (۱) کسی کہ روئش در مقابل ماست اگر از ما روگردان شود آنرا ہم (ازقفا جبین کردہ) گوئیم (۲) کسی کہ پشت بسوی ما دارد اگر روبسوی ما کند آنرا نیز (اردو) منہ پھیرنا - پلٹنا -

ازقلم افتادنِ حرف (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند سہو شدن حرف در ہنگام نوشتن (صائب ؎) پایۂ عزت بلندی گیرد از افتادگی ؛ از قلم چون حرفی افتد در کنارش جا دہند (اردو) کسی حرف کا قلم سے رہجانا - چھوٹ جانا - کوئی حرف لکھنے سے رہجانا -

ازقید رستن (استعمال) رہائی یافتن و آزاد شدن از بند و قید چنانکہ عرفی گوید (؎) (۱۲۹۸)
آنکس کہ پای بستۂ راہ و روش فتاد ؛ یا بارکش خریست کہ از قید رستہ است ؛ (اردو) قید سے چھوٹنا -

ازقیروان تا قیروان (استعمال) بہار ذکر این از معنی ساکت مؤلف گوید کہ خصوصیت

قیروان چہ باشد (از قاف تا قاف) ہم گویند مقصود انیست کہ از یک کنارۂ دنیا تا کنارۂ دیگر یعنی در ہمہ عالم (سنجر کاشی ؎) از قیروانست صدمۂ او تا بقیروان ☆ از قاف تا بقاف سپاہ منظفرش (اردو) دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک۔

از قیمت افتادنِ چیزی | (مصدر اصطلاحی) صاحب انند نذیل (از بہا افتادن) گوید کہ مرادف آنست و سندی پیش نشد عیبی ندارد و در روزمرۂ معاصرین مستعمل است و در تعمیم (از چیزی افتادن) داخل کہ گذشت (اردو) دیکھو از بہا افتادن۔

(الف) از کار افتادن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم و انند و بہار معطل و ناکارہ شدن مؤلف گوید کہ باید کہ این مصدر را (از کار افتادن چیزی) قائم کنیم و در ہمین مصدر عام داخل است ----------

(ب) از کار افتادنِ پای | بمعنی معطل و بیکار شدن پای یعنی قوت رفتار باقی نماندن در و (ظہوری ؎) پای در جستجو ز کار افتاد ☆ در سراغ افگنم زبانی چند ☆ ----------

(ج) از کار افتادنِ پنجہ | بمعنی معطل و بیکار شدن پنجہ یعنی باقی نبودن قوت در و (صائب ؎) پنجۂ مشکل کشا ہرگز نمی افتد ز کار ☆ ہست در خشکی کشایش پیش دست شانہ را ☆ و ----------

(د) از کار افتادنِ دست | بمعنی معطل و بیکار شدن دست یعنی باقی نماندن قوت در و (صائب ؎) کدامی سرو بالا را گذار افتاد در گلشن ☆ کہ از خمیازہ دست شاخ گل از کار افتادہ

(ہ) از کار افتادنِ زبان | بمعنی معطل و بیکار شدن زبان یعنی بی اثر شدنش (ظہوری

ـــہ) افتادہ در نصیحت جان صد زبان نکارۂ زنجیر او بریدہ بسو ہان مانند ۝ و ------

(و) از کار افتادن نالہ | بمعنی بی اثر شدن نالہ (ظہوری ـــہ) گریۂ تازہ روز در کار است ۝ نالہ از کار اگر افتاد چہ غم ۝ صاحب اند بحوالۂ مظہر العجائب ---------

(ز) از کار افتادہ | بمعنی عاشق۔ آوردہ حیف است کہ سندی پیش نشد اگر این را نجر ل کنایہ تسلیم کنیم۔ مصدری خاص (از کار افتادن کسی) بمعنی عاشق شدن کسی قائم می شود و از اسم مفعول آن باشد ولیکن بلا وجود سند۔ قولش اعتبار را نشاید کہ از محققین زبان دان کسی مؤیدا و نیست الحاصل بخیال ما (الف تا و) ہمہ کنایہ باشد (اردو) (الف) بے کار ہونا (ب) پاؤں بیکار ہو جانا۔ چلنے کے قابل نہ رہنا (ج) پنجہ بیکار ہو جانا یعنی اس میں قوت باقی نہ رہنا۔ (د) ہاتھ بیکار ہونا یعنی کام کے قابل نہ رہنا (ہ) زبان بے اثر ہونا (و) نالہ بے اثر ہونا (ز) عاشق۔ (مذکر)

از کار بردن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و اتند۔ معطل و ناکارہ گردانیدن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (ملّا شیدای ہندی ـــہ) دماغ عشرتیان بسکہ بادہ بردہ ز کار ۝ کنون بگوش طرب بم ز زیر پیدا نیست ۝ صائب ـــہ) دست ہزار کوہکن از کار می برد ۝ تمثالہا کہ در دل صورت پذیر تست ۝ بخیال ما باید کہ این را ہم

از کار بردن چیزی یا چیزی را | قائم کنیم (اردو) بے کار کر دینا۔

(الف) از کار بیرون رفتن چیزی | (مصدر اصطلاحی) مرادف (از کار افتادن چیزی) است کہ گذشت (ظہوری ـــہ) بیرود بیرون گرہ عقدہ ہا از کار ما ۝ عشق می سوزد سپند از سبحہ

(۱۴۹)

برزنّار ما ٭ (اردو) دیکھو از کار افتادن چیزی۔
از کار خود بیرون آمدن | (مصدر اصطلاحی) (۱۵۰۰)
مرادف (از عہدۂ کاری برون آمدن) کہ گذشت
(ظہوری سے) دلی در ہمسری از کار خود بیرون
نمی آید ٭ سلامت دار یارب دل ربای طرہ
و رہم را ٭ (اردو) دیکھو۔ از عہدۂ کاری برون
آمدن۔
از کار در آمدن کسی | (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از سر انجام کار خود کردن و فارغ
شدن کسی از کار خود۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ است یعنی
(از کار در می آید) یعنی از کار خود فارغ میشود۔
(اردو) کام سے فارغ ہونا۔ کام کر چکنا۔
از کار دست کشیدن | (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ترک
کردن کار۔ مؤلف گوید کہ این متعلق است از
مصدر عام (دست کشیدن از چیزی) کہ می آید

(اردو) کام سے کنارہ کرنا۔ ہاتھ کھینچنا۔ دستکش ہونا۔
از کار دور | (اصطلاح) بقول صاحبان
بحر و مؤید و شمس و ہفت و انند و ضمیمۂ برہان
نالائق و بیکار۔ مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد۔
حیف است کہ سندی پیش نہ شد (اردو)
ناقابل کار۔ بے کار۔
(الف) از کار رفتن | (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم معطل و ناکارہ شدن۔
بہار گوید کہ مرادف (از کار افتادن) کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ بخیال ما باید کہ این را
(از کار رفتن چیزی) قائم کنیم کہ کنایہ باشد از قابل
کار نماندن و بیکار شدن آن چیز و از ہمین مصدر
عام باشد۔۔۔۔۔۔۔۔
(ب) از کار رفتن پای | کنایہ از بیکار شدن
پای از رفتار (میر خسرو سے) خواستم تا بر دم در
طلب رفتۂ خویش ٭ یادم آمد رخ او پای من از
کار برفت ٭ و ۔۔۔۔۔۔۔۔

(ج) از کار رفتنِ تماشا | کنایہ باشد از
بی لطف و بی حاصل شدن تماشا (حکیم زلالی
ے) تماشائی زبس می رفت از کار ٭ بروش
آب می زد نقش دیوار ہو۔---------

(د) از کار رفتنِ دست | کنایہ باشد

(ہ) از کار رفتنِ دست و بازو | از بی قوت

(و) از کار رفتنِ دست و دل | و بیکار شدن
دست و دست و بازو و در اختیار نبودن دل (صائب
ے) دستم ز کار و کار من از دست رفتہ است ٭
تا بہلہ دست در کمر یار کردہ است ٭ (محمد سعید
اشرف (ہ ے) دست و بازو ویم ز مشق اعتبار
از کار رفت ٭ کار کردم در جہان چندانکہ دست
از کار رفت ٭ (صائب (و ے) دست و دلم
ز دو دیدنت از کار رفتہ است ٭ بند قبا کشودہ با آغوش
من در آ ٭ و ہمچنین ---------

(ز) از کار رفتنِ کسی | معنی بیکار و ناقابل
کار شدن آنکس باشد و این مرادف
از کار شدن کسی است کہ بجای خودش می آید
و سند بدست نیاید (اردو) (الف)
دیکھو از کار افتادن (ب) دیکھو از کار افتادن
پای (ج) تماشے کا بے لطف اور بے حاصل
ہونا۔ (د) دیکھو از کار افتادن دست (ہ) دست
و باز و بیکار ہونا۔ (و) دل قابو میں نہ رہنا
اختیار میں نہ رہنا (ز) کسی کا ناقابل کار ہونا
کسی کام کا نہ رہنا۔

از کار شدن | (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر و بہار مرادف (از کار رفتن) کہ
گذشت مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ اینراہم

(الف) از کار شدن چیزی | قائم کنیم

(ب) از کار شدن کسی | ہمچو از
کار رفتن چیزی و کسی) کہ گذشت (حزین اصفہانی
ے) بوی یار من ازین سست وفائی آید ٭
گلم از دست بگیرید کہ از کار شدم ٭ (اردو)
دیکھو از کار رفتن چیزی و کسی۔

(الف) ازکارِ کسی برآمدن | (مصدر اصطلاحی)
صاحب آنند ذکر این بذیل (از عہدہ برآمدن)
کردہ فرماید کہ مرادف آنست (نظامی ؎)
چہ افسون ور آموز و از رہنمون ؛ کہ آید ز کار سکندر
برون ؛ مؤلف گوید کہ سند متقاضی این است
کہ مصدر ------

(ب) ازکارِ کسی برون آمدن | قائم کنیم۔
بہار ذکر این کردہ است (اردو) الف و ب
دیکھو از عہدہ کاری برآمدن۔

(۱۵۰۱) ازکار گذشتن کار | (مصدر اصطلاحی) کنایہ
باشد از ضائع و خراب شدن کار (صائب ؎)
ای کارساز خلق بفریاد من برس ؛ زان پیشتر
کہ کار من از کار بگذرد ؛ (اردو) کام بگڑنا۔

(الف) ازکار ماندن | (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر و بہار و آنند معطل و ناکارہ
شدن مؤلف گوید کہ بخیال ما این را باید کہ

(ب) ازکار ماندنِ چیزی | قائم کنیم (صائب
؎) میتواند گرہ از کار دو عالم وا کرد ؛ دست
ہر کس بہ تماشای تو از کار بماند ؛ مخفی مباد کہ
ازین سند مصدر ------

(ج) ازکار ماندنِ دست | بمعنی بیکار
شدن دست پیدا میشود و ازہمین قبیل است

(د) ازکار ماندنِ زبان | بمعنی قوت
گویائی نداشتن و بیکار شدن زبان
(ظہوری ؎) چہ می پرسی ز کار من
زبان از کار می ماند ؛ بپوشان چشم از زخم
نگاہ انگار می ماند ؛ واضح باد کہ (ج) و
(د) در تعمیم (ب) داخل است و این کنایہ
باشد (اردو) (الف) دیکھو از کار افتادن
(ب) دیکھو از کار افتادن چیزی (ج)
دیکھو از کار افتادن دست (د) دیکھو از کار
افتادن زبان۔

(۱۵۰۲) ازکاروان گسستن کسی | (استعمال) جدا شدن کسی از قافلہ مخفی مباد کہ گسستن لازم

وستعدی ہردو آمدہ (عرفی سہ) نگسلی از کاروان کعبہ ای دل گرشتاب ؛ می گذار ندت بجای کہ عجز محمل می برند؛ (اردو) کسی کا قافلہ سے جدا ہونا۔

(۱۵۰۸) **از کار و بار خویش برآمدن کسی** (مصدر اصطلاحی) (۱) معطل و بیکار شدن کسی (۲) از کار و بار خود فارغ و سبکدوش شدن از کار و بار خود (ظہوری لہ) خوش آنکہ کردن و ناکردنم بکار نیاید ؛ بکار و بار تو از کار و بار خویش برآیم ؛ (اردو) (۱) معطل اور بیکار ہونا (۲) کار و بار سے سبکدوش ہونا۔ فارغ ہونا۔

(الف) **از کار و بار شدن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و انند۔ معطل و ناکارہ شدن (محمد قلی سلیم سہ) بر من گذشت سروی از شوق وامنش ؛ ہمچون حنا ز دست من از کار و بار شد ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ

(ب) **از کار و بار شدن چیزی** قائم کنیم و ---------

(ج) **از کار و بار شدن دست** کہ از سند محمد قلی سلیم پیدا می شود۔ و تعمیم (ب) داخل باشد (الف) مرادف از کار افتادن و (ب) مرادف از کار افتادن چیزی و (ج) مرادف از کار افتادن دست باشد کہ گذشت (اردو) (الف) دیکھو (از کار افتادن (ب) از کار افتادن چیزی۔ (ج) از کار افتادن دست۔

از کارہ (اصطلاح) بقول صاحب ضمیمۂ برہان بر وزن ہر کارہ آنکہ سخنان گذشتہ را یاد کند مانند قصہ خوان و امثال آن و فرماید کہ قیاس اقتضای ذال نقطہ دار می کند باعتبار ذکر۔ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی این را آوردہ فرماید کہ جریدہ شمار و او ہم مثل صاحب ضمیمۂ برہان نسبت ذال معجمہ اشارہ کند۔ وگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ مؤلف گوید کہ

اگر در اصل این ذال معجمہ را گیریم - بلحاظ تصرف فارسیان این را مقرس توان گفت کہ ذال معجمہ را بزای ہوز بدل کردند و ہای نسبت در آخر او زیادہ کردہ (ازکارہ) بمعنی منسوب بہ تذکرہ ہا گرفتند و قصہ خوان را نام کردند (اردو) داستان گو - بقول صاحب آصفیہ اسم مذکر - وہ شخص جس کا پیشہ امیرون کو قصہ سنانے کا ہو - قصہ خوان -

ازکالسکہ آمدن استعمال - بمعنی فرود آمدن از کالسکہ - این محاورۂ معاصرین است کہ آمدن را بمعنی فرود آمدن گرفتہ اند - صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (ازکالسکہ آمدیم) را بمعنی از بہل فرود آمدیم - نوشتہ (اردو) گگی سے اتر آنا -

(۱۵۰۵) **ازکام برآمدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی ناکام شدن باشد چنانکہ ظہوری گوید کہ بر مصدر آیندہ می آید (اردو) ناکام ہونا -

(۱۵۰۶) **ازکام تراویدن حدیث** (مصدر اصطلاحی) برآمدن سخن از زبان باشد (ظہوری ؎) زکام من نہ تراود حدیث شکر و شکایت ٭ اگر بکام درآیم و گر زکام برآیم ٭ (اردو) بات منہ سے نکلنا

(۱۵۰۷) **ازکام نہنگ گام بیرون کشیدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از (نجات یافتن از مہلکہ) (ظہوری ؎) ہر کہ غواص قلزم عشق است ٭ گام بیرون کشد زکام نہنگ (اردو) دکھن مین کہتے ہین (موت کے منہ سے نکلنا) (شیر کے پنجہ سے چھوٹنا) بمعنی مہلک خطرہ سے بچنا - نجات پانا -

ازکاہ و جوشن خبر ندارد (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت - دیگر محققین امثال این را ترک کردہ اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای کسی زنند کہ ہیچ معلومات ندارد - مقصود اینست کہ او نمیداند کہ کاہ چہ چیز است

وجوشن چہ چیز (اردو) دکن مین کہتے ہین "اسکو گھوڑے اور گدھے کی تمیز نہین" یعنی نہایت کم معلومات کا شخص ہے۔ نیز کہتے ہین "وہ سیدھا الٹا نہین جانتا"

از کجا این سیر خرید اشد (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان چون می بینند کہ شخص غیر متعلق در بحثی خود را دخل کند یا در معقولات کند یا بجائی کہ ضرورت او نبود داخل شود۔ این مثل را زنند (اردو) دکن مین عام لوگ کہتے ہین "یہ گدھا کدھر سے آنکلا" مہذب لوگ کہتے ہین "یہ حضرت کدھر سے آدھمکے" نیز کہتے ہین "یہ بلا کدھر سے آئی" یعنی یہ صاحب بے وجہ بے تعلق کیون آگئے۔ اور یہ صاحب دخل در معقولات کیون کرنے لگے۔

از کجا در حساب آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر بمعنی در حساب نیامدن۔ بہار بحوالۂ خان آرزو گوید کہ بعد لفظ آنقدر و چندان بمعنی نفی و دیدہ نشد الا درین شعر سلیم۔ صاحب آنند ہم نقل این برداشتہ (محمد قلی سلیم ؎) یہ زور حشر ترا او خواہ چند انست ؎ کہ خون من ز کجا در حساب می آید ؎ ہم او فرماید کہ حاصل آنکہ از بسیاری داد خواہان نوبت انتقام من نخواہد رسید بخیال ما خصوصیت این با حساب نیست لفظ (از کجا) مرادف (چگونہ) باشد کہ بترکیب خاص بر جملۂ مثبت آمدہ افادہ معنی منفی کند۔ مثلا گوئیم "این امر چگونہ شود" یعنی از من نشود وہمچنین "از کجا در امکان ماست کہ این کار کنیم" یعنی در امکان ما نیست کہ سر انجام این کار دہیم (اردو) یہ کیونکر ہو سکتا ہے یعنی نہین ہو سکتا۔ اس کا مصدر (کیونکر ہو سکنا)

از کرامات شیخ ما چہ عجب بنگہ بشاشید و گفت باران است (مثل) صاحب خزینہ و امثا

فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این شعر را بطور مثل بجائی زنند کہ چون مکاری خود را بصورت بزرگی پیش کند و لاف بزرگی و کرامات خود زنند (اردو) جب کوئی اٹھائی گیرا اپنے آپ کو پیر طریقت بنا کر دھوکہ بازی کرتا تو وہ لوگ جن کو اس کے کچے چٹھے سے آگہی ہے اوسکی ہر ایک مذموم حرکت پر بطور استہزا یہ کہتے ہین کہ "یہ بہی آپ کے کرامات سے ہے" نیز ایسے ہی دہوکے باز کی نسبت جب وہ باتفاق اونگہنے لگتا ہے تو کہتے ہین "پینک مین مراقبہ فرما رہے ہین"

(۱۵۰۸) **از کسی ایمن نشستن** | (استعمال) مطمئن بودن از کسی چنانکہ سعدی در گلستان فرماید (ع) ہرگز ایمن ز یار نہ نشستم ؛ (اردو) کسی سے بیفکر بیٹھنا مطمئن رہنا۔

(۱۵۰۹) **از کسی برآوردن** | (مصدر اصطلاحی) بحث این بر (از چیزی برآوردن) بہ تفصیل گذشت (اردو) دیکھو (از چیزی برآوردن)

از کسی برداشتن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و انند و وارستہ جور و ستم او برداشتن مؤلف گوید کہ معنی لفظی این برداشت کردن از کسی کنایہ باشد از برداشت جور و ستم اگر برداشتن را بقول صاحب بحر عجم بمعنی جفا کشیدن گیریم این بمعنی حقیقی خود است (طالب کلیم ؎) برد باری چیست جور از دشمنان برداشتن ؛ ورنہ جان پرور دنست از دوستان برداشتن ؛ (اردو) کسی کا جور و ستم سہنا - برداشت کرنا۔

از کسی بریدن | (مصدر اصطلاحی) بہار گوید کہ بمعنی جدا کردن و باز داشتن است چو طفل را از شیر مؤلف گوید کہ طفل را از شیر بریدن در مصدر عام (از چیزی بریدن) داخل است و ما مفصل این بر (از چیزی بریدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو (از چیزی بریدن)۔

از کسی جامہ داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار و وارستہ معنی مرید و خلیفۂ او او بودن (شوکت ؎) طوطیم جامۂ حسن آئینہ از من دارد٭ بال من خلعت سبزی بقد آئینہ است٭ مؤلف گوید کہ پیران طریقت بہ خلیفہ خود خلعت خلافت می دہند چنانکہ پادشاہان بہ وزیر اعظم خود خلعت وزارت می بخشند پس (از کسی جامہ داشتن) خلافت یا جانشینی از پیر طریقت یا وزارت از پادشاہ حاصل کردن کنایہ توان گرفت ۔ مریدی را درین مصدر دخل کردن و وزارت را گذاشتن قابل غور است بمخفی مباد کہ تعمیم جامہ درین مصدر شامل باشد بخلعت و خرقہ و امثال آن ۔ اگر گوئیم کہ فلان از کسی خرقہ دارد ۔ من وجہ تخصیص باشد یا خلافت و جانشینی پیر طریقت و ہمچنین از لفظ خلعت تخصیص وزارت شاہی و جامہ عام است برای ہر دو (اردو) کسی پیر طریقت کا مرید یا خلیفہ ہونا ۔ کسی پادشاہ کا وزیر ہونا ۔

از کسی چیزی دیدن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ و بہار و بحر ظہور آن از پہلوی او دانستن (طالب آملی ؎) سپردم خویش را با محرمانت پاس دارای غم٭ گر از عیشم رسد گردی بدامان تو می بینم٭ (اردو) کسی کی طرف سے خیال کرنا ۔ مثلاً یہ فائدہ جو ہم کو پہونچا ہے ہم اسکو انہیں کی طرف سے خیال کرتے ہیں سمجھتے ہیں ۔"

از کسی در حساب بودن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار از کسی فی الجملہ اندیشہ داشتن و احتیاط کردن ۔ مثلاً شخصی است کہ برای ہمہ کس می دود و ہمہ را زیر چاق خود کردہ است و چون بہ شخص دیگر کہ نقطۂ مقابل اوست میرسد اندک احتیاطی بکار می برد و مثل سابق نمی تواند کہ با و سیر کند ۔ گویند "از و در حساب است" و نیز گویند "از و حساب می برد" فرمایند کہ از اہل زبان تحقیق پیوستہ صاحب آنند نقل نگار بہار (باقر کاشی ؎) برون دہان تار پیچ و تاب٭ کہ زنار باشد از و در حساب٭

(صائب ـــه) با صبح روکشاده تر از آفتاب باشتن
از ہر کہ دم شمرده زند در حساب باش ؛ صاحب
بحر عجم (در حساب بودن) بمعنی ترسیدن و فهمیدن
سرکردن بجای خودش آورده و از صائب استناد
کرده (اردو) اندیشہ کرنا۔ ڈرنا۔

ازکسی درگذشتن (مصدر اصطلاحی) معاف

کردن خطای کسی۔ صاحب انند بحوالۀ فرہنگ
فرنگ (از من درگذر) بمعنی گناه من ببخش آورده
امر است از ہمین مصدر بخیال ما این مرادف از
(تقصیر کسی گذشتن) است کہ گذشت (اردو)
دیکھو (از تقصیر کسی گذشتن)

(الف) ازکسی ذخیره داشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول بحر و وارستہ شکوه او در دل گرفتن (ایما ــه)
در کیش اہل ہمت فکر ذخیره کفر است ؛ از ہیچ
کس نباشد فکر ذخیره ما را ؛ فرماید کہ ذخیره بمعنی شکوه
مستعمل است مؤلف گوید کہ مقصودش از شکوه ای
و شکایت باشد (شانی تکلو ــه) تن در دہم بہ ہیچ
زین پس کنالہا ؛ یکیک ذخیره ہای دلم از
زبان کشید ؛ بہار و آنند ہمین مصدر را ـــ

(ب) ازکسی ذخیره در دل داشتن قائم

کرده اند و از ہمان کلام ایما کہ بالا مذکور شد سند
آورده۔ مؤلف گوید کہ از سند مذکور (مصدر از کسی
فکر ذخیره بودن) پیدا می شود۔ بخیال ما ضرورت
این مصادر نبود بلکہ بر لفظ (ذخیره) کہ بجای خودش
می آید صراحت این کافی بود کہ فارسیان آن را
بمعنی شکوه و شکایت ہم استعمال کرده اند (اردو)
دل میں کسی سے ناراض رہنا۔

ازکسی رنگ داشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم بہره و انتفاع از کسی
یافتن۔ بہار گوید کہ منفعت داشتن (سلیم ــه)
ز خون ما نگردد تیغ رنگین ؛ سلیم از ناکسی رنگی ندارد
خان آرزو در چراغ سندی دیگر از ابوطالب کلیم
ہم آورده (ــه) ز عشق رنگ نداری بہ دست
رو منما ؛ سرشک گر بریخت رنگ کہربا نگرفت ؛

مؤلف گوید که سند دوم متعلق است به (از چیزی زنگ داشتن) مخفی مباد که زنگ بقول برہان بمعنی نفع و فائده ہم آمده پس این معنی حقیقی خود است (اردو) کسی چیز یا کسی شخص سے تمتع یا فائده حاصل کرنا۔

از کسی کسوت داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و وارسته مرادف از کسی جامه داشتن که گذشت و ما صراحت خیال خود همانجا کرده ایم۔ بهار و انند ذکر این کرده (محسن تاثیر ؎) گوئی از پیک نگه قاصد ما کسوت داشت۔ که بقدر رقعه بر همزدنی باز آمد۔ (اردو) دیکھو از کسی جامه داشتن۔

از کسی کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بهار و انند و وارسته۔ جور و ستم او کشیدن مؤلف گوید که از قبیل (از کسی برداشتن) است که گذشت ولیکن فرق در هر دو این است که درین مصدر جور و ستم را محذوف گیرند و در آن جور و ستم داخل

معنی برداشتن است (بیانا ؎) کیا بم کرز می از آه پیاپی۔ دلا چند از تو می باید کشیدن۔ صاحب بحر این سند را مال محسن تاثیر گفته (فرح الله شوشتری ؎) چشم توجه داند که از و ما چه کشیدیم۔ از نشه خودی چه خبر داشته باشد۔ (اردو) دیکھو (از کسی برداشتن)

(۱۵۱۰) **از کسی گفتن کسی را** (مصدر اصطلاحی) معنی از جانب کسی گفتن (گلستان سعدی ؎) از من بگوی حاجی مردم گزای را۔ کو پوستین خلق بآزار می درد۔ حاجی تو نیستی شتر است از برای آنک۔ بیچاره خار می خورد و بار می برد۔ (اردو) کسی کی جانب سے کہنا۔

از کسی ماندن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بهار و انند کم آوردن مؤلف گوید که مقصود شان جز این نباشد که در مرتبه کم بودن (وحید ؎) دل و دین در تماشایش دگر با من نمی ماند۔ هلاک دوستی گردم که از دشمن نمی ماند۔ یعنی دوستی

کہ از دشمن کم نباشد۔ مخفی مباد کہ (از فلان یا از چیزی نماندن) کہ گذشت متعلق است از ہمین (اردو) کسی سے کم نہ رہنا جیسے "زید جرأت مین بکر سے کم نہین ہے"۔

از کسی منت داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) ممنون کسی بودن ضد منت نہادن (حافظ شیراز ہ) بردی یا نظر کن ز دیدہ منت دارد کہ کار دیدہ ہمہ از سر بصارت کرد ❊ بخیال ما (۲) بمعنی ممنون کسی کردن ہم (ظہوری ہ) از تو داتش منت روی زمین دارد زمین ❊ چرخ سنگین دل زند گر بر زمین ساز مرا ❊ (اردو) (۱) کسی کا ممنون ہونا۔ جیسے "مین آپ کا ممنون ہوا" (۲) کسی کی منت کسی پر رکھنا۔ جیسے "آپکے ملازم نے مجھکو مدد دیکر آپکا ممنون کیا ہے"

از کسی منت شناختن (مصدر اصطلاحی) ممنون آنکس شدن (سعدی ہ) منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی ❊ منت شناس از و کہ بہ خدمت بداشتت ❊ (اردو) کسی کا ممنون ہونا۔

(۱۱۵۱)

از کشش نام تو (استعمال) بقول صاحب مؤید و ہفت یعنی از شوق نام تو حیف است کہ سندی پیش نشد۔ مخفی مباد کہ شوق ہم کشش دل است یعنی شوق بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی میل کردن نفس بچیزی و آرزو مند گردانیدن آمدہ پس این فی الحقیقت بمعنی حقیقی است اگرچہ محققین فرس کشش را بمعنی شوق نہ نوشتہ اند (اردو) تیرے نام کے شوق سے۔

از کعبہ چو بگذری (استعمال) بقول صاحب مؤید داند بمعنی اگر ورای آن تصور کنی صاحب شمس فرماید کہ یعنی درین کعبہ تصور کنی حیف است کہ سندی پیش نشد مؤلف گوید کہ صاحب شمس و بیان معنی تسامح فرمودہ است یا غلطی کاتب بیش نیست بخیال ما باید کہ مقام استعمال این

بصراحت مزید ہدیۂ ناظرین کنیم۔ مثلاً گویند کہ حقیقت حال ہمان بود کہ ما پیش تو عرضہ دادیم اگر از کعبہ بگذری (یعنی آنچہ ناگفتہ ایم آنرا باور نکنی واز راستی قدم بیرون می نہی) اختیار بدست تست "(اردو) اگر آپکا خیال اس کے خلاف ہو۔

(الف) **ازکف افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ مرادف از دست رفتن چیزی باشد کہ گذشت و باید کہ این را ہم (ازکف افتادن چیزی) قائم کنیم واز ہمین مصدر عام است مصادر خاص ------

(ب) **ازکف افتادن تیغ** یعنی در قبضۂ اختیار نبودن و بدست نبودن تیغ ظہوری ؎) فتادہ زکف تیغ کین خواہیش ؛ زدہ برکمر راو بیراہیش ؛ وہمچنین ------

(ج) **ازکف افتادن دل** یعنی بقبضۂ اختیار نبودنش (حافظ ؎) بر وبکار خود اے واعظ این چہ فریاد است ؛ مرا فتادہ دل ازکف ترا چہ افتاد است ؛ (اردو) (الف) ہاتھ جاتا رہنا (دیکھو ازچنگ جستن) (ب) تلوار ہاتھ سے گرجانا (ج) دل ہاتھ سے جاتا رہنا۔ جی ہاتھ سے جاتا رہنا (مشتاق ج ؎) جی اگر اُس سے لگا یار شک سے دل جل گیا دل اگر اسکو دیا جی ہاتھ سے جاتا رہا ؛

(۱۵۱۲) **ازکف افگندن چیزی** (استعمال) متعدی ازکف افتادن باشد (ظہوری ؎) ازکف اجل فگندہ کلید در فراق ؛ این قفل بی کشاد زدندانہ پرشد است ؛ (ولہ ؎) تقویم کف زکف چو ظہوری فگندہ ایم ؛ این عقدہا کار منجم زانجم است ؛ (اردو) پھینک ہاتھ سے ڈالدینا۔

(الف) **ازکف انداختن** (استعمال)

بہار معروف مؤلف گوید کہ مرادف (ازکف افگندن چیزی) کہ گذشت بخیال ما باید کہ این را ہم ----------

(ب) ازکف انداختنِ چیزی | قائم کنیم (محمد اسحٰق شوکت ؎) گل دولت زر نگش می دہد بوی قبا گشتن ؛ اگر رنگ حنا باشد زکف انداختن دارد ؛ (اردو) دیکھو ازکف افگندن

ازکف برونِ عنان | (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بی اختیار کردن (ظہوری ؎) اشکم زکف عنان برد ای مدعی چہ کردی ؛ بریگ پشت دوانم جولانی دعائی ؛ (اردو) بے اختیار کرنا

(۱) ازکف برون -(بیرون) شدن | مصدر اصطلاحی) بقول بہار- ازکف بیرون شدن معروف مؤلف گوید کہ باید کہ این را ...

(۲) ازکف برون شدنِ چیزی | قائم کنیم کہ بمعنی از قبضۂ اختیار رفتن و از دست رفتن چیزی است و بلحاظ سند پیش کردۂ بہار

(۳) ازکف برون شدن فرصت | بمعنی از دست رفتن وقت و موقع (ملا طغرا ؎) دریغا کہ فرصت برون شد زکف ؛ عمل نامراد کف بعبث تلف ؛ (اردو) (۱) ہاتھ سے جانا (۲) کسی چیز کا ہاتھ سے جانا -(۳) وقت ہاتھ سے جانا -

(۱) ازکف جستن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ اگرچہ معنی لفظی این از دست رفتن باشد و لیکن سندش تقاضی است کہ این را ----------

(۲) ازکف جستن نبض | قائم کنیم بمعنی پیدا بودن نبض کنایہ انند (ظہوری ؎) اجل گر کف او نجستہ است نبض ؛ با این قبضہ جان عدو کردہ قبض ؛ (اردو) (۱) ہاتھ سے جانا (۲) نبض ہاتھ سے ظاہر ہونا - زندہ رہنا -

ازکفچۂ مار حلوا نتوان خورد | (مثل) صاحبان خزینۂ امثال فارسی و امثال ذکر این کردہ اند

وازمعنی ومحل استعمال ساکت ۔ مؤلف گوید کہ مقصود اینست کہ کفچۂ مار کہ مراد از سر مار است اگرچہ باکفچہ مشابہت دارد ولیکن نمیشود کہ ما ازو حلوا خوریم بلکہ از کفچۂ مار زہر حاصل شود فارسیان این مثل را برای اظہار مناسبت وخصوصیت ہرکس و ہرچیزی زنند مثلاً از ظالم امید رحم ۔ واز ممسک چشم کرم نتوان داشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ڈوئی کے پہن سے من نہین ملتا، مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ڈوئی کا سر سانپ کے پہن کے مشابہ ہے لیکن اس سے وہ من نہین ملتا جو کہا جاتا ہے کہ سانپ کے سر مین ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہر انسان مین انسانیت نہین ہوتی ۔ بخیل بھی اگرچہ صورت اور شکل مین مثل سخی کے ہے لیکن بخیل سے سخاوت نہین ہوسکتی ۔ ظالم سے رحم نہین ہوسکتا ۔

(۱) از کف دادن چیزی (مصدر اصطلاحی) بمعنی از دست دادن چیزی است چنانکہ

(۲) از کف دادنِ دامن بمعنی از دست گذاشتن دامن (صائب ؎) ہرکس کہ نداد از کف دامن فرصت ؛ از گم شدۂ ما چہ خبر داشتہ باشد ؛ (ولہ ؎) وقت رندی خوش کہ کام از موسم گل برگرفت ؛ دامن سجادہ را داد از کف وساغر گرفت ؛ واز ہمین قبیل است (از کف دادن احتیاط) بمعنی بی احتیاط شدن وکار بہ بی احتیاطی کردن (صائب ؎) چون شود ہموار دشمن احتیاط از کف مدہ ؛ مکرہا در پردہ باشد آب زیر کاہ را ؛ بہار (از کف دادن) را ذکر کردہ بر معروف قانع رنجیال ما ۔۔۔۔

(۳) از کف دادنِ عنان کنایہ باشد از موقع از دست دادن عیان التقیم (۱) متعلق است (ظہوری ؎) در بوسۂ رکاب عنان چون وہم زکف بہ رخش تراکہ تارک خورشید برسم است ؛ (اردو) (۱) دیکھو از دست دادن

چنیری (۲) دامن ہاتھ سے دینا۔ (۳) موقع ہاتھ سے دینا۔

از کفِ دست مو بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وجود گرفتن امر ممتنع الوقوع۔ فرماید کہ این محاورہ در مقام تعلیق محال بہ محال مستعمل (صائب سے) بزد چون خط مشکین تو نقشی بر آب، نہ مو برآید ز کفِ دست اگر مانی زانہ صاحب انند ہم ذکر این کردہ (صائب سے) چگونہ دانۂ ما سر برآورد از خاک نہ مو ز کفِ دست بر نیامدہ است۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "ہتیلی میں بال پھوٹنا"۔ یعنی ناممکن بات وقوع میں آنا۔

از کفر ابلیس مشہور تر است (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و دیگر محققین امثال این را ترک کردہ اند مؤلف گوید کہ (۱) مقصود این است کہ شہرت نام بد۔ زود و بسیاری شود بر خلاف نام نیک۔ و فارسیان چون بینند کہ ظلم ظالمی بسیار شہرت گرفتہ است یا کسی بنام بد مشہور است این مثل را زنند (۲) اگر کفر را اضافت دہیم این مثل باشد برای کسی کہ در بدی شہرت دارد۔ بدین معنی کہ بدکاری یا بخل او از کفر ابلیس زیادہ مشہور است۔ (اردو) (۱) دکن میں کہتے ہیں "ظالم کا نام ڈنکے کی چوٹ" یعنی ظلم کی شہرت بہت زیادہ اور جلد ہوتی ہے۔ بر خلاف اس کے عادل کی شہرت دھیمی۔ نیز کہتے ہیں "شہرت چاہے ننگا ناچے" حاصل یہ ہے کہ برائی کی شہرت بہت جلد ہوتی ہے بر خلاف بھلائی کے (۲) جو شخص اپنے برے افعال میں زیادہ شہرت رکھتا ہے۔ اوسکی نسبت کہتے ہیں کہ "شیطان سے زیادہ مشہور" بقول آصفیہ نہایت بدنام۔ رسوائے خلق۔

(۱) **ازکف رفتن** (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار۔ معروف مؤلف گوید کہ ------
(۲) **ازکف رفتنِ چیزی** مرادف از دست
رفتنِ چیزی است کہ گذشت و ------
(۳) **ازکف رفتنِ عنان** متعلق از مین
مصدر عام باشد یعنی از دست رفتن اختیار۔
وموقع (ظہوری ؎) ناصح سمند پند چہ مہمیز
می کنی ؛ بیجا است طعنہ چون رود ازکف عنان
کس ؛ (ولہ ؎) اگر دم مینرنی ناصح تو ہم پائی
روان ترکن ؛ زکف رفتہ عنان ہا در رکاب
شہسوار من ؛ (اردو) (۱) ہاتھ سے جانا (۲)
کسی چیز کا ہاتھ سے نکل جانا (۳) باگ ہاتھ سے
چھوٹنا۔ بقول آصفیہ اختیار نہ رہنا۔ موقع
جاتا رہنا۔
(۱) **ازکف رہا کردن** (مصادر اصطلاحی) بقول

(۲) **ازکف گذاشتن** بہار۔ معروف مؤلف
گوید کہ مرادف (ازکف دادن چیزی) کہ گذشت
پس باید کہ در آخر این ہر دو مصادر ہم لفظ چیزی
زیادہ کنیم (شفیع اثر ؎) منعم ازکف کی گذار
ساغر شگبیر را ؛ بیشتر در طبع میل آب باشد شیر را
(اردو) دیکھو ازکف دادن چیزی۔
ازکف ندادنِ دامن خود (مصدر اصطلا
حی) کنایہ باشد از باز نیامدن از دادخواہی و قائم
در دادخواہی کہ دادخواہان پیش حاکم دامن
خود را بطلب داد در دست خود گیرند و این حسن طلب
داد است (ظہوری ؎) نخواہم داد رو
ازکف دامن خود را ؛ نہ بینم تا بکف دامان
پیراہن خود را ؛ (اردو) دادخواہی میں ثابت قد
رہنا۔ داد چاہنا۔ دکن میں کہتے ہیں (دا
پسار کر داد چاہنا)

ازکلک برآمدنِ نقش (مصدر اصطلاحی) بقول بہار واننداز نوشتہ شدن نقش۔ مؤلف
گوید کہ نوشتہ شدن (خواجہ شیراز ؎) ہزار نقش برآمد زکلک صنع ولی ؛ بدلپذیری نقش نگار ما

(اردو) لکھا جانا۔ کتابت کا وقوع مین آنا۔

ازکلہ جستن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر۔ پرواز کردن و بدر زدن بہار ذکر این بہمین معنی کردہ ولیکن سلسلۂ ردیفش این را در کاف فارسی آوردہ۔ صاحب اننداہمزبان صاحب بحر بکاف عربی (ملا طغرا۔ نثر) اگر منصور شکل وزد در تہدیدکدۂ نفس می نشست دریای دام ایمان ازکلہ اش می جست ‘‘ (اردو) پرواز کرنا۔ اڑ جانا۔ بھاگ جانا۔

ازکمر او (اصطلاح) بقول بحر (۱) اے از عبادت وطاعت او و (۲) از بی نیازی او۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ بذکر معنی بالا فرماید کہ و (۳) بمعنی میانۂ او نیز آمدہ (صاحب ہفت ہمزبان مؤید مؤلف گوید کہ معنی سوم لفظی است و برای معنی اول و دوم غیر از استعارہ قیاسی قائم نمیشود و برای آن تشبیہی بفہم ما نمی آید و بدون سند استعمال تسلیم نتوانیم کرد۔ معاصرین عجم ہم باخیال ما اتفاق دارند (اردو) (۱) اوسکی عبادت سے (۲) اوس کی بے نیازی سے (۳) اسکی کمر سے۔

(۱۵۱۵) **ازکنار بام ریختن چیزی** (مصدر اصطلاحی) از بلندی افتادن آن چیز۔ سند این بلا ز طاق افتادن) از کلام میرزا معز فطرت گذشت (اردو) بلندی سے گرنا کسی چیز کا۔

۱۵۱۶ **ازکنار فکر نہادن** (استعمال) جدا کردن ازکنار فکر یعنی از خیال گذاشتن و در فکر نداشتن (انوری ع) یکدم منہ ازکنار فکرت ٭ آن حور نہادہ خوش لقا را ٭ (اردو) خیال سے نکالدینا۔

(الف) **ازکوزہ ہر چہ ہست ہمان میشود روان** (مثل) بہار ذکر الف و ب کردہ

(ب) **ازکوزہ ہمان برون تراود کہ در وست** گوید کہ مصرع دوم مشہور است

و (الف) از ناصر خسرو صاحبان امثال فارسی و محبوب الامثال و احسن و خزینہ ذکر (ب) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ صاحب اننداہم ذکر الف و ب کردہ فرمایکہ معنی مصرعین مصداق کل انا یترشح بما فیہ۔ است و احتیاج شرح نیست مؤلف عرض کند کہ (ب) مثلی است کہ فارسیان بمعنی ہر چہ حقیقت است ظاہر می شود استعمالش کنند و این کنایہ باشد۔ ناصر خسرو ہمین مثل را بہ تبدیل الفاظ استعمال کردہ است کہ بزالف مذکور (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "جو ہانڈی مین ہوگا رکابی مین نکلیگا" جو دل مین ہو وہی نکلتا ہے" برتن مین جو ہوگا وہی نکلے گا" صاحب امثال ہندی نے فرمایا ہے "جو ہانڈی مین ہوگا سو ڈوئی مین نکل آئے گا" ان کل کہاوتون کا مقصد یہ ہے کہ جو حقیقت ہے وہی ظاہر ہوگی۔

از کوه آمدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (صائب ۵) بدریا میروم اے ناخدا از کوه می آیم ÷ تو پنداری کہ من ای بیوفا از کوه می آیم۔ مؤلف گوید کہ بخیال ما کنایہ از بلندی آمدن) باشد و از دشت و بیابان آمدن ہم دیگر ہیچ (اردو) بلندی سے آنا۔ دشت و بیابان سے آنا۔

از کہان صاحب شمس گوید کہ بفتح الف و کاف و ہا بمعنی کاہل باشد و سندش از بہرام زرتشت آوردہ (ع) بدی اندر جہان کار از کہانش ÷ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اژکہان و آژکہن بہ زای فارسی درمدودہ گذشت بہمین معنی و درمقصورہ ہم بہ زای فارسی می آید و در سندہم کتابت صحیح (ازکہان) بہ زای فارسی است پس تسامح صاحب شمس

بیش نیست یا غلطی کاتب کہ این را بہ زاے عربی نوشت۔ بحث کامل بجای خودش کنیم۔
(اردو) دیکھو (از کہن)

ازکیسۂ خلیفہ بخش می کند (مثل) صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند۔ مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای کسی زنند کہ بر مال دیگران موقع صرف بید ریغ داشتہ باشد (اردو) حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ۔ بقول صاحب آصفیہ یہ کہاوت ہے پرائے مال کو اپنا سمجھ کر صرف مین لانے یا غیر کا مال بیدریغ صرف کرنے کے موقع پر بولتے ہین۔

ازکیسہ رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و وارستہ وبہار رواند ضائع شدن وگم گشتن گویند کہ بر شخص وغیر شخص اطلاق کنند (زلالی ؎) بی غم او عمر خطا میرود ؏ روز رود شب ازکیسۂ ما می رود ؏ (صائب ؎) چو گل زخوردہ من روی باغ رنگین است ؏ روا مدار کہ ازکیسۂ بہار روم ؏ (ولہ ؎) بر امید وعدۂ شب در میان زلف او ؏ روزگاری شد کہ روز ازکیسہ ما می رود ؏ (ولہ ؎) دریاب فیض صحبت روحانیان کہ زود ؏ چون بوی گل زکیسۂ گلزار میرود ؏ (شفیع اثر ؎) نقد عمر خویش را صرف عزیزان کردہ ایم ؏ ہر کہ از یاران رود ازکیسۂ ما رفتہ است ؏ وارستہ فرماید کہ مرادف (ازگرہ رفتن) باشد کہ می آید۔ حاصل انیست کہ ازکیسہ رفتن یا ازگرہ رفتن بصورت اضافت بہ کسی کنایہ باشد از نقصان رسیدن وضائع شدن متاع کسی (اردو) گرہ سے جانا۔ بقول آصفیہ۔ جیب سے خرچ ہونا۔ ذاتی نقصان ہونا۔ (سالک ؎) ملامت میرے دل ہی پر اتنی ؏ گرہ سے تیری ناصح کیا گیا ہے ؏

ازگات بقول صاحبان برہان و جامع و سراج و انند و ہفت با کاف فارسی بر وزن بذات مردم بد دل و بد اندرون را گویند و ماخذ این ہیچ متحقق نشد و خان آرزو در سراج بر نقل برہان قانع - اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) بد باطن لوگ -

(۱) **ازگرد افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بحر - بی رونق شدن (ظغرا سے) دستگاہ سینہ ریشان نیست غیر از نالۂ ؛ بی فغان ازگرد می افتد دکان آسیا ؛ مؤلف گوید کہ صاحب بحر عجم این مصدر اصطلاحی را بوثیقہ ہمین یک سند پیدا فرمودہ است و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - سند تقاضی آنست کہ این را ---------

(۲) **ازگرد افتادنِ دکان** قائم کنیم - زیراکہ گرد علامت آمد و شد بسیار است کہ دکان را مایۂ رونق است و (ازگرد افتادن) را بطور عام بمعنی بی رونق شدن نتوانیم قبول کرد تا آنکہ استعمال آن بطور عام بنظر نیاید و برای بازار و مماثل آن ہم استعمال این جا دارد و من وجہ ہمین قدر تعمیم کافی است (اردو) (۱) بے رونق ہونا - (۲) دکان یا بازار کا بیرونق ہونا -

ازگردِ راہ رسیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر از سفر رسیدن - بہار گوید کہ این کنایہ باشد (استاد سے) رسید یار من ازگرد راہ می خواہم ؛ کمر کشاید و خنجر بمن حوالہ کند ؛ (صائب سے) تا گرد باد آہ بگردون نمی رسد ؛ ازگرد راہ قاصد مجنون نمی رسد ؛ (محمد سعید اشرف سے) میر سد حسن تو ازگرد رہ امروز مگر ؛ کز خط تازۂ او باز غبار آمدہ پیش ؛ (اردو) سفر سے آنا -

(الف) **ازگرد شانہ کرد** (مصدر

(ب) **ازگردِ عالم شانہ کرد** اصطلاحی)

(ج) **ازگردِ عدم شانہ کردن** صاحب شمس ذکر (الف) کردہ گوید کہ معنی موجود کرد -

وآفرید وظاہر کرد۔ صاحبان بحر وضمیمۂ برہان
ذکر (ب) بہمین معنی کردہ اند وصاحب بحر عجم
بر (ج) فرماید کہ بمعنی موجود کردن وآفریدن و
موجود شدن وظاہر شدن۔ صاحب مؤید بحوالۂ
ادات ذکر ماضی مطلق (ج) کردہ فرماید کہ ای
موجود کرد وموجود شد وآفرید وظاہر شد وکرد
صاحب ہفت ہمزبان مؤید مؤلف عرض کند
کہ بخیال ما صاحب شمس تسامح کرد کہ (در الف)
لفظ عدم را ترک نمود واز صاحب بحر ہم تسامح
واقع شد کہ در (ب) عدم را عالم نوشت ودلیل

ما نیست کہ خود او بر (ج) کہ مصدر (ب)
باشد لفظ عدم آوردہ است مخفی مباد کہ (عدم
کردن) بقول بہار بمعنی حقیقی مرادف شانہ
زدن یعنی پیراستن است وبقول صاحب
بحر در محاورۂ فرس بمعنی اعراض کردن پس
ازگرد عدم پیراستن واعراض کردن۔ دور
کردن عدم مراد باشد وکنایۂ (بوجود آوردن و
آفریدن) ومعنی لازم قابل غور کہ الفاظ (ج) متقاضی
آن نیست حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) (ج)
پیدا کرنا۔ ظاہر ہونا (ماضی مطلق) یعنی پیدا ہوا۔ ظاہر ہوا

ازگرہ او چہ می رود (مثل) صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ (ازگرہ رفتن) مرادف (ازکیسہ رفتن) است کہ گذشت بخیال ما این (مثل) نباشد بلکہ مقولہ ایست کہ فارسیان چون کسی را بہ تعمیل حکم حاکم نسبت عطای چیزی قاصر بینند این مقولہ را استعمال کنند بمعنی حقیقیش مراد آن باشد ازکیسۂ خودش صرف نمی شود پس چرا در تعمیل حکم تامل می کند ونیز این را استعمال کنند بمعنی (نقصان او چہ می شود) بہ محلی کہ چون کاری کنند وشخصی بی نقصان خود مزاحمت رساند۔ صاحب ناصری بر (ازگرہ رفتن) از امیر خسرو سندی آوردہ است کہ متعلق بہ ہمین مقولہ باشد (امیر خسرو ؎) او میرود بہ ناز وگرہ میزند بزلف

مرون مراست ازگره او چه می رود" (اردو) دکن مین کهتے هین اُس کا کیا خرچ هوتا هے"
اُس کا کیا بگڑتا هے" "اُس کا کیا جاتا هے" یعنی جب مالک نے کسی چیز کے دینے یا کسی کام کے
کرنے کا حکم دیا هے تو پهر وه کیون نهین کرتا اور خواه نخواه کیون تامّل کرتا هے یا اس موقع پر
اس کا استعمال کرتے هین جب که کوئی شخص کسی ایسے کام مین تامّل کرے جس مین اس کا کوئی
نقصان نهین هے - محاورهٔ اردو مین کهتے هین "اُسکی گره سے کیا جاتا هے" دیکهو
(ازکیسه رفتن) جس پر کلام سالک سے اسکی سند هے -

ازگره رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و برهان و جامع و هفت و آنند و تلف شدن زر نقد وغیره صاحب ناصری فرماید که تلف شدن چیزی از زر وغیره که در پارچه بسته باشد بهار گوید که معنی ازکیسه رفتن و این ترجمهٔ محاورهٔ هندیست (صائب ؎) خون می چکد ز غنچهٔ منقار بلبلان ؎ زین نقد تازه کز گره روزگار رفت ؎ صاحبان رشیدی و شمس همزبان ناصری - خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که این مثلی است و آنرا در محلّی گویند که چون کاری کنند و شخصی بی نقصان خود مزاحمت رساند گویند "ازگره او چه می رود" و معنی زر نقد وغیره را دران دخلی نیست و از بعضی اهل تحقیق شنیده شد که این ترجمهٔ مثل هندیست و صحیح در فارسی "ازکیسه چه می رود" (الخ) و رشید این را مرادف (ازکیسه رفتن) آورده مؤلف گوید که انچه محققین اوّل الذکر بیان کرده اند درست است و آرسته هم درست گوید که این مرادف (ازکیسه رفتن) باشد که گذشت - بخیال ما معنی بیان کردهٔ صاحبان ناصری و شمس و رشیدی حقیقی است که وجود لفظ گره درین مصدر تقاضی آنست و مقصود از نقصان باشد - انچه خان آرزو این را مثلی گوید بعید از غور و تحقیق است ما بر مقولهٔ (ازگره او چه می رود) بیان کرده ایم که فاسیانی آنرا

ازین مصدر پیدا کرده اند و ساخته اند نه آنکه این مصدر را مقولهٔ پاشنی گوئیم و محل استعمال این بیان فرمودهٔ خان آرزو هیچ تعلق ازین مصدر ندارد بلکه آن محل استعمال مقولهٔ مذکوره است که گذشت و آنچه خان آرزو فرماید که "زر نقد وغیره را درین دخلی نیست" هم بخیال ما درست نیست که بمعنای حقیقی این مصدر بزر نقد وغیره را درین دخلی کلی است و برای غیر زر نقد جهت نقصان مطلق - استعمال این کردن مجاز باشد مخفی مباد که (از کیسه رفتن) و (از گره رفتن) هر دو مصادر اصطلاحی فارسی است و ما تخصیص اول را بحسب سماعت خان آرزو تسلیم نمی کنیم (اردو) دیکھو از کیسه رفتن -

از گریبان سر بر آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر عجم جلوه گر شدن - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نه شد - معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) جلوه گر ہونا -

از گریهٔ ماتم گل سوری نروید (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی واحسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت - مؤلف گوید که مقصود اینست که گل سوری یعنی گل سرخ از آب شیرین نشو و نما یابد و آب شور یا تلخ با درخت گل سرخ نمی سازد و (گریهٔ ماتم) درینجا استعاره باشد از آب تلخ یا شور - فارسیان این مثل را بجائی استعمال کنند که مناسبت چیزی ملحوظ نباشد گویند که آب گریه در خور آن نیست که ازو آبیاری درخت شود و اگر بالفرض ازو کار گیرند گل سوری را نه رویاند که تلخی اشک با درخت گل نسازد - (اردو) دکن مین جب کاشتکاری کی لئے پانی کافی مقدار مین نہین ہوتا تو کہتے ہین کہ "کیا موت سے کنتوہ چلائیگا" مقصد یہ ہے کہ کاشتکاری کے لئے جن ذریعے سے پانی کا استعمال ہوتا ہے انہین سے کام چل سکتا ہے یہ نہین ہو سکتا کہ پیشاب کے بہروسہ پر تخم بو دین -

ازگلابِ شکر (استعمال) بقول صاحب مؤید بحوالۂ شرح المخزن شرابی کہ از گل سازند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ در بعضی نسخ مؤید این لغت متروک است بخیال ما این کنایہ باشد یعنی چیزی کہ از گلاب و شکر سازند۔ کنایہ گرفتہ اند از شراب گل۔ حیف است کہ سندی پیش نشد۔ (اردو) گلاب کے پھولون کی شراب۔

ازگلِ آن (استعمال) بقول صاحب مؤید واند با کاف فارسی ای از طینت و خلقت آن۔ صاحب شمس گوید یعنی از خلقِ آن مؤلف گوید کہ بکسر کاف فارسی باشد کہ فارسیان گل را بمعنی طینت و خلقت گرفتہ اند و بقول برہان خاک بآب آمیختہ پس این استعمال بمعنی حقیقی است (اردو) اوس کی طینت سے۔

ازگلِ او برخوردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر۔ بضم کاف فارسی و کسر لام از خلق و دولت او بہرہ مند گردیدن۔ صاحب مؤید و شمس از مشتقات این (ازگل او برخورند) را ذکر کردہ بمعنی از شفاعت و خلق و دولت او بہرہ مند شوند۔ مخفی مباد کہ گل بقول برہان بطریق کنایہ افادۂ معنی دولت ہم کند۔ چنانکہ گویند از گل شما اینہا را می شنوم۔ یعنی بدولت شما (الخ) (اردو) اخلاق اور دولت سے متمتع ہونا بہرہ یاب ہونا۔

ازگل او برخورید (مقولہ) بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان و ہفت یعنی از خلق و دولت او بہرہ مند گردید مؤلف گوید کہ این مقولہ متعلق است از مصدر گذشتہ۔ یعنی صیغۂ جمع امر حاضر است از ان۔ (اردو) اوسکے اخلاق اور دولت سے تمتع حاصل کرو۔

(الف) **ازگلِ باغش** (استعمال) بقول صاحب شمس بمعنی نعیم جنات و صاحب انند۔۔۔۔

(ب) ازگل باغش برخورند | یعنی از شفاعت
وخلق و دولت او بہرہ مند شوند۔ آوردہ مؤلف
گوید کہ این ہم متعلق است از مصدر (ازگل او
برخوردن) کہ گذشت۔ لفظ باغ درین زائد
است و این استعارہ باشد کہ (گل باغ) را
بمعنی شفاعت و خلق و دولت گرفتہ اند۔ بخیال
ما لفظ (باغ) بمناسبت گلست و آنچہ صاحب
شمس (الف) را بمعنی نعیم جنات آوردہ قابل
غور۔ زیراکہ بلحاظ معنی (ب) الف بمعنی از شفاعت
و ازخلق و از دولت باشد و بس (اردو) (الف)
اس کے باغ کے پھول سے (ب) اسکی شفاعت
اور اخلاق اور دولت سے تمتع حاصل کرین

ازگل توانہا می شنوم | (مقولہ) بقول
بہار روانند یعنی از دولت تو مؤلف گوید کہ
گل بقول برہان بمعنی دولت آمدہ پس معنی
مقولہ اینست کہ بہ ہمین تیغ و بہ دولت تو و بنات تو مرا این
امرہا حاصل شد (اردو) تیری بدولت
مجھکو یہ بابت حاصل ہوئی۔

(۱) ازگلو کشیدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف (ازحلق کشیدن)
کہ گذشت (مخلص کاشی ؎) اگر از سینہ بی یادش برآید نفس را ازگلو باید کشیدن ؛
صاحب انندگوید کہ این نوعی از تعزیر است مؤلف گوید کہ (زبان ازکام کشیدن) تعزیری است
کہ بجای خودش می آید کہ سلاطین سلف۔ زبان دسا زرامی کردند یعنی زبانش ازحلق کشیدہ انش
قفا برمی آوردند مخلص کاشی ہمین تعزیر را برای نفس آوردہ است و برحاشیۂ وارستہ سندی
ازکلام رضی) برای (ازحلق کشیدن) ہم آوردہ (وہو ہذا ؎) درد دل ہرکہ می کند اظہار ہ باید
چون فغان ازحلق کشید ؛ ما ہمین سند را ذیل (ازحلق کشیدن) نوشتہ ایم کہ گذشت و در آنجا تنقیح
کردہ ایم۔ یعنی ازین سند رضی مصدر (ازحلق کشیدن درد دل) پیدا میشود بمعنی دور کردن درد

دل و برآوردنش از حلق بشکل تعزیر و همچنین از سند مخلص کاشی که بالا مذکور شد مصدر اصطلاحی --

(۲) **ازگلو کشیدن نفس** | معنی ازگلو بشکل تعزیر بیرون آوردن نفس را پیدا می شود (اردو) (۵۱۶)
(۱) دیکھو ازحلق کشیدن (۲) دَم بند کرنا - مار ڈالنا - یہ اسی قسم کی سزا ہے جیسے (زبان کھینچنا) -

ازگلهاچه گل | (استعمال) بقول صاحب آنند بحواله فرهنگ فرنگ یعنی از کدام اصل و خاندان فرماید که این محاوره اهل زبان است مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما جز این نیست که درینجا گل استعاره باشد از خانواده (اردو) کس خاندان سے ہے -

ازگور نقش خار بر رست | (مقوله) بقول صاحب مؤید بحواله مؤید الفوائد یعنی تن مرده را زنده گردانید - در نسخه دیگرش که قلمی است (ازگور نفس خاور بر رست) نوشته و بمعنی (تن مردم زار و نزار گشت) آورده حیف است که سند استعمال پیش نشد - تحریر نسخه مطبوعه فی الجمله معنی دارد که کشان کشان کنایه (تن مرده زنده شد) از آن پیدا کنیم و (ازگور نفس خاور بر رست) چیزی نیست و معنی آخر الذکر از آن پیدا نشود و این بر زبان معاصرین متروک است و بدون وجود سند نتوانیم تسلیم کرد که بر زبان متقدمین یا متاخرین هم باشد - بخیال ما اصل این (ازنقش گور خار رستن) است که بجایش می آید حیف است که به کم التفاتی محققین در لفظ و معنی تصرف شده است -
(اردو) مرده کو زنده کیا - اگرچه هم نے فارسی معنون کے لحاظ سے ترجمہ کر دیا ہے لیکن ہماری رای مین اس کا صحیح مصدر - دیکھو (ازنقش گور خار رستن)

ازگوشه باسیکه پریدیم پریدیم | (مثل) صاحبان امثال فارسی و خزینه و احسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل را بموقع استقلال طبیعت

زنند یعنی چون از کسی قطع تعلق کنند نباید کہ باز رو بسوی او کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "جس کو چھوڑے پھر منھ نہ موڑے" یعنی جس شخص سے قطع تعلق کیا پھر اوسکی جانب منھ نہ کرنا چاہیے۔

ازگوشۂ دل نہادن (مصدر اصطلاحی) توان بحر و بہار رواشتہ از دل فراموش کردن مؤلف گوید کہ از دل بیرون کردن خیال کہ امر اختیاری است۔ برخلاف فراموش کردن (انوری ؎) برگوش نہادہ سر زلف ؛ ازگوشۂ دل نہادہ ما را ؛ فرماید کہ درین بیت التفات است از خطاب بغیبت (اردو) فراموش کرنا۔ دل سے خیال نکال دینا۔

(۱۵۱۸) **ازلب آری بلی راندن** (مصدر اصطلاحی) دفع الوقتی ولیت ولعل کردن باشد (آرے بلے) درمعدود گذشت (ظہوری ؎) غیر آری و بلی راندۂ ظہوری ازلب ؛ نیست در کام زبان جای چرا و چون را ؛ (اردو) آرے بلے کرنا۔ (دیکھو آرے بلے)

(الف) **ازلباس عریان** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب شمس (الف) بمعنی
(ب) **ازلباس نفس۔ عریان** از زینت بیرون آمدہ و (ب) بقول صاحب
(ج) **ازلباس نفس۔ عریان شدن** مؤید۔ ای از اوصاف ذمیمہ مجرد شدہ و از خودی خود بیرون آمدہ و (ج) بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان (۱) از اوصاف ذمیمہ مجرد شدن و (۲) از خودی بیرون آمدن۔ مؤلف گوید کہ (ب) و (ج) کنایہ باشد و برای الف وجہ کنایہ نیست تا آنکہ مجرد لباس را استعارہ از زینت کنیم سندی درکار است (اردو) (الف) زینت سے معرا (ب) برائیون سے پاک (ج) (۱) برائیون سے پاک ہونا۔ (۲) بیخود ہونا۔

(۱۵۱۹) **ازلب بدرچیدن حرف** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از حرف زدن (ظہوری ؎)

لبم مہر است و چشم تر - خدا روزی کند روزی ؛ که بنشینم نگہ در چشم و حرف از لب بدر چینم ؛
(اردو) بات کرنا۔

(۱۵۲۰) **ازلب بر آوردنِ چیزی** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از ترک کردن از زبان و نیاوردن چیزی بر زبان (ظہوری سہ) سالک نشود تا سبک از بار گرانش ؛ از لب خبر منزل و فرسنگ بر آورد ؛
(اردو) زبان پر نہ لانا۔

ازلب برون آمدنِ آواز (استعمال)
بقول بہار - حدیث و مانند آن در (آواز) داخل باشد مؤلف عرض کند (۱) از زبان و دہن بر آمدن آواز و نالہ و فغان و امثال آن و (۲) بخصوصیت حدیث - مجرد سخن (ملا نظیری نیشاپوری سلہ) از لب برون نیاید آواز عشق بازان ؛ پرواز مرغ بسمل جز زیر پر نباشد ؛ (منائی سلہ) می تند گرد دہانش ہمچو خط عنبرین ؛ ہر سخن کز لب جانان ہمی آید برون ؛ (اردو) (۱) آواز نالہ یا فغان وغیرہ منہ سے نکلنا - (۲) بات منہ یا زبان سے نکلنا۔

(۱۵۲۱) **ازلب - حرفِ کسی بر زمین نہادن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از ترک کردن تذکرۂ کسی (ظہوری سہ) خوشا زندی کہ کامش از شرابت کام بردارد ؛ نہد حرف جم از لب بر زمین و جام بردارد ؛ (اردو) کسی کا ذکر ترک کرنا۔

(۱۵۲۲) **ازلب سر زدنِ دشنام** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی از دہن کسی بر آمدن دشنام (ظہوری سہ) پیش کہ می کنیم شکایت کہ سر زد ؛ دشنامی از لب تو بجیب دعای ما ؛ (اردو) گالی منہ سے نکلنا۔

(الف) **ازلب کشادن** (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف از لب واکردن ؛ از معنی ہر دو ساکت - صاحب انند نقل نگارش و ہر دو از سعدی سند آوردہ اند (سہ) از غنچہ لب بکشا با مردہ دلان حرفی ؛ یک رہ بدم احیا کن

اعجاز مسیحا را ؎ مؤلف گوید کہ سند تقاضی آن نیست
کہ مصدر ----------------------

(ب) ازلب کشادنِ حرف | قائم کنیم
بمعنی سخن کردن و مجرّد (ازلب کشادن بخیال ما
چیزی نیست (اردو) (الف) و (ب) بات کرنا

(۱۵۲۳) ازلب مهر برداشتن | (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از آغاز گفتگو کردن و زبان کشادن
(ظهوری ؎) قاصد ازلب مهر گو بردار و لی
دہشت بگو ؎ گوش او را چشمہا بر راہ پیغام من است
(اردو) مهر سکوت توڑنا۔ گفتگو شروع کرنا۔

(الف) ازلب واکردن | (مصدر اصطلاحی)
بقول بهار و انند مرادف (ازلب کشادن)
و هر دو محققین بر هر دو مصدر ازمعنی ساکت اند
مؤلف گوید کہ ما بر (ازلب کشادن) ذکر کرده ایم
کہ آن چیزی نیست و از سندی کہ در انجا ذکور
شد مصدر (ازلب کشادن حرف) بمعنی سخن
گفتن و گفتگو کردن باشد۔ پس در ینجا ہم خیال
ما این است کہ اگر مصدر ----------------------

(ب) ازلب واکردنِ حرف | قائم کنیم
توانیم گفت کہ بمعنی مذکور مرادف (ازلب کشادن
حرف) است ولیکن هر دو محققین۔ سندی کہ برای
(الف) ازکلام بیدل آورده اند معنی تازه پیدا
می کند (و ہو ہذا ؎) نوای عندلیبان نکہت
گل شد درین گلشن ؎ مگر مینا بہ قلقل وا کند حرف
ازلب جوئی ؎ بخیال ما ازین سند مصدر اصطلاحی
(۱۵۲۴) (ازلب کسی واکردن حرف) بمعنی از زبان دیگرے گفتن پیدا میشود
یعنی سخن کردن ازلب و لہجۂ دیگری۔ فتأمّل
(اردو) (ب) دیکھو ازلب کشادن حرف۔
(بلحاظ معنی آخر) کسی اور کے لب و لہجہ میں گفتگو کرنا۔

ازلب واکشیدنِ سخن | (مصدر اصطلاحی)
بهار ذکر این کرده گوید کہ بجای لفظ (سخن) حرف
و امثال آن توان آورد و ازمعنی ساکت و سندے
ازکلام صائب پیش می کند (؎) یک جهان
نغمہ از زاد رشت در جامیدہی ؎ ازلب منصور

و رستی سخن و اسکیشی - مؤلف گوید کہ ازین سند	سخنی گفتن کہ از لب دیگری بر آمدہ است یعنی نقل کردن
مصدر (از لب کسی و اکشیدن سخن) پیدا میشود بمعنی	سخن دیگری (اردو) کسی اور کی بات نقل کرنا

ازلری بر آمدن | بقول بہار بضم لام از روستائیت بر آمدن صاحب اتند ہم ذکر این کردہ (محمد سعید اشرف ؎) زاہدا زکو و بصد دلبری آمد بیرون ؛ داخل شہر شد و ازلری آمد بیرون ؛ مؤلف گوید کہ (لُر) بالضم بقول برہان طائفہ باشد از صحرانشینان و بقول وارستہ قومی بود از ذریات شیاطین و بمعنی احمق و روستائی (الخ) پس بخیال ما (لری) بزیادت یای مصدری در آخر بمعنی احمقی باشد یا شیطنت (اردو) احمقی سے باز آنا - شیطنت سے باز آنا -

از لقلق سگ - دریا مردار نمیشود | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از بیان بردباری عالیشانی باشد و بخیال ما این باعتبار مقصد مماثل (ابر را بانگ سگ ضرر نکند) باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو ابر را بانگ سگ ضرر نکند -

ازم | بقول برہان و سراج و جہانگیری و جامع و ہفت بفتح اول و سکون ثانی و میم بمعنی (۱) فرزند باشد - صاحب ناصری بحوالۂ جہانگیری ذکر این کردہ گوید کہ او شاہدی ندارد و خود تصدیق این نمی کند و صاحب مؤید این را ذیل لغات ترکی آوردہ گوید کہ بفتحتین است بمعنی فرزند و صاحب غیاث بحوالۂ لطائف فرماید کہ (۲) بضمتین در ترکی انگور را گویند - صاحب لغات ترکی (اوزم) بمعنی انگور نوشتہ عجبی نیست کہ فارسیان واو و علامت ضمہ پنداشتہ در رسم الخط

ترکی بکتابت قائم می شود حذف کردہ (ازم) بضمتین استعمال کردہ باشند وہم صراحت فرمایکہ بفتحتین بمعنی فرزند است پس بخیال ما محققین فرس از غور کار نگرفتند کہ این را لغت فارسی دانستند (اردو) (۱) فرزند - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - پوت - بیٹا - لڑکا - (نسیم ۵) خالق نے دئے تھے چار فرزند ؛ دانا عاقل ذکی خردمند ؛ (۲) انگور - بقول امیر (فارسی) مذکر - عنب - ایک مشہور میوہ - خشک ہوجانے کے بعد منقے ہوجاتا ہے -

ازما بقول صاحب ضمیمۂ برہان مخفف آزما کہ امتحان کنندہ باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ (آزمودن) در ممدودہ گذشت بمعنی آزمایش نمودن - و (ازمودن) بہ مقصورہ نیامدہ - اگراین را نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی خیال کنیم (ازما) امر است از (ازمودن) بمعنی بیازما و امر تا آنکہ با اسمی مرکب نشود افادۂ معنی اسم فاعل ترکیبی نمی کند (کا ستآزما) البتہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی شود کہ (ازما) را بمعنی آزمایش کنندہ گیریم - حیف است کہ سندی پیش نشد و بہ تحقیق ما (ازما) بمعنی بیازما است وبس (اردو) آزمانا بقول امیر بمعنی امتحان کرنا (الخ) اس کا امر یہی اردو مین آزما ہے -

ازما حرکت از تو برکت (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ (از تو حرکت و از ما برکت) بجای خودش گذشت آن - ارشاد - او تعالی شانہ است بسوی انسان و این مقولۂ انسان است ببارگاہ او تعالی شانہ مقصود ہر دو یکی است - محققین امثال - مثل ما بعد الذکر را بیان کردہ اند و ما از معاصرین عجم ہم آن را شنیدہ ایم - ذکر این بجز صاحب محبوب الامثال دیگر کسی نکرد (اردو) دیکھو از تو حرکت از ما برکت - صاحب

محبوب نے اس مثل کے مقابلہ مین ایک اردو کہاوت لکہی ہے یعنی "بے روئے بچے کو دودہ نہین ملتا" ہماری راے مین اس فارسی مثل کا ترجمہ وہی بہتر ہے جس کا ذکر ہم نے مثل گذشتہ پر کیا ہے۔

از ماست که بر ماست (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن و محبوب و آنند و بہار عجم ذکر این کرده اند۔ بہار گوید که این مثلیست مشہور در محلیکه از کسی حرکتی ناخوش صادر شود چنانکه تدارک آن نتواند کرد۔ منیر شند صاحب انند نقل نگارش مؤلف گوید که ہمچنین باشد بلکه فارسیان این مثل را بجای زنند که از فکر و تدبیر خود نتیجهٔ بد پیدا شود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "اپنے کئے کی سزا بھگتو" صاحب محاورات ہند نے لکہا ہے که (از ماست انچه بر ماست) اردو مین بہی مستعمل ہے یعنی اپنے اوپر جو گذرتا ہی اپنے کردار کا نتیجہ ہے دکن مین کہتے ہین "اپنے ہاتھون مول لی ہوئی بلا" امیر نے اس فارسی مثل کو لکہا ہو فرماتی ہین که اردو مین مستعمل ہے یعنی ہمارے اوپر جو مصیبت ہو وہ ہمارے ہی ہاتھون ہی آئی کہی یہ بچپانیکی جگہ کہتی ہین۔

از ما کشیدن از شما بخشیدن (مثل) صاحبان خزینه و امثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که حاجتمندان این مثل را پیش کریمان زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "داتا دے فقیر لے" "داتا کی دین سائین کی چین" یعنی تم دیتے جاؤ ہم لیتے جائین۔ تہارا کام دینے کا اور ہمارا کام لینے کا

از مردی تا نامردی یک قدم است (مثل) صاحبان امثال فارسی و احسن و خزینه ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که ہمین مثل را بشکل مصرعی شنیده ایم و ہو ہذا (ع) نامردی و مردی قدمی فاصله دارد۔ فارسیان این را برای کسی زنند که در کا

کامیاب شود مراد این است کہ مردی ونامردی چیزی نیست یک قدم پیش - نامرد را مرد کند وبس (اردو) دکن مین کہتے ہین ”جس کا قدم بڑھا وہی جھنڈے پر چڑھا“ یعنی جو سبقت لے گیا وہی مشہور ہوا - نیز کہتے ہین ”جو سب سے آگے وہی مرد میدان“ نیز ہندی مین یہ کہاوت مشہور ہے ”پگ آگے پت رہے - پگ پاچھے پت جاے“

زمسمار دوختن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وبہار وآنند بکمال احتیاط نگاہداشتن وسخت بستن مؤلف گوید کہ باید کہ لفظ (چیزی) بر آخر این زیادہ کنیم ومقصود محققین (از سخت بستن) چیزی را از میخ ہای آہنی مستحکم کردن باشد تا فرو نریزد (محمد سعید اشرف ۵) تا گرفتہ یاد زخصم لئیمت طرز بخل ؛ دوختہ زر را بدست خویش از مسمار گل ؛ مخفی مباد کہ مسمار لغت عرب است بکسر اول وبقول صاحب منتخب بمعنی میخ واز میخ دوختن کنایہ باشد - از کمال استواری وکمال احتیاط چیزی (اردو) میخون سے مضبوط اور مستحکم کرنا - کمال احتیاط سے حفاظت کرنا -

زمعاطفۂ باد خیزد خاک برخیزد (مثل) صاحبان امثال فارسی وخزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای اظہار نتیجۂ بد از محبت غیر جنس استعمال کنند مخفی مباد کہ معاطفہ بضم اول بقول صاحب منتہی الارب بمعنی باہم مہربانی نمودن است مقصود این است کہ اگر باد آمادۂ مہربانی شود حاصلی نیست بجز اینکہ خاک برخیزد ودر چشم ودہن افتد ونقصانی بخشد (اردو) دکن مین کہتے ہین ”ہوا کی آشنائی سے منہ مین مٹی“ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر جنس کی محبت اور دوستی

نقصان کے سوا کچھ حاصل نہیں ہے۔ ہند میں کہتے ہیں "کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ کالے"
بقول آصفیہ۔ بُرے کام میں پڑنے کا انجام بدنامی ہے۔ جس کام میں ناحق نام بدنام
ہو اوسکی نسبت بولتے ہیں مؤلف کہتا ہے کہ اسکا حاصل وہی ہے جو فارسی مثل کا حاصل ہے

از مغز برون فشاندن چیزی (مصدر اصطلاحی) بمعنی ظاہر کردن چیزی از مغز باشد۔ (۱۵۲۵)
(ظہوری سه) برون فشاند ظہوری ز مغز عطر سخن ٭ شمامہا ز شمیم تو در مشام کشید ٭ (اردو)
کسی اچھی بات کا دماغ سے پیدا کرنا۔

از مکافاتِ عمل غافل مشو (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال

گندم از گندم بروید جو ز جو ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ مؤلف گوید
کہ فارسیان چون ظالمی را ببتلای مصیبتی یا بدکاری را باشتغال بد۔ یا ظالم را بظلم مبتلا بینند بحق
او بطور پند و نصیحت این مثل را زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "جیسا دوگے
ویسا پاؤگے" ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے" دکن میں کہتے ہیں "جو بوئے
وہی کاٹے۔

ازمل بقول برہان و جامع و جہانگیری و ہفت و سراج بروزن جدول (۱) بمعنی بسیار و کثیر
باشد و (۲) آواز را نیز گویند و (۳) بمعنی ہمہ و مجموع ہم آمدہ۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ بمعنی
دوم قانع و ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ مؤلف گوید کہ این لغت عربی است بقول
محیط المحیط بمعنی آواز مختلط و تمام و بقول منتہی الارب عیال بسیار ہم پس متحقق شد کہ این
فارسی نیست و معنی دوم و سوم در استعمال عرب ہم موجود نیست معنی اول عرض میشود

کہ اگر فارسیان این را العوض (عیال بسیار) بمعنی مجرد بسیار استعمال کردہ باشند۔ طالب سند باشیم اندرین صورت تصرف فارسیان باشد صرف در معنی اوّل (اردو) (۱) بہت (۲) دیکھو آوازہ (۳) تمام

ازمن | بقول صاحب شمس بحوالۂ سکندری بر وزن برمن و بہ تحقیقش بکسر میم و بفتح دوم نام ولایتی کہ ابریشم آن مشہور است دیگر کسی ذکر این نکرد و بہ تحقیق نہ پیوست کہ در کدام اقلیم واقع است (اردو) ازمن ایک ولایت کا نام ہے جس کا ابریشم مشہور ہے۔

ازمن درگذر | (استعمال) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی گناہ من بہ بخش مؤلف گوید کہ این امر است از مصدر (از کسی درگذشتن) کہ گذشت ضرورت نداشت کہ ذکر مستقل این کنند (اردو) میری خطا معاف کر۔

ازمودن | بقول صاحب بحر عجم مخفف آزمودن کہ در ممدودہ گذشت و آزماید مضارع این۔ صاحب نوادر ہم ذکر این کردہ بذیل آزمودن۔ فرماید کہ بالمد والقصر آمدہ مؤلف گوید کہ (آزمون) بمعنی امتحان در فارسی آمدہ و در ممدودہ مذکور بر خلاف آن (ازمون) بمقصورہ نیامدہ پس فارسیان از ہمین اسم جامد بحذف نون آخر و بہ زیادت (دن) علامت مصدر۔ آزمودن کردند و مصدری ساختند۔ پس آزمودن بمد اصل است و ازمودن بقصر نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی و مخفف آن (اردو) دیکھو آزمودن۔

ازموم سنگ ساختن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر۔ کار عجیب و غریب کردن بہار روانند گوید کہ این کنایہ باشد (نظامی ؎) کہ چون شاہ عالم بدانای روم ٭ بفرمود تا سنگ سازد ز موم ٭ بہ پیروزی آن نقش درخواستہ ٭ چو پیروزہ نقشی شد آراستہ ٭ (اردو) عجیب و غریب

کام کرنا۔ جیسے آسمان سے تارے اتار لانا۔ دیکھو (از آسمان چیزی بر زمین آوردن)

(الف) **از میان انداختن حجاب** (مصادر اصطلاحی) بہار نسبت (ب) فرماید

(ب) **از میان انداختہ شدنِ حجاب** کہ بمعنی مرتفع شدن حجاب است و اگر اقتران آن بلفظ درمیان باشد بمعنی فروہشتن مؤلف گوید کہ الف متعدّی است و ب لازم آن۔ سند بہار کہ از کلام نظامی پیش کردہ است۔-------------

(ج) **از میان انداختہ گردیدنِ حجاب** راست (سے) چو زان کارگرد ند پرداختہ؛ حجاب از میان گرد انداختہ (اردو) (الف) پردہ اٹھانا (ب) و (ج) پردہ اٹھنا۔ پردہ باقی نہ رہنا۔ حجاب باقی نہ رہنا۔

(۵۲۲) **از میان برخاستن چیزی** استعمال۔ بمعنی حائلی باقی نماندن (ظہوری سے) برخاستہ از میان ظہوری؛ دیوار و دری نماندہ حائل؛ (اردو) آڑ باقی نہ رہنا

(الف) **از میان برداشتن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر دور انداختن۔ بہار ذکر این کرد از معنی ساکت و از کلام سید اشرف سند دہد (سے) چیست دانی زندگانی دل ز جان برداشتن؛ خویشتن را رفتہ رفتہ از میان برداشتن؛ مؤلف گوید از این سند۔---------------

(ب) **از میان برداشتن۔ خویشتن را** بمعنی نابود کردن و فنا کردن و از خودی بیرون آمدن و در خود نبودن است و این متعلق باشد از تعمیم (از میان بردن کسی را) و ہم چنین۔-------

(ج) **از میان برداشتنِ صلح** بمعنی کالعدم کردن صلح (درویش والہ ہروی سے) یک قدم نہ پیش اگر خصم از میان برداشت صلح؛ کوتہ از مردکوتاہی است نی از خنجر است؛ مختصر؛

ما را از معنی بیان کردهٔ صاحبان بحر و بهار اتفاق
یست زیرا که استعمال (الف) برای هر یک مقام
عنی تازه پیدا می کند اگر (از میان برداشتن) را
سوی خس و خاشاک مضاف کنیم البته معنی
ور انداختن هم پیدا می شود ولیکن در همه جا از تعیین
ک معنی کار نتوان گرفت و اگر خواهیم که برای (الف
منی عام قائم کنیم ـ بخیال ما من وجه کنایه باشد
معدوم کردن (اردو) (الف) دور پھینکدینا
عدوم کرنا ـ (ب) اپنے آپ کو مٹانا ـ بیخود
ہونا (ج) صلح کو کالعدم کرنا ـ صلح پر قائم نہ رہنا ـ

زمیان بردن کسی را (مصدر اصطلاحی)
مرادف (ازمیان برداشتن کسی را) که ذکرش بذیل
(ازمیان برداشتن خویشتن را) گذشت (ظهوری
ـه) ز من کناره مکن بردم ازمیان خود را پفتم
بوسه اگر من کنار میدانم ؛ (اردو) دیکھو
(ب) (ازمیان برداشتن خویشتن را)

زمیان درانداختن (مصدر اصطلاحی)

بهار ذکر این بذیل (ازمیان برداشتن) کرده
فرماید که هر دو مرادف یکدیگر باشد ـ سندی پیش
نکرد ـ طالب سند باشیم که معنی لفظی این متقاضی
آن نیست که این را مرادف (ازمیان برداشتن)
گیریم (اردو) دیکھو ازمیان برداشتن ـ

ازمیان کناره گرفتن استعمال تقول
بهار معروف ـ مؤلف گوید که بمعنی ازمیان
برخاستن و کناره کردن کسی را (بافغانی ـه)
شده ام خراب آن دم که چنان میان نازک ؛ دهم
بدست و آنکه زمیان کناره گیرد ؛ (اردو)
درمیان سے اٹھ جانا ـ کنارہ کرنا ـ

(۱۵۲۶) **ازمیانه برگرفتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
(ازمیان برداشتن کسی) باشد که ذکر این بذیل (ازمیان
برداشتن ـ خویشتن را) گذشت (ظهوری ـه)
ازما نتوان کناره کردن ؛ خود را ازمیانه
برگرفتیم ؛ (اردو) دیکھو (ب) ازمیان
برداشتن خویشتن را ؛

از نارنج زلیخا زخم یافتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایه از ملامت و شنعتی است که بمکافات ملامت و شنعت یابند (نظامی ۵) چو یوسف زین ترنج از سر تابی ؛ ز نارنج زلیخا زخم یابی ؛ مؤلف گوید که محقق زباندان اگرچه این مصدر اصطلاحی قائم کرده است و از قصهٔ یوسف و زلیخا معنی این شعر را درست میکند ولیکن بخیال ما این مصدر اصطلاحی نیست که بمعنی ملامت و شنعت یافتن استعمال کنیم - قائل (اردو) ملامت کیا جانا -

از ناگاه | **از ناگهان** (استعمال) بقول بهار - مزید علیه ناگاه و ناگهان (کمال اسمعیل ۵) چه لطف بود که تشریف دادی از ناگاه ؛ که یادت از من رنجور و ناتوان آورد ؛ که آفتاب شریعت بطالع مسعود ؛ باوج برج سعادت ز ناگهان آمد ؛ (اسیری لاہجی ۵) جمال یار برانداخت پرده از ناگاه ؛ عیان نمود نقش جهان رخ چون ماه ؛ (کمال اسمعیل ۵) بُدُو وزغی و گشت بهشتی ز ناگهان ؛ از مین مقدم فرح انگیزت اصفهان ؛ مؤلف گوید که بخیال ما - ناگهان - مزید علیه ناگاه است و در هردو کلمهٔ (از) زائد دانی توانیم تسلیم کرد که (از ناگاه و از ناگهان) مزید علیه ناگاه و ناگهان است قائل (اردو) یکایک - یک بیک -

(الف) ازناو | **(ب) ازناوه** بقول صاحبان برهان و رشیدی و هفت و انند نام ناحیه ایست از نواحی همدان - صاحب جامع ذکر (الف) کرده و صاحب سروری و سراج بذیل (الف) (ب) را هم نوشته مؤلف گوید که (الف) مخفف (ب) باشد - مخفی مباد که (ناو) و (ناوه) هردو اسم جامد فارسی زبان است بمعانی مختلفه چنانکه صاحب برهان صراحت آن کرده است - پس عجبی نیست که نظر بمعانی مذکور بمناسبتی خاص این مقام را (ازناو) و (ازناوه)

نام نهاده باشند والله اعلم (اردو) نواحی ہمدان سے ایک مقام کا نام (ازناو) و(ازناوه) ہے۔

ازنب بقول برہان و ہفت بر وزن مذہب (۱) بمعنی رنجش باشد که از رنجیدن است و (۲) در عربی فربه را گویند که ضدّ لاغر است صاحب انند صراحت کند که این لغت فارسی است بمعنی اوّل مؤلف گوید که صاحب انند بحواله منتہی الارب (زنب) بمعنی فربه شدن آورده پس ازنب در عربی بمعنی فربه‌تر باشد و بدین توجه که زیادتی فربہی ملالت خیز است عجبی نیست که فارسیان مجازاً این را بمعنی رنجش استعمال کرده باشند یا اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید که در عربی (اذیّه) بهمین معنی است (کما فی الصّراح والکنز) پس ظاهراً (اذیّه) را که لفظ عربی است چنین خوانده باشند۔ صاحب انند ذکر (اذی) بر وزن بقا بالف مقصوره کرده فرماید که لغت عربی است بمعنی آزادادن و رنجه کردن و رنجه شدن و رنجش و چیزی که آزار دهد۔ الحاصل خیال ما همان است که بالا مذکور شد و برای تبدیل (اذی) به (ازنب) قاعدهٔ تبدیل فارسی مقتضی نیست (اردو) (۱) رنجش۔ بقول آصفیه (فارسی) اسم مؤنث۔ آزردگی۔ ناخوشی (۲) فربه بقول آصفیه (فارسی) لاغر کا مقابل۔ لحیم شحیم۔ تن و توش کا تیّار۔ سنڈا۔

از نرمهٔ گوش اصطلاح۔ بقول انند و بهار کنایه از کمال اطاعت از قبیل (از بن گوش) که گذشت۔ دیگر کسی از محقّقین فرس ذکر این نکرد حیف است که سندی پیش ما نشد مشتاق سند باشیم (اردو) دیکھو از بن گوش۔

از نسق افتادن (۱) (مصدر اصطلاحی) بقول بهار و انند بمعنی بی ربط و پریشان شدن (ابطال

کلیم ع) گر از نسق فتاده احوال ما چه نقصان ؛ عقد گهر قیمت کی افتد از گسستن ؛ مؤلف
گوید که باصول هر دو محققین بالا این متعلق باشد از مصدر عام (از چیزی افتادن) که گذشت
و ما این را مصدر خاص خیال می کنیم. مخفی مباد که نسق لغت عرب است بقول صاحب منتخب
بالفتح سخن را نظم و ترتیب دادن و بفتحتین رشتهٔ دندان و جز آن که برابر و هموار باشد و سخن
زینت داده و مهره در رشته کشیده (انتهی) بخیال ما باید که این را ----------

(۲) **از نسق افتادنِ چیزی** | قائم کنیم و این کنایه باشد (اردو) کسی چیز کا بے ربط ہونا
پریشان ہونا۔

(الف) **از نظر افتادن** | (مصادر اصطلاحی) بقول صاحب بحر (الف) بمعنی ناپسند و بی اعتبار
(ب) **از نظر افگندن** | شدن فرماید که (ج) متعدی اوست و ذکر (ب) کرده
(ج) **از نظر انداختن** | گوید که بمعنی بی اعتبار کردن باشد. بخیال ما (ب) و (ج) هر دو
متعدی (الف) باشد. بهار گوید که (الف) مرادف (از چشم افتادن) و (ب) مرادف (از چشم
افگندن) که گذشت مؤلف عرض کند که (ج) مرادف (از چشم انداختن) کما مر (ملا قاسم
مشهدی الف ع) بی روی تو خورشید فتاد از نظر من ؛ مانندهٔ سیبی که بکف رنگ برآورد
(صائب الف ع) زخط پشت لب آن طاق ابرو از نظر افتد ؛ که نقش آخر از نقش نخستین
خوبتر افتد ؛ (وله الف ع) عشقم چنان ربود که دنیا و آخرت ؛ افتاد چون دو قطرهٔ اشک
از نظر مرا ؛ (درویش واله هروی ب ع) بی پرده روی او نتوانم نظاره کرد ؛ از بس حجاب
حسن فگند از نظر مرا ؛ مؤلف گوید که باصول محققین بالا (الف) داخل است در مصدر عام

(از چیزی افتادن) و ما این را مصدر خاص خیال کنیم و ہمہ رآنجا اختلاف خود ظاہر کردہ ایم و بخیال ما باید کہ در آخر ہر یک ازین سہ مصدر لفظ (چیزی) و (کسی) قائم کنیم (اردو) (الف) دیکھو از چشم افتادن (ب) دیکھو از چشم افگندن (ج) دیکھو از چشم انداختن۔

از نغمہ افتادنِ ساز (مصدر اصطلاحی) بقول بہار۔ خارج آہنگ شدن ساز باشد (شفیع اثر ؎) بی ہم نفس صدا نشود از کسی بلند ؛ افتد ز نغمہ ساز چو یکتا رشود ؛ صاحب انند ہمین مصدر را (از نغمہ ساز افتادن) نوشتہ بخیال ما ترکیب بہار بہتر از انند است مخفی مباد کہ مصدر عام (از صدا افتادن چیزی) بجای خودش گذشت و ما تخصیص این را پسند کنیم (اردو) ساز کا بے صدا ہونا۔

(الف) **از نفس انداختن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر و انند و بہار بمعنی خاموش و بی صدا گردانیدن۔ خان آرزو در چراغ ذکر این ہمین معنی کردہ (طغرا ؎) شکوۂ دانہ و دام از نفس انداخت مرا ؛ شور بیہودہ ز چشم قفس انداخت مرا ؛ بخیال ما باید کہ اینرا (ب) **از نفس انداختن کسی را** بمعنی بی نفس و بی دم کردن کسی قایم کنیم کہ کنایہ باشد از نیم جان کردنش سند ما ہمان است کہ بالا مذکور شد (اردو) (الف) بے صدا کر دینا۔ (ب) بے دم کر دینا۔ صاحب آصفیہ نے (بے دم) پر فرمایا ہے۔ بے جان۔ ادھ موا۔ سانس اکھڑا ہوا۔

(الف) **از نفسِ گو رخار بہر رستن** (مصادر اصطلاحی) (الف) بقول صاحب ضمیمہ

(ب) **از نقشِ گو رخار رستن** برہان کنایہ از خواری و بی اعتباری باشد و بقول

صاحبان بحر عجم و برہان وجامع و ناصری وہفت وانند (ب) بہ ہمین معنی- صاحب شمس ذکر ماضی مطلق (ب) کردہ گوید کہ یعنی مردم زار و نزار گشت و بحوالۂ صاحب مؤید فرماید کہ کنایہ از کار زشت است و آنچہ در مؤید است بر (از گور نقش خار بر رست) بیان کردہ ایم کہ گذشت- سندی پیش نہ شد و بہ تحقیق ما (ب) درست است و در (الف) اختلاف لفظی بہ تسامح صاحب ضمیمۂ برہان باشد یا بہ غلطی کتابت- فارسیان رستن خار بر قبر کسی بسیار بد دانند و شگون گیرند بر عدم مغفرت مدفونش عوام اہل ہند ہم چون کسی را بد عای بد یاد کنند گویند "گورش ملو باد از خار" پس (از نقش گور خار رستن) بمعنی حقیقی رستن خار است بر تودۂ قبر کسی و بطور عام کنایہ قرار دادہ اند برای خواری و بی اعتباری مدفون و در محاورہ بر زندگان ہم استعمال این شد دیگر ہیچ (اردو) خوار اور بے اعتبار ہونا-

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ | (مثل)
آثار پدید است صنادید عجم را | صاحبان

خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان چون آثار قدیم یا چیزی از مصنوعات پیشینیان بہ بینند- بیاد کرد صانعش این شعر را بر زبان رانند (اردو) یہ چیز اگرچہ بری حالت مین ہے لیکن اپنے صانع کی اسے علے یادگار ہے- دکن مین کہتے ہین "شکستہ حالی مین بھی ایک خاص رونق ہے" گو کیسی ہی خراب حالت مین ہے مگر بزرگون کی نشانی ہے" اس کی موجودہ ردی حالت اپنی شان و شوکت کی خبر دیتی ہے" اُس مقام پر یہ جملے استعمال کئے جاتے ہین جب پیشینیون کی کوئی یادگار نظر آجائے-

از نمد بیرون رفتنِ شراب (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم - صاف و خالص شدن شراب - بہار گوید کہ مرادف (از نمد گذشتن شراب) کہ می آید و این کنایہ باشد مؤلّف گوید کہ فارسیان چون خواہند کہ شراب را از دُرد پاک و صاف کنند در نمد بپالایند و از ہمین طریق عمل این محاورہ قرار یافت (ملّا طغرا ؎) چو بیرون رود این شراب از نمد؛ خورد چشم آئینہ آب از نمد؛ صاحب انند ہم ذکر این کردہ (اردو) شراب چھن کر صاف ہونا۔

از نمد چیزی کلاہ داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند و صاحب بحر عجم ہمطور و ہم وضع او بودن (محمد قلی سلیم ؎) عیب است کہ ننید بجز روی دل ازما؛ چون از نمد آئینہ داریم کلاہی؛ مؤلّف گوید کہ نکتہ پسندان - پسند کنند کہ در تعمیم لفظ (چیزی) صرف ہمان اشیا داخل باشد کہ از نمد برو غلاف کنند - چنانکہ آئینہ را غلافی از نمد کنند و بخیال ما خوبتر بود کہ این را (از نمد آئینہ کلاہ داشتن) قائم کنند بمعنی ہم وضع آئینہ بودن و اگر تعمیم پسندان برخلاف ما باشند بایدکہ تعمیم را محدود کنند بصراحتی کہ بالا گذشت (اردو) کسی چیز کے ہمرنگ ہونا - ہم وضع ہونا۔

از نمد گذشتنِ شراب (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار و انند مرادف (از نمد بیرون رفتن شراب) کہ گذشت امیرزا نوری فتوحی تخلص ؎) از پوشش نمد رانہ بانصاف میشوی؛ چون می کہ از نمد گذری صاف میشوی؛ (اردو) دیکھو (از نمد بیرون رفتن شراب)

(۱۵۱۹) **از ننگ بد بر آمدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ننگ و ناموس نداشتن و بی شرم شدن (ظہوری ؎) زاہد زچہ در پیروی رند نکو شد؛ کاید بدر از ننگ ہنا موس در آید؛

(اردو) بے شرمی اختیار کرنا ۔ بے شرم ہونا ۔

(۵۲۰) **ازننگ برون آوردن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بے شرم کردن مؤلف گوید کہ تعدی مصدر لازم ننگ بدر آمدن باشد (ظہوری سہ) ظہوری را برون آوردہ از ننگ عریانی ؛ بداغ نعل کسوت خانہ عشقت قبا پوشم ؛ (اردو) بے شرم کرنا ۔

ازنو (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم و بہار بمعنی ۔ تازگی (مولانا وحشی سہ) بازم از نو خم ابروی بتی در نظر است ؛ سلخ ماہ دگر غرہ ماہ دگر است ؛ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فرماید کہ بمعنی بتازگی و تازہ و بار دیگر و دیگر بار کہ بعربی مجدداً گویند خان آرزو در چراغ گوید کہ مرادف از سر نو باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو از سر نو ۔

(۱) **ازنوا افتادن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف از صدا افتادن کہ گذشت صاحب انند این را با (از صدا افتادن) ذکر کردہ (سلیم سہ) دل حزین عجبی نیست کز نوا افتد ؛ اگر شکستہ شود کوہ از صدا افتد ؛ مؤلف گوید کہ باید کہ بر آخر این مصدر لفظ چیزی قائم کردہ ۔

(۲) **ازنوا افتادن چیزی** بمعنی بی صدا شدن آن چیز قائم کنیم و لحاظ سند سلیم ۔

(۳) **ازنوا افتادن دل** کنایہ باشد از بند شدن حرکت دل ۔ (اردو) (۱) و (۲) دیکھو از صدا افتادن (۳) دل کی حرکت بند ہونا ۔

ازنوا رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم بمعنی بی صدا شدن و بقول بہار مرادف از نوا افتادن صاحب انند این را بذیل (از صدا افتادن) آوردہ (علی خراسانی

سے) تا دورشدم از تو دلم ذوق ندانست نوا سرا
کہ این بلبل گویا ز نوا رفت چہ مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ نقطہ

(چیزی) در کسی) زیادہ کنیم چنانکہ بلا ز صدا افتادن)
ذکرش کردہ ایم (اردو) دیکھو از صدا افتادن

از نواز | استعمال - بقول صاحب شمس بالفتح نام زن ضحاک کہ چون فریدون ضحاک را کشت (از نواز) راکہ خواہر جمشید بود در حبالۂ خویش آورد مؤلف گوید کہ تسامح صاحب شمس بیش نیست کہ (ارنواز) راکہ براء مہملۂ دوم بجایش گذشت با زای معجمۂ دوم آورد - ما صراحتی کافی بحد انجا کردہ ایم وکسی از محققین باصاحب شمس نیست (اردو) دیکھو ارنواز -

از نوکیسہ وام مخواہ | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ مراد از نوکیسہ نو دولت است و ظاہر است کہ نو دولت دولت را بسیار دوست می دارد و نمی خواہد کہ حصۂ از و بدیگری دہد تا آنکہ از وام دادن ہم احتیاط کند - فارسیان بر ہمچو موقع این مثل را بطور پند و نصیحت زنند - مقصود انیست کہ از نو دولت امید وام ہم نیست تا بعطا چہ رسد (اردو) دکن میں کہتے ہیں "نو دولت کو دولت پیاری" یعنی نو دولت سے بہت مشکل ہے کہ کوئی کچھ حاصل کر سکے -

از نی بوریا شکر نخوری | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را با ظہار مناسبت و خصوصیت ہر چیزی زنند مقصود انیست کہ نیشکر ہم نی باشد و نی بوریا ہم لیکن نمیشود کہ از نی بوریا شکر خوردن و از نیشکر بوریا سازند - مصداق (ہر کسی را بہر کاری ساختند) باشد و مرادف (از کفچۂ مار حلوا نتوان خورد) کہ گذشت (اردو) دیکھو (از کفچۂ مار حلوا نتوان خورد) دکن میں عام لوگ کہتے ہیں "انگلیان

سے بچے پیدا نہیں ہوتے ''

ازو استعمال - بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ مخفف (ازاو) است (انوری سـ۵ـ) خسرو اعظم و دارای عجم وارث جم ؛ که ازو رسم جم و ملک عجم نام گرفت ؛ مؤلف گوید که صاحبان قواعد فارسی - حذف - این قسم الف را که در آغاز ضمائر است بحالت ترکیب با کلمهٔ (از) جائز دارند نه واجب (اردو) اُس سے -

ازو بربست استعمال - بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی - ازو بہره مند و متمتع شد - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - مؤلف گوید که صاحب موارد (بربستن) بمعنی فائده برداشتن آورده پس بخیال ما (ازو بربست) بمعنی حقیقی است (اردو) اس سے متمتع ہوا - نفع پایا یا فائده حاصل کیا -

ازو پہلو تہی کرد (مقوله) بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ

ازو پہلو کرد

یعنی ازو کناره کرد دیگر کسی از محققین این ها نه نوشت مؤلف گوید که مصدر اصطلاحی (پہلو تہی کردن و پہلو کردن از چیزی و از کسی) بمعنی کناره کردن از چیزی و از کسی اصل این است که بجای خودش می آید - ضرورت نداشت که ذکر این کنیم که ماضی مطلق آنست (اردو) اُس سے پہلو تہی کیا -

(۱) ازو تا این بسیار نیست (مقوله)

(۲) ازو تا این بسی نیست بقول صاحب انند اسے بسیار تفاوت نیست (ناصر علی سـ۵ـ) ما وفا کیشان نگاه حسرت بت دیده ایم ؛ ورنه از بتخانه تا حرم بسیار نیست ؛ (خاقانی سـ۵ـ) از احمد تا احد بسی نیست میمی بمیان حجاب معنی است ؛ مؤلف گوید که چیزی که قابل بیان است (بسیار نیست

وبسی نیست) کہ بمعنی تفاوت بسیار نیست مستقل
لفظ (از و تا این) را در معنی دخلی نیست ازینجاست
کہ دیگر محققین فرس این را ازین مقام ترک
کردہ اند و از ہر دو اسناد ہرچہ پیدا می شود
(از فلان تا فلان بسیار نیست وبسی نیست)
(اردو) اس مین اور اس مین کچھ فرق
نہین ہے یعنی زید وعمرو مین۔ تجانے اور
اور حرم مین کچھ فرق نہین ہے۔

ازوجز استعمال۔ بقول صاحب انند
بضم جیم تازی و سکون زای ہوز بمعنی جز
از و (فردوسی ؎) جز او ہرگز اندر دل من
مباد٭ از وجز۔ بر من نیارید یاد٭ و فرماید کہ ہمین
احتمال این معنی ہم ہست کہ اگر جز از و بیارید
پیش من نیارید و بدیگری بیارید لیکن مطابقت
درمصرع عین نمی ماند از غوامض سخن مؤلف
گوید کہ از وجز۔ قلب (جز از و) ست دیگر ہیچ
وضرورت ذکر این نبود و ازینجاست کہ دیگر
محققین فرس این را ترک کردہ اند (اردو)
اس کے سوا۔

از و دندان برکند (مقولہ) بقول صاحب
انند بحوالۂ فرہنگ کنایہ از وامید منقطع
ساخت) دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ و نہ
سندی پیش شد مؤلف گوید کہ (دندان از چیزی
برکندن وکندن) بقول صاحب بحر عجم ترک
آن کردن است کہ بجای خودش می آید پس
درین مقولہ کہ متعلق از مصدر اصطلاحی مذکور است
را دخل کردن بدینوجہ جا دارد کہ دندان بقول برہان
کنایہ از طمع وتوقع ہم آمدہ (اردو) اس سے امید منقطع کی

ازورد بقول برہان باواو بر وزن شبگرد۔ دوائی است کہ بفارسی (اندہ توقو)
خوانند وبعربی (خند توقی) گویند کہ اگر آب آن را گیرند و با روغن بجوشانند و بر طفلی کہ دیر بحرکت
آید بمالند زود بحرکت آید وجمیع بادہا را نافعست۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ صاحب

محیط بر (حندقوقی) فرماید که لغت نبطی است و بیونانی (طوطس) و (طرلیفیه) و (اکرکریا) و بفارسی (اندقوقو) و (اکرکمان) و (دیواسپست) گویند و بلغت بربری و افریقیه (افراسیون) و به عربی (عرسضان) و (عرنقصان) و آن بّری و بستانی باشد و بہندی (بسکہپرا) و (گداپرنا) نامند گرم در دوّم و خشک در اوّل و در این اختلاف هم- بستانی آن معتدل الجلا و تخفیف و منقی قروح و نبات آن مولد خون عکر غلیظ و منافع بسیار دارد- بالجمله این قدر متحقق شد که این اسم فارسی زبان نیست- انچه صاحب انند این رالغت فارسی گوید محل نظر- صاحب محیط این را به دال مهمله سوّم (ازدرد) نوشته فرماید که لغت بربری و افریقیه باشد (اردو) بقول صاحب محیط بسکہپرا- گداپرنا- صاحب آصفیه نے (بسکہپرا) پر لکّھا ہے که (ہندی) اسم مذکر- دوا کے ایک پودے کا نام- صاحب ساطع نے اسکو زبان سنسکرت کا لفظ قرار دیا ہے- فرماتے ہین که ایک مشہور پودا ہے جسکی جڑ دواؤن مین مستعمل ہوتی ہے-

ازوری | بقول صاحب برہان و ہفت و انند بر وزن سرسری بلغت بربری نام درختی است سطبر و خاردار- پوست آن سرخ و گنده می باشد در دارو بکار برند- حیف است که صراحت اسم فارسی یا عربی این نه شد و از اسمای ادویه ہم به تحقیق نه پیوست که این کدام قسم درخت است- صاحب محیط هم ازین ساکت- بخیال ما این ہمان است که صاحب محیط آنرا (ازدوئی) نوشته به دال مهمله سوّم و واو چهارم نام (دارشیشعان) و بر (دارشیشعان) فرماید که اسم فارسی است و بعربی (قندول) و ببربری (ازدوی) و برومی (اشهابوس) و (اشتلایوس) و بیونانی (اصفلادس) و بشامی (عیدان) و بہندی (کاٹی ہیل) نامند

ہو آن پوستی است سطبر مانند سلیخہ مائل بسرخی و بسیار خار دار مائل بگرمی و خشک در دوم و گویند گرم در اول و خشک در آخر دوم و در ان حرافت و قبض است پوست آن در تلطیف و تفتیح قوی تر۔ منافع بسیار دارد (الخ) پس متحقق شد کہ محققین اول الذکر بہ تسامح بجای دال مہملہ سوم واو نوشتند و واو چہارم را بہ رای مہملہ بدل کردند چنانکہ بدال مہملہ سوم را اتفاقاً عدقاعدہ فرس بہ واو بدل کردن ممکن است۔ ہمچو (بید) و (بیو) کہ بمعنی کرمی است و لیکن تبدیل واو چہارم با رای مہملہ خلاف قاعدہ فرس می باشد باقی حال۔ خیال ما نیست کہ غلطی کتابت یا تسامح اہل تحقیق (ازدوی) را (ازوری) قائم کردہ دیگر ہیچ (اردو) کا سے پہل۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک دوا کا نام جو درحقیقت کسی درخت کی چھال ہے جسے عربی مین دارشیشعان کہتے ہین۔ (الخ)

از وزاغ گرفت (مقولہ) بقول صاحب انند بمعنی از وحیلہ بازی کرد و از و دغا و فریب نمود۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ (زاغ گرفتن) بقول صاحب بحر بمعنی طعنہ زدن و استہزا کردن آمدہ و خود صاحب انند ہم این را بجای خویش نوشتہ پس این مقولہ مشتق از ہمین مصدر باشد بمعنی۔ از فلان استہزا کرد۔ ہیچ معلوم نمی شود کہ معنی دغا و فریب و حیلہ بازی چگونہ درین داخل شد۔ مخفی مباد کہ مجرد زاغ بمعنی فتنہ ہم آمدہ کما فی البرہان و السراج) پس اگر بر ادعای صاحب انند سندی پیش شود اعتبار را شاید (اردو) اُس سے دغا و فریب کیا۔

از و غائب مشو (مقولہ) بقول صاحب انند بمعنی از و غافل مشو۔ مستعمل (حافظ ع) حضوری گر ہمی خواہی از و غائب مشو حافظ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ مؤلف گوید کہ درین مصرع (غائب مشو) بمعنی دور مشو آمدہ۔ بخیال ما ہیچ ضرورت ندارد کہ غائب را بمعنی غافل گیریم پس تعبیر وجود

سند صریحی بمعنی آن تسلیم نتوان کرد (اردو) اس سے غافل نہ ہو اور ہماری راے کے مطابق اُس سے درست ہو۔

ازوگوی برد (مقولہ) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف (ازو طوق برد) یعنی بر او فتحیاب گشت و غالب آمد۔ دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ گوی بردن بقول صاحب بحر عجم بمعنی فائق آمدن و غالب آمدن آمدہ کہ می آید و این مقولہ مشتق است از ہمین مصدر۔ ضرورت آن نبود کہ اینہ الطلبی مرتقل قائم کنیم (اردو) اس سے سبقت لے گیا۔ اس پر غالب آیا۔

ازو مشغول مشود (مقولہ) بقول صاحب بحر عجم یعنی از و اعراض مکنید۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نشد مخفی مباد کہ شغل لغت عربست بقول صاحب منتخب بالضم و بالفتح و بضمتین و بفتحتین بمعنی (۱) کار (۲) بے پروائی پس اگر فارسیان بمعنی دوم ش استعمال کردہ باشند میتوان شد۔ ما از معاصرین عجم بمعنی اعراض نشنیدیم۔ طالب سند باشیم (اردو) اس سے بے پروا ہوتا ہے۔ منہ پھیر لیتا ہے۔

ازوی | استعمال۔ بمعنی از و باشد کہ وی بقول برہان در استعمال فرس بمعنی او آمدہ۔ دیگر ہیچ (خسروؔ) ازوی خوشست بر شکنیہا نگاہ ناز ٭ وز خسرو شکستہ فغان ہای زار خوش ٭ (اردو) اُس سے۔

ازہراک | بقول صاحبان برہان و جامع و ہفت و انند بفتح ہای ہوز و رای بی نقطہ با لف کشیدہ و بکاف زدہ نام اصلی ضحاک مارانست۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ شہرت نام اصلی وی (دہاک) بہ دال مہملہ و ضحاک معرب آنست پس صحیح (اژدہاک) باشد بقلب (اژدہاک) بہ زای عجمی و ظاہرا (دہ آک) لقب اوست چنانکہ بیاید (انتہی) مؤلف گوید

کہ چون اسم ظالمی است وباتفاق اہل لغت لفظ (ازہراک) موجود است ضرورت آن نیست کہ اختلاف کنیم وباشد کہ (ضحاک) ہم اسمش باشد و (اژدہاک) و (اژدہاک) نیز کہ تحریف ہرکی بجای خودش کنیم - درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مرکب باشد از (زہر) و (اک) زہر بقول برہان بروزن قہر سم راگویند وبمعنی غصہ وغضب وخشم وقہر ہم آمدہ و (اک) بقولش بفتح اوّل وسکون بمعنی آفت وآسیب وہلاکت پس (زہراک) بمعنی زہرہلاکت نامش نہادہ باشند والف بکسرت استعمال ساکن شد - پس الف وصلی - بقاعدۂ فارسی دراوّلش آوردہ - (ازہراک) کردہ باشند (اردو) ازہراک - ضحاک کا نام ہے جو ایک نہایت ظالم بادشاہ گزرا ہے - مرتاس کا بیٹا - بقول صاحب آصفیہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ۷۰ برس پہلے ہوا ہے -

ازہران | استعمال - بقول صاحب شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی آفتاب ومہتاب دیگر کسی از محققین فرس ذکراین نکرد ونہ سندی پیش شد - صاحب انند ازرا بقاعدۂ عربی تثنیہ گیرد وفرماید کہ در عربی زبان بمعنی شمس وقمر آمدہ مؤلف گوید کہ اگر بقول شمس بقاعدۂ فارسی این را بالف ونون جمع گیریم مفرس باشد - مخفی مباد کہ ازہر لغت عرب است وبقول صاحب منتخب بمعنی روشن تر وسپیدہ وہمی از کرم وجوانمردی وماہ - پس آفتاب وماہ راکہ ہردو روشن تر است بطور کنایہ (ازہران) گفتن جا دارد (اردو) چاند اور سورج - مذکر -

ازہرباب | (اصطلاح) بقول صاحبان بحر وبہار دانند بمعنی ہرقسم وہرگونہ انوری

۵) دوش با یار خویش می گفتم * سخن دوستدار از ہر باب * (اردو) ہر قسم سے۔ ہر اعتبار سے۔ ہر طرح پر۔

از ہر جا که سنگ آید بالای لنگ آید | مثل | صاحبان محبوب الامثال وتخزینه وامثال فارسی وحسن ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که این مماثل "نزله بر عضو ضعیف می ریزد" باشد که می آید مقصود ازینست که شخص ضعیف و ناتوان مورد آفت ومصیبت شود (اردو) صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے که اردو مین اس موقع پر "نزله بر عضو ضعیف می ریزد" کا استعمال بطور کہاوت ہوتا ہے یعنی ضعیف کمزور کی ہر جگہ کم بختی ہے۔ صاحب آصفیہ نے (نزلہ گرنا) پر مثل مذکور کا ذکر کیا ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل زیر تعریف کے مقابلہ مین لکھا ہے "مرے کو مارین شاہ مدار" صاحب آصفیہ نے "مرتے کو مارین شاہ مدار" لکھا ہے اور فرمایا ہے که غریب ہی کو ہر ایک شخص ستاتا ہی مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔

از ہر جور | استعمال۔ بقول صاحب رہنمای سخن لکھا ہی سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی از ہر طرق مخفی مباد که جور بقول برہان بضم اول وفتح ثانی و سکون رای قرشت بمعنی بالا باشد که نقیض پائین وپست است۔ صاحب ناصری فرماید که در محاوره مستعمل است که "بعد جزر وجور بسیار بفلان مبلغ ومقدار قرار گرفت" یعنی بعد از زیر و بالای بسیار (الخ) ومعاصرین عجم جور بضم اول وسکون واو معروف ورای مهمله بمعنی طور وطریق استعمال کنند صاحب روزنامه بجای دیگر لفظ جور را بمعنی طرز وطریق آورده ودرین استعمال ہم به ہمین معنی آمده یعنی براستند که فارسیان طور را که به معنی صنف است به تبدیل طای حطی به جیم وتبدیل

فتحه به ضمه جور کردند خلاف قیاس بخیال ما درینجا ہم جور بمعنی اوّل الذکر است یعنی بالا و مجاز بمعنی اعتبار مستعمل پس (از ہر جور) بمعنی از ہر اعتبار است و بس ـ فتح واو بکثرت استعمال مبدل شد به سکون ـ (اردو) ہر طریق سے ـ ہر اعتبار سے ـ

از ہر چه بگذری سخن از یار خوشتر است

(مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر آن کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که فارسیان این مثل بجائی زنند که مقصود شان از ذکر مقصود خود باشد یعنی گویند که مقصود از مقصود خود باید داشت و از غیر مقصود سخن بیان آوردن مقصود را باطل کردن است مثلاً می گویند که "این چه داستان بیان آمد سخن از مقصود خود زنید" از ہر چه بگذری سخن از یار خوشتر است (اردو) دکن میں کہتے ہیں " پیا کی کہاوت من بہاوے دکھڑے سے کیا کام " اس کا مطلب یہ ہے کہ کام کی باتیں کرو فضول قصوں سے کیا فائدہ ـ

از ہر در (اصطلاح) بقول بحر عجم و انند مرادف از ہر باب که گذشت بہار ہم ذکر این کرده و سندش بر لفظ حمله آورده (نظامی ؎) بہر حمله کانگیخت از ہر دری ؛ فرو ریخت از ر دمیان لشکری ؛ مخفی مباد که در بقول برہان بمعنی نوع و جنس ہم آمده (اردو) دیکھو از ہر باب ـ

از ہفت و چار (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم و ضمیمه برہان و شمس و مؤید کنایه از ہفت سیاره و چار طبع مؤلف گوید که خود صاحب بحر عجم (ہفت و چہار) را کنایه بمعنی ہفت سیاره و چار عناصر نوشته پس درینجا ضرورت داشت که (از ہفت و چار) کنایه بمعنی (از ہفت سیاره و چار طبع) گیرند بخیال ما نمی آید که معنی کلمه (از) را چرا ترک کردند ـ قائل (اردو) سات سیارون اور اربعه عناصر سے ـ

از ہلاکت جستن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از نجات یافتن از ہلاکت۔ معاصرین عجم استعمال این کنند۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ کہ "از قرار یکہ گفتند از ہلاکت جستند" یعنی بہ تفصیلیکہ بیان کردند از مرگ محفوظ ماندند (اردو) ہلاکت سے بچنا۔

(۱۵۴۱) **از ہم** استعمال۔ بمعنی بایکدیگر و باہم و ہمہ را۔ مخفی مباد کہ بقول برہان ہم بمعنی دیگر و یک جا و یکدیگر و ہمہ باشد و بمعنی نیز ہم و معانی متعددۂ کلمۂ (از) بجای خودش گذشت (عرفی ؎) غم می کشد عنانم من ہم شتاب دارم ؛ از ہم دعا بگویند یاران شادمان را ؛ (اردو) بایکدیگر۔ باہم۔ تمام کو۔

از ہم امتیاز کردن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی از یکدیگر تمیز کردن و شناختن (ملا نظیری نیشاپوری ؎) آنچنان گرفتہ جا میان جان شیرین ؛ کہ توان ترا و جان را ز ہم امتیاز کردن ؛ (اردو) ایک کو دوسرے سے فرق کرنا تمیز کرنا۔

(۱) **از ہم باز کردن** (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف از ہم امتیاز کردن کہ گذشت یعنی او ہر دو را یکجا نوشتہ از معنی ہر دو ساکت و سند این پیش نہ کرد۔ دیگر کسی از محققین فرس با او نیست مؤلف گوید کہ معنی لفظی این از ہم جدا کردن است و بس کہ بقول صاحب بحر باز کردن بمعنی جدا کردن آمدہ پس باید کہ **از ہم باز کردن دو چیز را** قائم کنیم (اردو) ایک کو دوسرے سے جدا کرنا۔

از ہم بر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و ضمیمۂ برہان بمعنی (۱) پریشان شدن و (۲) غصہ خوردن۔ صاحبان مؤید و شمس واننداوہفت ذکر (از ہم بر آید) بہ ہمین

دو معنی کردہ اند و این مضارع ہمین مصدر اصطلاحی است حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) (۱) پریشان ہونا۔ غم کھانا آصفیہ ســ) غم کھاتا ہون لیکن مری نیت نہین بھرتی؛ کیا غم ہے مزے کا کہ طبیعت نہین بھرتی؛

ازہم بریدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این با مصادر (ازہم امتیاز کردن و ازہم باز کردن) کردہ از معنی ساکت و سندی پیش نکردہ و دیگر کسی از محققین فرس یاد نیست مؤلف گوید کہ بمعنی ازیکدیگر جدا کردن است بخیال ما باید کہ این را ------

ازہم بریدن دو چیز یا دو کس قائم کنیم (اردو) ایک کو دوسرے سے جدا کرنا۔

ازہم پارہ کردن (مصدر اصطلاحی) بمعنی پارہ پارہ و بے کار کردن و جملہ اجزای آنرا ازیکدیگر جدا کردن (صائب ســ) چارۂ غفلت دل آگاہ نتوانست کرد؛ این کتان را پارہ ازہم ماہ نتوانست کرد؛ (اردو) دھجیان اڑانا۔ بقول صاحب آصفیہ پارہ پارہ کرنا۔ (۱۵۳۳)

(الف) **ازہم پاشیدن** (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم و بہار متفرق و پریشان شدن و کردن لازم و متعدی ہر دو آمدہ مؤلف گوید کہ باید کہ این را (ازہم پاشیدن چیزی) قائم کنیم و مصادر خاص متعلق باشد ازہمین مصدر عام خیال

(ب) **ازہم پاشیدن آہ** بمعنی متفرق و پریشان شدن آہ (ظہوری ســ) چو تار خامہ آہم پاشد ازہم؛ سرو برگ نفس تا بیدنم نیست

(ج) **ازہم پاشیدن جسم را** بمعنی پارہ پارہ شدن و کردن آن را (صائب ســ) دل روشن زہم می پاشد آخر جسم صائب را؛ کتان کے پردہ آن ماہ سیما میتواند شد؛ و ------

(د) **ازہم پاشیدن صحبت** بمعنی پریشان و برہم کردن و شدن صحبت (صائب ســ) شور محشر صحبت ما را نمی پاشد زہم؛ موج می شیرازۂ

جمعیت ما بستہ است ؎ (ولہ ؎) صحبت جسم و
روان زود زہم می پاشد ؎ یک نفس شبنم غربت زدہ
مہمان گلست ؎ بہار از ہمین سند مصدر ---- موش

ازہم پاشیدنِ صحبتِ جسم | قائم کردنسان
بیش نیست (اردو) (الف) متفرق اور پریشان
ہونا۔ تتر بتر ہونا۔ برہم ہونا۔ برہم کرنا۔ پریشان
کرنا۔ (ب) آدہ کا پریشان ہونا۔ ضائع ہونا۔ (ج)
جسم پارہ پارہ ہونا۔ جسم کو پارہ پارہ کرنا (د) صحبت کے
برہم کرنا۔ صحبت برہم ہونا۔

(الف) **ازہم جدا شدن** (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار لازم ازہم جدا کردن بمعنی ازہم بریدن
مؤلف گوید کہ (بریدن) لازم و متعدی ہر دو
آمدہ (کافی البحر) و صاحب مؤید (ازہم جدا شد)
را کہ مشتق ازہمین مصدر است بہمین معنی آوردہ
و بخیال ما باید کہ این را از ------
(ب) **ازہم جدا شدنِ دو چیز یا دو کس** تام
کنیم۔ چنانکہ ظہوری گوید (؎) تا چند از تو درد
جدائی کند کسی ؎ پیوند جسم و جان شدہ ازہم جدا
مپرس ؎ پس متعدی این ہم ------
(ج) **ازہم جدا کردنِ دو چیز یا دو کس ازہم** باشد
(صائب ؎) لفظ و معنی را بہ تیغ از یکدگر نتوان
برید ؎ یکیست صائب تا کند جانان و جان ازہم
جدا ؎ (اردو) (الف و ب) ازہم جدا ہونا۔ ایک
دوسرے سے جدا ہونا۔ (ج) ازہم جدا کرنا
ایک کو دوسرے سے جدا کرنا۔

ازہم در شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است
بمعنی پراگندہ شدن و پریشان و منہزم و متہور
شدن است مؤلف گوید کہ کنایہ باشد و
بخیال ما باید کہ این را اضافہ کنیم بطرف چیزی
وکسی (اردو) پراگندہ ہونا۔ پریشان ہونا
برہم ہونا۔

ازہم درگذراندن (مصدر اصطلاحی) بہار
ذکر این بذیل ازہم گذشتن کردہ فرماید کہ مجازاً

بمعنی مردن وغیرہ کہ می آید مؤلف گوید کہ سندش
متقاضی آنست کہ این را بمعنی کشتن گیریم و این کنایہ
باشد و معنی لفظی این گذراندن کسی از یکدیگر و از ہمہ یعنی
از موجودات دنیا چنانکہ ابوالفضل در دستور العمل
نوشتہ "اگر در نگاہداشت آن متمرد یا فرستادن او
موجب فسادی باشد او را از ہم درگذرانند" پس
باید کہ این را ------

از ہم درگذراندنِ کسی | بمعنی کشتن آنکس
قائم کنیم (اردو) مار ڈالنا۔

(الف) از ہم ریختنِ چیزی | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار بمعنی از ہم ریختہ شدن۔ مؤلف گوید
کہ بمعنی برہم شدن و از ہمین مصدر عام متعلق است
مصادر خاص کہ بلحاظ مضاف الیہ خود معنی خاص
دارد و ہمچون ------

(ب) از ہم ریختنِ حلقۂ زنجیر | کنایہ باشد
از برہم شدن انتظام (صائب ؎) حلقۂ زنجیر
اگر از ہم بریزد گو بریز ٭ کار دنیا را نظامی گر نباشد
گو مباش ٭ و ہمچنین ------

(ج) از ہم ریختنِ زنجیر شب و روز | کنایہ
باشد از برہم خوردن نظام عالم (ظہوری ؎)
زنجیر شب و روز زہم ریخت ظہوری ٭ امید
مرا ربط بہ تعطیل ہمان است ٭ و ہم از نیسان

(د) از ہم ریختنِ طاقِ کسری | کنایہ باشد
از برہم شدن سلطنت و حکومت کسری
(شفیع اثر ؎) حرفی آمد از شکوہ بارگاہت
در میان ٭ ریخت از ہم طاق کسری بر سر
نوشیروان ٭ و ہم برین قیاس است ---

(ہ) از ہم ریختنِ نفس | کنایہ باشد از
بند شدن نفس و مردن (میرزا معز فطرت
؎) دل زغم چاک شد آن کافر بیداد کجاست ٭
ریخت از ہم نفسم خانۂ صیاد کجاست ٭ (اردو)
(الف) برباد و برہم ہونا۔ کسی چیز کا۔ (ب)
انتظام برہم ہونا (ج) نظام عالم کا برہم ہونا
(د) سلطنت کسری کا برہم ہونا۔ (ہ) دم ٹوٹنا

بقول آصفیہ سانس اکھڑنا۔ مرنا۔

ازہم سوا کردن (مصدر اصطلاحی) در محاورۂ
معاصرین عجم یکی را از دیگری جدا کردن۔ صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر
(ازہم سوا کردہ است) بمعنی یکی را از دیگری جدا
کردہ است۔ کردہ کہ ماضی قریب است ازہمین
مصدر۔ (اردو) ایک کو دوسرے سے جدا کرنا

ازہم شدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر
وضمیمۂ برہان بمعنی (۱) جدا شدن و (۲) شگفتن
صاحب شمس (ازہم شد) فرماید کہ یعنی مغلس
شد و مجرّد گشت۔ وصاحبان مؤید وانند گویند
کہ ای جدا شد و باز شد و شگفت مؤلّف گوید کہ
ازین سر پنج محققین یکی ہم سندی پیش نکردہ در ہر دو
معنی اوّل الذکر اتفاق چار اہل تحقیق است
وباصاحب شمس کسی نیست۔ قولش اعتبار را
نشاید و بلحاظ معنی لفظی خلاف قیاس ہم (اردو)
(۱) جدا ہونا۔ (۲) کھلنا۔ پھولنا۔

ازہم فاصلہ داشتن (مصدر اصطلاحی)
بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید
کہ بمعنی با یکدیگر فاصلہ داشتن (امیر محمد حسین شوقی
سے) دوریم بصورت ز تو نزدیک بمعنی ✽ مانند
دو مصرع کہ ز ہم فاصلہ دارد ✽ بخیال ما باید کہ (دو
چیز و) آخر این زیادہ کنیم (اردو) باہم فاصلہ رکھنا

(الف) **ازہم کردن** (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار بمعنی ازہم باز کردن (ملا نظیری نیشاپوری
سے) از کمند عشق جستن می شود ترک ادب ✽
ورنہ طغیان جنون ازہم کند زنجیر را ✽ مؤلّف
گوید کہ بخیال ما سند مصدر۔
- - - - - - - - - -
(ب) **ازہم کردنِ زنجیر** پیدا می شود بمعنی
شکستن زنجیر (اردو) (الف) ایک کو دوسرے
سے جدا کر دینا (ب) زنجیر توڑ دینا۔

ازہم کشیدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد
از جدا کردن دو چیز و دو کس از ہمدیگر چنانکہ ظہوری
گوید (سے) از در نازی کشند از ہم ✽ دل معشوق و

(۱۵۳۲)

خاطر عشاق ؎ (اردو) ایک کو دوسرے سے جدا کرنا ۔

(الف) از هم گذراندن (مصادر اصطلاحی)

(ب) از هم گذرانیدن (الف) بقول صاحب انند بمعنی ہلاکت کردن و (ب) بقول صاحب بحر عجم بمعنی قتل کردن ۔ صاحب غیاث هم ذکر (ب) کرده مؤلف عرض کند که ما صراحت کافی بر (از هم درگذراندن) کرده ایم که گذشت و درینجا همین قدر کافی است ۔ بخیال ما باید که در آخر این هر دو لفظ (کسی) زیاده کنیم (اردو) مار ڈالنا ۔

(الف) از هم گذشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر بحواله خان آرزو (۱) بمعنی کشته شدن (اشرف ؎) خوش آنکس که زخمش ز مرهم گذشت ؎ به تیغی چو سقراط از هم گذشت ؎ (محتشم کاشی ؎) زخم نا خورده گذشتم ز هم ای نگین دل ؎ در کمان تیر نگه این همه داری نگاه ؎ ما تصدیق بیان صاحب بحر ۔ از چراغ هدایت یافتیم و بحواله وارسته فرماید (۲) بمعنی از یکدیگر جدا شدن نیز (واله هروی ؎) باین نا امیدی ازو هم گذشتیم چو از هم گذشتیم از هم گذشتیم ؎ بهار گوید که معنی دوم اصلی است و معنی اول مجازی (محمد قلی سلیم ؎) جنون تا پیرهن رامی کند چاک ؎ گریبان و قبا از هم گذشت است ؎ بخیال ما ازین سند (از هم گذشتن گریبان و قبا) کنایه باشد از پاره پاره شدن قبا ۔ مؤلف گوید که برای معنی اول و دوم باید که (از هم گذشتن کسی) قائم کنیم و برای معنی دوم (از هم گذشتن چیزی) و از همین مصدر عام است ---

(ب) از هم گذشتن کار بقول بحر و وارسته بمعنی آخر شدن آن و بقول بهار بمعنی برهم شدن و نقصان یافتن کار ۔ سند بهار و وارسته از محمد قلی میلی است (؎) گر چنین خون دل از دیده برنم گذرد ؎ دیده برهم خورد و کار دل از هم گذرد ؎ مارا لحاظ معنی سند با بهار اتفاق است و هم چنین

(ج) از ہم گذشتنِ معامله | بقول بحر و وارستہ
فیصل شدن آن و بقول بہار انفصال یافتن
معامله (باقر کاشی ے) خراب مجلس وار انقضای
سیکده ام ؛ که صد معامله از ہم بیک پیاله گذشت
مؤلف عرض کند که ہر دو معنای حقیقی و مجازی
(از ہم گذشتن) که بالا مذکور شد متقاضی آن بود که
(ج) را کنایه از برہم شدن معامله گیریم ولیکن
باستناد کلام باقر کاشی قضیه برعکس آنست و این
چیزی نیست بجز محاوره مخفی مباد که از مصدر عام
الف متعلق است ------
(د) از ہم گذشتنِ وفا | که کنایه باشد از باقی (۱۵۱۴)
نماندن و دور شدن وفا چنانکه از کلام ملا فوقی
یزدی پیداست (ے) قصه کوته رحم فوتید و
وفا از ہم گذشت ؛ جانشین ہر دو شان بغض و
عداوت داده اند ؛ بخیال ما از ہم گذشتنِ وفا
بلحاظ معنی الف فوت شدن وفاست که کنایه
از باقی نماندن آنست (اردو) (الف) (۱)

مرنا - مارا جانا - (۲) ایک کا دوسرے سے
جدا ہونا (ب) کام بگڑنا - برہم ہونا (ج) معامله
فیصل ہونا - (د) وفا باقی نہ رہنا -

(الف) از ہم گسستن | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار بمعنی از ہم جدا شدن - مؤلف گوید
که بخیال ما در آخر این ہم باید که لفظ (چیزی) زیاده
کنیم که (از ہم گسستن چیزی) بمعنی برہم شدن
آن باشد و از ہمین مصدر عام متعلق است -
(۱۵۱۵) (ب) از ہم گسستنِ آمد و رفت | بمعنی
جدا شدن و مسدود شدن آمد و رفت (عرفی
ے) چشم اگر باز است و گر پوشیده از ہم نگسلد ؛
آمد و رفت نظر در دیدهٔ حیران ما ؛ و ہم از نسبت
(ج) از ہم گسستنِ آه | که کنایه باشد از
بند شدن آه و استعمال این در نفی یعنی (از ہم
نگسستن آه) کنایه باشد از متصل جاری بودن
آه (ابو طالب کلیم ے) چون شعلهٔ شمع گسست
ز ہم آه ؛ بر راستی این سخنم شمع گواه است ؛

وهمچنین ------

(د) از هم گسستن پود و تار | یعنی از یکدیگر جدا شدن تار و پود و برهم شدن باشد و استعمال این در نفی یعنی (از هم نگسستن پود و تار) کنایه باشد از برهم نشدن آن و با قاعده بودنش چنانکه صائب گوید (ع) بیا که تا تو چو گل رفتهٔ ز بزم برون ؛ زهم نمی گسلد پود و تار گریهٔ شمع ؛ وهم ازین قبیل است ------

(ه) از هم گسستن شیرازه | یعنی برهم شدن شیرازه (زمانای مشهور ع) نگسلد شیرازهٔ پیوند جانبازان زهم ؛ از کتاب عشق هستی فرد باطل بوده است ؛ وهم برین قیاس است ------

(و) از هم گسستن طناب | یعنی از یکدیگر جدا شدن و شکستن طناب (انوری ع) چون طناب شفق زهم بگسست ؛ شب فرو هشت پرده های ظلام ؛ وعلی هذا القیاس ---

(ز) از هم گسستن نغمه | یعنی پریشان و برهم و بند شدن نغمه (ظهوری ع) زهم نگسلد نغمهٔ بزم ما ؛ لب و ناله را روبرو کرده ایم ؛ مخفی مباد که گسستن و گسلیدن و گسیختن بقول حسن بحر عجم مرادف یکدیگر است پس بخیال ما از هم متعلق باشد. مصدر خاص ------

(۱۵۲۶) (ح) از هم گسیختن بنا | یعنی خراب شدن وضائع شدن عمارت و ------

(۱۵۲۷) (ط) از هم گسیختن رشته | یعنی از هم جدا شدن رشته و باقی نبودن تابش یعنی شکستن آن - و ------

(۱۵۲۸) (ی) از هم گسیختن پر طائر و بال | یعنی بی پر و بال و پاره پاره شدن پر طائر و بال مصدر ------

(۱۵۲۹) (ک) از هم گسیختن نظاره | یعنی پریشان و برهم شدن نظاره - سند (ح تاک) از کلام میرزا طاهر وحید است (ع) از گریه ام نظاره لاغر زهم گسیخت ؛ این رشته از گرانی گوهر

زہم گسیخت ؎ ہمچون حباب شد دلم از حرف او خراب ؎ آہ این بنا ز چشمۂ کوثر زہم گسیخت ؎ از زور شعلہ ہاے دل زار ما مپرس ؎ آہی کشید و بال سمندر زہم گسیخت ؎ (اردو) (الف) جدا ہونا (ب) آمد و رفت بند ہونا (ج) آہ بند ہونا۔ (د) تار و پود کا جدا ہونا۔ برہم ہونا (ہ) شیرازہ ٹوٹنا (و) طنابین ٹوٹنا (ز) نغمہ کا برہم ہونا۔ بند ہونا (ح) عمارت کا گرنا (ط) تاگا ٹوٹنا (ی) پر و بال جھڑ جانا (ک) نظّارہ باقی نہ رہنا۔ برہم ہو جانا۔

از ہم متلاشی کردن (مصدر اصطلاحی) در محاورۂ معاصرین عجم بمعنی پارہ پارہ کردن است صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر ماضی این مصدر کردہ یعنی (از ہم متلاشی می کرد) را بمعنی پارہ پارہ می کرد آوردہ صاحب رہنما ہم اینرا نوشتہ و بعوض (می کرد) (می گرد د) نقل کردہ۔ بمقابلہ معنایش می کنا ہم کہ غلطی کتابت یک دال مہملہ را زائد کرد۔ باقی حال این مفرّس است کہ فارسیان از تلاشی کہ لغت عرب نیست بقاعدۂ عربی متلاشی گرفتند و مقصود آن باشد کہ چیزی را درخور آن کردن کہ تلاش کنندۂ برای او بود و این کنایہ باشد (ملاحظہ شود تلاش در غیاث) (اردو) بقول صاحب رہنما بکھیر دینا۔ ٹکرے ٹکڑے کرنا۔ مؤلف کہتا ہے کہ منتشر کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

از ہنگ بقول شمس بفتح یکم و سوم با کاف فارسی نام قصبۂ از بدخشان کہ در آن مدفن حضرت امام الشہدا علیہ السّلام واقع است دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مخفی مباد کہ ہنگ بقول برہان بمعنی غار و شگاف کوہ آمدہ و بمعنی قدرت و تمکین و وقار ہم و دو را انہم معانی بسیار دارد۔ پس عجبی نیست کہ یکی ازہمین معانی در وجہ تسمیۂ انتقام داخل باشد

ترکیب کلمۂ از واللہ اعلم (اردو) آزہنگ - بدخشان مین ایک قصبہ کا نام ہے - جو مدفن ہو
جناب امام حسین علیہ السلام کا -

(الف) از ہوا آویختن (مصدر اصطلاحی) صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ
(ب) از ہوا آویزان است قاچار ذکر (ب) کردہ فرماید کہ بمعنی (معلق آویزان است)
مقصودش چنین بناشد کہ معلق است بشکل آویزان پس (الف) مصدری باشد بمعنی
معلق شدن بشکل آویختن و (ب) مشتق از (الف) (اردو) (الف) معلق لٹکنا (ب)
معلق لٹک رہا ہے -

(الف) از ہوا گرفتن (مصدر اصطلاحی) دانستن آن چیز را و اعتنا بران نکردن و رغبت
بقول وارستہ وصاحب بحر از جائیکہ غیر ممکن ندانستن برو - مخفی مباد کہ برای این معنی (گرفتن)
باشد چیزی حاصل کردن (نظام دست غیب را بمعنی خیال کردن گیریم - سند این از کلام
ﮯ) مرغیکہ بود برتن او بال و پر عذاب ؛ باقر کاشی یافتہ ایم (ﮯ) گفتی ز تو کی جدا
تا نام نامۂ تو شنید از ہوا گرفت ؛ مؤلف شوم من ؛ این حرف گرفتم از ہوا من ؛ بہار از عجم
گوید کہ بخیال ما باید کہ این را ---- سند مصدر ----

(ب) از ہوا گرفتن چیزی قائم کنیم (ا) بمعنی (ج) از ہوا گرفتن سخن و مانند آن قائم
جست کردہ گرفتن و بکمال رغبت و شوق کردہ است بمعنی از جائیکہ غیر ممکن باشد چیزی
گرفتن چیزی - سند بخیال ما ہمان شعر (نظام دست غیب) حاصل کردن - صاحب انند نقل نگارش وما
است کہ (الف) مذکور و (۲) ناقابل اعتبار این معنی را نمی پسندیم - نکتہ سنجان تصفیہ این کنند

بخیال ما اگر (ج) را مخصوص بہ حرف و سخن و امثال آن کنند۔ بمعنی خلاف توقع شنیدن چیزی باشد وبس (اردو) (الف) نا ممکن مقام سے کوئی چیز حاصل کرنا (ب) (۱) لپک کر لینا۔ کمال رغبت و شوق سے کسی چیز کا حاصل کرنا۔ بقول آصفیہ لپک لینا (۲) ہوائی خبر خیال کرنا۔ اعتنا نہ کرنا (ج) بقول بہار دیکھو الف اور بقول مؤلف۔ خلاف توقع کسی بات کا سننا۔

(۱۹۲۰) **از ہوس برون آوردن کسی را** (مصدر اصطلاحی) بمعنی رستگاری دادن از ہوس و این من وجہ متعلق باشد از مصدر عام (از چیزی برآوردن و برون آوردن) (ظہوری ؎ بہ درون حیرتی درون آورد؛ از ہوس خویش را برون آورد؛ (اردو) ہوس سے نجات دلانا۔

از ہوش بردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و بہار بمعنی بیہوش کردن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت (میرزا طاہر وحید ؎) رسیدی تما رتم کردی ندانستم چہا بردی؛ مرا بردی زہوش اما ندانم کجا بردی؛ بخیال ما باید کہ در آخر این (کسی یا کسی را) زیادہ کنیم (اردو) بیہوش کرنا صاحب آصفیہ نے (ہوش لے جانا) انہیں معنوں میں لکھا ہے (زکی ؎) کہاں میں کہاں کاروان رہ گیا؛ میرے ہوش بانگ درا لے گئی؛

از ہوش رفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر (۱) بیخود شدن (۲) بیہوش شدن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نہ کرد و سندی پیش نشد مؤلف گوید کہ در آخر این باید لفظ (کسی) زیادہ کنیم۔ معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن و در زمرۂ معاصرین عجم مستعمل است و لازم (از ہوش بردن) کہ گذشت (اردو) (۱) بیخود ہونا (۲) بیہوش ہونا۔

(الف) **از یاد بردن** (مصادر اصطلاحی) الف بقول صاحب بحر عجم بمعنی فراموش کردن

(ب) ازیاد رفتن | و (ب) بقولش بمعنی فراموش شدن صاحبان مؤید و بہار و انند ذکر ہر دو مصدر کردہ اند و صاحب ضمیمۂ برہان بر الف قانع - بہار گوید کہ (یاد رفتہ) بحذف کلمۂ (از) بمعنی (ازیاد رفتہ) مستعمل است مؤلف گوید کہ بر اصول لغت باید کہ بر آخر الف (جیحی وکسی را) و بر آخر (ب) (جنیری وکسی) زیادہ کنیم (عرفی الف ے) گر جا ہلی آواز دہد لیکن چہ ترا نست ؛ حاجت ببر از یاد چہ بسیار و چہ کم را ؛ (ولہ الف ے) گر بدیرم طلبد نعمیۂ حور سرشت ؛ بیم دو مرغ برم از یاد چو امید بہشت ؛ (حافظ شیراز الف ے) گو نام ما زیاد بعمد آ چہ می بری ؛ خود آید آنکہ یاد نیاری زنام ما ؛ شیخ سعدی الف ے) یار کہ غمی می برد از یاد شراب است ؛ خون گرمی اگر ہست درین شہر کباب است ؛ (ملا مفید بلخی ب ے) نکتہ استاد رفت از یاد می ترسم زبیم ؛ طفلم و از درج گوش خود گہر گم کردہ ام ؛ (ظہوری ے) رفتہ خوبان خراسان و عراق از یاد من ؛ در دکن از ہندوان ترکان ستلا بیم ہست ؛ (خالص خان ے) وعدہ وصلی کہ ای مہ پارہ یادت رفتہ است ؛ چارۂ درد من بیچارہ یادت رفتہ است ؛ صاحبان شمس و مؤید ذکر

(ج) ازیاد مبر | بطور مقولہ کردہ می فرمانید کہ یعنی فراموش مکن و خیال نمی فرمانید کہ این امر است از (الف) پس مصدرہ انگاشتن و امرش را بشکل مقولہ نگاشتن تحقیق پسندان را در غلطی می اندازد و نشود کہ این استعمال را مخصوص دانند با امر حاضر (اردو) (الف) بھلا دینا فراموش کرنا - (ب) فراموش ہونا (ج) نہ بھول - فراموش نہ کر -

ازیرا | بقول برہان بروزن نصیر ا مخفف آن زیرا باشد کہ از برای تعلیل است یعنی

از برای این و ازین جہت۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ کلمۂ تعلیل است و زیرا و ایرا مخفف آن و بحوالۂ طوسی فرماید کہ در شیر از کسی از کسی پرسد کہ فلان ہم را چرا نساختی و او در جواب گوید (ایرا) و ہمان اکتفا کند و قصد آنست زیرا کہ چنان می بایست۔ صاحب جہانگیری سندی آوردہ (مولوی معنوی ؎) بگو دل را کہ گرد غم نگردد ٭ ازیرا غم بخوردن کم نگردد ٭ صاحب غیاث گوید کہ این مزید علیہ (زیرا) ست بمعنی ازین جہت بخیال ما مقصودش جز این نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ خود بر (زیرا) الف وصلی آوردہ (ازیرا) کردند و صاحب انند ہم بانش۔ صاحبان مؤید و جہانگیری و ناصری و ہفت و شمس ہم ذکر این کردہ اند بہار گوید کہ (ازیرا۔ زیرا۔ ایرا) مخففات (ازین را) باشد دمیتواند کہ (ایرا) مخفف (این را) بمعنی برای این بود۔ بہر تقدیر کلمۂ (را) بمعنی برای است و چون تنہا کلمۂ ازین نیز بہمین معنی آمدہ چنانکہ بیاید پس الحاق کلمۂ را بدان زائد بود و مثل الحاق کلمۂ (جا) در (ازین جا) و چنین زیادت بلکہ زیادہ ازین در کلام قدما شائع (الخ) مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این لفظ (ازین را) بود بمعنی ازین سبب و ازین وجہ۔ بکثرت استعمال نون و ہای ہوز آخر حذف شد۔ و ہمین دو حرف است کہ در سرعت گفتگو از تلفظ لفظ (ازین راہ) بقید پس (ازیرا) مخفف (ازین راہ) باشد و (زیرا) مخفف (ازیرا) کہ الف اوّل حذف شد بقاعدۂ فارسی زبان ہمچو (استر و ستر) و ہمچنین (ایرا) ہم مخفف (ازیرا) باشد بحذف زای ہوز کہ صاحب قوانین دستگیری ذکر این قسم حذف کردہ است و استعمال این ہمیشہ با کاف بیانیہ شود و جائی کہ کاف بیانیہ نباشد باید کہ آنرا محذوف گیریم (اردو) کیونکہ۔ بقول

صاحب آصفیہ (ہندی) برای علت - اسلئیکہ - اسواسطے کہ - سطرح کہ - اس سبب سے کہ -

ازیراک | بقول صاحب شمس با رای مکسور و یای معروف بانگ و فریاد کردن - دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد و ہمین بہ زای فارسی در ممدودہ گذشت مخفی مباد کہ مقصود صاحب شمس غیر از حاصل مصدر نباشد و بخیال ما تسامح اوست کہ با زای ہوز دوم قائم کردہ - در قواعد فارسی تبدیل زای عربی بفارسی یا بالعکس آن نیامدہ (اردو) دیکھو آژیراک کے تیسرے معنی -

ازیرا کجا | استعمال - بقول صاحب انند بمعنی زیراکہ - چہ (کجا) بمعنی کاف در شاہنامہ بسیار مستعمل است (فردوسی ع) ازیرا کجا چشم انسان نبود ✤ کہ گفتار شان کس تواند شنود ✤ دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد - بہار بر لفظ (کجا) صراحت فرمودہ است و سند ہم آوردہ کہ لفظ (کجا) بمعنی کاف بیانیہ آمدہ (اردو) کیونکہ - دیکھو ازیرا -

(الف) ازیز | بقول برہان و جامع و سروری و سراج بروزن تمیز بانگ و فریاد و نالہ را گویند صاحب سروری از مولوی معنوی سند آوردہ (ع) زین سبب کز غیرت و بانگ کنیز ✤ مادر فرزند دارد صد ازیز ✤ صاحب ناصری فرماید کہ عربیست صاحب ہفت صراحت کردہ است کہ درین ہر دو زای ہوز است و صاحب انند ہمزبان ناصری - صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را آوردہ فرماید کہ بمعنی آواز کردن رعد و آواز جوش دیگ و جوشیدن و مضطرب کردن رگ و درد کردن زخم وریش (الخ) مؤلف گوید کہ ہمین لغت بہمین معنی نالہ و فریاد بزای فارسی دوم و رای مہملہ آخر در ممدودہ ہم گذشت بخیال ما جزین نیست کہ فارسیان (ازیز) را

که لغت عرب بمعانی متذکرهٔ صدر است با معنی ناله و فریاد مجازاً مخصوص کرده استعمال کرده اند
و بر خلاف قیاس زای عربی دوم را به زای فارسی و زای معجمهٔ آخره را به رای مهمله هم بدل کردند
چنانکه در ممدوده گذشت ـ ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است
مخفی مباد که از سند مولوی معنوی که بالا مذکور شد استعمال ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) **ازیزداشتن** | بمعنی ناله و فریاد کردن پیدا است (اردو) (الف) نالهٔ و فریاد ـ
(مذکر) (ب) ناله و فریاد کرنا ـ

ازیش | بقول برهان و جامع و هفت بر وزن کشیش بمعنی ازو و ازوی چنانکه گویند " ازیش بستان یعنی ازو بگیر " خان آرزو در سراج فرماید که ظاهراً مخفف (ازنیش) بنون باشد بمعنی از که از فلان شخص باشد) فلان چیز را بستان ـ درین صورت برای شین که ضمیر است معنی بهم رسید والله اعلم (انتهی) مؤلف گوید که مقصود محققین اول الذکر این باشد که (ازو) بزیادت یای زائد در آخر (ازوی) شد همچو (پا و پای) و (حیا و حیای) (کذا فی قوانین دستگیری) و سندی هم برین پیش کرده است از عبدالرزاق فیاض که عجمی الاصل بود (ـه) پیش رخ تو برگ گل لاف زند ز نازکی نو رنگ حیا دهد خدا چهرهٔ بیحیای را ؛ مخفی مباد که بعضی از معاصرین بر نیند که یای زاید بقاعدهٔ فارسی بر لغات عرب زیاده نتوان کرد و تحقیق ما آنست که فارسیان اکثری از قواعد خود بر لغات عرب هم جاری کرده اند چون حذف الف در (الله) که همچو (اله و مه) (الله والله) استعمال کرده اند بالجمله چون در آخر (ازوی) شین ضمیر آوردند (ازویش) شد و پس از آن بکثرت استعمال (واو) حذف شد چنانکه (هوشیار) و (هشیار) و (خاموش) و (خامش)

تاآنکه (ازیش) شد بمعنی ازو آنرا ما توجیہ محققین اوّل الذکر راکہ صراحتش کردہ ایم بہتر از توجیہ خان آرزو دانیم زیراکہ بقول شان زیادت و حذف مطابق قواعد فارسی و بقول خان آرزو حذف (نون) در قواعد فارسی دیدہ نشد قائل ولیکن شک نیست کہ محققین اوّل الذکر در بیان معنی (ازیش) تسامح کردہ اند بخیال ما (ازیش) بمعنی (ازو آنرا) باشد نہ صرف بمعنی ازو (اردو) اُس سے وہ چیز جیسے - اُس سے (اسکو) یا (اس چیز کو) یا وہ چیز حاصل کرے"

(الف) ازیک پیمانہ نوشیدن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند مساوات و برابری داشتن - بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و ہر دو از کلام صائب سند آوردہ اند (سہ) خمار خواب و بیماری و شوخی و سیہ مستی ؛ زیک پیمانہ می نوشند می از چشم شہلایش ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ این را ــــــــــ

(ب) ازیک پیمانہ نوشیدن می | قائم کنیم بمعنی حکم مساوات داشتن و مساوی بودن (اردو) بقول امیر "ایک آوے کے برتن ہیں" "ایک ترکش کے تیر ہیں" یعنی سب ایک ہی سے ہیں مؤلف عرض کرتا ہے کہ اگر ان کہا وتون سے مصدری استعمال قائم کرین تو کہ سکتے ہیں "ایک آوے کے برتن ہونا" "ایک ترکش کے تیر ہونا" یعنی مساوات کا حکم رکھنا یا مساوی ہونا - دکن مین کہتے ہین - "ایک گھاٹ سے پانی پینا"

ازیک تن چہ آید | (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت - دیگر محققین امثال این را ترک کردہ اند مؤلف گوید کہ معاصرین عجم

استعمال این کنند مرادف (از یک گل بہار نمی شود) کہ می آید (اردو) دیکھو از یکگل بہار نمی شود۔

از یک جیب سر برآوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب انند وبہار کہ بذیل (از یک گریبان سر بیرون آوردن) نوشتہ۔ مساوات و برابری داشتن در کاری۔ حیف است کہ سندی پیش نشد۔ مشتاق سند باشیم۔ اصول لغت تقاضی آنست کہ این غلط نباشد (اردو) دیکھو از یک پیمانہ نوشیدن می۔

(الف) از یک چشم دیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر۔ بنظر مساوات دیدن بہار وانند گوید کہ بنظر مساوات دیدن دو چیز متضاد را و بینہا تفاوت نکردن (مخلص کاشی ؎) مطلب کونین موقوف اطاعت کردن است نہ میتوانم دید از یک چشم چندین کار را۔ مؤلف گوید کہ بخیال ما باید کہ یکسان شمردن قائم کنیم و ضرورت ندارد کہ معنی این دو چیز متضاد را مخصوص کنیم تخصیص دو چیز در این تعمیم داخل است و ضرورت شرط متضاد ہم نیست و سند مخلص کاشی متعلق است از ہمین (اردو) ایک آنکھ سب کو دیکھنا۔ ایک آنکھ سے سب کو دیکھنا۔ بقول امیر سب کو برابر جاننا۔ یکسان برتاو کرنا (ذوق ؎) خورشید دل دیکھتے ہین سب کو ایک آنکھ سے روشن ضمیر ملتے ہر اک نیک و بد سے ہین جو

(ب) از یک چشم دیدن ہمہ را بمعنی ہمہ را ------------

(الف) از یکدست صدا برنخیزد (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند۔ صاحبان محبوب الامثال و احسن بعوض این ---

(ب) از یک دست صدا برنیاید نوشتہ بہار وانند ذکر الف و ب کردہ گوید کہ این مثل در ہندی نیز شہرت دارد مؤلف گوید کہ فارسیان این را بجائی زنند کہ مقصود شان

از بیان تعلق دو فریق یا دو کس یا دو امر باشد یعنی
محبت پیدا نشود تا آنکہ از ہر دو جانب آثار آن
پیدا نشود و ہم برین قیاس رنجی بمیان نیاید تا آنکہ
از ہر دو جانب بنیاد آن قائم نشود و عموماً در بیان
خوبی اتفاق دو کس ہم مستعمل (صائب الف ۵) خامشی
نیست و اثر و نہ پرگو یانست ؛ نیست ممکن کہ
ز یک دست صدا برخیزد ؛ (ملا طغرا س ۵) مغنی
نوای طرب ساز کن ؛ بطنبورہ نے راہم آواز
کن ؛ چیر انگشت طنبو را زنی جدا ؛ ز یک دست
ہرگز نہ خیزد صدا ؛ (ملا طاہر غنی س ۵) برد ہمیشہ
دل از کف صدای موسیقار ؛ صدا نگر کہ بیک دست
برنمی آید ؛ (اردو) ایک ہاتھ سے تال نہیں
دیجاتی" ایک ہاتھ۔ یا ایک ہاتھ سے تالی نہیں
بجتی" بقول امیر۔ راہ و رسم اور محبت کا نباہ
اسی حالت میں ہوتا ہے جب طرفین سے
برابر کا برتاؤ ہو۔

(الف) ازیکدیگر بریدن (مصدر اصطلاحی) کیریم این مرادف (ازیکدیگر بریدن) است

بقول بہار بمعنی (ازہم بریدن) فرماید کہ سند این بر
ازہم جدا کردن گذشت مؤلف گوید کہ بمعنی از
یکدیگر جدا کردن است و باید کہ این را ----
(ب) ازیکدیگر بریدن دو چیز یا دو کس قائم کنیم
چنانکہ بر (ازہم بریدن) ذکر کردہ ایم۔ سند محولہ این
متعلق است از (بہ تیغ ازیکدیگر بریدن) و ازین
تعلق ندارد۔ اگرچہ برای این سندی پیش نہ شد
ولیکن ما تصدیق این از معاصرین عجم کردہ ایم۔
(اردو) دیکھو ازہم بریدن دو چیز یا دو کس۔

ازیکدیگر گسستن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار لازم (ازیکدیگر بریدن) کہ گذشت
مخفی مباد کہ بہار در نوادر المصادر (گسستن)
بمعنی ازہم جدا کردن و شدن آوردہ و بقول
صاحب بحر بمعنی بریدن و جدا کردن و شکستن
تحقیق کاملش بجای خودش کنیم درین جا
ہمین قدر کافی است کہ اگر گسستن را متعدی

واگر لازم گیریم لازمش چنانکه لازم هم گشتن (گذشت)
(اردو) دیکھو ازهم بریدن دو چیز یا دو کس و ازهم گسستن

(الف) از یک گریبان سر بر آوردن (مصدر اصطلاحی) بهار ذکر این کرده از معنی ساکت۔
صاحب اند این را ——

(ب) از یک گریبان سر برون آوردن
نوشته گوید که مساوات و برابری داشتن کاری
(صائب سلہ) حسن و عشق از یک گریبان
سر برون آورده اند؛ این شرر در سنگ با پروانه
گرم صحبت است؛ (وله سلہ) از حجاب عشق
در بیرون درچون حلقه ام؛ با تو گر از یک گریبان
سر برون آورده ام؛ (اردو) دیکھو ایک
پیمانه نوشیدن می۔

از یک گل بهار نمیشود (مثل) صاحب محبوب الامثال
ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت دیگر محققین
امثال این را ترک کرده اند مؤلف گوید که معاصرین
عجم این را بجائی زنند که نقص تنهائی را بیان کردن
مقصود باشد که شخص تنها آنقدر کامیاب نشود
چنانکه دو کس (ع) دو دل یک شود بشکند کوه را؛
(اردو) بقول صاحب محبوب الامثال اکیلی لکڑی کہیں
چلے" دکن میں کہتے ہیں" اکیلے کا خدا مالک" "تنہا ہمیشہ
خطرے میں"" اکیلے سے کچھ نہیں ہو سکتا"

ازین | بقول بهار (۱) بمعنی این قسم و این نوع و چنین و (۲) از برای این و فرماید که هم
بدین معنی تنها (این) نیز آمده (مولانا کاتبی سلہ) گر و در خیبر زور بازو حیدر کشاد؛ بسکه ازین
قلعه را سایهٔ حق در کشاد؛ (سعدی سلہ) ازین مه پارهٔ عابد فریبی؛ ملائک صورتی طاؤس
زیبی؛ که بعد از دیدنش صورت نه بندد؛ وجود پارسایان را شکیبی؛ (مولانا کاتبی سلہ) گر
صد بلا نباشد جانم نگیرد آرام؛ زین سخت جان ندیدم جان نیست این بلائیست؛ (باقر کاشی سلہ)
بسلامت نه گذشته است کسی از ره عشق؛ صد ازین قافله در رهگذر ما زده؛ (عرفی سلہ)

ازینکہ بعد بریں تمام شانہ شود۔ گرہ کشادہ نگردد۔ نظر بر شمشاد۔ صاحب ضمیمہ برہان بمعنی اوّل قانع وارستہ ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ تصدیق معنی اوّل کند (اردو) (۱) اس قسم کا ایسا (۲) اس لئے۔ اسواسطے۔

ازین باب (استعمال) بقول بحر و بہار دانند بمعنی ازین مقولہ مؤلف گوید کہ معاصرین عجم اینرا بمعنی ازین قسم و ازین معاملہ استعمال کنند۔ مخفی مباد کہ اصل این (ازاین) بود۔ الف دوم حذف شد۔ فارسیان جز بضرورت وزن شعر حذف الف را مستحسن دانند (اردو) اس باب میں اس بارے میں۔

ازین بابت استعمال۔ بقول بہار دانند مرادف (ازین باب) حیف است کہ سندی پیش نشد اگر استعمال این را تسلیم کنیم معنی حقیقی باشد یعنی ازین مقدمہ و ازین معاملہ معاصرین عجم استعمال این بر زبان دارند مثلاً گویند "ازین بابت اور اہیچ سروکار نیست" یعنی ازین معاملہ اورا سروکاری نیست (اردو) اس معاملہ سے جیسے "اس معاملہ سے اسکو کچھ سروکار نہیں"۔

ازین بارہ (استعمال) بقول صاحب بحر و بہار دانند۔ مرادف ازین باب کہ گذشت بمعنی ازین مقولہ مؤلف گوید کہ ما خیال خود بر (ازین باب) ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو ازین باب۔

ازین بالا بنجرہ و چشم انداز بہ پائین دارد (مقولہ) ناصر الدین شاہ قاجار استعمال این در سفرنامۂ خود فرمودہ۔ صاحب روزنامہ ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی (بالای این عبادتگاہ غرفہ و پیش انداز۔ نظر زیرین دارد) مؤلف گوید کہ (ازین) بمعنی خود است و (بالا بنجرہ) و (چشم انداز) کنایہ باشد از غرفہ و دریچہ و (بپائین دارد) بمعنی نظر زیرین دارد مقصود انیست

کہ ازین غرفہ کہ درعبادت گاہ است کہ ذکرش جای است) کیفیت وتماشای پائین نظر می آید ما (بالا پنجرہ) و (چشم انداز) را بجای خودش ہم نوشتہ ایم بعضی از معاصرین عجم گویند کہ درین مقولہ صرف (بالا پنجرہ) بمعنی دریچہ و غرفہ باشد و (چشم انداز) بمعنی چشم بہ پائین می افتد و موقع نگاہ بر پائین دارد۔ بخیال ما درین صورت واو عطف غلط است کہ بیان (پنجرہ) و (چشم) آمدہ (اردو) اس دریچہ سے نیچے کی کیفیت نظر آتی ہے۔

(الف) ازینجا | (استعمال) بقول صاحب بحر وبہار عجم دانند بمعنی برای این و از برای این (نظامی گنجوی ؎) مگر مار بر گنج ازینجا نشست * کہ تا رایگان مہرہ ناید بدست * مؤلف گوید کہ فارسیان ---------

(ب) ازینجاست | بمعنی ہمین سبب است استعمال کنند و لزوماً کاف بیانیہ در آخر این باشد مثلاً گویند ازینجاست کہ ما ذکر این کردہ ایم یعنی ہمین سبب است کہ ما ذکر این کردیم اگرچہ این استعمال من وجہ بالا (الف) تعلق دارد ولیکن خصوصیتی در (ب) زائد (اردو) الف۔ اس لئے۔ اس واسطے (ب) اسی لئے۔ اسی سبب سے۔ یہی وجہ ہے کہ

ازین خراسِ خراب | (اصطلاح) بقول صاحب آنند اشارہ سوی فلک است و آنرا خراس بدین معنی گفتہ است کہ ہمیشہ در گردش است و خراب بدین، چہ گفتہ کہ اول و آخر دنیا ہمین خراب است و بدین معنی اگر دہر را گویند درست باشد۔ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ آس بمعنی آسیا۔ بجای خودش گذشت و (خر آس) قلب اضافت (آس خر) بمعنی آسیای بزرگ و آسیائی کہ بزور خر گردش کند و فارسیان خراب را لصفت او آوردہ خراس خراب۔ کنایۃً دور دوران یعنی دنیا را گفتند پس (ازین خراسِ خراب) بمعنی ازین دنیا باشد

صاحبان انند و مؤید در معنی این غور نفرمودہ اند

(اردو) اس زمانہ سے ۔ اس دنیا سے ۔

ازین در | استعمال ۔ بقول صاحب بحر و انند مرادف ازین باب کہ گذشت ما خیال خود را ہمدر انجا ذکر کردہ ایم (فردوسی ؎) ازین در سخن چند راندیم نیز ؛ کہ گفتار خیرہ نیز د شپیز ؛ (نظامی ؎) ازین در بسی گفتہ با خویشتن ؛ ہم آخر بہ تسلیم در داد تن ؛

(اردو) دیکھو ازین باب ۔

ازین دست | استعمال ۔ بقول صاحب بحر بمعنی این چنین و مرادف (ازین سان) کہ می آید ۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ (طالب آملی ؎) شکست ہیچ معنی از زبان عجب نبود ؛ کہ روزگار ازین دست ہشیار شکست ؛ (میرزا عبد الغنی قبول ؎) کردہ سودائی ازین دستم خیال ابروش ؛ ہست ناخن را بلی در جادوئی دخل عظیم ؛ مؤلف گوید کہ (ازین دست) بمعنی ازین قسم است فارسیان یکدست بمعنی یک قسم آوردہ اند ۔ صاحب برہان بر لفظ دست ذکر این کردہ و بقولش دست بمعنی طرز و روش ہم آمدہ (اردو) اس طرح سے ۔ اس طریقہ سے ۔ ایسا ۔

ازین راہ | استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت ما ذکر این بر (از این راہ) کردہ ایم

(اردو) دیکھو (ازین راہ)

ازین رو | (استعمال) بقول صاحبان بحر و بہار و انند مرادف (ازین باب) کہ گذشت لیکن ما صراحت خیال خود ہم در آنجا کردہ ایم بخیال ما این بمعنی ازین وجہ و ازین سبب باشد (انوری ؎) شعلۂ آتش ازین روی کہ گفتم گوئی ؛ در دیدۂ قاتل تابت قلم منتخب است ؛ (میر معزّی ؎) افتادہ بچاہ ذقنت خستہ دل من ؛ ازین روی ترا نام بت چاہ ذقن شد ؛ (اردو) اس وجہ سے ۔ اس سبب سے ۔

ازین رہ گذر | استعمال ۔ بقول بہار بمعنی

ازبرای این۔ مؤلف گوید کہ (ازاین راہ) بمعنی
ازین وجہ بجای خودش گذشت واگر استعمال۔
(ازین رہگذر) ازسندی ظاہر شود مرادف
(ازین راہ) باشد وبس۔ حیف است کہ
دیگر کسی از محققین ذکر این نہ کرد۔ ماہم از
معاصرین عجم بشنیدیم (اردو) دیکھو
ازین راہ۔

ازین سان (استعمال) بقول صاحب
بحر وبہار وانند مرادف (ازین دست)
بمعنی این چنین (حکیم فردوسی ؎) بود
دانشومند وہم پہلوان ؛ نہ بیند کسی پیر ازین
سان جوان ؛ مخفی مباد کہ سان بقول برہان
بمعنی طرز و روش و رسم و عادت و مثل و مانند
آمدہ (اردو) دیکھو ازین دست۔

ازین سبب (استعمال) بمعنی ازین وجہ
وازین رو (انوری ؎) خورشید گشت چاک
روالیش ازین سبب ؛ ہر بامدادش ابلق ایام

ازین کشد (اردو) دیکھو ازین رو۔

ازین قبیل استعمال۔ ما صراحت این بر
(ازاین قبیل) کردہ ایم کہ گذشت (اردو)
دیکھو ازاین قبیل۔

(الف) **ازین قرار** (اصطلاح) بقول صاحب
بحر وچراغ (۱) باین وضع۔ بہار گوید کہ بمعنی
ازین دست صاحب انند این را مرادف
ازین سان گوید۔ (طغرا ؎) بزیر خاک دلم گر
ازین قرار تپید ؛ برون ز خاک فتد پیکرم چو سنگ
مزار (میرزا عبد الغنی قبول ؎) ز وعدہ اش
دل این بیقرار یافت قراری ؛ خجل اگر صنم من
ازین قرار نیفتد ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ماسند
آخر الذکر کہ پیش کردۂ بہار است متعلق ازین نیست
زیراکہ در مصرع دومش قرار تکراری است کہ
ذکرش در مصرع اول گذشت فتامل۔ صاحب
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار
این را (۲) بمعنی بدین تفصیل آوردہ و متصور

اینست که به تفصیلی که در ذیل می آید واین معنی
از ترجمه انگلیسیش می کشاید حیف است که بندہ
این نقل عبارت نکرد وهم او گوید که ——
(ب) ازین قرار است | یعنی مسموع
شد- باشد- غیر از محاوره چیزی دیگر نیست
واز ترکیب لفظی این معنی پیدا نمی شود بجز اینکه
اوّل- ذکر سماعت چیزی کنیم وبعد ازان چیزے
دیگر را ذکر کرده گوئیم که (این هم ازین قرار
است) یعنی این هم مسموع شد- دیگر هیچ
(اردو) (الف) (۱) دیکھو ازمیان (۲) حسب
ذیل- بقول آصفیہ تفصیل زیرین کے
موافق (ب) سنا گیا-

الف مقصوره با زای فارسی

اژرخ | بقول برہان وانند بفتح اوّل وثانی وسکون خای نقطه دار- وانهامی سخت
که از اعضا بر می آید ودرد نمی کند وبعربی ثؤلول گویند- صاحب جامع گوید که مخفف (آژخ)
است که در ممدوده گذشت- صاحب جہانگیری سند آورده (خواجه عمید لویکی سه) رخ
سپهر اژرخ داشت از دیت گوئی ÷ هلال قاب مقوّس نمود کرد اژرخ ÷ (وله سه) زحل در
هشتمش چون چشم زرخ بود ÷ زاشک خون رخ او چون اژرخ بود ÷ صاحب هفت گوید که
این مرادف (ازرخ) باشد که به زای هوّز گذشت مؤلف عرض کند که (زرخ - به زای هوّز) و
(ژرخ - به زای فارسی) به همین معنی آمده (کذا فی البرهان) وبقول صاحب کنز که محقق ترکی
زبان است (ژرخ - به زای فارسی) لغت فارسی است پس - اسم جامد باشد وفارسیان
بقاعده خود الف وصلی در اوّل این آورده (اژرخ) کرده باشند و (آزخ و آژخ - بممدوده)
نتیجه لب ولهجه مقامی باشد- صراحت ماخذ (زرخ وژرخ) بجایش کنیم - (اردو) دیکھو انخ

و آزخ و آژخ۔

اژدر بقول برہان وہفت وجامع با دال ابجد بروزن لشکر (۱) سر علم و رایت را گویند و (۲) مار بزرگ وبقول صاحب غیاث (۳) نیز نام شکلی است در فلک بصورت اژدہا کہ آنرا راس وذنب نیز گویند۔ صاحبان رشیدی وسروری وبہار و انند و مؤید بر معنی دوم قانع۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ اصل این (اژدرہا) است بمعنی اژدہا یعنی مار بزرگ و (اژدہا) و (اژدر) مخفّف آن وفرماید کہ بعضی بر آنند کہ بواسطۂ عظم جثہ بصیغۂ جمع (اژدرہا) گفتند اندرین تقدیر (اژدر) مفرد باشد و (اژدرہا) جمع و (اژدہا) مخفّف آن وخیال خود ظاہر کند کہ کلمۂ جمع بجای مفرد در محلّ تعظیم استعمال کنند چنانکہ لفظ (بانوان) کہ جمع بانوست در اشعار خاقانی بمعنی بانو آمدہ پس درین صورت (اژدرہا) کہ جمع (اژدر) است بجای مفرد استعمال کردہ باشند وبعد ازان از کثرت استعمال حکم مفرد پیدا کرد (الخ) صاحب سخندان فارس فرماید کہ در سنسکرت ہمین را (اجگر) گویند صاحب ساطع کہ محقّق زبان سنسکرت است گوید کہ (اجگر) مذکر اژدہاست مؤلّف عرض کند کہ بخیال ما جزاین نیست کہ فارسیان این لفظ را از سنسکرت گرفتہ بقاعدۂ خود مفرّس کردند یعنی جیم عربی را بہ زای فارسی بدل کردند چنانکہ (کج) و (کژ) و کاف فارسی را بہ دال مہملہ۔ چنانکہ (اورنگ) و (اورند) پس بدین عمل تبدیل (اجگر) (اژدر) شد ونسبت معنی اوّل عرض می شود کہ مجاز باشد کہ سر علم و رایت ہم مشابہ باشد بہ اژدری کہ سر خود بالاکند ومعنی سوّم ہم مبنی بر تشبیہ بر سبیل استعارہ دیگر محقّقین فرس

ذکر معنی سوم را ترک کرده اند و صاحب غیاث نه سند می پیش کرد و نه حوالۂ کتابی (اردو)
(۱) پھریرا - بقول آصفیہ جھنڈے کا کپڑا - دستارچہ - بیرق - باوٹا (۲) اژدر بقول
امیر (فارسی) (اردو مین مستعمل) مذکر بمعنی اژدہا (برق سہ) جوش سودا مین جو آئی
لہر زلف یار کی ؎ صورت اژدر مجھے ہر ایک جادہ ہوگیا ؎ (۳) راس و ذنب (عربی)
بقول آصفیہ (مذکر) اُن دو ستارون کا نام جن کے سبب سے کسوف و خسوف ہوتا ہے
جسکو اردو مین (راہو کیت) کہتے ہین - صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکا ذکر انفرادًا کیا ہے

اژدر شکار استعمال - بقول بہار و آنند
از عالم شیر شکار - مؤلف گوید کہ اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی کسی کہ اژدر را شکار کند - حضرت
بیان این نبود (میر خسرو سہ) ترک خدنگ
افگن و سندان گذار ؎ ہر ہمہ شیر افگن و اژدر
شکار ؎ (اردو) اژدر شکار - اردو مین کہہ
سکتے ہین یعنی اژدر سے کو شکار کرنے والا -

اژدرہا بقول برہان و جامع و جہانگیری
(۱) بمعنی اژدر است کہ مار بزرگ باشد و
(۲) کنایہ از مردم شجاع و قہر آلود و (۳) رایات
و سر علم و (۴) پادشاہ ظالم و (۵) ضحاک

ماران را ہم گفتہ اند - مؤلف گوید کہ معنی اول
حقیقی است بصراحتی کہ بقول خان آرزو بر لفظ
(اژدر) گذشت یعنی کلمہ جمع برای مفرد تعظیمًا
مستعمل شد و معنی دوم و سوم و چہارم و پنجم
بخیال ما استعارہ باشد نہ کنایہ - بر سبیل تشبیہ
کہ رایت و سر علم را صورۃً و پادشاہ ظالم و
ضحاک را بلحاظ ظلمش با اژدہا است صاحب
ہفت این را مفرد گوید بمعنی (اژدر) و ذکر
دیگر معانی ہم کند از انکہ از ماخذ بیخبر است و
ما ذکرش بر (اژدر) کردہ ایم - صاحب آنند
نسبت معنی چہارم بر لفظ ظالم قناعت کردہ

مقصودش جزین نباشد که پادشاه ظالم یا مطلق شخص ظالم را (اژدرها) گفته اند صاحبان دو نامی و پہلوی و رشیدی و بہار بر معنی اوّل قانع و صاحب سروری ذکر معنی اوّل و سوّم و پنجم کرده (کمال اسمعیل سلہ) گنج را بر سر اگر رسم بود اژدرها ✤ گنج حسنی و ترا زلف چو ثعبان بر سر ✤ (دقیقی سلہ) یکی صمصام اعداکش عدو خواری چو اژدرها ✤ که هرگز سیر نبود وی ز مغز و از دل اعدا ✤ (اردو) (۱) دیکھو اژدر کے دوسرے معنی (۲) شجیع - جوانمرد - غصیلا - (۳) دیکھو (اژدر) کے پہلے معنی (۴) ظالم پادشاه (۵) ضحاک - دیکھو (اژهراک)

(۱۵۸۲) **اژدر هفت سر** | (اصطلاح) از قبیل ما رنه سر است که بقول صاحب بحر عجم کنایه از آسمان باشد بخیال ما (اژدر هفت سر) کنایه از دنیاست که هفت آسمان دارد - سراج الدین راجی گوید (سلہ) از ین هفت سر اژدر عمر خوار ✤ بپرهیز د آنکو بود هوشیار ✤ (اردو) دنیا - مونث -

اژدم | بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ نوعی از نمده که زیر زین نهند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نه کرد و نه سندی پیش شد - صاحب انند این را لغت عرب نوشته غیر از تسامح یا غلطی کتابت نیست - ماخذ این هیچ متحقق نشد بجز این که این را اسم جامد فارسی قدیم گیریم و مشتاق سند باشیم معاصرین عجم از ین ساکت - اگر این را مرکب از (آژ) و (دم) گیریم معنی لفظی این (آسایش خون) باشد که (آژ) بقول صاحب سراج بمعنی آسایش و (دم) در عربی بمعنی خون آمده و شک نیست که از نمد زین خون پشت اسپ را آسایشی است یعنی اگر بدون نمد - زین بر پشت اسپ قائم کنند جراحت پیدا شود و جریان خون والله اعلم بحقیقة الحال تبدیل ممدوده به مقصوره نتیجهٔ لب و لہجهٔ مقامی است و بس پس باید که این را بالفتح اوّل و سوّم خوانیم -

(اردو) تنگ زین۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر وہ نمدہ جو زین کے نیچے گھوڑے کی پشت پر ڈالتے ہیں۔ خوگیر۔

اژده | بقول صاحب انند بفتح اوّل و سکون زای فارسی و دال مہملہ و۔ فارسی زبان بمعنی ناہمواری و درشتی سوہان۔ فرماید کہ بالف ممدوده نیز آمده۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کرده مؤلف گوید کہ این مرادف (آژده) باشد کہ در ممدوده گذشت یعنی حاصل بالمصدر (آژدن) کہ بمعنی آژنیه بر سنگ آسیا زدن، گذشت و آنچه صاحب انند بمعنی ناہمواری نوشتہ مجاز باشد و دیگر محققین فرس ازین ساکت اند۔ مشتاق سند باشیم ممدوده و مقصوره چیزی نیست غیر از لب ولہجہ متعالی (اردو) ناہمواری۔ بقول آصفیہ کھردراپن۔ سوہان کا کھردراپن۔

اژدہا | بقول برہان و ہفت و جہانگیری بمعنی (اژدر) است و بر ہر پنج معانی (اژدہا) شامل کہ گذشت یعنی (۱) مار بزرگ (۲) مرد شجاع و قہرآلود (۳) رایت و سر علم (۴) پادشاہ ظالم (۵) ضحاک ماران۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ ضحاک را (اژدہاک) می گفتند کہ می آید و این مخفف آن باشد و فرماید کہ (اژدہا) از ترکیب لغت دہان کشاده و بخاطر صاحبان ذوق میرسد شاید مخفف اژدہان بوده و در اصل مار اژدہان بمعنی مار دہان کشاده می گفته اند (لخ) مؤلف عرض کند کہ ما بر (اژدر) و (اژدرہا) ماخذ ہر یک بیان کرده ایم و (اژدہا) مخفف (اژدرہا) است بحذف رای مہملہ دیگر ہیچ و حقیقت (اژدہاک) بجای خودش عرض کنیم۔ محقق زبان بیان ترکیب لغت کہ بطور بیان ما تدان کرده است۔ از فہمیدن آن قاصریم کہ (اژدہان) بمعنی دہن کشاده از کجا پیدا شد۔ حقیقت

(آرزو) بجای خودش گذشت و بدین معنی تعلّقی ندارد و
بهار بمعنی اوّل قانع و فرماید که (۶) نوعی از آتشبازی
هم مؤلّف گوید که ما این قسم آتشبازی را دیده‌ایم
که چون آتش دهندش بشکل اژدر بلند شود۔ پس
استعارةً آنرا (اژدها) نام نهاده باشند۔ خان
آرزو در چراغ هدایت هم ذکر این معنی کرده است
و در سراج اللغات بمعنی اوّل قانع و صاحب
جامع معنی ششم را ترک کرده و صاحب سروری
معنی اوّل و سوم و پنجم را نوشت (ظهوری ۵۱)
دل که در کنج هجر جا دارد ؛ جای در کام اژدها
دارد ؛ (صائب ۵) نفس مرتاض بود راحلهٔ
گو مردان ؛ اژدها را چو گلو تنگ بگیرد عصاست ؛
صاحب جهانگیری برای معنی دوم از استادی
سند آورده (۵۲) شه چو در رهگذر بلا را دید ؛ اژدها
شد چو اژدها را دید ؛ (سیف اسفرنگی از جهانگیری
۵۳) در سایهٔ اژدهای رایت ؛ رو دید دل
گیاه ار قم ؛ (از سروری ۵۳) کشاده دهان

اژدهای علم ؛ که شیر فلک را در آرد بدم ؛ مؤلّف
گوید که این هر دو سند متعلّق به (اژدهای رایت
و علم) است که می آید و با معنی سوم تعلّق ندارد۔
صاحب ناصری برای معنی پنجم سندی از
خاقانی آورده است که بخیال ما متعلّق بمعنی
اوّل است (۵۵) ور دل علم اژدها ندارم ؛
کافریدونی درفش دارم ؛ (فردوسی ۔ از
جهانگیری ۵۵) بدانست کان خانهٔ اژدهاست ؛
که جائی بزرگی و جائی بلاست ؛ (وله از سروری
۵۵) بر ان محضر اژدها ناگزیر ؛ گواهی نبشتند
برنا و پیر ؛ (ملّا طاهر وحید از چراغ ۵۶)
چو آن پرفسون بر دافسون بکار ؛ ز دم اژدها
ریخت تخم بهار ؛ مخفی مباد که از سندی که
صاحب جهانگیری برای معنی دوم پیش کرده
است که بالا مذکور شد مصدر (اژدها شدن)
بمعنی خشمگین شدن پیدا می شود (اردو) ا۔
۵ تک دیکھو اژدرہا۔ (۶) آتشبازی کی ایک قسم

جسکو فارسیون نے اژدہا کہا ہے جو روشن
ہونے پر اژدہا سے مشابہ ایک آتشین شکل
ظاہر کرتی ہے۔

اژدہا بارہ (استعمال) بہار و انند ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بارہ
بقول برہان بمعنی طرز و روش آمدہ پس مرادف
(اژدہا خوی) باشد بمعنی حقیقی۔ ضرورت نداشت
کہ این را بطور استعمال خاص بیان کنند (نظامی
ے) نخواندی ز تاریخ جمشید شاہ ؛ کہ آن
اژدہا چون فرو بردہ ماہ ؛ فریدون بآن اژدہا
بارہ مرد ؛ بآن قوت اژدہائی چہ کرد ؛ (اردو)
اژدہا خوی اردو مین کہ سکتے ہین یعنی اژدہا
کی خصلت رکھنے والا۔

اژدہا پیکر استعمال۔ بقول صاحب جامع
مرادف (اژدہای فلک) کہ می آید۔ دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نہ کرد و نہ سندی پیش
شد (اردو) دیکھو اژدہای فلک۔

اژدہا خوی (استعمال) بقول بہار و انند
مرادف (اژدہا بارہ) کہ گذشت یعنی خوی
و خصلت اژدہا دارندہ (نظامی ے) کہ این
اژدہا خوی مردم خیال ؛ نہنگی است کادرد
برما و بال ؛ (اردو) دیکھو اژدہا بارہ۔

اژدہا شدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد
از خشمگین شدن کہ اژدہا بمعنی قہر آلود آمدہ
و سند این بر معنی دوم لفظ (اژدہا) گذشت
(اردو) غصے ہونا۔

اژدہا فش (استعمال) بقول صاحب
انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف (اژدہاک)
بمعنی ضحاک ماران مؤلف گوید کہ (فش)
بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی شبیہ
و نظیر و مانند است پس ضحاک را کہ ظالم بود
کنایۃً بہ (اژدہا مانند) ملقب کردہ باشند۔
(اردو) دیکھو اژدہاک

اژدہاک بقول برہان و جامع و ہفت

واسند و رشیدی و مؤید - با کاف مبنی ضحاک ماران باشد - خان آرزو در سراج فرماید که کاف درینجا برای نسبت است و این مجاز باشد - صاحب (دری و پہلوی) و سروری بیگمہ از استاد دقیقی سند ی آوردہ (ﻉ) ایا شاہ ملک تو قدیست نو نیابت بره بختت اژدہاکا معنی مبادکه در (اژدہاکا) الف سوم زائد است (عبدالقادر نائی از جہانگیری ﻉ) جمشید تاج بیک اتدہ سر برید و ہ آک - اژدہاک اسیر دو مار کردہ (اردو) دیکھو اژہراک -

اژدہای حمری

(اصطلاح) بقول صاحب شمس ہمان اژدہا لقب ضحاک و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نه کرد و بنگ پیش شد مؤلف گوید که (حمری) بالضم بمعنی سرخ - منسوب بحمرت در حالت الحاق یای نسبت تای مصدری حذف نمایند چنانکه از صورت - صوری - و از فطرت فطری (کما فی الغیاث) (اردو) دیکھو اژہراک

(الف) اژدہای رایت

(ب) اژدہای علم

(اصطلاح) بقول صاحب بحر و سراج و رشیدی و بہار - (۱) صورت اژدہا که در رایت و علم نقش کنند (ظہیر فاریابی ﻉ) در تن اژدہای رایت تو ؛ مار افعی شود عدو را پی ؛ (خواجہ جمال الدین سلمان ﻉ) اژدہای علم عزم و را ہر عدو ؛ عقرب ازپیش روان فتنش اجل در دنبال ؛ مؤلف گوید که (۲) فارسیان رایت و علم را به اژدہا تشبیہ دادہ اند یعنی بترکیب اضافی (اژدہای رایت) آیت را باشد و ہمین معنی در اسناد بالاہم توان گرفت و اسنادی که بہ معنی سوم لفظ (اژدہا) گذشت ہم متعلق باین است (اردو) (۱) اژدہا کی تصویر جو علم مین بنائی جاتی ہے (۲) علم کا اژدہا -

اژدہای فلک (اصطلاح) بقول برہان وہفت وجامع (۱) - اشارہ بعقدتین راس وذنب است و (۲) تنین را نیز گویند کہ از جملۂ چہل وہشت صورت فلک باشد و بقول صاحب بحر (۱) راس وذنب و (۲) کہکشان - خان آرزو در سراج فرماید کہ عبارت از تنین است کہ راس وذنب - سر ودم آنست صاحب ناصری آوردہ کہ کنایہ از راس وذنب کہ بعربی تنین خوانند - صاحب مؤید فرماید کہ بمعنی راس وذنب (کذا فی القنیہ) و در نسخۂ نجوم آوردہ کہ - راس وذنب سر ودم تنین افلاک است انتہی صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی راس وذنب کہ تنین گویند و بقول صاحب انند وغیاث شکلی است در فلک بصورت اژدہا کہ آن عقدتین است و بعربی آنرا راس وذنب گویند و تنین را نیز گویند کہ صورتی از جملۂ چہل وہشت صورتہا فلکی است مؤلف گوید کہ پریشان بیانی محققین بالاتقاضی آنست کہ اول تحقیق (تنین) کنیم و تنین بقول صاحب منتخب بالکسر و تشدید نون بلغت عرب ماری است بزرگ و آنچہ در آسمان از تقاطع منطقۂ فلک مائل بصورت مار بزرگ کہ یک طرفش را راس گویند و طرف دیگر را ذنب و بہم رسیدہ آنرا نیز تنین گویند و بحوالۂ صاحب قاموس فرماید کہ تنین سفیدی است در آسمان کہ تنہ اش در شش برج است و دمش در برج ہفتم سیری می کند چون کوکب سیارہ و آن را بفارسی ہشتیز گویند و فرماید کہ آنچہ جوہری موضعی در آسمان نوشتہ غلط است - پس بخیال ما دو معنی بیان کردۂ صاحب بحر عجم درست است ولی حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) (۱) راس وذنب - دیکھو اژدر کے تیسرے معنی (۲) کہکشان - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مونث - مخفف کاہکشان - وہ طولانی سفیدی

جو اندھیری رات مین شرک کے مانند آسمان
پر دور تک گئی ہوئی نظر آتی ہے اور اصل مین
بہت سے چھوٹے چھوٹے ستارون کی قطار
ہے - کہکشان اس وجہ سے نام رکھا گیا کہ جس
طرح کوئی شخص گھانس رسّی مین باندھکر کھینچتا
ہوا دور تک لیجاتا اور اُس سے زمین پر نشان
پڑجاتے ہین یہی صورت اسکی ہے (امانت
ع) چھڑک کے مانگ پر افشان وہ مہروش
بولا: ستارے دن کو دکھاتی ہے کہکشان
میری ؂

اژدہای نیزہ | استعمال - نیزہ باشد فارسیان
نیزہ را بہ اژدہا تشبیہ دادہ اند - مرکب اضافی
است (انوری ع) چون اژدہای نیزہ بپیچید
در کفش ؂ در دست خصم نیزہ عصا کرد روزگار ؂
(اردو) نیزہ - بقول آصفیہ (فارسی) اسم
مذکر - (دیکھو اژتوج)

اژغ | بقول برہان و جامع و ہفت و انند بفتح اول و سکون ثانی و غین نقطہ دار شاخہا را گویند کہ از درخت بریدہ باشند و بعربی جلمہ خوانند مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہمین معنی بہ زای فارسی در ممدودہ گذشت و صاحب برہان در آنجا نوشتہ کہ مرادف (آزغ) ممدودہ و بہ زای ہوز است و (ازغ) بفتح اول و زای ہوز ہم گذشت بمعنی پیرایش شاخہا و ہمین معنی بر (آزدغ) بہ زیادت دال و سوم بجایش مذکور شد و صاحب برہان در آنجا نوشتہ کہ بعضی شاخہا را گویند کہ از درخت خرما و تاک وغیرہ بریدہ باشند حاصل انیست کہ محققین فرس تصفیہ اختلاف باہمی معنی این ہمہ لغات نہ کردہ اند بخیال ما ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است و تبدیل زای عربی بہ زای فارسی البتہ قابل غور است کہ خلاف قاعدۂ فارسیان است کہ زای فارسی بعربی یا بالعکس آن بدل نمی شود و جز این نیست

که این تبدیل- خلاف قیاس باشد-اصل این آزدغ- حاصل بالمصدر (آزوغیدن)
و این مصدر متروک التصریف است چنانکه ذکرش بر (ازغ) کرده ایم ومعنی آزوغ (۱)
پیرایش درختان ومجازاً (۲) معنی شاخهای بریده شده و (آزغ) بحذف واو مخففش و (ازغ)
بمقصوره بشله و (اژغ) به زای فارسی مبدلش برخلاف قیاس پس (آژوغ) و (آژوغ)
و (آرغ) و (آژغ) و (ازغ) و (اژغ) همه مرادف یکدیگر است بهر دو معنی بالا-
(اردو) (۱) دیکھو (آزوغ) (۲) دیکھو (ازغ)

اژکان بقول برهان وهفت واننداز بروزن دربان بمعنی مردم کاهل وباطل وبطل وبیکار
صاحب جامع این رامرادف اژکهان - وآژکهن-وآژان واژهن گوید که می آید- مؤلف
عرض کند که (آژکهان) و (آژکهن) به همین معنی درممدوده گذشت بخیال ما این مرکب است
از (آژ) که بقول برهان وخان آرزو در سراج بمعنی آسایش وکهان -بقول صاحب سراج
و برهان بالفتح بمعنی جهان-پس معنی لفظی (آژکهان) آسایش جهان باشد- خان آرزو در
سراج لفظ (اژکهان) رابمعنی کاهل وکاهلی هردو نوشته نتیجهٔ تحقیق ما خذ انیست که (آسایش جهان) ۱
کنایهٔ کاهلی راتوانیم گفت نه کاهل را وازسند (اژکهان) که بجای خودش می آید تصدیق خیال ما
می شود- اندرین صورت باید که این رابه معنی کاهلی گیریم وبرای معنی بیان کردهٔ محققین اول آن
سند (اژکهن) فی الجمله تائید کند که می آید پس باید که این رابمعنی کاهل اسم فاعل ترکیبی گیریم حیف است
که این قدر صراحت در ممدوده بلفظ (آژکهان) و (آژکهن) نکردیم ودرانجا خیال ما این بود که مقصور
اصل است ودرینجا بالعکس آن -پس به حذف های هوز (آژکان) مخفف (آژکهان) ...

بہ تخفیف الف دوم (آژکہن) و بہ تخفیف کاف (آژہان) و بہ تخفیف الف دوم (آژہن)
مخفف (آژہان) باشد۔ مخفی مباد کہ بقاعدۂ فارسی۔ حذف ہای ہوز والف جائز است ہمچو
(گیاہ) و (گیا) و (استخوان) و (استخوان) البتہ حذف کاف عربی در (اژہان) خلاف قیاس است
ہمین است حقیقت این دیگر ہیچ۔ ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است
(ابدو) کاہل۔ بقول آصفیہ (عربی) بمعنی سست۔ کاہلی بمعنی سستی۔ مؤنث۔

اژکن بقول صاحبان برہان وہفت و انند و جامع۔ باکاف بر وزن بہمن (۱) دری باشد
شکبہ دار کہ از پس آن نگاہ توان کرد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ (۲) این مخفف (اژکہن)
باشد کہ می آید مؤلف گوید کہ ما بر (اژکان) صراحت کردہ ایم کہ اصل آن (اژکہان) است
پس جا دارد کہ بحذف الف دوم (اژکن) را مخفف (اژکان) گیریم یا بحذف ہای ہوز مخفف
(اژکہن) مخفی مباد کہ صاحبان برہان وسروری در ممدودہ این را بمعنی اول بہ کاف فارسی
آوردہ اند کہ گذشت پس بمعنی اول مرکب باشد از (آژ) کہ بقول سراج بمعنی آسایش آمدہ
و (گن) بقول برہان بکسر اول وسکون ثانی بمعنی صفت باشد ہرگاہ آنرا با کلمۂ ترکیب
سازند ہمچو (شرمگن) و امثال آن و افادۂ معنی صاحب ہم می کند۔ یعنی صاحب شرم پس
(اژگن) بہ کسرۂ کاف فارسی بمعنی صاحب آسایش و آسایش دارندہ کنایہ باشد از دری
شکبہ دار کہ از پس آن نگاہ توان کرد یعنی بمعنی اول۔ اندرین صورت بقول محققین اول الذکر
این را بر وزن بہمن گرفتن خطاست وخود صاحب برہان ہم در ممدودہ (آژگن) را با کاف
فارسی و کسر آن آوردہ وتبدیل ممدودہ بمقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است

پس صاحب برہان غلط کرد کہ این را بمعنی اوّل با کاف عربی نوشت و بفتح کاف بیان کرد۔ سلسلۂ ردیف لغت ہمہ محققین اوّل الذکر ظاہر می کند کہ مقصود شان درین جا کاف عربی است نہ فارسی و فی الحقیقت لغت صحیح بہ کاف فارسی است چنانکہ از ماخذ محقق شد پس ما این را بمعنی اوّل بجای خودش ہم بیان کنیم اگرچہ تحقیق کاملش درین جا ختم شد (اردو) (۱) دیکھو (آژگن) (۲) دیکھو (اژکان)

اژکہان بقول صاحبان برہان و ہفت و جامع و ناصری و سراج و انند بروزن سلطان مرادف (اژکان) باشد کہ گذشت صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی از بہرام زردشت سند آوردہ اند (ســه) اشوگفت آنکہ مینی روانش ٭ بدی اندر جہان کار اژکہانش ٭ مؤلف گوید کہ ما بحثی کامل بر (اژکان) کردہ ایم و از ماخذ انیم خبر دادہ ایم درین جا ہمین قدر کافی است کہ (آژکہان) بمدودہ اصل است و (اژکہان) بمقصورہ مرادفش و بحث کامل نسبت معنی ہم بر (اژکان) مذکور۔ بخیال ما در سند بالا (اژکہان) بمعنی کاہلی است (اردو) دیکھو اژکان۔

اژکہن بقول صاحب برہان و جامع و ہفت بروزن کرگدن بمعنی اژکہان است کہ مردم کاہل باشد صاحب سروری و رشیدی از شاکر بخاری سند آوردہ (ســه) بہ دل بودن مردی و شاطری از مہ ٭ ببوسہ دادن جان پدر پس اژکہنی ٭ صاحب ناصری این را بمعنی کاہلیت نوشتہ و از منوچہری سندی پیش کردہ کہ در صفت اسپ گفتہ است (ع) دود باد اربجل و یحموم با او اژکہن ٭ خان آرزو در سراج این را مرادف (اژکان) گوید یعنی بمعنی کاہل و کاہلی۔ ما بر لفظ (اژکان) از ماخذ و معانی این

بحث کامل کردہ ایم دریںجا ہمین قدر کافی است کہ این بحذف الف مخفف (اژکہان) باشد. (اردو) دیکھو (اژکان)	بر معنی اوّل (اژکن) کردہ ایم (اردو) جھری دار کواڑ جو اکثر کوٹھیون مین روشنی آنے کی غرض سے لگادیتے ہین - صاحب آصفیہ نے (جھلملی) پر اس کا ذکر کیا ہے - نیز جالدار دروازہ اس دروازے کو کہ سکتے ہین جس مین جالی لگائی گئی ہو۔
اژگن بفتح اوّل وسکون زای فارسی و کسر کاف عجمی ہمان است کہ بحث مفصّل این	

(الف) اژند بقول برہان وشمس وانند وہفت بفتح اوّل وثانی وسکون نون و دال ابجد گلی باشد کہ بر روی خشت ہہن کنند وخشتی دیگر بر بالای آن نہند (۲) گل ولای تہ حوض را نیز گویند صاحب انند ————————

(ب) اژندہ بزیادت ہای ہوز در آخر معنی اوّل (الف) آوردہ ہیچ ظاہر نکردہ کہ چہ خصوصیت با معنی واحد چیست وصاحبان تحقیق در ممدودہ ہم (آژند) را بہ ہر دو معنی الف و (آژندہ) را بیک معنی اوّل الذکر نوشتہ اند ومصدر (آژندیدن) در ممدودہ بمعنی گل آگندن درمیان دو خشت گذشت ما در آنجا از ماخذ این بحثی نکردہ ایم بنا بر علیہ ہمدر اینجا تلافی مافات کنیم - بخیال ما اصل این (جند) است بفتحتین وبقول صاحب منتخب لغت عرب بمعنی زمین درشت وسخت وسنگی است گل مانند - فارسیان جیم عربی را بقاعدۂ خود بازای فارسی بدل کردند ہمچو (کج) و (کژ) پس (ژند) شد وبعد ازان الف وصلی در اوّلش آوردند وبکثرت استعمال حرکت نون بسکون بدل شد (اژند) شد وبرای گل ولای تہ آب یا حوض نام نہادند کہ بقول (محققین جدید حقائق اشیا) اصل سنگ ہمین

گل ولای ته آب است و پس ازان های نسبت در آخرش زیاده کرده (اژنده) کردند یعنی منسوب به (اژند) یعنی گلی که در تعمیر منازل درمیان دو خشت نهند تا هر دو خشت را پیوست کند و چون خواستند که ازین لغت مصدر سازند (دن) را که علامت مصدر است بر آخرش آورده (اژنده دن) کردند و برای دفع ثقل های هوز بقاعدهٔ فارسی به یای تحتانی بدل شد همچو (شاهگان) و (شایگان) مخفی مباد که آنچه صاحبان تحقیق (ب) را مخصوص به معنی اول کرده اند وجه آن در صراحت بالا ظاهر شد و آنچه (الف) را به معنی (ب) هم استعمال کردند بسبیل مجاز است یا اینکه (الف) را بمعنی اول مخفف (ب) گیریم - ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است پس باید که این را مفرس دانیم (اردو) دیکھو (آژند) و (آژنده)

اژنگ | بقول برهان و هفت و انند بر وزن پلنگ - چین پیشانی و روی و اندام باشد - صاحب سروری فرماید که مرادف همان آژنگ که در ممدوده گذشت (جامع شرفنامه ـــه) اگر در جبین تو افتد اژنگ ؛ فتد لرزه اندر تن شاه زنگ ؛ صاحب ناصری اینقدر صراحت فرماید که چین صورت از پیری یا غضب - اژنگ باشد مؤلف گوید که بمعنی مطلق چین باشد و اصل این آژنگ است و ذکرش بجای خودش می آید و از ماخذش هم همدر آنجا بحث کنیم - فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی در اول آن آورده (اژنگ) کردند و بس - الف ممدوده چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) دیکھو آژنگ کے پہلے معنی -

(الف) اژول | (الف) بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی برانگیخت برکاری و شتابی
(ب) اژولیدن | - فرماید که در تجر سیت بد و ضم زای پارسی و (ب) بمعنی برانگیختن - و دیگر کسی

از محققین فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نشد مؤلف گوید که (ژول) بقول صاحب برہان بمعنی چین بود و شکنج و ناہمواری باشد و ژولیدن مصدر اوست بمعنی درہم شدن و پریشان گردیدن بقول بحر پر شکنج و ناہموار شدن روی - اگر بقاعدۂ فارسی الف وصلی در اول (ژول) و (ژولیدن) آورده (اژول) و (اژولیدن) کنیم جا دارد و الف وصلی بر معنی ہیچ اثر نکند پس (الف) مرادف (ژول) و (ب) مرادف (ژولیدن) باشد - صاحب شمس تسامح کرده است که (اژول) را بمعنی ماضی مطلق آورده زیرا که (ژول) از دو حال خالی نیست - امر حاضر باشد یا حاصل بالمصدر (اژولیدن) و یای تحتانی در (ب) زائد باشد که فارسیان در وسط کلمہ یای زائد را برای سہولت و رفع ثقل می آرند ہمچو (شبخون و شبیخون) (اردو) (الف) دیکھو (ب) چین بہ جبین ہونا - پریشان ہونا -

اژه بقول برہان و سراج و ہفت و جامع و جہانگیری و اند بفتح اوّل و ثانی آہک را گویند و بعربی کلس و نوره خوانند مؤلف گوید که ما ذکر این در ممدوده کرده ایم و این اسم جامد زبان فارسی است - ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است - اگر اصل لغت (آزه) به زای ہوّز می بود - قیاس متقاضی آن می شد که (آزه) را مبدّل ہمان (آہک) گیریم که بقاعدۂ تبدیل ہای ہوّز - بزای ہوّز بدل شود ہمچو (براه) و (براز) و ہم از قبیلان تبدیل ہای ہوّز بکاف و عکس آن آمده چنانکه (پروانه) و (پروانک) والله اعلم (اردو) دیکھو آہک

(الف) **اژہان** (الف) و (ب) بالفتح که گذشت مؤلف گوید که الف مخفف

(ب) **اژہن** بقول برہان بمعنی (اژگہان) (اژگہان) و ب مخفف (اژگہن) ما صراحت

کامل و بیان ماخذ بر (اژکان) کرده ایم صاحبان اند و هفت و جامع و جهانگیری ذکر هر دو کرده اند وصاحب سروری بر (ب) قانع (اردو) دیکھو (اژکان)

اَژیخ | بقول صاحب شمس بازای عجمی مکسور و یای معروف چرک چشم بود و آنرا بترکی (کیغ) نامند و بتازی (رمص) دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید که همین لغت به همین معنی در ممدوده گذشت و هم در آنجا صاحب رشیدی این را بحذف یا (آژخ) نوشته و به همین معنی ذکر کرده بخیال ما تسامح اوست که (آژخ) مراد ف (اژخ) است نه (آژیخ) بالجمله (آژیخ) و (اژیخ) هر دو یکی است و ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لہجهٔ مقامی است ـ خیال می کنیم که فارسیان (کیغ) لغت ترکی را بقاعدهٔ تبدیل (ژیخ) کرده باشند که تبدیل کاف و زای فارسی آمده چنانکه (ارنگ) و (ارژنگ) و نیز تبدیل غین با خای معجمه درست است همچون (چرغ) و (چرخ) پس در اوّل (ژیخ) الف وصلی آورده (اژیخ) کرده باشند ـ حیف است که ما را تحقیق (کیغ) از لغات ترکی نه شد (اردو) دیکھو آژیخ ـ

(الف) اژیدن | **(ب) اژیده** | بقول صاحب شمس مرادف (آژیدن) و (آژیده) که در ممدوده گذشت حیف است که سندی پیش نه کرد که استعمال این بمقصوره ثابت شود دیگر محققین فرس ازین هر دو ساکت اند خیال ما نسبت ماخذ این است که این مرکب است از لفظ (آژ) که بمعنی آسایش آمده (کذا فی السراج) پس فارسیان علامت مصدر (دن) برو زیاده کرده (آژدن) کردند و کنایةً بمعنی استره زدن مستعمل شد ـ زیراکه استره زدن هم

نوعی از آسایش است برای اہل۔ لایت و دیگر معانی (آژدن) کہ بجایش مذکور شد مجاز باشد و (یای تحتانی) بعد زای فارسی در (آژیدن) زائد است کہ فارسیان برای سہولت تلفظ یای تحتانی در وسط کلمہ زیادہ کنند چنانکہ (شبخون) را (شبیخون) کردند ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است۔ مخفی مبادکہ (ب) اسم مفعول است از (الف)۔

(اردو) دیکھو (آژیدن و آژیدہ)

اژیر بقول برہان و ہفت و جامع بروزن وزیر یعنی ہوشمند و زیرک و عاقل باشد و مردم پرہیزگار را نیز گویند۔ خان آرزو در سراج بہ ذکر قول برہان فرماید کہ تحقیق این در زیر (آژیر) بمدہ گذشت و در ممدودہ گوید کہ (۱) بمعنی ہشیار و خبردار و بقول بعضی (۲) بمعنی مطلق بانگ و فریاد و بقول برخی (۳) بمعنی بانگ و فریاد ستوران و بقول سامانی (۴) بمعنی آمادہ و مہیّا (الخ) و فرماید کہ تحقیق آنست کہ (ازیر) بقصر مخفف (آزیر) بمد است و (ہزیر) بہا مبدّل آن و (ہجیر) مبدّل (ہزیر) و ہر چہار بیک معنی و صحیح ہمان معنی اوّل است (الخ) مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این (ہجیر) است کہ بقول صاحب برہان بضم اوّل بمعنی طب و نیک و نیکو و زبدہ و خلاصہ باشد عجبی نیست کہ فارسیان بقاعدۂ خود ہای ہوز را با بدل کردند چنانکہ (ہمیان) (ا میان) و جیم عربی بدل شد بہ زای فارسی ہمچون (کج) و (کژ) و ضمۂ ہای ہوز بعد تبدیلش بہ ہمزہ مبتدل بہ فتح شد بہ مناسبت آن پس (اہجیر) (اژیر) شد و ہمین طور در (ہزیر) ہم جیم عربی را بزای ہوز بدل کردند چنانکہ (چوجہ) و (چوزہ) و معنی ہوشمند و زیرک مجاز باشد از خوب و نیک و زبدہ و خلاصہ کہ معنی حقیقی (اہجیر) بود و مد۔ در (آژیر) نتیجۂ لب و لہجہ

مقامی است پس بخیال ما (آزیر) بہ زای ہوز را ازین ہیچ تعلق نیست و ما تحقیقش بجای
خودش کردہ ایم کہ گذشت و بہ تحقیق ما (آزیر) بمعنی آزار و رنج و محنت قرار یافتہ است
نہ ہوشمند و زیرک و قاعدۂ فارسی اجازت این ہم نمیدہد کہ زای ہوز را بہ زای فارسی بدل کنیم
و این تبدیل را اگر بر خلاف قیاس ہم گیریم اختلاف معنی ہم اجازت نمی دہد کہ (اژیر) را بدل
(آزیر) قرار دہیم (اردو) دیکھو (آژیر)

الف مقصورہ باسین مہملہ

اس بقول صاحب ہفت قلزم بضمّ اوّل و سین مہملہ زدہ بمعنی عقل آمدہ و در اکثر کتب
فرہنگ این لغت در قطار فارسی است ولیکن صاحب مؤید این را ترکی نوشتہ (انتہی) ہو لف
عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغت عرب است این را بہر سہ حرکت و تشدید سین بمعنی
بنیاد و اصل ہر چیز نوشتہ و مشہور بالضم است و صاحب لغات ترکی فرماید کہ بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ
بمعنی عقل (الخ) اگرچہ از مؤید تصدیق بیان صاحب ہفت می شود ولیکن بخیال ما صاحب
لغات ترکی بخصوصیت زبان ترکی معتبر تر از مؤید باشد و باید کہ بمعنی عقل این را بالکسر گیریم
باقی حال این قدر متحقق است کہ این لغت فارسی زبان نیست و سند استعمال این در
فارسی پیش نشد و از محققین فرس ہم کسی ذکر این نکرد و عجبی نیست کہ ترکان ہم این را از عربی
گرفتہ مجازاً بمعنی عقل استعمال کردہ باشند کہ عقل بنیاد و اصل افعال انسان است (اردو)
عقل - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - بدھ - گیان - دانائی - وہ قوت جس کے
وسیلہ سے انسان بُرے - بھلے کی تمیز اور دقائق اشیا کو حل کرے -

اسا بقول برہان وجامع وناصری ومفت بروزن رسا (۱) خمیازہ ودہان درہ باشد
وآن بسبب خواب یاخمار یا کاہلی بہم رسد و (۲) بمعنی شبہ ونظیر ومانند ہم ۔ صاحب جہانگیری
بمعنی اوّل قانع خان آرزو در سراج فرماید کہ بہر دو معنی در ممدودہ ہم آمدہ ودر ممدودہ فرماید
کہ ممکن است کہ (آسا) در اصل بنون بودہ باشد یعنی (آسان) وشان بحذف اول و آسا
بحذف آخر مخفف آنست مؤلّف عرض کند کہ بخیال ما اصل این بمعنی اوّل (آسا)
است کہ در ممدودہ گذشت وآنرا فارسیان از آسودگی وآسایش اخذ کردہ باشند بمصدر
آسائیدن را ہم بدان تعلق است و بدین وجہ دہان درہ را (آسا) نام کردہ باشند کہ دفع
کسل اعصاب دہان وذریعۂ آسایش است و (اسا) بہ مقصورہ مخففش نتیجۂ لب ولہجۂ
مقامی باشد وبمعنی دوّم خیال ما این است کہ اصل این (سا) لغت سنسکرت است کہ بقول
صاحب ساطع افادۂ معنی شباہت ومانندگی دہد فارسیان این را از سنسکرت گرفتند و
بہمین معنی استعمال کردند ۔ صاحب برہان (سا) را بہ معنی دوّم آوردہ است و بزیادت
الف وصلی در اوّل (اسا) شد ونتیجۂ لب ولہجۂ مقامی آنرا (آسا) کرد وبزیادت نون در آخر
(سان) کردند چنانکہ (پاداش) و (پاداشن) و (جانا) و (جانان) (ابوالفرج ملہ) عزم جرمش
بہ جنبش وبسکون ۔۔ آسمان وزمین اسا باشد (اردو) دیکھو (آسا کے دوسرے اور تیسرے معنی)

اسارون بقول برہان بارای قرشت بروزن فلاطون ۔ بیخ گیاہیست کہ ملاف
زرابنج است وبعضی گویند بیخ سنبل رومی است اگر آنرا بکوبند وباشیر تازہ بیامیزند و بر
زیر خصیہ بمالند نعوظ عجب آورد ۔ صاحب جامع این را سنبل کوہی گوید ۔ صاحب ناصری

ذکر این فرماید کہ این لغت پارسی نیست و صاحب انند صراحت کند کہ لغت یونانی است
و صاحب سوال السبیل نوشتہ کہ بیونانی این را اسران گویند۔ صاحب مؤید ذکر این ذیل
لغات فرس کند و بحوالۂ زفانگویا فرماید کہ داروئی است کہ بہندی آنرا (تگر) گویند۔ صاحب
محیط فرماید کہ لغت سریانی است و بیونانی (سرانیون) و بہندی (تگر) و (گٹھونہ) و (سکندبالا
و اکراس) و (بندکہرا) ساند گیاہی است پر گرہ و اندک طولانی۔ خشک و در آخر دوم و
بقول شیخ گرم و خشک در سوم و بقول گیلانی و شیخ مجفف و قابض و مفتح و مسکن و مہیج
اوجاع باطنی و منافع کثیرہ دارد (اردو) بقول صاحب محیط (تگر) گٹھونہ۔ سکندبالا
اکراس۔ بندکہر۔ ایک دوا کا نام جو تیسرے درجہ مین گرم و خشک ہے۔

اسارہ | بقول صاحب شمس لغت فارسی است بمعنی حساب۔ دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نہ کرد و نہ سندی پیش شد و ماخذ این بخیال ما جز این نمی آید کہ از لغت (ادارہ)
کہ بمعنی دفتر گذشت بہ تبدیل دال مہملہ بہ سین (اسارہ) کردہ باشند چنانکہ (پاد) و (پاس)
کہ بمعنی نگہبان است باقی حال بغیر وجود سند استعمال ما این را قابل وثوق نداریم کہ معاصرین
عجم ازین ساکت اند و کسی مؤید صاحب شمس نیست (اردو) دیکھو ادارہ کے تیسرے معنی

اساس | بقول بہار بالفتح (۱) بنیاد و (۲) عمارت۔ جمع اول اسس بضمتین
و جمع ثانی اساس بوزن افراس و فرماید کہ بالفظ انداختن و برآوردن و برکشیدن و
بستن و گستردن و نہادن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست بقول صاحب منتخب
بالفتح بنیاد و اُسُس بضمتین جمع۔ صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب بذکر ہر دو معنی بیان

کردۂ بہار فرمایدکہ جمع ثانی (اس آس) است بروزن (افراس) (الخ) فارسیان استعمال این با مصادر متعددہ فرض کردہ اندکہ در ملحقات می آید و انحصار بر مصادر بیان کردۂ بہار نباشد (انوری ۵۱) قصور عقل تصور کند جلالت تو؛ اساس طور تحمل کند تجلی را؛ (ولہ ۵۲) تقدیر گرد بارہ حزم تو طوف کرد؛ گفتا نہی اساس کہ دارد حصار ملک؛ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند۔ صاحب (یوسف سراج) آوردہ ''یوسف سراج سوزن بدست یہرش را بالا کرد۔ دیدکہ یک اساسی پیدا شد و اصلا بخیالش نرسیدکہ این اساس و تدارک برای اوست (اردو) (۱) بنیاد۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث۔ جڑ۔ اصل (۲) عمارت بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث۔ آبادی۔ مکان۔ محل۔ مسکن۔ گھر۔

اساس افگندن (استعمال) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی از خسرو دہلوی آوردہ (سہ) شاہ گفتہ کہ آن ہنر پیوند؛ نہ بہ تنہا اساس کار افگند؛ مؤلف گوید کہ از سندش مصدر (اساس کار افگندن) پیدا است و اگر این را عام کنیم (اساس چیزی افگندن) باشد بمعنی بنیاد چیزی و کاری قائم کردن (اردو) کسی کام یا کسی چیز کی بنا ڈالنا۔ نیو ڈالنا۔

اساس انداختن (استعمال) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از والہ ہروی سند آوردہ (سہ) بگوی کس رنج زردی نمی بریم کہ نقرہ؛ اساس کلبۂ ما را زکہربا انداخت؛ مؤلف گوید کہ ازین سند (اساس کلبہ انداختن) پیدا میشود۔ بمعنی بنیاد خانہ قائم کردن و بضرورت تعمیم باید کہ (اساس چیزی انداختن) قائم کنیم (اردو) کسی چیز کی بنا ڈالنا۔ بنیاد ڈالنا۔ جیسے مکان کی بنا ڈالنا۔

(الف) اساس برآوردن | استعمال — صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از ظهوری سند آورده (س) زمرّد جهان را بنا نم پلاس ٭ زخشتی کیوان برآرم اساس ٭ مؤلف گوید که بخیال ما باید که این را ـ ـ ـ

(ب) اساس برآوردن از کیوان | بمعنی بلندی بنای خانه را از کیوان گذراندن و خانهٔ ساختن که از فلک هفتم بلند باشد قائم کنیم و بما تعمیم معنی بعوض کیوان فلک یا چیزی هم قائم توان کرد (ارد و) (الف) عمارت کا بلند کرنا۔ (ب) عمارت کا زحل یا آسمان یا اور کسی چیز سے بلند کرنا۔

اساس برکشیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از خسرو دهلوی سند آورده (س) لیک اساسیکه توش برکشند ٭ از لقب خاص بزیور کشند ٭ مؤلف گوید که بمعنی قائم کردن بنیاد باشد (ارد و) بنیاد ڈالنا۔ بنا ڈالنا۔

اساس بستن | (استعمال) صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از نظامی گنجوی سند آورده (س) زمینی که دارد بر و بوم سست ٭ اساسی بر او بست نتوان درست ٭ مؤلف گوید که بمعنی قائم کردن مکان باشد و در اینجا اساس بمعنی دوبش آمده (ارد و) گھر بنانا۔ بقول آصفیه مکان بنانا۔ مکان کی تعمیر کرنا۔ عمارت بنانا۔

اساس داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از وحشی بافقی سند آورده (س) اساسی گزداری کوه بنیاد ٭ غم خود خور که کاهی در ره باد ٭ مؤلف گوید که بمعنی استحکام داشتن باشد و این مجاز است مخفی مباد که اگرچه معنی لفظی (اساس داشتن) بمعنی (بنیاد داشتن) است ولیکن چیز بنیاد دار و مکان بنیاد دار را مستحکم گیرند و از همین است

کہ (اساس داشتن) کنایہ باشد بہ استحکام داشتن
معنی شعر این است کہ اگر تو مثل کوہ استحکام
نداری غم خود بخور کہ ہمچو کاہ در رہ باد ہستی
(اردو) مستحکم ہونا۔ استحکام رکھنا۔

(۱۵۴۲) **اساس زدن** | استعمال۔ مرادف اساس
نہادن است یعنی بنیاد قائم کردن (انوری ؎)
زند رضا و خلافش اساس کون و فساد ؏ دہد
عتاب و نوالش نشان خوف و رجا ؏ مخفی مبادا
کہ از کلام انوری کہ بالا مذکور شد (اساس کون
و فساد زدن) پیدا است و این ہم داخل
باشد در تعمیم (اساس چیزی زدن) ہمچو (اساس
چیزی افگندن) کہ بر اساس افگندن گذشت
(اردو) بنیاد ڈالنا۔ بنا ڈالنا۔

اساس ساختن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی
از جبلی غرجستانی پیش کردہ (؎) اساس
مدحت تو روز و شب ہمی سازم ؏ لباس مدحت
تو روز و شب ہمی پوشم ؏ مؤلف گوید مرادف
اساس نہادن است یعنی بنیاد قائم کردن۔
و از کلام جبلی (اساس مدحت ساختن) پیدا است
و این داخل باشد در تعمیم (اساس چیزی ساختن)
بمعنی بنیاد چیزی قائم کردن (اردو) بنیاد
ڈالنا۔ بنا ڈالنا۔

اساسِ کار افگندن | استعمال۔ بمعنی
بنیاد کاری قائم کردن۔ سند این بر اساس
افگندن گذشت و این در تعمیم (اساس چیزے
افگندن) داخل باشد کہ بذیل (اساس افگندن)
مذکور شد (اردو) کسی کام کی بنیاد ڈالنا۔
بنا ڈالنا۔

اساس کردن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی
از کلام خسرو دہلوی پیش کردہ (؎) اہل
بود تا کہ ز روی قیاس ؏ ناب و گل من چہ
توان کرد اساس ؏ مؤلف گوید کہ بمعنی بنا کردن

و خانه ساختن مراد ف (اساس بستن) است
و در ینجا لفظ اساس بمعنی دوم اوست که بجایش
گذشت (اردو) دیکھو اساس بستن ۔

اساس کلبه انداختن | استعمال بمعنی بنیاد
کلبه قائم کردن است سنداین بر (اساس انداختن)
گذشت و این داخل است در تعمیم (اساس
چیزی انداختن) که بذیل اساس انداختن مذکور
شد (اردو) گھر کی بناڈالنا ۔

اساس کندن | استعمال ۔ بمعنی کندیدن
بنیاد چیزی و صحیح آنست که این را (اساس
چیزی کندن) قائم کنیم (عرفی ؎) طوفان
ناز و عشوه اساس امید کنندهٔ ای دل جهان جهان
طلب آرزو فشان ؛ (اردو) کسی چیز کی بنیاد
اکھیڑنا ۔

اساس گستردن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و از کلام هاتفی جامی
سندی پیش کرده (؎) بر سم نصیحت گستردهٔ اساس
را داکرد و در صورت التماس ؛ مؤلف گوید که
بمعنی بنیاد قائم کردن است (اردو) بناڈالنا

اساس محکم است | استعمال بمعنی بنیاد چیزی
محکم است ۔ باشد پس باید که اینرا (اساس چیزی
محکم است) گیریم (انوری ؎) باد را در شارع
حکمت شتابی دائم است ؛ خاک را از فضلهٔ حکمت
اساسی محکم است ؛ (اردو) کسی چیز کی بنیاد مستحکم ہے

اساس نهادن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی بنیاد
چیزی قائم کردن است پس باید که اینرا (اساس
چیزی نهادن) قائم کنیم و در تعمیم این داخل است
(الف) (اساس اقامت نهادن) بمعنی اقامت
ورزیدن (انوری ؎) چون مراد خویش را با ملک
ری کردم قیاس ؛ در خراسان تازه نهادم اقامت
را اساس ؛ و هم چنین -------
(ب) (اساس دولت نهادن) بمعنی قائم کردن
بنیاد دولت ۔ صاحب آصفی سند این از معنی

(۱۵رم)

نیشاپوری پیش کردہ (ع) ای برادر زادۂ صدری که دولت را اساس ؛ از زمین کاشغر تا بحر قسطنطین نہادی ؛ وہم ازین است -------	(د) (اساس ملک نہادن) بمعنی بنیاد ملکی قائم کردن چنانکہ انوری گوید (ع) اساس ملکی کز بہر خدمت ؛ نہند ؛ ز نعل اسپ حوادث خراب و ہامون باد
(ج) (اساس روزگار نہادن) بمعنی قائم کردن بنیاد جہان (انوری ع) قدرت بروں بماند چو بنای کن فکان ؛ بنہاد اساس دائرہ کردار روزگار ؛ وہم چنین باشد -------	(اردو) کسی چیز کی بنیاد یا بنا ڈالنا (الف) اقامت اختیار کرنا ۔ (ب) دولت کی بنیاد ڈالنا ۔ (ج) دنیا کی بنیاد ڈالنا ۔ (د) ملک و دولت کی بنا ڈالنا ۔

اساسہ بقول برہان وجامع بفتح اول بر وزن نواسہ (۱) بمعنی نگریستن بگوشۂ چشم و واپس دیدن باشد و (۲) بمعنی سامان وجمعیت اسباب ہم ہست و بکسر اول ہم گفتہ اند خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ بمعنی دوم بہر دو ثای مثلثہ است ولفظ عربی است بمعنی اسباب خانہ پس تصحیف وغلط کردہ ہم در لفظ وہم در معنی (الخ) صاحب سروری بحوالہ ادات الفضلا و ہم صاحبان جہانگیری و مؤید بر معنی اول قانع مؤلف گوید کہ (اساس) بالضم بزبان سنسکرت بمعنی امید و آرزو داشتن است (کذا فی الساطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت ہای ہوز در آخر این (اساسہ) کردہ بمعنی اول استعمالش کردہ باشند مقصود محققین اول الذ از معنی مصدری حاصل بالمصدر باشد یعنی معاینہ بگوشۂ چشم و واپس بینی کہ این قسم مشاہدہ از شخصی بظہور آید کہ بالمعنی توجہش بچیزی باشد ومن وجہ تعلق دارد با معنی امیدواری و

وآرزومندی۔ نسبت معنی دوم خیال خان آرزو قرین قیاس است وعجبی نیست کہ فارسیان خلاف قیاس بہ تبدیل ثای مثلثہ با سین مہملہ معرّب کردہ باشند واللہ اعلم۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ فتح اول بمعنی اول در استعمال فرس بوجہ الف اول است واین تصرف فارسیان باشد ووجہ کسرۂ اول در معنی دوم ہیچ بفہم نمی آید (اردو) (۱) دکن مین کہتے ہین (کورنی نگاہ سے دیکھنا) یعنی اس چیز یا اس شخص کو مخفی طور پر دیکھنا جو روبرو نہو بلکہ پیچھے ہو سوز دیدہ نگاہی کہ سکتے ہین (دکن انکھیون سے دیکھنا) بقول صاحب آصفیہ گوشۂ چشم سے دیکھنا ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔ پوشیدہ نظر کرنا۔ آنکھ چرا کر دیکھنا ۔ حاصل بالمصدر کے معنون مین یعنی ترچھی نگاہ کا مشاہدہ) (۲) اثاثہ۔ بقول امیر (عربی) مذکر بمعنی کپڑا لتا۔ زیور۔ اسباب سرمایہ اردو مین مستعمل ہے (ذوق ؎ نہین ہے خانہ بدوشون کو حاجت سامان ٭ اثاثہ چاہیئے کیا خانۂ کمان کے لئے ٭

اسالیطوس | بقول۔ صاحب برہان وہفت واتند بکسر لام وسکون تحتانی وضمّ طای حطّی وواو وسین بی نقطہ ساکن بہ یونانی گلیست کہ آن را بعربی طین کرمی خوانند وآن گلی باشد سیاہ رنگ ووجہ تسمیہ آنست کہ در اول برگ برآوردن درخت انگور از آن گل بر درخت مالند تا کرم برگ آن را نمی خورد وچشمہای تاک را تباہ نکند صاحب مخزن (ذیل طین کرمی) گوید کہ خاکی است کہ از بلاد سودیا آورند۔ سیاہ۔ کریہ الرایحہ شبیہ بہ فحم گویند کہ از چوب صنوبر گیرند ہنافع است جہت حفظ آفات تاک انگور۔ طبیعت آن سرد وخشک وافعال وخواص آن محلّل وجالی ودر اکتحال جہت رویدن اشفار ودر بادیۂ رفع

کلف وحکہ مستعمل ومنافع بسیار دارد۔ صاحب محیط این را بر زگل گرمی نوشتہ فرمایدکہ این را بہ یونانی (اسالیطس) نامند (اردو) ایک سیاہ مٹی جو صنوبر کی لکڑی سے حاصل ہوتی ہے انگور کی بیل کے لئے نافع ہے یعنی اوس کے استعمال سے بیلون کو کیڑے نقصان نہین پہونچا سکتے۔

اسالیون | بقول صاحب برہان وہفت واننذ بکسر لام وضم تحتانی وسکون واو ونون تخم کرفس کوہی است۔ صاحب محیط بر کرفس جبلی فرماید کہ این را بہ یونانی (اسالیون) نامند۔ قوی تر از کرفس بستانی گرم وخشک در سوم وآشامیدن تخم وبیخ آن جہت ادرار بول وحیض نافع و بر (کرفس) گوید کہ معرب است از (کرفش۔ فارسی) و بہندی اجموذ نامند (اردو) پہاڑی اجمود جس کو عام اطبا کرفس کہتے ہین۔ یہ ایک دوا ہے جو گرم وخشک تیسرے درجہ مین ہے۔ اور اداری عمل کرتی ہے۔

اسامی | بقول بہار بالفتح جمع اسم و بالمد چنانچہ شہرت دارد خطاست (امیر حسن دہلوی سہ) اسامی سگان کوی او در یک ورق دیدم ؎ دران دیباچۂ دولت حدیث مانمی گنجد ؎ مؤلف گوید کہ اسم بقول منتخب بالکسر و بالضم نشان و علامت چیزی و نام (الخ) و اسما جمع آن واسماوات واسامی بہ تشدید یا و بہ تخفیف آن جمع الجمع۔ فارسیان استعمال این کنند بہ تشدید یای تحتانی و بدون تشدید ہم (اردو) اسامی۔ بقول امیر (مؤنث) اردو مین بجائے واحد مستعمل ہے۔ اسی وجہ سے اسکی جمع اسامیان لاتے ہین مؤلف کہتا ہے کہ (اسامی) کا ترجمہ اردو مین اسما ہے۔

طبعزاد جناب ملا رضائی شوستری جوز التخلص دام لطفہ

شکر خدا کہ چاپ شد این جلد چار مین
جوز انوشتہ سال اشاعت بہ تخرجہ
مطبوع خاص و عام بود و ہمہ صفات
بی ہمسر است در ہمہ باب آصف اللغات

۱۶۳۳
۳۰۵
۳۰۵
۱۳۲۸

تمام شد جلد چہارم

واجب العرض

بدینوجہ کہ ہم نے کل نسخہائی مطبوعہ کو پبلک کے لئے وقف کر دیا ہے اور اس کتاب کے حق تالیف کو بھی پبلک کی نذر کر دیا ہے اس لئے آیندہ اسکی ضرورت نہین خیال کی جاتی کہ ہر ایک نسخہ پر مؤلف کے دستخط رہین صرف بطور سلسلۂ مطبوعہ عزیز المطابع ہمنے آخر پر دستخط کئے ہین۔

(مؤلف)

(عزیز المطابع - حیدر آباد دکن)